MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اتمامُ البُرہان

علی

عُبدۃ القبور والاوثان

المؤلف

شواہد التوحید

مناظر اسلام فاتح فرق باطلہ

علامہ خضر حیات ہمکروی

دار العلوم مفتاح القرآن

مکتبۃ الاشاعت مجاہد آباد منڈی بہاوالدین

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

عظیم الشان خوشخبری

★ اب مکتبہ اشاعت آپ کے جیب میں ★

دنیامیں کسی بھی جگہ علماء جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف Play Storeاور Websiteسے بالکل فری انسٹال / ڈاؤن لوڈ کریں۔

انسٹال / ڈاؤن لوڈ کرنے کا طریقہ

Play Storeسے " مکتبۃ الاشاعت "انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں مطلوبہ کتاب ڈاون لوڈ کریں نیز اپنی کتاب کو Play Store/Websiteپر مفت شائع کرنے کے لیے بھی رابطہ کریں۔

نوٹ

ویب سائٹ پر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف مثلاً تفاسیر، فتاویٰ جات، شروح، سوانح حیات، نوٹس، درس نظامی کے کتب وغیرہ دستیاب ہیں آپ وقتاً بوقتاً Play Storeاور websiteپر چیک کیا کریں مزید معلومات کے لیے دیے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔ وہاں آپ کو آسانی کے لئے مطلوبہ کتاب کا link دیا جائے گا اور آپ کو بہترین رہنمائی دی جائے گی جس سے آپ کو مطلوبہ کتاب آسانی سے ملے گا۔ پلے سٹور پر ترجمہ و تفسیر یا سورتوں کے نوعیت والے تصانیف دستیاب ہوں ہیں کیونکہ ایک PDF میں اس کا مطالعہ مشکل ہوتا ہے تو ہم نے آسانی کے لیے ہر ایک پارے کے لیے الگ الگ بٹن بنایا ہے تاکہ قارئین کے لیے پڑھنے میں آسانی ہو باقی تمام نوعیت کے تصانیف مندرجہ ذیل ویب سائیٹ پر دستیاب ہوں گے۔ جو Goggle پر مزکورہ ویب سائیٹ میں سرچ کرنے سے یا ہمارے مندرجہ بالا app " مکتبۃ الاشاعت "کو پلے سٹور سے انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں سرچ کرنے سے ملیں گے۔ آسانی کے لیے ویب سائیٹ پر links ملاحظہ کیجئے۔ جزاکم اللہ

WhatsApp:0320-1914145

ویب سائیٹ maktabatulishaat.com (مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اتمامُ البُرہان

علی

عَبَدَۃ القبُور وَالاوثان

الموسوم

شَوَاہِدُ التَّوحِید

مناظر اسلام فاتح فرق باطلہ

علامہ خضر حیات بجکروی

دار العلوم مفتاح القرآن

مکتبۃ الاشاعت، دار العلوم تعلیم القرآن محمدیہ پاکمنڈی بہاولدین

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اتمام البرہان
تصنیف	:	علامہ خضر حیات بھکروی
طبع اوّل	:	جون 2008ء
طبع دوم	:	ستمبر 2016ء
مطبع	:	حاجی حنیف پرنٹنگ پریس
ناشر	:	مکتبۃ الاشاعت منڈی بہاؤالدین

نوٹ: کوشش کی گئی ہے کہ عبارت اور بالخصوص آیات قرآنیہ واحادیث مبارکہ میں کسی قسم کی غلطی نہ رہے مگر پھر بھی بتقضائے بشریت اگر کمپوزنگ کی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو مطلع کر دیں۔ ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں آپ کے شکریہ کے ساتھ اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

مکتبہ حقانیہ ڈی سی روڈ گوجرانوالہ۔ مکتبہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ راولپنڈی۔ اشاعت اکیڈمی پشاور۔
مکتبہ حسینیہ فاروق اعظم روڈ سرگودھا۔ مکتبہ میزان میانوالی۔ مکتبہ اسلامیہ شیخ کالونی فیصل آباد۔
مکتبہ ضیاء القرآن ڈیرہ اسماعیل خان۔ اسلامی کتب خانہ عبدالرحمٰن پلازہ صوابی۔
مکتبہ طاہریہ بنارس کراچی۔

برائے رابطہ

0300-7563485 - 0345-8263485

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عرض ناشر

انسان کی تخلیق کیساتھ ہی اس کا ازلی دشمن اس کے درپے ہوگیا اور علی الاعلان پکارا کہ میں اسے گمراہ کر کے چھوڑوں گا۔ تاریخ انسانی گواہ ہے کہ کتنی انسانیت اس دشمن کے دام فریب میں جا پھنسی اور اپنی دنیا و آخرت تباہ کر ڈالی۔

توحید الٰہی اور دین حق کی حقانیت انسانی فطرت میں داخل ہے اسے فطرت سے ہٹا کر شرک و کفر، بدعات و رسومات کی تاریکیوں اور گھٹا ٹوپ وادیوں میں بھٹکانا آسان کام نہیں تھا لیکن شیطان نے جنوں اور انسانوں کے ذریعے تدریجی طریقے کو اپناتے ہوئے دیگر متعدد جرائم میں مبتلا کرنے کے ساتھ ساتھ خالق کائنات کو بھی نہ چھوڑا چنانچہ چند نادان لوگوں نے اللہ رب العزت کی ذات کو بھی مشتبہ بنانے کی کوشش کی اور صفاتِ باری تعالیٰ کو مخلوقات میں تقسیم کرنے کی سعی کرنی شروع کر دی۔ خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی صفات (۱) مختار کل (۲) علم الغیب (۳) غائبانہ دعا و پکار وغیرہ۔

مناظر اسلام ترجمان علماء دیوبند حضرت علامہ خضر حیات صاحب بھکروی نے مذکورہ تینوں مسائل پر سیر حاصل تحقیق پیش کر کے اپنے مدعا کو بین دلائل اور براہین قاطعہ سے مبرھن اور مزین کیا اور دنیا بھر کے اہل بدعت کی نقاب کشائی کی ہے اور قبوریوں کی مرض کی تشخیص مع علاج کیا ہے۔ کتاب اتمام البرھان شائع ہوتے ہی اس کو جو مقبولیت نصیب ہوئی وہ کسی سے مخفی نہیں لیکن کچھ نامساعد حالات کے پیش نظر دوبارہ طبع نہ ہو سکی۔

اب الحمدللہ تعالیٰ مکتبۃ الاشاعت منڈی بہاؤالدین اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن امپورٹڈ کاغذ اور مضبوط جلد بندی کے ساتھ حضرت مؤلف صاحب کے حکم سے شائع کرنے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کی سعادت حاصل کر رہا ہے جس سے اس کے حسن میں مزید اضافہ ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مؤلف مناظر اسلام علامہ خضر حیات کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین!

عبدالجبار

بانی مکتبۃ الاشاعت مجاہد آباد

منڈی بہاؤالدین

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

تصدیقات	15	فرقہ قدریہ اور تحریمات غیر اللہ	88
عنایات	39	شرک فی التسمیہ	88
خطبہ الکتاب	41	فرقہ قدریہ اور شرک فی التسمیہ	91
مقدمۃ الکتاب	42	شرک فی الذات	93
اہمیت توحید	42	شرک فی الصفات	95
مراتب توحید	53	فرقہ [illegible] شرک فی الصفات	96
قباحت شرک	58	[illegible]	
حقیقت شرک از ابتدا الی الانتہا	69	[illegible]	97
شرک کی بعض صورتوں کا بیان	71	[illegible]	110
شرک فی العبادۃ کا بیان	71	[illegible]	121
شرک فی العلم کا بیان	72	[illegible]	121
تنبیہات مفیدہ	74	[illegible]	121
[illegible]	76	[illegible]	123
[illegible]	77	[illegible]	126
[illegible]	82	[illegible]	127
[illegible]	83	[illegible]	130
تنبیہات مفیدہ	84	[illegible]	
تحریمات غیر اللہ و شرک	87	[illegible]	

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تنقیح عقائد	137	نظریہ بریلویہ پر بارہ کن فیکون	174
عقیدہ انصاری در مسئلہ مختار کل	137	ہمارا مطالبہ	175
خلاصہ عقیدہ انصاری	138	عنوان سوم	176
عقیدہ بریلویہ در تصرف واختیار	139	شاہد نمبر ۱	176
عبارات حکیم امت بریلویہ مفتی احمد یار گجراتی	139	تصریحات اکابرین	176
موجد بریلویت بریلوی اعلیٰ حضرت کی تصنیف		شاہد نمبر ۲	177
لطیف الاکن والعلی کی چند سرخیاں اور اقتباسات	143	تصریحات اکابرین	178
عقیدہ شیعہ	147	فوائد	181
عقیدہ اسلامیہ	151	شاہد نمبر ۳	181
حکم	151	تصریحات اکابرؒ	182
خواص تصرف الٰہیہ کے چند نمونے	152	شاہد نمبر ۴	182
عنوان اول	152	تصریحات اکابرؒ	184
شاہد نمبر ۱ تا ۴	152	شاہد نمبر ۵	184
علامہ عثمانیؒ کا ایک اہم نکتہ	153	تصریحات اکابرؒ	186
پیر بریلوی کی عبارت کا خلاصہ	154	شاہد نمبر ۶	186
فوائد	154	تصریحات اکابرؒ	188
ھوالاول والآخر کی تفسیر از سید الاولین والآخرین ﷺ	158	شاہد نمبر ۷	188
فوائد	160	تصریحات اکابرؒ	189
اعتراف حیدی	161	شاہد ۸	189
فوائد	162	تصریحات اکابرؒ	189
ہمارا مطالبہ	170	شاہد نمبر ۹	190
عنوان دوم	171	تصریحات اکابرؒ	190
شاہد نمبر ۱ تا ۸	172	شاہد نمبر ۱۰	192
		تصریحات اکابرؒ	192
		تصریحات اکابرؒ	192

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہد نمبر۱۲	193	تصریحات اکابرؒ	215
تصریحات اکابرؒ	193	شاہد نمبر(۹)	216
شاہد نمبر۱۳	194	ہمارا مطالبہ	216
تصریحات اکابرؒ	194	عنوان پنجم	216
شاہد نمبر۱۴	195	شاہد(۱تا۹)	217
تصریحات اکابرؒ	196	عنوان ششم	219
شاہد نمبر۱۵	197	شاہد(۱تا۱۱)	219
تصریحات اکابرؒ	197	عقیدہ مشرکین عرب در بارہ رزق	219
شاہد نمبر۱۶	198	شاہد(۱تا۱۳)	222
تصریحات اکابرؒ	198	عقیدہ شیعہ و بریلویہ	222
شاہد نمبر۱۷	199	ہمارا مطالبہ	223
تصریحات اکابرؒ	200	عنوان ہفتم	224
شاہد نمبر۱۸تا۵۸	200	عقیدہ مشرکین عرب	224
ہمارا مطالبہ	211	شاہد(۱تا۳)	224
عنوان چہارم	212	عقیدہ نمبر۱	226
شاہد نمبر(۱)	212	ہمارا مطالبہ	227
تصریحات اکابرؒ	212	عنوان ہشتم	227
شاہد نمبر(۲)	213	عقیدہ مشرکین عرب	228
تصریحات اکابرؒ	213	شاہد(۱تا۵)	228
شاہد نمبر(۳)	213	عقیدہ نمبر۲ در بارہ انزال مطر و احیاء ارض	231
تصریحات اکابرؒ	214	ہمارا مطالبہ	232
شاہد نمبر(۴)	214	عنوان نہم	232
تصریحات اکابرؒ	215	عقیدہ مشرکین عرب	233
شاہد نمبر(۵)	215	شاہد(۱)	233

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عقیدہ ثالثہ	233	شاہد(۱۹)	271
ہمارا مطالبہ	234	طرز استدلال	271
عنوان دہم	234	اعتراف سعیدی	272
عقیدہ مشرکین عرب	235	شاہد(۲۰)	272
شاہد(۲۱)	235	شان نزول	273
الحاصل	239	مختصر تشریح آیت	273
عقیدہ ثالثہ	239	طرز استدلال	273
عنوان یازدہم	240	شاہد(۲۱)	274
نفی تصرف واختیارات کلیہ از جمیع مخلوق	240	شان نزول	275
شاہد(۲۱)	240	طرز استدلال	275
طرز استدلال	241	تصریحات اکابر	275
شاہد(۲۳،۵)	243	شاہد(۲۲)	276
فوائد	246	شان نزول	277
طرز استدلال	247	طرز استدلال	277
شاہد(۶)	247	اعتراف سعیدی	278
فوائد	248	الحاصل	278
طرز استدلال	248	شاہد(۲۳)	279
یہ آیت جناب ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی	266	طرز استدلال	279
تصریحات اکابر	266	شاہد(۲۴)	279
ایک اہم فائدہ	267	طرز استدلال	280
آیت مذکورہ پر بریلوی مجادلین کا اعتراض اور		مقام عبرت	280
اس کا جواب	268	شاہد(۲۵)	280
شاہد(۱۳،۱۴)	268	طرز استدلال	281
شان نزول	269	شاہد(۲۵)	282
شاہد(۱۵،۱۸)	270	طرز استدلال	282
طرز استدلال	271	سعیدی صاحب کا اعتراف حق	283

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اعتراض سعیدی کے چند قابل غور امور	284	فوائد	315
حضور اکرم ﷺ کو مختار کل ماننے خرابیاں	285	تصریحات اکابر	316
		شاہد (۲)	317
المقصد الثانی		تصریحات اکابر	317
بحث دوم در مسئلہ علم غیب	289	شاہد (۳)	318
تنقیح عقائد	289	تصریحات اکابر	319
عقیدہ علم غیب کا بریلوی عجائب گھر	289	تصریحات اکابر	121
عبارات بریلویہ	289	شاہد (۳'۵)	322
عقیدہ شیعہ	292	فیصلہ امام رازی	324
عقیدہ اسلامیہ درباره علم غیب	295	عنوان چہارم	326
تعریف علم غیب	296	شاہد (۱۸:۱)	326
بعض الفاظ کی تشریح اور فوائد	298	ہمارا مطالبہ	329
ایک لطیف نکتہ	301	عنوان پنجم	329
خلاصہ عبارات	302	شاہد (۱)	329
خواص علیہ باری تعالیٰ کے چند عنوان	303	تصریحات اکابر	330
عنوان اول	303	شاہد (۲)	331
تمام انبیاء و رسل کا اجماعی عقیدہ	303	تصریحات اکابر	331
شاہد (۳'۱)	303	شاہد (۳'۳)	332
تصریحات اکابر	304	عنوان ششم	333
شاہد (۱۶'۵)	306	شاہد (۱۷:۱)	333
ہمارا مطالبہ	309	عنوان ہفتم	336
عنوان دوم	310	شاہد (۱)	336
شاہد (۲۶:۱)	310	فیصلہ امام الانبیاء در بارہ امور خمسہ	338
ہمارا مطالبہ	314	فیصلہ ام المومنین حضرت صدیقہ کائنات	340
عنوان سوم	314	در بارہ علوم خمسہ	
شاہد (۱)	314		

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فتوی صدیقہ کائنات در بارہ علوم خمسہ 341

فیصلہ عبداللہ ابن مسعود در بارہ علوم خمسہ 341

فیصلہ ابن عباس در بارہ علوم خمسہ 342

فیصلہ علی المرتضی در بارہ امور خمسہ 342

ہمارا مطالبہ 344

فیصلہ حضرت قتادہ تابعی در بارہ علوم خمسہ 344

فیصلہ مجاہد تابعی در بارہ علوم خمسہ فیصلہ امام ابو 346

ذکر امور خمسہ کی وجہ تخصیص 347

علوم خمسہ کی تخصیص باعتبار کلیات کے ہے 349

حاکمہ علامہ آلوسی 349

حاکمہ علامہ علی قاری 350

فیصلہ علامہ طیبی الحنفی 351

اصل اصل 352

شیخ سعیدی بہ یثوی کا اعتراف حق 352

خلاصہ اعتراف سعیدی 352

عنوان ہشتم 355

نفی علم غیب و علم بجمیع ما کان و ما یکون از جمیع خلق 355

تصریحات اکابر 356

فیصلہ سیدہ صدیقہ 359

فتوی سیدہ صدیقہ بنت صدیق 359

شاہد (۳۲) 360

فیصلہ ابن عباس 361

فیصلہ حیدری 361

فیصلہ ابن مسعود 362

شان نزول 362

طرز استدلال 363

توضیح ضروری 363

عنوان نہم خاص 364

نفی علم غیب و علم بجمیع ما کان از جمیع انبیاء کرام علیہم السلام 364

تنبیہ 364

مفہوم اول 366

مفہوم دوم 367

مفہوم دوم پر تائیدات مزیدہ 368

تالیاتہ بیراپھیری (۱) 370

تالیاتہ بیراپھیری (۲) 371

عنوان دہم خاص 371

شاہد (۱) 371

فوائد 372

فیصلہ ابن عباس در بارہ علم قیامت 374

شاہد (۲) 374

فیصلہ حدیث ابن جبینہ در بارہ علم قیامت 375

فیصلہ دخان در بارہ علم قیامت 375

اصل اصل 375

فیصلہ حضرت قتادہ تابعی 376

تصریحات مفسرین 376

خلاصہ تصریحات اکابرین 378

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہد(۳)	378	طرز استدلال	325
تصریحات اکابرؒ	379	الاصل	325
خلاصہ تصریحات	382	نفی علم غیب وعلم بعض ما کان وما یکون پر حکم	
شاہد(۵،۴)	382	شہادت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	401
طرز استدلال	383	بالمشافہ اعتراف علم من الشمس والمقمر	403
فیصلہ حیدری	383	تصریحات اکابرؒ	403
فیصلہ محدث دربار نبوت	384	بالمشافہ سے تعبیر کی حکمت	404
الحاصل	384	تصریحات اکابرؒ	404
تالیاں بجانا پھیری کی	384	الحاصل	405
ہمارا مسلک	386	چیخ ـــــ چیخ ـــــ چیخ	405
شاہد(۶)	386	حدیث بالا کا خلاصہ	408
طرز استدلال	386	تصریحات اکابرؒ	412
تصریحات اکابر	387	انبیائے کرام کے علم غیب ہونے کی خرابیاں	413
الحاصل	388	موقف فقہائے حنفیہ اہل السنۃ والجماعۃ دربارہ	
شاہد(۸،۷)	389	علم غیب	416
وما ادری ما یفعل بی ولا بکم کا صحیح مفہوم	389	موقف اکابرین علمائے دیوبند	420
فوائد	393	المقصد الثالث	
شاہد(۱۰،۹)	394	بحث موضوع مسئلہ ہذا پر	425
تصریحات اکابرؒ	395	عقیدہ قصوری در بارہ دعا پر	425
طرز استدلال	396	عقیدہ دیوبندیہ	427
شاہد(۱۱)	396	عقیدہ شیعہ در بارہ پر	433

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عقیدہ اسلامیہ	435	شاہد(۶)	451
حکم	435	فوائد	451
عنوان اول	436	تفسیر از علامہ بدایونی	453
شاہد(۱)	436	تفسیر از حضرت علامہ عثمانی	453
فوائد آیت	436	شیخ سعدی بریلوی کا اعتراف حق	453
فوائد از اعتراف پیر کرم شاہ بلیوی	439	اعتراف سعدی کا نتیجہ	454
شاہد(۲)	440	عنوان دوم	454
فوائد	441	شاہد(۱)	454
شان نزول	441	فوائد	455
عبارت سعدی کے فوائد	444	شیخ سعدی بریلوی کا اعتراف حق	456
فرمان سعدی کے مطابق چند جملوں کا تعارف	444	شیخ سعدی کے بریلوی اعتراف حق کا نتیجہ	456
تعارف	445	شاہد(۲،۳)	457
شاہد(۳)	445	تفسیر از علامہ عثمانی	459
فوائد	445	تفسیر از کنز الایمان	459
شاہد(۴)	446	شاہد	459
تشریح حصہ اول	447	شیخ سعدی کا اعتراف حق	461
تشریح حصہ دوم	447	فوائد	461
تشریح حصہ سوم	448	شاہد(۷،۸)	462
تشریحات الکلمات	449	فوائد	463
(۱) تفسیر از علامہ عثمانی	449	شاہد(۹)	463
(۲) تفسیر از حضرت مرشد تھانوی	449	شیخ بریلوی کا اعتراف حق	463
(۳) تفسیر از حضرت لاہوری	450	شیخ بریلوی کے اعتراف کے چند اہم امور	464
(۴) توضیح از علامہ بلیوی ثم صاحب	450	عنوان سوم	465
(۵) تفسیر از علامہ بدایونی	450	شاہد(۱)	465

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تفسیر از جہان الہند	466	مسلک الانبیاء فی حسلہ الدعاء	481
شاہد (۲)	467	شاہد نمبر ۱	481
شیخ سعیدی کا اعتراف حق	468	فوائد	481
اعتراف سعیدی کے نکات اربعہ پر فوائد	469	حضرت ایوب نے اپنے کرب و مصیبت میں	
اضافیہ	469	صرف اللہ ہی کو پکارا	482
کفر سے کفر مشرک سے بڑا مشرک	473	شاہد نمبر ۲	482
فوائد	473	فوائد	482
عنوان چہارم	473	پیر بریلوی کی غلط بیانی	483
پیر بریلوی کا اعتراف حق	474	شیخ سعیدی کا پیر صاحب پر رد	484
الحاصل	474	حضرت یونس نے اپنے کرب و بلا میں صرف	
شیخ سعیدی پر بریلوی کا اعتراف حق	474	اللہ ہی کو پکارا	485
اعتراف سعیدی کا خلاصہ	476	شاہد نمبر ۳	485
شاہد نمبر ۳	477	فوائد	485
تفسیر از جہان الہند	477	حضرت آدم علیہ السلام کی زاریاں	488
شاہد نمبر ۴	478	شاہد نمبر ۴	488
تفسیر از ملا علی قاری	479	شیخ سعیدی کا اعتراف حق	488
شاہد نمبر ۵	479	حضرت نوح علیہ السلام کی زاریاں	489
تفسیر از جہان الہند	479	شاہد نمبر ۵	489
تفسیر از شیخ القرآن	480	پیر بریلوی کا حضرت نوح کے بارے میں	
شاہد نمبر ۶	480	غلط بیانی	489
تفسیر از شیخ القرآن	480	اعتراف حق	490
عنوان پنجم	481	ایک موقع پر یونس نے دعا کی	490

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہد نمبر۶	490	شاہد نمبر۱	500
شاہد نمبر۷ ۸	491	شاہد نمبر۲ ۳	501
حضرت لوط علیہ السلام کی پکار	491	شاہد نمبر ۴	502
ایک موقع پر یوں عرض کی	492	اصحاب موسیٰ کی پکار	502
شاہد نمبر۱۰	492	شاہد نمبر۵	502
خلیل اللہ کی زاری ماں	492	بی بی آسیہ ولیہ کی پکار	503
شاہد نمبر۱۱	492	شاہد نمبر۶	503
حضرت یعقوب نے اپنی مصیبت میں اللہ ہی کو		اصحاب کہف کی پکار	503
پکارا	494	شاہد نمبر۷	503
شاہد نمبر۱۲	494	مکہ کے مظلوم صحابہ کی پکار	503
حضرت یوسف اپنے مصیبت میں اللہ ہی کو پکارا	494	شاہد نمبر۸	503
شاہد نمبر۱۳ ۱۴	494	تمام غلامان الٰہی کا عقیدہ	504
حضرت موسیٰ نے اپنے رب کے سامنے یوں		شاہد نمبر۹ ۱۰	504
زاریاں کی	495	شاہد نمبر۱۱	505
شاہد نمبر۱۵ ۱۶	495	عنوان ہفتم	505
حضرت زکریا کی پکار	497	شاہد نمبر۱	505
تفسیر از جہان الجند	497	شیخ سعیدی بریلوی کی تحقیق	506
حکیم الامت بریلویہ کی تعریف	497	ابی اصل	508
بریلوی حکیم الامت شیخ سعیدی کے فتوے	498	تحقیق سعیدی کا نتیجہ	508
کی زد میں		شیخ وہابی کا ارشاد	508
فتویٰ سعیدی کا خلاصہ	498	شاہد نمبر۲	509
شاہد نمبر۱۷	499	شاہد نمبر۳ ۴	510
ابی اصل	499	ابی اصل	510
عنوان ششم	500	عنوان ششم	511

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تعلا مفسر مراقی شاہد نمبرا	511	شیخ سعیدی کے اعتراف کے اہم نکات	529
مفسر مراقی عبارت کے اہم نکات	514	شاہد نمبر۲	530
شاہد نمبر۲	515	شاہد نمبر۳ تا۵	531
شاہد نمبر۳ تا۵	516	عنوان یازدہم	532
شاہد نمبر۶ ۷	517	شاہد نمبرا	532
شاہد نمبر۸ تا۱۲	518	فوائد	533
الحاصل	519	علامہ آلوسیؒ کا عبرت انگیز فیصلہ	534
عنوان نہم	519	علامہ آلوسیؒ کے فیصلے کے چند اہم نکات	536
شاہد نمبرا تا۳	519	شاہد نمبر۲	536
شاہد نمبر۳ تا۶	520	مشرک اور کلمۂ گو کے کردار میں مماثلت کی چند وجوہ	538
عنوان دہم	521	شاہد نمبر۳	539
توحید فی الدعا فطرتی مسئلہ ہے	521	فوائد	539
شاہد نمبرا	521	شاہد نمبر۴	540
شاہد نمبر۲	522	فوائد	540
فوائد	523	شاہد نمبر۵	541
شیخ غلام رسول سعیدی کا اعتراف حق	523	غیر اللہ کی پکار سے روکنے کی وجوہ	541
اعتراف سعیدی کا خلاصہ	524	الی اصل	543
خاتم المفسرین کا خلاصہ	525	عنوان دوازدہم	543
علامہ شوکانی اور علامہ نواب حسن کا فیصلہ	527	شاہد نمبرا	543
شیخ سعیدی بریلوی کا فیصلہ	528		

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فوائد	544
نیت کے علاوہ تکبیر تحریمہ صحیح ہے	545
شبہ نمبر ۱	545
فوائد	545
تکبیر تحریمہ کا وقت	547
شبہ نمبر ۲	548
تکبیر تحریمہ کا	548
شبہ نمبر ۳	552
الفاظ	552
عنوان نمبر ۴	552
تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں	552
شبہ نمبر ۱	552
ان حدیث والی تکبیر تحریمہ	553
فوائد	553
تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ	553
شبہ نمبر ۲	553
حدیث [illegible]	554
فوائد	554
تکبیر تحریمہ کہنے کا سب سے بڑا فائدہ ہے	557
تکبیر تحریمہ کہتے وقت [illegible]	557
فوائد	557
مسئلہ [illegible]	558
تکبیر [illegible]	561
[illegible]	561
[illegible]	562
[illegible]	562
[illegible]	562
[illegible]	563
[illegible]	563
[illegible]	564

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

التصدیقات

رائے گرامی

جامع الفضائل فاضع الرذائل لنا صع الفواضل ذالکرم والکرامۃ والاکرام

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا **عبد السلام** صاحب دامت فیوضہم

مہتمم جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو اٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد :

قرآن عزیز اللہ تعالی نے تمام انسانوں اور جنوں کے لئے آخری ہدایت بنا کر اتارا ہے۔ ھدی اللناس بینات من الھدی اس کی جامعیت اور عمومیت کا بیان ہے۔ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہؒ نے مضامین قرآن کا خلاصہ پانچ مضامین بیان فرمائے ہیں۔

جن میں ایک مضمون علم المخاصمہ ہے جس میں چار گمراہ فرقوں مشرکین، یہود، نصاری اور منافقین کی تردید ہے اس کے علاوہ قرآن عزیز ہر غلط عقیدہ اور غلط عمل کی رد فرماتا ہے۔

علمائے دیوبندؒ جو اہل السنۃ والجماعۃ حنفی کی برصغیر میں پہچان ہیں۔ ان کے خلاف بریلوی اعلی حضرت نے عمر بھر خوب کتابیں لکھیں۔ حسام الحرمین کا فتوی جو دنیا میں دجل و تلبیس کا ایک عجب نمونہ ہے۔ ان اہل حق پر لگایا اور اس سے بڑھ کر مجاہدین اسلام کے سرخیل شاہ اسماعیل شہیدؒ جو اعلی حضرت کے ہمعصر نہیں تھے ان کے خلاف ایک کتاب لکھی، الکوکب الشھابیہ فی کفریات ابی الوھابیہ بریلوی اعلی حضرت نے ان اہل حق علماء کی تکفیر کی اور ہر غلط عقیدہ اور عمل جو مسلمانوں میں آ گیا تھا اس کی سند جواز پیش کر کے اسے دین ثابت کیا۔ بریلوی اعلی حضرت کے اس تشدد اور تعصب سے برصغیر میں ایک

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مستقل فرقہ معرض وجود میں آیا جن کا اختلاف مسلمان اہل السنۃ والجماعۃ حنفی دیوبندی سے پایا جاتا ہے۔

بریلوی فرقہ کی اکثریت قبوری شریعت کے گرد گھوم رہی ہے جب کہ رسول اکرم ﷺ کے واضح ارشادات ان کے خلاف ہیں۔ آپ ﷺ نے مرض الوفات میں فرمایا:

عن عائشة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فی مرضه الذی لم یقم منه لعن الله الیهود والنصاری اتخذوا قبور انبیاء هم مساجدا (متفق علیه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سردر کائنات ﷺ نے اس بیماری میں جس سے اٹھ نہ سکے یعنی مرض الوفات میں فرمایا یہودیوں اور عیسائیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا دیا۔

اولئك اذا مات فیهم الرجل الصالح بنوا علی قبره مسجدا ثم صوروا فیه التصاویر اولئك شرار خلق الله، (متفق علیه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جس وقت بیمار ہوئے آپ کی کسی بیوی نے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جس کا نام "ماریہ" تھا ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما حبشہ گئیں تھیں انہوں نے اس کی خوبصورتی اور تصویروں کا ذکر کیا آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا وہ لوگ ایسے ہیں جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے پھر اس میں یہ تصویریں بنا دیتے وہ اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہیں۔

عن عطاء بن یسار قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم لا تجعل قبری وثنا یعبد، لعن الله زائرات القبور والمتخذین علیها المساجد والسرج (ترمذی)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حضرت عطاء بن یسار راوی ہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا (یعنی یہ دعا فرمائی) اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ لوگ اس کی پوجا کرنے لگیں اور آپ نے فرمایا جن لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ان پر اللہ تعالیٰ کا شدید غضب ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور و المتخذین علیھا المساجد و السرج۔ (ابوداؤد، ترمذی، وغیرہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اور قبروں پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

علمائے دیوبند نے اردو میں تفاسیر لکھیں، بیان القرآن، بلغۃ الحیران، معارف القرآن، تفسیر عثمانی اور جواہر القرآن اعلیٰ تفسیریں ہیں۔ لیکن ان میں جواہر القرآن علم الخاصہ میں ہر باطل کی رد میں بہترین تفسیر ہے اور مسئلہ الہ کے بیان میں بہترین تفسیر ہے۔

پیش نظر کتاب "اتمام البرھان علی عبدۃ القبور والاوثان" فاضل عزیز مولانا خضر حیات صاحب کی علمی کتاب ہے۔ قرآن عزیز کے مضمون کے مطابق بریلوی فرقہ کی تردید ہے۔ فاضل عزیز نے اس باطل فرقہ کی رد میں یہ کتاب لکھ کر ایک عظیم علمی کارنامہ سرانجام دیا ہے اور اصولی اختلاف کو بیان کیا ہے۔ یہ کتاب علمائے کرام اور طلبائے کرام کے لئے زیادہ مفید ہے۔ حوالہ جات اور علمی مواد بہت ہے۔ اللہ کریم اس کتاب کے مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اسے قبولیت عطا فرمائے۔

میں نے اس کتاب کا مطالعہ مناظر اسلام حضرت مولانا قاری چن محمد صاحب استاذ الحدیث جامعہ اشاعت القرآن حضرو، حضرت مولانا محمد رضوان بن شیخ الحدیث حضرت

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مولانا محمد صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی محمد اویس صاحب سے کروایا ہے۔

مصنف مولانا خضر حیات صاحب اشاعت التوحید والسنۃ (جس کا مابہ الامتیاز مسلک اہل حدیث ہے) کے جید عالم قابل فاضل مناظر ہیں۔ انہوں نے اس باطل فرقہ کی تردید اور علمائے دیوبند اہل حق کی وکالت وصفائی میں یہ کتاب لکھی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو قبول فرمائے اور اس سعی کو مسلک اہل السنۃ والجماعۃ حنفی دیوبندی کی وکالت وصفائی میں کارآمد بنائے اور اسے افادہ عام کا ذریعہ بنائے۔ مصنف، ناشر اور معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

از

عبدالسلام

خادم جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو اٹک

۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ بمطابق 18 مئی 2008ء

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جامع المعقولات والمنقولات بقیۃ السلف عمدۃ الکرام استاذی المکرم

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا **محمد سعید** صاحب دامت فیوضہم

مہتمم جامعہ عربیہ انوار العلوم بلند شہر (خوشاب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد:

بندہ کے پاس کتاب "اتمام البرھان علی عبدۃ القبور والاوثان" کا مسودہ پہنچا۔ اس کے بعض مقامات کو خود پڑھا اور بقیہ کا سماع کیا۔ جس سے فاضل مصنف حضرت مولانا خضر حیات صاحب کا مسائل مختلفہ کو وقت کے تقاضے کے موافق ایک نرالے اور بہترین انداز میں کتاب مذکور میں درج کرنا مصنف کی خصوصیت ہے۔ اگرچہ ان مسائل پر پہلے بھی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن مصنف کا طرز بیان قوت استدلال اپنی مثال آپ ہے۔

مصنف موصوف کا توحید وشرک کی بحث کو مفصل ومدلل اقتباسات وعنوانات کے رنگ میں پیش کرنا مصنف کے فہم وادراک کی دلیل ہے۔ اس پر میں مصنف کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور علماء طلباء کرام کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں اور اس سے فائدہ حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے التجا ہے کہ وہ محض اپنے فضل وکرم سے اس کتاب کو مقبولیت عطا فرمائے اور اس کتاب کے مصنف ودیگر مصنفین وقارئین مسلمین موحدین کو اپنے سایہ رحمت میں رکھے (آمین ثم آمین)

کتبہ الفقیر

محمد سعید عفی اللہ عنہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

رائے گرامی

حامی السنن ماحی الفتن ذا الفضل التام والفیض العام عمدۃ الاقران

شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ **محمد طیب طاہری** مدظلہ

امیر اشاعت التوحید والسنۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل الکتاب علی عبدہ ولم یجعل لہ عوجا وارسل رسولہ بالحق بشیرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا وبعد!

رسول اللہ ﷺ سے پہلے زمانہ جاہلیت میں عقیدہ کے لحاظ سے ساری دنیا تقسیم ہو چکی تھی۔ ایران میں آتش کدے بنائے گئے تھے اور آتش پرستی ہو رہی تھی۔ ہندوستان میں مہارجہ رام چندر اور سیتا کی عبادت ہو رہی تھی۔ چین اور جاپان میں مہاتما بدھ کی شکلیں بنائی گئی تھیں اور ان کے نام پر نذر و نیاز اور چڑھاوے دیئے جاتے تھے۔ ملک عرب میں لات، منات اور عزی کو مشکل کشا مان کر حاجات میں ان کو پکارا جاتا تھا۔

الغرض ساری دنیا میں غیر اللہ کی پوجا ہو رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو تقسیم کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو مانتے تھے لیکن رب العزت کی صفات میں دوسروں کو شریک ٹھہراتے تھے۔ وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون اس کی دلیل ہے۔ بعینہٖ اسی طرح آجکل مشرکین اللہ تعالیٰ کی ذات کو مانتے ہیں لیکن رب العزت کے ساتھ شریک بھی ٹھہراتے ہیں اور مصیبت یہ ہے کہ شرک بھی کرتے ہیں اور شرک کو شرک بھی نہیں کہتے بلکہ شرک کو کبھی عنوان ''عشق'' کبھی ''تعظیم'' اور کبھی عنوان ''محبت'' دیتے ہیں۔ شرک کی اقسام، شرک کی تعریف اور توحید کو پہچاننے کے لئے ہمارے محترم بھائی مولانا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

خضر حیات صاحب نے جو تصنیف کی ہے اس کے بعض مقامات میں نے مطالعہ کیے۔
ماشاء اللہ بہت مفید ہیں اور عوام وخواص کے لئے اس کا مطالعہ ضروری سمجھتا ہوں۔
میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کی سعی جمیلہ کو قبول فرمائے، اللہ تعالیٰ مولانا کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

احقر

محمد طیب طاہری عفی عنہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

رائے گرامی

شمس العلم والعلماء شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا

غلام حبیب صاحب ہزاروی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد:

بندہ ناچیز پر تقصیر نے محترم حضرت مولانا فقر حیات صاحب مدظلہ العالی کی کتاب اتمام البرھان علیٰ عبدۃ القبور والاوثان المعروف "شواھد التوحید" کے چند عنوانات دیکھے جو انہوں نے اثبات توحید اور رد شرک میں لکھی ہے۔ جس میں انہوں نے خوب محققانہ، عالمانہ انداز میں دلائل پیش کئے ہیں اور اپنی کتاب کو قرآن وسنت، اکابر علماء تفسیر اور محققین کی تحقیق سے مزین کیا ہے۔ اگر اس کتاب کا مطالعہ امانت سے کیا جائے تو مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ہر قسم کے شکوک وشبہات ختم ہو جائیں گے اور راہ حق حاصل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں رہے گی۔ کیونکہ مصنف موصوف نے انتہائی محنت کے ساتھ کتاب کو دلائل سے آراستہ کیا ہے اور اصل چیز دلائل ہی ہوتے ہیں۔ دلائل ہی سے بات مضبوط اور مقبول ہوتی ہے۔ صاحب محاسن التاویل فرماتے ہیں ان الحق یتضح بالادلۃ کما ان الشھود تشھر بالاھلہ تو علامہ فقر حیات صاحب مدظلہ العالی نے رد مشرکین پر دلائل کے انبار رکھ دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مہربان کا وعدہ کہ تا قیام قیامت اس دنیا میں ایک ایسی جماعت ضرور رہے گی کہ جس کا کام اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت اور ہر باطل کی تردید کرنا ہوگا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا"

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو سید الصادقین لا یزال من

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

امتی امة قائمة بامر الله لايضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتى ياتى امر الله وهم على ذالك۔ (مشکوٰۃ)

نبی کریم ﷺ جو بچوں کے سردار ہیں نے فرمایا کہ ہمیشہ رہے گی میری امت میں سے ایک جماعت قائم اللہ تعالیٰ کے حکم پر۔ نہیں نقصان پہنچا سکتا ان کو وہ شخص جو نصرت نہ کرے ان کی اور نہ ہی وہ شخص جو ان کی مخالفت کرے یہاں تک کہ آ جائے اللہ تعالیٰ کا حکم اور وہ اسی حال پر ہوں۔

وقال النبی صلی الله علیه وسلم یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله ینفون عنه تحریف الغالین و انتحال المبطلین و تاویل الجاهلین۔ (مشکوۃ)

اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اٹھائیں گے اس علم کو ہر بعد میں آنے والوں میں ان کے عادل لوگ اور دور کریں گے ان سے حد سے تجاوز کرنے والوں کی تبدیلیوں کو اور باطل لوگوں کے جھوٹ کو اور جاہلوں کی تاویل کو۔

تو مصنف موصوف بھی اسی خوش قسمت گروہ سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دین حق کی خدمت، اظہار حق اور تردید باطل کیلئے منتخب فرمایا ہے۔ کتاب انتہائی دلچسپ اور پرکشش ہے لیکن افسوس کہ پوری کتاب نہ دیکھ سکا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف موصوف کی سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور کتاب کو عوام و خواص کیلئے مفید بنائے!! آمین یارب العالمین

کتبہ

احقر غلام حبیب غفرلہ

۲۳ جون ۲۰۰۸ء

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

رائے گرامی

سلطان المناظرین، جرنیل توحید وسنت، استاذ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا

قاری چن محمد صاحب حفظہ اللہ عن شرور الحاسدین

جب سے دنیا بنی ہے اہل دنیا کی اصلاح کے لئے چند بندوں کو خدا تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے منتخب کرتا ہے اور یہ لوگ قول وفعل تحریر وتقریر کے ذریعے امت کو سیدھے راستے پر گامزن کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ طبقہ تقریباً ہر دور میں رہا ہے امت کا درد سینے میں لے کر اس کو زمانہ کے فتنوں سے بچانے کی سعی کرتا ہے، تمام فتنوں کا سرچشمہ عقائد کی خرابی کا فتنہ ہے اصل دین واساس اسلام عقائد ہیں درخت کی بقاء فروع اور شاخوں سے نہیں بلکہ اس کی جڑوں سے ہے خود شاخوں کی تری اور سرسبزی بھی جڑوں ہی کے دم سے ہے۔

اسی طرح دین کی اصل وبنیاد عقائد ہیں اعمال صالحہ کا صدور خود صحیح عقائد کا سرچشمہ ہے اور عقائد میں سے بھی اصل الاصول اور اہم عقیدہ توحید ہے۔ علماء امت نے کبھی کسی منزل پر قیام اور لکیر کا فقیر بننا گوارہ نہیں کیا انہوں نے علم کے چلتے پھرتے قافلے کا بھی ساتھ دیا اور کبھی ان کا ہاتھ زمانہ کی نبض سے جدا نہیں ہوا ان کی نگاہ زندگی کے بدلتے ہوئے تیوروں سے کبھی نہیں ہٹی اسلام کی خدمت کے لئے جس زمانہ میں جس چیز جس طرز اور جس اسلوب کی انہوں نے ضرورت سمجھی بلا تکلف اختیار کر لی۔ والحمد للہ علی ذالک

برصغیر پاک وہند میں انگریز کے وجود نامسعود آنے کے بعد مسلمانوں کے عقائد خراب کرنے کی انتھک کوشش کی گئی اسی طرح امت کو تفرقہ تفرقہ کرنے کی بھی بھرپور سعی کی گئی امت کے متفقہ عقائد خصوصاً مسئلہ توحید میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی گئی الحمد اللہ کہ علماء

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حق علماء دیوبند رحمہم اللہ نے ہر فتنہ کی مناسب حال سرکوبی کی وعظ وارشاد تقریر وتحریر وغیرہ کے ذریعے امت کو ان فتنوں سے آگاہ کیا قافلہ دیوبند ہی کے ایک سرخیل ہمارے فاضل بھائی حضرت مولانا خضر حیات بھکروی مدظلہ صاحب بھی اسی تسلسل ہی کا حصہ ہیں اس سے پہلے بھی موصوف کے قلم سے کئی مفید اور علمی کتب سامنے آچکی ہیں، اور علماء حق سے دادِ تحسین حاصل کرچکی ہیں ان کی کتابوں میں سے یہ کتاب اتمام البرھان علیٰ عبدۃ القبور والاوثان المعروف ''شواھد التوحید'' بھی ہے جو تقریباً ۵۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔

ماشاء اللہ بڑی زبردست کتاب ہے فاضل مصنف نے اپنے مدعاء کو براہین ودلائل سے مبرھن ومدلل کرکے بیان کیا ہے یہ کتاب موصوف کے وسعت مطالعہ اور قوت استدلال پر بین شاھد ہے مصنف موصوف نے قبوری شریعت کی خوب خبر لی ہے اور یقیناً یہ متقضی زمانہ بھی ہے ایسی مفید اور عمدہ کتاب لکھ کر اصلاح عقائد کے لئے سعی کرنے والوں میں مصنف موصوف بھی اپنا نام درج کرچکے ہیں اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام وخواص کے لئے نافع بنائے ویسے یہ کتاب علمی رنگ میں لکھی گئی ہے جس کی افادیت سے قطعاً انکار ممکن نہیں ہے لیکن اگر اختصار ملحوظ خاطر رکھا جاتا تو یقیناً اس کی افادیت اور بڑھ جاتی مگر پھر بھی مولانا نے بڑی جاندار کتاب لکھی ہے اللہ مولانا کے علم وعمل میں برکت نصیب فرمائے اور کتاب کو افادہ عام کا ذریعہ بنائے۔ آمین

چن محمد عفی عنہ

خادم تدریس جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو اٹک

(۱۴ جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

رائے گرامی

جامع المعقول والمنقول عمدۃ المدرسین شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا

حفیظ الرحمٰن صاحب

صدر مدرس جامعہ تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ اٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد:۔ بندہ نے فاضل نوجوان ترجمان مسلک احناف وعلمائے دیوبند حامی توحید و سنت مولانا اخضر حیات بھکروی صاحب کی تصنیف لطیف "اتمام البرھان علی عدۃ القبور والاوثان" کا بغور مطالعہ کیا۔

الحمدللہ کتاب کو انتہائی مفید پایا۔ خصوصاً وہ لوگ جو قبر پرستی کے مرض میں مبتلا ہیں ان کے مرض کی تشخیص مع علاج ہے۔

مصنف موصوف نے دلائل کا انبار ذکر کر کے فریق مخالف پر حجت تام کر دی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو پوری امت کے لئے نافع اور سودمند بنائے

(آمین ثم آمین)

حفیظ الرحمٰن غفرلہ المنان

کاملپور موسیٰ تحصیل حضرو اٹک

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

رائے گرامی

مفکر اسلام حضرت علامہ عطاء اللہ بندیالوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا خضر حیات صاحب کی چند تصنیفات اس سے پہلے بھی منظر عام پر آچکی ہیں..... علمی حلقوں میں ان تصنیفات کو تحسین کی نظر سے دیکھا گیا۔

مولانا ممدوح ایک "بلند پایہ مناظر" لائق ترین مدرس، پر اثر مقرر اور اچھے مصنف ہیں..... ان کی تصنیف اپنے اندر علمی مواد سمائے ہوئے ہوتی ہے۔ جس سے علماء اور عوام ان سے یکساں نفع حاصل کرتے ہیں۔

یہ کتاب جو آپ کے ہاتھ میں ہے مولانا خضر حیات صاحب کی ایک علمی اور تحقیقی کاوش ہے۔ جس میں قرآن وسنت کے آئینے میں اہل اسلام کے عقائد ونظریات کو واضح کیا گیا ہے۔ پھر مذاہب باطلہ کے معتبر علماء کے حوالہ جات سے ثابت کیا گیا ہے کہ ان کے نظریات قرآن وسنت سے متصادم ہیں۔

انشاء اللہ مولانا کی یہ تصنیف بھی عوام وخواص کے لئے نفع مند ثابت ہوگی۔

عطاء اللہ بندیالوی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

رائے گرامی

فاضل نوجوان، مدرس نکتہ دان حضرت مولانا

سعید الرحمٰن صاحب

مدرس جامعہ صدیقیہ واہ کینٹ

الحمدللہ الواحد القہار والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدالابرار وعلیٰ آلہ واصحابہ الاخیار اما بعد:

بندہ کو اخی المحترم والمکرم جامع المعقول والمنقول عمدۃ المدرسین حضرت مولانا خضر حیات صاحب حفظہ اللہ عن شرور المفسدین کی نئی تصنیف اتمام البرہان علیٰ عبدۃ القبور والاوثان المعروف ''شواھد التوحید'' کے مسودہ کا مطالعہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمدللہ کتاب مذکور اسم با مسمیٰ ہے جس میں دلائل و براہین کے ذریعے قبر پرستوں اور تعزیہ پرستوں پر اتمام حجت کر دی گئی ہے کتاب مناظرانہ اور مدرسانہ علمی انداز میں لکھی گئی ہے جس سے علماء کرام اور طلباء کرام کے ساتھ ساتھ عوام بھی انشاء اللہ خوب مستفید ہو سکیں گے۔ کتاب مذکور میں اہمیت توحید، مراتب توحید، قباحت شرک، حقیقت شرک، مسئلہ مختار کل، مسئلہ علم غیب اور مسئلہ دعا و پکار پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اور کتاب کو قرآن و سنت کی نصوص قطعیہ اور اکابرین امت کی تائیدات صریحہ سے مزین کیا گیا ہے۔ ان مسائل پر اگرچہ پہلے بھی کئی کتابیں موجود ہیں لیکن فاضل مصنف کا طرز بیان اور مختلف عنوانات میں دلائل کا انبار اور قوت استدلال بے مثال ہے۔ بندہ نے ان مسائل پر اتنی کثرت کے ساتھ وزنی دلائل اور وہ بھی فریقین کے مستند اکابرین کی تائیدات اور خود فریق مخالف کے اکابر کے اقرار کے ساتھ کسی کتاب میں نہیں دیکھے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مؤمنین کیلئے باعث استقامت اور ذریعہ ازدیادِ ایمان بنائے اور مخالفین کیلئے ذریعہ ہدایت و ایمان بنائے اور اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کے علم و عمل میں برکتیں نصیب فرمائے اور انہیں مخالفین حاسدین کے ہر قسم کے شر سے محفوظ فرمائے !! آمین ثم آمین

کتبہ الاحقر الی اللہ

سعید الرحمٰن غفرلہ الحنان

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

رائے گرامی

ذوالفہم الثاقب، فاضل جلیل، استاذ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی

فتح محمد صاحب مہتمم جامعہ تحسین القرآن اٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے آسمان و زمین اور بڑی بڑی اشیاء کے خالق و مالک اور پروردگار ہونے، بڑے بڑے واقعات کے ظہور میں لانے اور عالم کا فرماں روا مطلق ہونے کا عقیدہ ہے۔ مشرکین عرب اور ہر دور کے جمہور مشرکین کو اس عقیدہ سے قطعاً کوئی انکار اور اس بارے میں کبھی کوئی شبہ نہ تھا۔ جیسا کہ قرآن عزیز نے بار بار تصریح کی ہے کہ مشرکین عرب اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات و افعال (خلق و صنعت، قدرت و اختیار، علم و ارادہ، غلبہ و تسخیر، عظمت و کبریائی، طاقت و جبروت، اور رحمت و رافت) کا اعتراف کرتے تھے۔ قرآن مجید میں اس کی کئی شہادات مذکور ہیں۔ اس موقعہ پر سورہ مؤمنون کی مندرجہ ذیل آیات کافی ہوں گی۔

قل لمن الارض ومن فیہا ان کنتم تعلمون۔ سیقولون للّٰہ قل افلا تذکرون۔ قل من ربّ السّمٰوٰت السّبع وربّ العرش العظیم۔ سیقولون للّٰہ قل افلا تتقون۔ قل من بیدہ ملکوت کل شیء و ھو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون۔ سیقولون للّٰہ قل فانّٰی تسحرون (المؤمنون)

ترجمہ: فرمایئے کس کی ہے زمین اور جو اس میں ہے بتاؤ اگر تم جانتے ہو کہیں گے سب کچھ اللہ ہی کا ہے۔ فرمایئے پھر تم سوچتے نہیں ہو۔ فرمایئے کون ہے مالک ساتوں آسمانوں کا اور مالک اس بڑے تخت کا۔ بتائیں گے اللہ کو پھر

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تم ڈرتے نہیں؟ فرمایئے کس کے ہاتھ میں ہے حکومت ہر چیز کی وہ بچا لیتا ہے اور اس سے کوئی بچا نہیں سکتا بتائیں گے اللہ کو فرمایئے پھر کہاں سے تم پر جادو آپڑتا ہے مشرکین عرب نہ صرف نظری طور پر اللہ تعالیٰ کی ان صفات کے قائل تھے بلکہ عملاً وہ اپنے اس عقیدہ کا ثبوت بھی دیتے تھے سخت مصیبت کے وقت صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے تھے اور صرف اسی سے دعا مانگتے تھے۔ قرآن مجید نے ان کی دعاؤں اور فریادوں کا کئی مقامات پر ذکر فرمایا ہے لیکن اس کے باوجود وہ مستند، معیاری اور منصوص مشرک تھے۔ ان سے جہاد کیا گیا اور ان کے متعلق فرمایا گیا وقاتلوھم حتیٰ لاتکون فتنة ویکون الدین کله لله۔ ترجمہ: اور لڑو ان سے یہاں تک کہ نہ رہے فتنہ اور ہو جائے دین تمام اللہ کے لئے۔

خلاصہ یہ ہے کہ مشرکین عرب اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا اقرار کرتے تھے اور انکا عقیدہ تھا کہ کائنات کی ہر چیز کو پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اسی طرح اس کائنات کا مدبر مطلق بھی اللہ تعالیٰ ہی کو مانتے تھے لیکن شیطان نے انکو دھوکہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جب اس دنیا سے گزر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انکو خلعت الوہیت سے نواز دیتے ہیں۔ پس وہ بزرگ ہستیاں اللہ تعالیٰ کی عطا سے بعض کام خود کر دیتی ہیں اور بعض جو خود نہیں کر سکتیں وہ سفارش کر کے اللہ تعالیٰ سے ضرور کروا دیتی ہیں۔

چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ مشرکین عرب کے شرک کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "مشرکین جواہر و اجسام کی خلقت میں اور بڑے بڑے امور کی تدبیر و انتظام میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں جانتے تھے اور سمجھتے تھے کہ خدا جب کسی کام کا فیصلہ فرما لیتا ہے تو کسی کو روکنے اور منع کرنے کی قدرت نہیں انکا شرک جو کچھ تھا وہ بعض نیک بندوں کے خصوصی معاملات میں تھا انکا گمان تھا کہ جس طرح ایک بڑا شان و شوکت کا بادشاہ اپنے مخصوص غلاموں اور تابعداروں کو مختلف اطراف ملک میں بھیجتا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہے اور ان کے جزوی معاملات میں جب تک بادشاہ کا فرمان صریح صادر نہ ہو مختار اور تصرف کا مجاز قرار دے دیتا ہے۔ اپنے غلاموں کے چھوٹے چھوٹے معاملات کا انتظام و انصرام بادشاہ خود نہیں کرتا۔ انکے اختیارات اپنے غلاموں کے سپرد کر دیتا ہے اور اپنے اس مختار کی سفارش ان کے متوسلین کے بارے میں ضرور قبول کرتا ہے۔ پس انہوں نے اس بنا پر ضروری سمجھا کہ اول ان بندگان خاص سے قرب حاصل کیا جائے تا کہ بادشاہ مطلق کے دربار تک رسائی حاصل ہو سکے ان باتوں کا لحاظ کر کے انہوں نے بندگان خاص کے سامنے سجدہ کرنا ان کے تقرب کے لئے جانوروں کا ذبح کرنا ان کے نام کی قسم کھانا اور ضروری کاموں میں ان کی قدرت کن فیکون سے مدد چاہنا جائز کر دیا اور پتھر پیتل اور لوہے کی مورتیں تراش کر ان کو ان بندگان خاص کی ارواح کی طرف بمنزل قبلہ قرار دیا: الخ

(ملخص الفوز الکبیر)

تمام انبیاء کرام اور ان کے جانشینوں کا اصل کام یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بندوں کا قوی ترین تعلق قائم کریں جیسا کہ ارشاد ہے: وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء (ترجمہ: ان کو حکم یہی ہوا کہ بندگی کریں اللہ کی خالص کر کے اس کے واسطے بندگی۔ سب سے کٹ کر اور یک سو ہو کر ابراہیم حنیف کی راہ پر) مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان کوئی حجاب اور دوری نہ رہے۔ الفت و انس، محبت و عشق، محویت و شغل، قصد و عمل، رجوع و انابت، اطاعت و عبادت، التجا و تضرع، سرگوشی و مناجات، خوف و طمع، غرض قلب و دماغ سب کا قبلہ اسی کی ذات ہے۔ انبیاء اور انکے نائبین برحق کی تمام مساعی کا مرکز اور سب سے بڑا مقصد یہی ہوتا ہے اسی کے لئے ان کا جہاد ہے۔ انکی ہجرت ہے اور ان کی تبلیغ ہے اور اسی راہ میں ان کی زندگی اور موت ہے قل ان صلوتی و نسکی و محیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ وبذالک امرت و انا اول المسلمین (الانعام) ترجمہ: بے شک میری نماز اور حج

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اور قربانی میری زندگی میری موت سب اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے عالموں کا پروردگار ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور اس کا مجھ کو حکم ہے اور میں سب سے پہلے حکم بردار ہوں۔

اس مقصد میں باذن اللہ تعالیٰ وہ پورے طور پر کامیاب ہوتے ہیں وہ دلوں اور دماغوں کو غیر اللہ کی مشغولیت اور گرفتاری سے اور جسموں کو غیر اللہ کی حکومت و قانون سے آزاد کر دیتے ہیں لیکن جاہلی اثرات وقتاً فوقتاً اس مقصد و پروگرام کے خلاف بغاوت کرتے رہتے ہیں اور شرک انسانوں میں دب دب کر ابھرتا رہتا ہے یہاں تک کہ خود ان مقدس ہستیوں کا نام لینے والوں اور انکے امتی اور محب ہونے کے دعوے داروں کا حال بھی وہ ہو جاتا ہے جو قرآن مجید نے بیان کیا ہے: وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون (یوسف) ترجمہ: بہت لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر یہ کہ ساتھ ہی شرک بھی کیے جاتے ہیں۔ ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداد یحبونھم کحبّ اللہ (البقرہ) ترجمہ: اور بعضے لوگ وہ ہیں جو بنا لیتے ہیں اللہ کے برابر اوروں کو ان سے محبت رکھتے ہیں جیسی اللہ سے۔

حتیٰ کہ شرک کے شیدائیوں کی حالت یہ بن جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان اور توحید کا ذکر تک سننا گوارہ نہیں کر سکتے۔ واذا ذکر اللہ وحدہٗ اشمازت قلوب الذین لایومنون بالآخرۃ واذا ذکر الذین من دونہ اذاھم یستبشرون جب نام لیجیے اللہ کا رک جاتے ہیں دل انکے جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور جب نام لیجیے اس کے سوا اوروں کا بہت مسرور ہوتے ہیں۔

اور جب جاہلیت غالب آجاتی ہے تو پھر فتنے اٹھتے ہیں اور فی الحقیقت ہر طبقے بلکہ ہر فرد کی مصلحت پسندیاں تمام فتنوں کی جڑ ہیں۔ جس وقت فتنہ کسی طبقے کی گود میں پرورش پاتا ہے اسی طرح اس کے مقابلہ میں اصلاح کی کوشش بھی شروع ہو جاتی ہے اور فساد کے زہر کو اصلاح کا تریاق دیا جاتا ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ دنیا جب بھی فتنوں کے ہجوم میں

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مبتلا ہوتی ہے اور ماحول میں عام فساد پھیلتا ہے تو اس عالمگیر فساد میں اصلاح کی توفیق صرف اس مردِ حق کو ہوتی ہے جس نے تمام مصلحت پسندیوں اور ہر دلعزیزیوں کو بالائے طاق رکھ کر صرف رضاء الٰہی کو مقدم سمجھا۔ انبیاء کرام کے مقدس گروہ نے ہمیشہ قلت و کثرت اور دولت مندی و افلاس کے اندازوں کو نظر انداز کر کے ساری دنیا کے مقابلہ میں آوازِ حق بلند کی یہاں تک کہ ماحول کی فضا کو تبدیل کر کے رکھ دیا۔ ظلم کی جگہ انصاف اور فساد کی جگہ امن قائم کر دیا اب بھی اگر دنیا امن کی دولت حاصل کر سکتی تو انہیں مقدس ہستیوں کے نقش قدم پر چل کر ہی کر سکتی ہے۔ مصلحت پسندوں کی مصلحتیں اگر ایک فرد کے حق میں مفید ہوں تو یقیناً دوسروں کے خلاف ہوں گی صرف رب العالمین کی حکمت بالغہ اور آسمانی قانون ہی کی یہ حیثیت ہو سکتی ہے جو ساری کائنات کیلئے یکساں مفید ہو۔ اسی قانون کی بالادستی کیلئے اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ کو بھیجا جو وقت کے ہر فتنہ کا مقابلہ کرتے رہے اور لا الٰہ الا اللہ کی پرکیف آواز لگاتے رہے آخر میں حضور ﷺ کو یہی پیغام دیکر بھیجا گیا۔ آپؐ کے بعد دعوت کا کام علماء کرام کے سپرد فرمایا اور ہر زمانے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسے علماء پیدا فرمائے جو ہر باطل کے ساتھ ٹکراتے رہے۔ اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے سر دھڑ کی بازی لگاتے رہے فتنوں کا مقابلہ کرتے رہے درس و تدریس، تصنیف اور تقریر سے اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم رکھا۔ ہندوستان میں اللہ تعالیٰ نے حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کو چنا۔ پھر علماء دیوبند کو چنا اور اپنے دین کا کام لیا اور فی زمانا ہر فتنے کی سرکوبی کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اشاعت التوحید والسنۃ کو چنا۔ امام الموحدین حضرت مولانا حسین علیؒ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے شرک و بدعت کے خلاف جو کام لیا وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ پھر ان کے تلامذہ "حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ، شیخ القرآن مولانا محمد طاہر پنجؒ پیر کیؒ، پیر طریقت سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاریؒ" ۔ یہ وہ حضرات ہیں جن کا نام سن کر شرک کے بیمار اب بھی کانپ اٹھتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ نے دعوت توحید و سنت کا کام لیا۔ اور انہوں نے شرک و بدعت

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کے ایوانوں پر زلزلہ برپا کر دیا۔ جسکی وجہ سے گدی نشینان شرک و بدعت تلملا اٹھے۔ ان مردان حق نے قرآن وسنت کے نور سے شرک و بدعت کی ظلمات کو کافور کر دیا۔ اپنوں اور بیگانوں کی دشنام طرازیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے عشق رسول ﷺ سے معمور ہو کر مشن رسول ﷺ کو اپنا نصب العین بنایا اور توحید خالص کی دعوت کی راہ میں سر ھڑ کی بازی لگا دی۔ محدث کبیر، مفسر شہیر حضرت مولانا محمد حسین نیلوی شاہ صاحبؒ نے تصنیف کے میدان میں وہ کام کیا جسکی مثال نہیں ملتی۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اسی سلسلہ کی ایک کڑی فاضل نوجوان مناظر اسلام شوك عبون الحاسدین حضرت مولانا صفدر حیات صاحب ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ جو بیک وقت بہترین مقرر، بلند پایہ مدرس اور کامیاب مناظر اور بہترین مصنف ہیں۔

پیش نظر کتاب "اتمام البرهان علىٰ عبدة القبور والاوثان المعروف "شواہد التوحید" ایک جاندار و بے مثال علمی تصنیف ہے۔ جس میں اثبات توحید اور رد شرک پر دلائل و براہین کی بارش کر دی گئی ہے۔ اتنی کثرت کے ساتھ وزنی دلائل کسی دوسری کتاب میں میسر نہیں ہو سکتے۔ اہمیت توحید، مراتب توحید، حقیقت شرک، اقسام شرک، مسئلہ اختیار و تصرف، خواص علمیہ باری تعالیٰ اور روح توحید یعنی مسئلہ دعا و پکار کو مختلف عنوانات کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اور پھر ہر عنوان کو نصوص قطعیہ قرآنیہ اور مستند اکابرین کی تائیدات اور ساتھ ہی مخالفین کے معتبر علماء کے اعتراف واقرار کے ساتھ فرقہ قبوریہ ورافضیہ پر حجت تام کر دی گئی ہے۔ عنوانات ایسی طرز پر ذکر کئے گئے ہیں کہ مسئلہ توحید پر تمام آیات قرآنیہ جمع ہو گئی ہیں۔ فاضل مصنف کی اس سے پہلے بھی ایک انتہائی عمدہ، مفید اور دلائل و براہین سے مزین کتاب المسلك المنصور فی احوال من فی القبور منظر عام پر آ چکی ہے اور علماء حقہ سے داد تحسین حاصل کر چکی ہے۔ یہ مصنف کی دوسری تصنیف منظر عام

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پر آرہی ہے جو علماء، طلباء اور مناظرین وخطباء ومبلغین کیلئے نادر تحفہ ہے احقر نے کتاب کا از اول تا آخر بنظر غائر مطالعہ کیا ہے اور انتہائی مفید پایا ہے علماء اور طلباء کرام سے بالخصوص اور عوام مؤمنین سے بالعموم درخواست کرتا ہوں کہ اس کتاب کو پڑھیں اور فائدہ حاصل کریں احقر کی اپنی رائے اس کتاب کے بارے میں یہ ہے ذٰلك كذٰلك وانا علىٰ ذٰلك۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مقبولیت عطا فرمائے اور اس کتاب کے مصنف کو اجر جزیل عطا فرمائے اور ان کے علم وعمل میں برکتیں نصیب فرمائے اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حق پر استقامت نصیب فرمائے !! آمین ثم آمین

کتبہ

فتح محمد عفی عنہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

رائے گرامی

پیکر اخلاص، خادم القرآن والحدیث حضرت مولانا

عبدالرشید عثمانی صاحب مدظلہ

مہتمم جامعہ حسینیہ تعلیم القرآن

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امّا بعد: جامع المنقول والمعقول، ترجمان مسلک احناف، پاسبان عقائد علماء دیوبند، علمی سرمایہ اشاعت التوحید والسنۃ، مناظر اسلام حضرت مولانا خضر حیات صاحب مدظلہ نے اپنی درس وتدریس وتبلیغی مصروفیات کے باوجود وقت نکال کر ایسے دور میں جب ہر سو اغیار نے قبر پرستی اور پیر پرستی کا بازار گرم کر رکھا ہے اور ہمہ وقت توحید وسنت کے راستے میں قسم قسم کی رکاوٹیں ڈالنے اور شرک وبدعت کی آبیاری میں مصروف عمل ہیں۔ حضرت مولانا خضر حیات صاحب مدظلہ نے دعوت توحید وسنت میں یقیناً امام ابن تیمیہؒ، حضرت امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، علامہ شاہ اسماعیل شہیدؒ دہلوی، عالم ربانی علامہ رشید احمد گنگوہی "رئیس المفسرین مرشد الموحدین حضرت مولانا حسین علی الوانیؒ اور ان کے خدام شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ، شیخ القرآن مولانا محمد طاہر پنج پیریؒ، جنید زماں حضرت علامہ سید عنایت اللہ شاہ بخاریؒ، شمس المحدثین حضرت علامہ قاضی شمس الدینؒ صاحب، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا قاضی نور محمدؒ، شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد امیر بندیالویؒ شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد امیر میانوالویؒ، شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا علامہ عبدالحق الجاجرویؒ، رازی زماں شیخ الحدیث والتفسیر خادم الوحیین حضرت مولانا سید محمد حسین شاہ نیلویؒ، مخدوم العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد صابر صاحبؒ جیسے ورثۃ الانبیاء و محدثین رسول ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کتاب اتمام البرہان علیٰ عمدۃ القول

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

والاوثان المعروف "شواهد التوحید" تصنیف فرما کر قبر پرستوں اور تعزیہ پرستوں پر اتمام حجت فرمادی ہے۔ آپ کی یہ تصنیف توحید وسنت کی اشاعت اور شرک وبدعت کی بربادی کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوگی۔ علماء کرام اور طلباء عظام، ودیگر تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے عظیم علمی تحفہ ہے۔ فمن شاء فالیؤمن من شاء فلیکفر۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کتاب کے فاضل مصنف کی اس سعی عظیمہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے اور ہر قسم کے مخالفین کے شرور سے محفوظ فرمائے آمین ثم آمین

کتبہ الفقیر

عبدالرشید عثمانی

خادم جامعہ حسینیہ تعلیم القرآن

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

الٰہی احدی صمدی تو رحیمی و کریمی ہمارے منہ شامت اعمال کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ عرض حال کر سکیں۔ ہاں تیری ستاری و غفاری اور قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا کے سہارے اور تیری رحمت کاملہ پر بھروسہ کرتے ہوئے التجا ہے کہ تیرا لاکھ لاکھ شکر اور احسان ہے کہ تو نے اپنے اس ناکارہ خلق عاجز فقیر اور گناہ گار بندے کے دل میں دعوت توحید کا جذبہ پیدا فرما کر حمایت توحید کی توفیق عنایت فرمائی۔ یاالٰہی! تیری ہی بارگاہ بے کس پناہ میں دامن طلب پھیلائے بصد عجز و نیاز فریاد کناں ہوں کہ اے ذروں کو رشک آفتاب بنانے والے! اے قطروں کو سمندروں کی وسعتیں بخشنے والے! اے گداؤں کو مفت اقلیم کی سلطانی کا تاج پہنانے والے! اے دل کے ظلمت کدوں میں اپنی معرفت کا چراغ روشن کرنے والے اس ذرہ ناچیز کو اس بے نوا فقیر کو اس سیاہ رو اور سیاہ کار کو اپنے محبوب مکرم ﷺ کے مشن معظم دعوت توحید کے طفیل اپنی عنایات خسروانہ سے اپنے الطاف شاہانہ سے اپنی نوازشات کریمانہ سے ہمیشہ ہمیشہ سرفراز فرمائے رکھنا۔

یاالٰہ العالمین! اس فقیر بے نوا کی اس مختصر سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبولیت عطا فرما اور تا قیامت اس کے فیض کے چشموں کو جاری رکھ اور اس کتاب کو مخالفین کے لئے ہدایت اور موافقین کے لئے استقامت کا موجب بنا اس کو میرے لئے صدقہ جاری کر دے مجھے میرے والدین میرے اقرباء موحدین کو اور میرے محسنین اساتذہ کرام اور تلامذہ کو میرے احباب و متعلقین کو دنیا و آخرت کی ہر قسم کی ذلت و رسوائی سے محفوظ اور مامون فرما اور دنیا اور

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

آخرت کی ہر خیر ہر سعادت عطا فرما۔

(آمین ثم آمین برحمتك یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه وازواجه وذریاته واتباعه اجمعین)

عبدك المذنب الذلیل الملتجی والمشتکی الیك المدعو خضر حیات بن محمد دین اعوان غفر اللہ له ولوالدیه

❁❁❁

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبۃ الکتاب

الحمد للہ المتوحد بجلال ذاتہ و کمال صفاتہ المتقدس فی نعوت الجبروت عن شوائب النقص و سماتہ و الصلوۃ علی نبیہ محمد المؤید بساطع حججہ و واضح بیناتہ و علی الہ و اصحابہ ھداۃ طریق الحق و حماتہ و بعد!

بندہ عاجز پر تقصیر المدعو خضر حیات بن محمد دین اعوان عرض گذار ہے کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے جس نے اپنے ایک گناہگار حقیر اور فقیر بندے کو اپنے رسول مکرم ﷺ کے مشن معظم دعوت توحید و سنت کی خدمت کی توفیق بخشی۔

زیر نظر کتاب اتمام البرھان علی عبدۃ القبور و الاوثان المعروف شواہد التوحید ایک مقدمہ تین مقاصد اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں چار چیزوں کا بیان ہے:

(۱) اہمیت توحید (۲) مراتب توحید (۳) قباحت شرک (۴) حقیقت و مظاہر شرک از اکابرین امت"

المقصد اول میں بحث مسئلہ مختار کل المقصد الثانی میں بحث مسئلہ علم الغیب المقصد الثالث میں بحث مسئلہ دعا و پکار اور خاتمہ میں فرق مخالف سے تائیدات کا ذکر ہوگا۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مقدمۃ الکتاب

(۱) اہمیت توحید

(۱) باعث تخلیق کائنات اظہار توحید ہے

اللہ تعالیٰ نے بزم کائنات کو اپنی توحید کے اظہار ہی کے لئے سجایا ہے چنانچہ قرآن مقدس میں متعدد آیات اس حقیقت پر شاہد ہیں۔

شاھد اول: خلق اللہ السموات والارض بالحق ان فی ذالک لآیۃ للمؤمنین (س: عنکبوت، آیت: ۴۴)

ترجمہ: پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اظہار حق (توحید) کے لئے بے شک اس میں (اس کی توحید) کی نشانی ہے ایمان والوں کے لئے۔

حضرت شیخ القرآن نضر اللہ وجہہ فرماتے ہیں، یہ مرکزی دعوی توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان اور ساری کائنات کو پیدا ہی اظہار حق کے لئے فرمایا ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی قدرت کاملہ اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرتا ہے (بالحق) ای للحق واظہار الحق (تفسیر معالم و خازن، تفسیر جواہر القرآن)

اس مضمون کی آیات کثیر ہیں مثلاً سورۃ الانعام: آیت: ۷۳، سورۃ: روم، آیت: ۸، س: الحجر: آیت: ۸۵، س: ابراہیم، آیت: ۱۹، س: الاحقاف، آیت: ۳۔

حضرت شیخ القرآن نور اللہ مرقدہ سورۃ الاحقاف کی تفسیر میں فرماتے ہیں، زمین و آسمان اور ان کے درمیان ساری مخلوق کو ہم نے یوں ہی بیکار پیدا نہیں کیا بلکہ ہر چیز کو اظہار حق (توحید کے لئے) پیدا کیا ہے کیونکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اس کی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قدرت کاملہ، حکمت بالغہ اور اس کی صفت کارسازی پر دلالت کرتا ہے۔۔۔اس میں یہود کے قول لولا عزیر لما خلقت السموات والارض اور نصاریٰ کے قول لولا عیسی لما خلقت السموات والارض کا بھی رد ہے۔ نیز شیعوں کی خودساختہ حدیث لولا علی لما خلقت السموات اور موضوع حدیث لولاك لما خلقت الافلاك بھی اس آیت کے خلاف ہیں۔۔الخ (تفسیر جواہر القرآن: ص ۱۱۳۰، ج:۳)

(۲) ﴿کائنات کی آبادی توحید کے دم سے ہے﴾

شاہد اول: لو کا ن فیھما الھة الا اللہ لفسدتا فسبحا ن اللہ رب العرش عما یصفون (پ:۱۷، س: الانبیاء)

ترجمہ: اگر ہوتے زمین و آسمان میں کوئی اور الہ سوائے اللہ تعالیٰ کے تو یہ دونوں برباد ہو جاتے پس پاک ہے اللہ تعالیٰ جو عرش کا رب ان تمام (شرکیہ باتوں سے) جو وہ (مشرکین) کرتے ہیں۔یعنی مشرکین جو اللہ تعالیٰ کے وزیر، مشیر اور شریک و شفیع قہری بتلاتے ہیں۔

شاھد دوم: وقال النبی ﷺ لا تقوم الساعة حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ ای لا الہ الا اللہ

آیت اور حدیث کا مطلب واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح کائنات کی بنا اظہار توحید کے لئے ہے اسی طرح اس کائنات کی آبادی مسئلہ توحید کے دم سے ہے جب تک کائنات میں ایک آدمی بھی اللہ تعالیٰ کی توحید کا صحیح معنوں میں قائل رہے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت قائم نہیں فرمائیں گے اور جب مقصود کائنات مسئلہ توحید کا نام ہی دنیا سے مٹ جائے گا تو اللہ تعالیٰ کائنات کو ختم فرما کر قیامت برپا کر دیں گے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿مسئلہ توحید اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ محبوب مسئلہ ہے﴾

تمام مخلوقات میں سے اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین ہستیاں انبیاء کرامؑ ہیں لیکن مسئلہ توحید اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب ہے کہ ایسی محبوب ہستیوں کو بھی بیان توحید کی خاطر سب کچھ قربان کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

مسئلہ توحید اتنا محبوب ہے کہ حمایت توحید میں بولنے والے پرندوں اور چیونٹیوں کے کلمات کو بھی اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرما کر قیامت تک کے انسانوں کے لئے نصیحت بنا دیا کما فی سورۃ النمل۔

مسئلہ توحید اتنا محبوب ہے کہ اسی اسی سال کے مجرم اور گناہ گار بھی اگر چند لمحات حمایت توحید میں بولتے ہیں تو ان کو بھی قیل ادخل الجنۃ کی بشارات سنا دی جاتی ہیں۔

مسئلہ توحید اتنا محبوب مسئلہ ہے کہ حمایت توحید میں دوڑنے والے گھوڑے ان کا ہانپنا اس کے سموں کے پتھروں پر پڑنے سے اڑنے والی چنگاریاں اور میدانی علاقے میں دوڑتے وقت سموں کے ذریعے اڑنے والی گرد و غبار وغیرہ سبھی محبوب محترم و مکرم ہیں کہ ان کے قسموں کے ساتھ تذکرے قرآن میں کیے جاتے ہیں۔

شاھد: والعدیت ضبحا فالموریت قدحا فا لمغیرت صبحا فاثرن به نقعا فوسطن به جمعا ان الا نسا ن لر به لکنود

ترجمہ: قسم ہے تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی جب وہ سینہ سے آواز نکالتے ہیں پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر پھر اچانک حملہ کرتے ہیں صبح کے وقت پھر اس سے گرد و غبار اڑاتے ہیں پھر اسی وقت (دشمن کے) لشکر میں گھس جاتے ہیں بے شک (مشرک) انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۲) ﴿مقصد بعثت انبیاءؑ بیان توحید ہے﴾

شا هداول: وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نو حي اليه انه لااله الا انا فا عبدون (س: الا نبیا ء ، آیت: ۲۵)

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول مگر یہ کہ ہم نے وحی بھیجی اس کی طرف کہ بلاشبہ نہیں ہے کوئی الٰہ سوا میرے پس میری ہی عبادت کرو۔

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرامؑ کو مسئلہ توحید خالص کے بیان کے لئے مبعوث فرمایا، ہر نبی کی بعثت کا اولین مقصد اشاعۃ التوحید ہی تھا۔

شا هد دوم: ينزل الملئكة با لرو ح من امره على من يشا ء من عباده ان انذروا انه لا اله الا انا فا تقون (پ:۱۴،س: النحل ، رکوع: اول)

ترجمہ: وہ اتارتا ہے فرشتوں کو روح (وحی) کے ساتھ اپنے حکم سے جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے کہ ڈراؤ لوگوں کو کہ نہیں کوئی الٰہ سوا میرے پس مجھ ہی سے ڈرو۔

(۳) ﴿جن وانس کی تخلیق توحید کے لئے ہے﴾

شا هد : وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون (س:الذاريات، پ:۲۷)

ترجمہ: اور نہیں پیدا فرمایا ہم نے جنوں اور انسانوں کو مگر اس لئے کہ وہ صرف میری ہی عبادت کریں۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں جہاں بھی عبادت کا لفظ آیا ہے مراد اس سے توحید فی العبادت ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اور جنات کو اپنی توحید کے نغمے گانے کے لئے پیدا فرمایا اور جن وانس کی تخلیق سے مقصود اللہ تعالیٰ کی توحید خالص ہے

(۵) ﴿خلاصہ ادیان سماویہ﴾

تمام کتب سماویہ اور ادیان سماویہ حقہ کا مغز اور خلاصہ اللہ تعالیٰ کی توحید خالص ہی ہے۔

شاهد : ام اتخذوا من دونه الهة قل هاتوا برهانكم هذا ذكر من معي وذكر من قبلي (س: الانبياء ، آيت: ۲۴)

ترجمہ: کیا ٹھہرائے ہیں انھوں نے اس سے ورے اور معبود آپ فرمایئے لاؤ اپنی سند یہی بات ہے میرے ساتھ والوں کی اور یہی بات مجھ سے پہلوں کی

علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

وذكر من قبلي يعني الكتب المقدمة على خلاف ما تقولونه وتزعمونه فكل كتاب انزل على كل نبي ارسل ناطق بانه لا اله الا الله (تفسیر ابن کثیر: ص ۱۷۶، ج: ۳)

ترجمہ: یعنی کتب سماویہ مقدمہ مخالف ہیں جو تم کہتے ہو اور گمان کرتے ہو پس ہر کتاب جو اتاری گئی ہر نبی پر جو بھیجا گیا یہ کہنے والی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔

(۶) ﴿قرآن مقدس کا موضوع ودعوت توحید خالص ہی ہے﴾

شاهد : الر كتب احكمت ايته ثم فصلت من لدن حكيم خبير الا تعبدوا الا الله انني لكم منه نذير وبشير (س: هود، آيت: ۱، ۲)

ترجمہ: الف لام راء یہ وہ کتاب ہے محفوظ و مستحکم بنادی گئی ہیں جس کی آیتیں پھر ان کی وضاحت کردی گئی ہے بڑے حکمت والے خبردار کی طرف سے کہ تم

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نہ عبادت کرو مگر صرف اللہ کی بے شک میں تمہیں اس کی طرف سے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔

امام رازیؒ فرماتے ہیں: لا مقصود من هذ الكتب الشريف الا هذ ا الحرف الواحد فكل من صرف عمره الا سا نر المطا لب فقد خاب وخسر (تفسیر کبیر: ص ۱۸۰، ج:۱۷) یعنی قرآن مقدس کے نزول کا کوئی مقصد نہیں مگر صرف یہی بات (التوحید الخالص) تو جس انسان نے اس مطلب کے علاوہ باقی مطالب مسائل میں زندگی صرف کردی وہ نامراد و برباد ہوا۔

(۷) ﴿مسئلہ توحید ہی نجات دارین ہے﴾

شا هد اول: فمن كا ن يرجوا لقا ء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعباد ة ربه احدا (س: الكهف ، آيت: ۱۱۰)

ترجمہ: پس جو شخص امید رکھتا ہو اپنے رب کی ملاقات کی تو اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے اور نہ شریک کرے اپنے رب کی عبادت میں کسی کو (یعنی توحید خالص پر ثابت قدم رہے)۔

شا هد دو م: وقال النبی ﷺ ، من قال لا اله الا الله دخل الجنة۔

(۸) ﴿مسئلہ توحید پر ایمان رکھنے والوں کے لئے حملۃ العرش ملائکہ دعائیں کرتے ہیں﴾

شاهد: الذين يحملون العرش يسبحون بحمد ربهم ويؤمنون به ويستغفرون للذين آمنوا (س: حم المؤمن ، آيت: ۷)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: جو (فرشتے) اٹھائے ہوئے ہیں عرش کو اور وہ جو عرش کے اردگرد ہیں وہ پاکیاں بیان کرتے ہیں حمد کے ساتھ اپنے رب کی اور ایمان رکھتے ہیں اس دعوی (فادعوا اللہ مخلصین ۔۔ الخ) پر اور استغفار کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ایمان لایا (یعنی مسئلہ توحید قبول کرلیا)۔

(۹) ﴿اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کی بنیاد توحید ہے﴾

شاهد: لا تطرد الذين يدعون ربهم بالغدوة والعشى يريدون وجهه ما عليك من حسابهم من شيء وما من حسابك عليهم من شيء فتطردهم فتكون من الظلمين (پ:۷،س: الانعام، آیت: ۵۲)

ترجمہ: اور نہ دور ہٹاؤ انہیں جو پکارتے رہتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام طلب گار ہیں (فقط اس کی رضا کے) نہیں آپ پر ان کے حساب سے کوئی چیز اور نہ آپ کے حساب سے ان پر کوئی چیز ہے تو پھر بھی اگر آپ دور ہٹائیں تو ہو جائیں گے آپ بے انصافی کرنے والوں میں سے۔ (ترجمہ از پیر کرم)

(۱۰) ﴿تمام اولیاء اللہ کی ولایت کی شرط اول قبول توحید ہے﴾

شاهد: الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون الذين امنوا وكانوا يتقون (پ:۱۱،س: یونس، آیت: ۶۲، ۶۳)

ترجمہ: بے شک اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے (اولیاء اللہ) وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے اللہ تعالی سے۔ یعنی اپنے باطن کو انوار توحید سے منور کیا اور ظاہر کو انوار سنت سے مزین کیا۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۱۱) سچے محبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی علامت بیان توحید ہے

شاهد : قل هذه سبيلي ادعو الى الله على بصيرة وانامن اتبعني وسبحن الله وما انا من المشركين (يوسف ، آيت: ۱۰۸)

ترجمہ: فرما دیجئے یہ (توحید خالص والی) میری راہ ہے میں بلاتا ہوں صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سمجھ بوجھ کر میں اور (وہ بھی) جو میرے متبعین ہیں (بلاتے ہیں توحید خالص کی طرف) اور اللہ تعالیٰ شریکوں سے پاک ہے اور نہیں ہوں میں مشرکوں میں سے۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم :تفترق امتی على ثلث وسبعين ملة كلهم فى النار الا ملة واحد قالوا من هى يا رسول الله قال ما انا عليه واصحابى (رواه الترمذى بحوله مشكوة:ص: ۳۰)

(۱۲) فہم توحید اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے

شاهد: واتبعت ملة ابآء ى ابراهيم واسحٰق ويعقوب ما كان لنا ان نشرك بالله من شىء ذالك من فضل الله علينا وعلى الناس ولكن اكثر الناس لا يشكرون (پ:۱۲، س: يوسف، آيت: ۳۸)

ترجمہ: اور میں تو اتباع کرتا ہوں اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کے دین کی نہیں روا ہمارے لئے کہ ہم شریک ٹھہرائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو یہ (توحید پر ایمان) تو اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر لیکن بہت سے لوگ اس احسان پر شکر ہی بجا نہیں لاتے۔

(۱۳) اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان رکھنے کے باوجود عقید و توحید

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کی نعمت بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے

شاهد: وما يؤمن اكثرهم بالله الا وهم مشركون (پ:۱۳،س: یوسف، آیت: ۱۰۶)

ترجمہ: اور نہیں ایمان لاتے ان میں سے اکثر اللہ کے ساتھ مگر اس حالت میں کہ وہ شرک کرنے والے ہوتے ہیں (ترجمہ از پیر کرم شاہ)

علامہ سید محمود آلوسی صفسر بغدادی فرماتے ہیں، يندرج فيهم كل من اقر به الله تعالى وخالقيته مثلا وكان مرتكبا ما يُعدّ شركا كبعض ما كان ومن اولئك عبدة القبور الناذرون لها المعتقدون للنفع والضرر ممن الله تعالى اعلم بحاله فيها وهم اليوم اكثر من الدود (روح المعانی :ص ۲۷، ج:۳)

یعنی داخل ہو جاوے گا ان مشرکین عرب میں ہر وہ شخص جو اقرار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کی خالقیت کا مثلاً لیکن اس کے باوجود وہ ارتکاب کرتا ہے کسی ایسے امر کا جو شرعاً شرک شمار کیا جاتا ہے خواہ جس قسم کا شرک ہو اور ان مشرکین سے ہیں قبروں کے پجاری جو منتیں ماننے والے ہیں ان کے لئے عقیدہ رکھنے والے ہیں نفع اور نقصان کا ان مرے ہوئے لوگوں سے جن کا حال قبروں میں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور وہ قبروں کے پجاری آج کے دن "کیڑوں سے بھی زیادہ ہیں"۔

(۱۴) مرشد حقانی کی بیعت کی شرط اول توحید ہے

شاهد : يا ايها النبى اذا جاءك المؤمنٰت يبايعنك على ان لا يشركن بالله شيئا ولا يسرقن ولا يزنين ولا يقتلن اولادهن ولا ياتين ببهتان ---الخ (پ:۲۸، س: الممتحنة ، آیت: ۱۲)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۱۵) ﴿فرقہ واریت وافتراق کے خاتمہ اور وحدت امت کا واحد ذریعہ مسئلہ توحید ہے﴾

شاهد: قل يا اهل الكتٰب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله فا ن تولوا فقل اشهدوا با نا مسلمون (پ:۳،س: آل عمران ، آیت: ۶۴)

ترجمہ: (میرے نبی ﷺ) آپ کہیے اے اہل کتاب! آؤ اس بات کی طرف جو یکساں ہمارے اور تمہارے درمیان وہ یہ کہ ہم نہ عبادت کریں (کسی کی) سوائے اللہ کے اور نہ شریک ٹھہرائیں اس کے ساتھ کسی چیز کو اور نہ بنالے ہم میں سے کسی کو رب اللہ کے سوا پھر اگر وہ روگردانی کریں (اس سے) تو تم کہہ دو گواہ رہنا (اے اہل کتاب!) کہ ہم مسلمان ہیں۔ (ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی)

(۱۶) ﴿مسئلہ توحید ہی آواز فطرت سلیمہ ہے﴾

شا هد: فا قم وجهك للدين حنيفا فطرت الله التى فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذالك الدين القيم ولكن اكثر الناس لا يعلمون (پ:۲۱، س: الروم ، آیت: ۳۰)

حضرت شیخ القرآن نضر اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں، فا وفصیحہ ہے خطاب واحد براہ راست آنحضرت ﷺ سے ہے لیکن معنی عام ہے حضور ﷺ اور تمام مؤمنین کو شامل ہے اس میں توحید پر قائم رہنے کا حکم دیا گیا ہے ۔۔۔۔۔ فطرت اللہ سے اللہ تعالیٰ کی توحید مراد

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہے جس کی قابلیت واستعداد اللہ تعالیٰ نے ہر بچے کی فطرت اور خلقت ودیعت فرمائی جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کل مولود یولد علی الفطرۃ، اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ یہاں فطرت اللہ کو الدین القیم فرمایا اور سورہ یوسف میں فرمایا ان الحکم الا للہ امر اللہ تعبدوا الا ایاہ ذالک الدین القیم (س: یوسف، رکوع:۵) اس سے معلوم ہوا کہ یہاں فطرت اللہ سے دین توحید اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت اور پکار ہی مراد ہے ای الزموا فطرت اللہ وھی التوحید (تفسیر کبیر :ص ۷۱۵، ج:۶) الزموا فطرت اللہ ولا تبدلوا التوحید با لشرک (خازن ومعالم :ج:۵،ص:۱۸۳، جواھر القرآن:ص ۸۹۷)

شاھد ۲: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ ویمجسانہ کما تنتج البھیمۃ بھیمۃ جمعاء ھل تحسون فیھا من جدعاء (بخاری مسلم وغیرہ)

یعنی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ دین فطرت (توحید) پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے والدین اسے یہودی بناتے ہیں یا عیسائی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں جس طرح جانور کا بچہ صحیح وسلامت پیدا ہوتا ہے بعد میں اس کے کان وغیرہ کاٹے جاتے ہیں۔

(۱۷) مسئلہ توحید کے شاہد اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور علمائے ربانی ہیں

(۱) شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملائکۃ واولو العلم قائما بالقسط لا الہ الا ھو العزیز الحکیم (پ:۳،س:آل عمران، آیت:۱۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا اور فرشتوں نے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اور علم والوں نے بھی وہی حاکم انصاف کا ہے کسی کی بندگی نہیں سوائے اس کے زبردست ہے حکمت والا۔

الغرض کائنات کا وجود اور کائنات کی بقاء، دعوت انبیاءؑ کی روح، مقاصد دینیہ کی بنیاد، نجات دارین کی شرط اول، مقربین کی عظمتوں کا باعث ایمان بالتوحید واشاعۃ توحید ہے۔

(۲) مراتب توحید

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

واعلم ان للتو حيد اربع مرا تب : احد ها: حصر وجوب الوجود فيه تعالى فلا يكو ن غيره وا جبا ، والثا نية: حصر خلق العرش ، والسموات والا رض وسا ئر الجواهر فيه تعالى ------ وهاتان المر تبتا ن لم تبحث الكتب الا لهية عنهما ، ولم يخا لف فيهما مشركوا لعرب ، ولا اليهود ولا النصا رى بل القرآن العظيم ناص على انهما من المقدما ت المسلمة عندهم، والثالثة: حصر تد بير السموات والا رض وما بينهما فيه تعالى ، والرابعة: انه لا يستحق غيره العبادة ------وهما منشبكتان متلا زمتان لربط طبيعي بينهما (حجة الله البالغة)

ترجمہ: جاننا چاہیے کہ توحید کے چار درجے ہیں، اول: وجود (ہونے) کے ضروری ہونے کو اللہ تعالیٰ میں منحصر کرنا پس اس کے علاوہ کوئی واجب نہ ہوگا، دوم: عرش، آسمان، زمین اور دیگر جواہر کے پیدا کرنے کو اللہ تعالیٰ میں منحصر کرنا اور ان دو مرتبوں سے کتب الٰہیہ نے بحث نہیں کی اور ان میں نہ عرب کے مشرکوں نے اختلاف کیا ہے نہ یہود نے اور نہ نصاریٰ نے بلکہ قرآن عظیم

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تصریح کرتا ہے کہ توحید کے یہ دونوں مرتبے ان لوگوں (مشرکین عرب، یہود و نصاریٰ) کے نزدیک مسلم باتوں میں سے تھے، سوم: آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان اس کی تدبیر نظم و انتظام کو اللہ تعالیٰ میں منحصر کرنا، چہارم: یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ دونوں مرتبے باہم گتھے ہوئے اور لازم و ملزوم ہیں ان دونوں کے درمیان کسی قسم کی انفکاک ارتباط کی وجہ سے۔

﴿تشریح توحید کا مرتبہ اولیٰ﴾

ملت اسلامیہ کا قطعی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تمام اشیاء بلا استثناء ذاتاً اور زماناً حادث اور ممکن ہیں کوئی شئی بھی اس عالم کی واجب اور قدیم نہیں نہ ذاتاً اور نہ زماناً۔ اس لئے ہر مسلمان کے لئے یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تمام اشیاء بلا استثناء ذاتاً اور زماناً نیست و نابود اور عدم محض تھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ان تمام اشیاء کو عدم محض سے پیدا کر کے وجود عطا فرمایا۔

خلاصہ: "وجود" اور "قدم" خاصہ الٰہیہ ہے جو شخص مخلوق کی کسی ہستی یا کسی چیز کو واجب یا قدیم ذاتاً یا زماناً مانے تو وہ کائنات کا بدترین مشرک ہے۔ چنانچہ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں:

ومن قال بقدم العالم فهو كافر (شرح فقه اكبر: ص ۱۳) وقال العلامه بغداديؒ: وهو كفر بالاجماع (روح المعانی)

فائدہ: یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب کے نزدیک توحید کا یہ پہلا درجہ مسلم اور یقینی تھا، مسلمانوں کی طرح ان کا مذہب بھی یہی تھا کہ لا واجب ولا قديم الا الله تعالى وحده لا شريك له فيه، تفصیل دیکھیں روح المعانی: ص ۵۷، ج: ۲۶۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تشریح توحید کا مرتبہ ثانیہ

توحید کا درجہ ثانیہ یہ ہے کہ تمام اشیاء کا خالق صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ماننا اور اس کے سوا کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی کو بھی خالق نہ ماننا، نہ ذاتی طور پر اور نہ ہی عطائی طور پر۔ توحید کے اس درجہ کے مقابل شرک فی الخالقیۃ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ہستی کو کسی شی کا مافوق الاسباب خالق اور موجد ماننا خواہ ذاتی طور پر یا عطائی طور پر۔

فائدہ: مشرکین عرب و یہود و نصاریٰ توحید کے اس درجہ کو تسلیم کرتے تھے اور دل سے تصدیق کرتے اور زبان سے اقرار کرتے تھے کہ زمین اور آسمان کا خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے اور وہ اس صفت میں واحد لاشریک ہے اور مخلوق کی کوئی ہستی (خواہ ہمارے معبود ہوں یا کوئی اور) اس کی اس صفت میں کسی طرح قطعاً شریک نہیں نہ ذاتی طور پر اور نہ ہی عطائی طور پر۔ اس لئے حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں: وھا تان المرتبتان لم تبحث کتب الالٰھیۃ ولم یخالف فیھما المشرك العرب ولا الیھود ولا النصاری۔

فائدہ: مشرکین عرب اور یہود و نصاریٰ تو توحید کے ان دونوں درجوں کو تسلیم کرتے تھے۔ مزید تفصیل مندرجہ ذیل آیات میں ملاحظہ فرمائیں۔

ولئن سئلتھم عن خلق السموات والارض ،الایۃ (عنکبوت، پ: ۲۱، رکوع:۶، س: لقمان ، رکوع:۶، انظر فی التفاسیر) لیکن آج کے زمانے کے مشرکین کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔

فرقہ قبوریہ کا ایک عالم اور پیر محمد یار گڑھوی کہتا ہے۔

محمد مصطفیٰ ثانی ندارد
ندارد شان جسمانی ندارد

ترجمہ: محمد مصطفیٰ اپنا ثانی نہیں رکھتے اور جسمانی شان بھی نہیں رکھتے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بصورت گر چہ انسان می نماید
مگر نسیان انسانی ندارد

ترجمہ: صورت میں اگر چہ آپ انسان نظر آتے ہیں مگر انسانوں والی بھول نہیں رکھتے۔

ظہورش با دش وذاتش قدیم
چوں ممکن لوث امکانی ندارد

ترجمہ: آپ کا ظہور حادث ہے اور آپ کی ذات قدیم ہے اور ممکن کی طرح آپ امکان کا داغ نہیں رکھتے۔ (دیوان انوار فریدی: ص:۲۹)

اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتے ہیں ؎

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

﴿تشریح مرتبہ ثالثہ: توحید فی التصرف والتدبیر﴾

توحید کے مرتبہ ثالثہ کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام اشیاء کے تصرف کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص مانا اور اس کے سوا کسی ہستی کو کسی شیء میں مافوق الاسباب متصرف نہ ماننا نہ ذاتی طور پر اور نہ ہی عطائی طور پر۔ توحید کے اس درجہ کے مقابل شرک فی التصرف والتدبیر ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ہستی کو کسی شیء میں مافوق الاسباب متصرف ماننا خواہ ذاتی طور پر یا عطائی طور پر، اس کی تفصیلی بحث آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ: توحید کا درجہ ثالثہ یعنی توحید فی التصرف دو قسم پر ہے، قسم اول: بڑے بڑے کاموں کی تدبیر (توحید فی تدبیر الامور العظام) یعنی جہان کے اہم اور بڑے بڑے کاموں میں صرف اللہ جل شانہ کو متصرف ماننا اور اس کے سوا کسی ہستی کو ان کاموں میں ذاتی یا عطائی

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

طور پر متصرف نہ ماننا۔

قسم دوم: چھوٹے چھوٹے کاموں کی تدبیر: (توحید فی تدبیر الامور الحقیرہ) یعنی عالم کے چھوٹے چھوٹے کاموں میں بھی صرف اللہ تعالیٰ کو مافوق الاسباب متصرف جاننا اور اس کے سوا کسی ہستی کو متصرف نہ ماننا۔

فائدہ: مشرکین عرب تدبیر امور عظام میں توحید کے قائل تھے یعنی مشرکین عرب کا عقیدہ تھا کہ کائنات کے امور عظام میں صرف اللہ تعالیٰ ہی متصرف ہے اور وہ اس صفت میں وحدہ لاشریک ہے اور ہمارے معبودوں کو امور عظام کا تصرف عطا نہیں کیا گیا۔

خلاصہ: مسلمانوں کی طرح مشرکین عرب کا مذہب بھی یہی تھا کہ لا مدبر فی الامور العظام الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، تفصیل دیکھیں حجۃ اللہ البالغۃ: ص ۱۳۰، ج:۱، ص: ۱۲۶، ج:۱، :ص:۲۷۴، ج:۱، الفوز الکبیر: ص :۴۔

فائدہ: امور عظام سے مراد تسخیر شمس وقمر، تصرف لیل ونہار، انزال مطر واحیاء ارض، سلسلہ توالد تناسل، تصرف فی السمع والبصر والقلب، ملکیت ارض وارضیات، ملکیت سماء و سماویات، مصائب بریہ وبحریہ وغیرذالک ہیں۔ مشرکین عرب ان تمام امور کے تصرف و تدبیر اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھتے تھے اور اقرار کرتے تھے کہ ہمارے معبودوں کو ان امور عظام کے اختیارات وتصرفات عطا نہیں کیے گئے۔

﴿تشریح مرتبہ رابعہ: توحید فی الالوہیۃ﴾

توحید کا درجہ رابعہ یہ ہے کہ الوہیۃ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ماننا یعنی عبادت کی تمام انواع اور افراد (سجدہ، رکوع، نذر نیاز، دعاء، پکار، خوف، رجاء وغیرہ) کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ کو ماننا اس کے سوا کسی ہستی کو بھی عبادت کی کسی قسم کا کسی تاویل سے بھی مستحق نہ جاننا۔ توحید کے اس درجہ کا مقابل شرک فی الالوہیۃ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ہستی کو عبادت کا

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مستحق جانا خواہ اس ہستی کو بالذات الٰہ مانے یا دربار خداوندی کا مشیر وزیر اور شفیع قہری جانے۔

فائدہ: مشرکین عرب اور مشرکین ہر زمانہ توحید کے اس درجہ کے قطعی طور پر منکر رہے ہیں اور دعوت انبیاءؑ کا محور اور مرکز توحید کا یہی درجہ رہا ہے۔

نوٹ: توحید کے درجات اربعہ بالتفصیل مع الدلائل دیکھنے کے لئے مقدمہ کتاب التوحید مصنفہ مرشد الموحدین سند المفسرین امام وقت حضرت علامہ مولانا عبد الغنی الجاجروی نضر اللہ وجہہ کا مطالعہ ضروری ہے۔

(۳) ﴿قباحت شرک﴾

شرک ایسا بدترین جرم اور گناہ ہے کہ تمام انبیاء کرامؑ اس کے خلاف جہاد کرنے اور اس کو مٹانے کے لئے تشریف لائے۔

(۱) مشرک کی بخشش نہیں، ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد افتری اثما عظیما (س: النساء، آیت: ۴۸، پ:۵)

(۲) ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء (پ:۵، س:النساء، آیت: ۱۱۶)

(۳) مشرک کے تمام نیک اعمال برباد ہیں اور مشرک بلا حساب وکتاب جہنم میں داخل کیا جائے گا، افحسب الذین کفروا ان یتخذوا من عبادہ من دونی اولیاء انا اعتدنا جہنم للکفرین نزلا قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا اولئک الذین کفروا بایات ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا (س: الکھف، آیت: ۱۰۵، پ:۱۶)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۴) مشرک زندہ رہنے کے قابل نہیں ، فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم (پ:۱۰،س: التوبہ ، آیت: ۵)

(۵) مشرک سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بیزار ہیں، ان اللہ بری، من المشرکین ورسولہ (پ:۱۰، س: التوبہ ، آیت: ۳)

(۶) مشرک ہمیشہ حیران وسرگردان ہے، کا لذی استھوتہ الشیطین فی الا رض حیران (پ:۷،س: الا نعام ، آیت: ۷۱)

(۷) مشرک سب سے بڑا ظالم ہے، ان الشرک لظلم عظیم (س: لقمان)

(۸) انبیاءؑ واولیاءؒ قیامت کے دن مشرک کے دشمن ہونگے ، واذا حشر الناس کا نوا لھم اعداء و کا نوا بعبادتھم کٰفرین (پ:۲۶،س: الاحقاف، آیت: ۶)

(۹) مشرک برباد ہے، وویل للمشرکین (پ:۲۴،س: حم سجدہ، آیت: ۶)

(۱۰) مشرک پر جنت حرام ہے ، قد حرم اللہ علیھم الجنۃ وماوٰیھم النار وما للظلمین من انصار (پ:۶،س: المائدہ ، آیت: ۷۲)

(۱۱) مشرک نجس ہے اور مرکز توحید سے محروم ہے ، انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا (پ:۱۰، س: التوبہ ، آیت: ۲۸)

(۱۲) مشرک کو مسجد بنانے اور آباد کرنے کی اجازت نہیں ہے، ما کا ن للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ شاھد ین علی انفسھم با لکفر اولئک حبطت اعما لھم وفی النار ھم خالدون (پ:۱۰، س: التوبہ ، آیت: ۱۷)

(۱۳) مشرک کے لئے مغفرت کی دعا جائز نہیں ، ما کا ن للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کا نوا اولی قربی من بعد ما تبین لھم انھم اصحاب الجحیم (پ:۱۱، س: التوبہ ، آیت: ۱۱۳)

(۱۴) مشرک آل رسول کے حکم سے خارج ہے، قال یا نو ح انہ لیس من اھلک انہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عمل غیر صالح ۔۔الخ(پ: ۱۲، س: ھود، آیت: ۴۶)

(۱۵) مشرک سے مناکحت حرام ہے، لا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن ولامۃ مؤمنۃ خیر من مشرکۃ ولو اعجبتکم ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا ولعبد مؤمن خیر من مشرک ولو اعجبکم ۔۔الخ (پ:۲،س: البقرہ، آیت: ۲۲۱)

(۴) ﴿حقیقت ومظاہر شرک کا بیان از اکابرین امتؒ﴾

حقیقت شرک از حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

﴿توضیح ضروری﴾ حقیقت شرک کی بحث ذکر کرنے سے پہلے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا مختصر ترین تعارف پیش کر دیا جائے۔

(۱) حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ مدرسہ دیوبند و بریلی سے بہت پہلے کے آدمی ہیں۔

(۲) علمائے دیوبند اور علمائے بریلویہ ہر دو حضرات کی سند شاہ ولی اللہؒ تک پہنچتی ہے۔

(۳) برصغیر کے تمام علمی و روحانی مراکز نے شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی کے فیوض وعلوم سے بالواسطہ یا بلاواسطہ فیضان حاصل کیا۔

(۴) پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی حضرت شاہ ولی اللہؒ کو اپنی تصانیف میں حکیم الامت لکھ کر ان کے کلام سے حجت پکڑتے ہیں اور پیر مہر علی شاہ صاحب شاہ عبدالعزیز کو خاتم المحدثین کا لقب دیتے ہیں اور سید اسماعیل شہید کو ماجور و مثاب کہہ کر شکر اللہ سعیھم کے الفاظ سے دعائیں دیتے ہیں۔

(۵) بریلوی اعلیٰ حضرت کے والد نقی علی گدی نشین مارہرہ جو اعلیٰ حضرت کا پیر خانہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہے کا سلسلہ سند حدیث حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے منسلک ہے گویا کہ بالواسطہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ بریلوی اعلیٰ حضرت کے دادا استاد ہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں، اکمل البیان)

﴿تعریف شرک از فوز الکبیر، مصنفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ﴾

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:

والشرك ان يثبت لغير الله سبحانه وتعالىٰ شيئاً من صفاته المختصة كالتصرف فى العالم بالاِرادة الذى يعبر عنه بكن فيكون او العلم الذاتى من غير اكتساب بالحواس و دليل العقل والمنام والالهام ونحو ذالك اوالايجاد لشفاء المريض او اللعن لشخص والسخط عليه حتىٰ يقدر عليه الرزق اويمرض اويشفى لذلك السخط اوالرحمة لشخص حتىٰ يبسط له الرزق ويصح بدنه ويسعد ولم يكن المشركون يشركون احداً فى خلق الجواهر وتدبير الامور العظام ولا يثبتون لاحد قدرة علىٰ الممانعة اذا ابرم الله سبحانهُ وتعالىٰ امراً وانما كان اشراكهم فى الامور الخاصة ببعض العباد و كانو يظنون ان الملك علىٰ الاطلاق جل مجده شرف بعض العباد بخلعة الالوهية وبو ئر رضا هم وسخطهم علىٰ سائر العباد كما ان ملكا من الملوك عظيم القدر يرسل عبده المخصوصين الىٰ نواحى المملكة ويجعلهم متصرفين فى الامور الجزئية الىٰ ان يصدر عن الملك حكم صريح فلا يتوجه الىٰ تدبير الامور الجزئية و يفوض اليهم

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

امور سائر العباد ویقبل شفاعتهم فی امور من یتخذ هیهم ویتوسل بهم فیقولون بوجوب التقرب بعباد الله سبحانه المختصین المذکورین بتسیر لهم قبول الملك المطلق وتقبل شفاعتهم للمتقربین بهم فی مجاری الامور کانوا یجوزون بملاحظة هذه الامران یسجد لهم ویذبح لهم ویحلف بهم ویستعان بهم فی الامور الضروریة بقدرة کن فیکون وکانو یتحرون من الحجر و الصفروغیر ذلك صوراً یتخذ و نیا قبلة الوجه الی تلك الارواح اھ۔ (الفوز الکبیر ص ۳ و ص ۴)

ترجمہ: شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لیے اُن صفات میں سے کوئی چیز ثابت کی جائے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں مثلاً جہان میں اس ارادہ سے تصرف کرنا جس کو کن فیکون سے تعبیر کیا جاتا ہے یا علم ذاتی ثابت کیا جائے جو بغیر حواس اور عقلی دلیل اور خواب اور الہام وغیرہ کے ثابت ہو یا بیمار کے مرض کو دور کرنے کی صفت ثابت کی جائے یا کسی شخص پر ایسی پھٹکار اور ناراضگی ڈالی جائے کہ اس کی وجہ سے اس پر رزق تنگ ہو جائے یا کسی شخص پر رحمت کی جائے جسکی بناء پر اس پر رزق کی وسعت ہو اور اسکا بدن صحیح ہو جائے اور وہ سعادت مند ہو جائے مشرک لوگ کسی کو خدا تعالیٰ کے ساتھ اجسام و جواہر کے پیدا کرنے اور بڑے بڑے کاموں کی تدبیر کرنے میں شریک نہیں ٹھہراتے تھے اور کسی کے لیے یہ قدرت ثابت نہیں کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی امر کا فیصلہ کر چکتا ہے تو وہ اس کو ٹال سکتے ہیں۔ ان کا شرک یہ تھا کہ بعض بندوں کے بارے میں یہ خیال کرتے کہ وہ کچھ مخصوص کام کر سکتے ہیں اور ان مشرکوں کا یہ خیال تھا کہ علی الاطلاق بادشاہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن وہ اپنے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بعض بندوں کو حاجت روائی کی خلعت سے مشرف کر دیتا ہے اور ان کی رضا اور ناراضگی کو سب بندوں پر ترجیح دیتا ہے جس طرح کہ ایک بڑی شان والا بادشاہ اپنے مخصوص غلاموں کو اطراف مملکت میں بھیجتا ہے اور ان کو جزوی معاملات میں تصرف کا اختیار دے دیتا ہے تا آنکہ بادشاہ سے اس کے خلاف کوئی حکم صادر ہو سو بادشاہ ان جزوی امور کی تدبیر کی طرف توجہ نہیں کرتا اور اور ان سب لوگوں کے معاملات ان غلاموں کے سپرد کر دیتا ہے اور ان لوگوں کے بارے میں ان کی سفارش قبول کرتا ہے جو ان کی خدمت میں مشغول رہتے ہیں اور انداز سے ان کا توسل چاہتے ہیں اور اسی وجہ سے مشرک لوگ اللہ تعالیٰ کے مخصوص بندوں کے تقرب کو ضروری قرار دیتے تھے تا کہ انکو بادشاہ مطلق کے ہاں آسانی سے قبولیت حاصل ہو اور ان سے تقرب حاصل کرنے والوں کے حق میں انکے معاملات کے پورا ہونے میں ان کی سفارش قبول ہو اور انہی امور کے پیش نظر مشرک لوگ ان مخصوص بندوں کو سجدہ جائز سمجھتے تھے اور ان کے نام پر جانور ذبح کرتے تھے اور ان کے ناموں کی قسم اٹھاتے تھے۔ اور اہم معاملات میں ان سے کن فیکون کی قدرت کے ساتھ استعانت کرتے تھے اور مشرک لوگ پتھر اور پیتل وغیرہ کی مورتیاں بھی تراشتے تھے مگر ان کو ان نیک لوگوں کے ارواح کی توجہ کا قبلہ سمجھتے تھے۔

فوائد

عبارت مذکورہ سے چند امور واضح ہوئے۔

(۱) شرک کی تعریف یعنی شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات مختصہ میں سے کوئی صفت مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، ولی، علی، نبی کے لئے ثابت کرنا۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۲) جہان میں تصرف کرنا جس کو کن فیکون سے تعبیر کیا جاتا ہے یعنی تصرف اور اختیار و ذوق الاسباب اللہ تعالیٰ کی صفت خاصہ ہے مخلوق کی کسی ہستی کے لئے یہ اختیار و تصرف ثابت کرنا خواہ ذاتی طور پر یا عطائی طور پر شرک صریح ہے۔

(۳) علم جو حواس، دلیل، عقل، نوم اور الہام، وحی وغیرہ کے اسباب سے بالاتر ہے یعنی علم غیب یا علم مافوق الاسباب مخلوق کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔

(۴) مشرکین عرب صفت خلق اور تدبیر امور عظام میں اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے تھے۔

(۵) مشرکین عرب اپنے معبودوں کو اللہ تعالیٰ کے مقابل متصرف نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کا عقیدہ تھا کہ ہمارے معبود بھی اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اور اس کے سامنے عاجز ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کی تقدیر مبرم کو ہمارے معبود ٹال نہیں سکتے جس سے معلوم ہو گیا کہ مشرکین عرب اپنے معبودوں کے تصرفات کو اللہ تعالیٰ کے تصرفات کے برابر قطعاً نہیں سمجھتے تھے۔

(۶) مشرکین عرب محض پتھر پرست اور شجر پرست نہیں تھے بلکہ پیر پرست اور بزرگ پرست تھے۔

(۷) مشرکین عباد صالحین کے لئے مافوق الاسباب امور خاصہ میں عقیدہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ بعض بعض امور میں کچھ اختیارات مافوق الاسباب اپنے خاص بندوں کو عطا فرما دیتے ہیں یعنی مشرکین عطائی اختیارات کے قائل تھے نہ کہ ذاتی کے۔

(۸) مشرکین عرب کا عقیدہ یہ تھا کہ بعض کام تو عباد صالحین اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیارات سے خود کر دیتے ہیں اور جو خود نہیں کر سکتے تو اللہ تعالیٰ سے کروا دیتے ہیں کیونکہ یہ ایسی ہستیاں ہیں کہ جنہوں نے عبادت میں مشقتیں برداشت کر کے مقام محبوبیت حاصل کر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ایسے محبوب بن گئے ہیں کہ اب اللہ تعالیٰ ان کی محبت میں مجبور ہے اس لئے ان کی سفارش کو رد نہیں کر سکتا۔

(۹) مشرکین عباد صالحین کو مافوق الاسباب نفع نقصان کا مختار سمجھ کر یا شفیع قہری سمجھ کر

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کے سجدے کرتے ان کے نام کی نذر نیاز دیتے اور ان کے نام کی قسمیں اٹھاتے اور بعض امور مافوق الاسباب میں انہیں پکارتے اور ان سے مدد حاصل کرتے تھے۔

﴿بتوں کی عبادت سے مقصود﴾

(۱۰) مشرکین عرب جو پتھروں اور پیتل وغیرہ کی مورتیاں بناتے تھے تو ان سے ان کا مقصود وہ پتھر یا پیتل کی مورتیاں نہیں تھیں بلکہ مقصود یہ تھا کہ عباد صالحین کی ارواح کے لئے یہ مورتیاں بمنزلہ قبلہ کے ہیں یعنی جب ہم ان مورتیوں کی تعظیم کرتے ہیں تو عباد صالحین کی ارواح جن کا تعلق ان مورتیوں کے ساتھ ہوتا ہے خوش ہو کر ہمارے کام کر دیتے ہیں یا اللہ تعالیٰ سے کروا دیتے ہیں۔

﴿خلاصہ﴾

بتوں کی پوجا بت ہونے کی اور پتھر ہونے کی حیثیت سے نہیں کرتے تھے بلکہ بتوں کی پوجا سے مقصود وہ عباد صالحین (بزرگ ہستیاں) کی ارواح ہوتی جن کے نام پر بت بناتے تھے۔

﴿تائیدات مزیدہ﴾

تائید(۱) حضرت شاہ ولی اللہؒ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

والمشركون وافقوا المسلمين في تدبير الا مور العظام وفيما ابرم وجزم ولم يترك لغيره خيرة و لم يوفقوهم في سائر الامور وذهبوا الى ان الصالحين من قبلهم عبدوا وتقربوا اليه فا عطا هم الله الا لوهية فا ستحقوا العبادة الى ان قا ل وقا لوا هؤلا ء يسمعون ويبصرون ويشفعون لعبا دهم ويدبرو ن امورهم

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وینصرونهم فنتحتوا علی اسما نهم حجارا وجعلوها قبلة عند توجهم الی هولاء۔۔۔الخ (حجة الله البالغه:ص۵۹، ج:۱)

ترجمہ: مشرکین کا مسلمانوں کے ساتھ اس امر پر اتفاق رہا ہے کہ بڑے بڑے کاموں کی تدبیر صرف اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے اور ایسے ہی وہ کام بھی جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پختہ فیصلہ کر دیا ہے اس نے اور کسی کو ان میں اختیار نہیں دیا لیکن تمام امور میں مشرک قومیں مسلمانوں کے ساتھ متفق نہیں رہیں ان کا مذہب یہ رہا ہے کہ ان سے پہلے جو نیک بندے گزرے ہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بندگی کی ہے اور اس کا تقرب حاصل کیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو الوہیت اور حاجت روائی کا عہدہ دے دیا ہے سو وہ مخلوق کی طرف سے عبادت کے مستحق ہوں گے (آگے چل کر فرمایا) اور مشرکین نے کہا کہ وہ صالحین اب بھی سنتے اور دیکھتے ہیں اور اپنی عبادت کرنے والوں کی سفارش کرتے ہیں اور ان کے کاموں کی تدبیر اور ان کی نصرت کرتے ہیں، پھر ان صالحین کے ناموں پر انہوں نے پتھروں کے بت بنائے اور صالحین کی طرف توجہ کرتے وقت ان کے بتوں کو قبلہ توجہ بنایا۔

تائید (۲) پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کو حکیم الامت تسلیم کر کے اسی عبارت سے استدلال کیا ہے، دیکھیں اعلاء کلمۃ اللہ: ص ۱۲۴۔

تائید (۳) حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ اسی کتاب الفوز الکبیر میں فرماتے ہیں

ترجمہ: اور اگر تم کو مشرکین کے عقائد اور اعمال کے اس بیان کے صحیح تسلیم کرنے میں کچھ توقف ہو تو چاہیئے کہ اس زمانہ کے تحریف کرنے والوں کو علی الخصوص جو دار الاسلام کے گرد و نواح میں رہتے ہیں دیکھو کہ انہوں نے ولایت کی نسبت کیا کیا خیال باندھ رکھے ہیں وہ لوگ باوجودیکہ اولیاءؒ متقدمین کی ولایت کے معترف ہیں مگر اس زمانہ میں اولیاءؒ کے وجود کو

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قطعا محال شمار کرتے ہیں اور قبروں اور آستانوں پر پھرتے ہیں اور طرح طرح کے شرک میں مبتلا ہیں اور یہ کہ تحریف اور تشبیہ نے کس قدر ان میں رواج پکڑا ہے تو کیا کہ وہ اہل حدیث صحیح لتتبعن سنن من کان قبلکم ان آفات میں سے کوئی بھی نہ رہی ہیں پر آج کوئی نہ کوئی جماعت کاربند اور اس کے مانند دیگر امور کی معتقد نہ ہو۔

اعاذنا اللہ سبحانہ عن ذالک۔

فائدہ: حضرت شاہ صاحبؒ نے تصریح فرمادی ہے کہ عرب کے مشرکوں کا نمونہ دیکھنا ہو تو آج کے قبر پرستوں کو دیکھو۔ دونوں کے عقائد و اعمال آپس میں بالکل ملتے جلتے ہیں۔

تائید (۴) امام رازیؒ آیت ویعبدون من دون اللہ ما لا یضرھم ولا ینفعھم ویقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں، انھم وضعوا ھذہ الاصنام والاوثان علی صور انبیائھم واکابرھم وزعموا انھم متی اشتغلوا بعبادۃ ھذہ التماثیل فان اولئک الاکابر تکونوا شفعاء لھم عند اللہ تعالیٰ ونظیرہ فی ھذا الزمان اشتغال کثیر من الخلق بتعظیم قبور الاکابر علی اعتقاد انھم اذا عظموا قبورھم فانھم یکونون شفعاء لھم عند اللہ (تفسیر کبیر: ص ۲۰، ج ۷)

ترجمہ: ان مشرکوں نے یہ اصنام و اوثان اپنے پیغمبروں اور اکابر کی صورتوں پر بنائے تھے اور انھوں نے یہ عقیدہ رکھا تھا کہ جب وہ ان کی مورتیوں کی عبادت میں مشغول ہوتے ہیں تو یہ اکابر اور بزرگ ان کے حق میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش کرتے ہیں اور اس کی نظیر اس زمانہ میں یہ ہے کہ بہت سے لوگ بزرگوں کی قبروں کی اس اعتقاد کے ساتھ تعظیم کرتے ہیں کہ اس طریقے سے وہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی سفارش کرتے ہیں۔

تائید (۵): علامہ ابوالسعود حنفیؒ فرماتے ہیں: انھم وضعوا ھذہ الاصنام علی صور انبیائھم واکابرھم وزعموا انھم متی اشتغلوا بعبادۃ ھذہ التماثیل

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فان اولئك الاكابر يشفعون لهم عند الله (تفسیر ابوالسعود: ص ۸۰۷، ج:۴)

ترجمہ: انہوں نے یہ بت اپنے انبیاءؑ اور بزرگوں کی شکلوں پر تراشے تھے اور یہ کہتے تھے کہ جب ہم ان کی عبادت میں مشغول ہوتے ہیں تو یہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کرتے ہیں یعنی ہمارے کام اللہ تعالیٰ سے کروا دیتے ہیں۔

تائید (۶): علامہ سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں: وضعوها على صور رجال صالحين ذوى خطر عندهم وزعموا انهم متى اشتغلوا بعبادتها فان اولئك الرجال يشفعون لهم (تفسیر روح المعانی: ص: ۸۸، ۸۹، ج ۱۱)

ترجمہ: انہوں نے اپنے عالی مقام اور ذی قدر صلحاء کی صورت پر ان بتوں کو بنا رکھا تھا اور ان کا خیال یہ تھا کہ جب یہ ان بتوں کی عبادت میں مشغول ہونگے تو وہ نیک بزرگ بندے اولیاء اللہؒ ان کی سفارش کریں گے یعنی ان کے کام اللہ تعالیٰ سے کروادیں گے۔

تائید (۷) علامہ سید شریف جرجانی الحنفیؒ فرماتے ہیں:

فانهم لا يقولون بوجود الهين واجبى الوجود ولا يصفون الاوثان بصفات الالوهية وان اطلقوا عليه اسم الالهة بل اتخذوها على انها تماثيل الانبياء او الزهاد او الملئكة او الكواكب واشتغلوا بتعظيمها على وجه العبادة توصلا بها الى ماهو اله حقيقة (شرح مواقف: ص ۵۸۰)

ترجمہ: بت پرست دو واجب الوجود الہوں کے قائل نہیں اور نہ وہ اوثان کو صفات الوہیت سے متصف مانتے ہیں اگر چہ وہ ان پر الٰہ کا اطلاق کرتے ہیں بلکہ انہوں نے تو انبیاء یا نیک بندوں یا فرشتوں یا ستاروں کی تصویریں اور فوٹو بنا کر عبادت کے طور پر ان کی تعظیم کرنا شروع کر دی تا کہ وہ اس طریقہ سے الہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حقیقی تک رسائی حاصل کرسکیں۔

﴿حقیقت شرک از عبارات حجۃ اللہ البالغۃ، مصنفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ﴾

عبارت نمبر ۱: حقیقت الشرك ان يعتقد انسان فى بعض المعظمين من الناس ان الاثار العجيبة الصادرة منه انما صدرت لكونه متصفاً بصفة من صفات الكمال ،ممالم يعهد فى جنس الانسان بل يختص با لواجب جل مجده لا يو جد فى غيره الا ان يخلع هو خلعة الالوهية على غيره او يغنى غيره فى ذاته ويبقى بذاته او نحو ذالك مما يظنه هذا المعتقد من انواع الخرافات كما ورد فى الحديث ان المشركين كا نوا يلبون بهذه الصيغة ، لبيك لبيك لا شريك لك الا شريكا هو لك تملكه وما ملك فيتذلل عنده اقصى التذلل ويعامل معه معاملة العباد مع الله تعالى وهذا معنى له اشباح وقوالب والشرع لا يبحث الا عن اشباحه وقوالبه الذى باشرها الناس بنية الشرك حتى صارت مظنة للشرك ولازم له فى العادة كسنة الشرع فى اقامة العلل المتلازمة للمصالح والمفاسد مقامها و نحن نريد ان ننبهك على امور جعلها الله تعالىٰ فى الشريعة المحمدية۔ على صاحبها الصلوات والتسليمات ۔۔مظنات للشرك ،فنهى عنها۔

ترجمہ: شرک کی حقیقت یہ ہے کہ کسی بڑے آدمی کی نسبت یہ اعتقاد رکھا جائے کہ اس سے جو آثار عجیبہ صادر ہوئے ہیں وہ صرف اس وجہ سے صادر ہوئے ہیں کہ وہ صفات کمالیہ میں سے کسی ایسی صفت کے ساتھ متصف ہے جو جنس انسان میں نہیں پائے گئے، بلکہ وہ واجب تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں۔ ان کے علاوہ میں نہیں پائے جاسکتے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے علاوہ کو الوہیت کی پوشاک

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پہنائیں، یا کوئی غیر اللہ، اللہ کی ذات میں فنا ہو جائے اور وہ اللہ کی ذات کے ساتھ باقی رہے یا اس قسم کی دیگر خرافات جن کا یہ معتقد قائل ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ مشرکین حج کا تلبیہ اس طرح پڑھتے تھے لبیک الخ (ہم تیرے حضور میں حاضر ہیں، ہم تیرے حضور میں حاضر ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں مگر ایک شریک جو تیرا ہے اس کا اور اسکی ملکیت کا تو مالک ہے یا اسکا تو مالک ہے اور وہ مالک نہیں ہے) پس وہ اس (بڑے آدمی) کے سامنے غایت درجہ عاجزی کرتا ہے اور اس کے ساتھ ویسا معاملہ کرتا ہے، جیسا بندے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ اور یہ شرک (جس کی حقیقت اوپر بیان کی گئی) ایک معنوی چیز ہے۔ جس کے لیے صورتیں اور سانچے ہیں اور شریعت انہی صورتوں اور سانچوں سے بحث کرتی ہے، جن کو لوگ شرک کی نیت سے اختیار کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ شرک کا مظنہ (کسی چیز کے ملنے کی احتمالی جگہ) ہو گئے ہیں اور عادتاً شرک کے لیے لازم ہیں جس طرح شریعت کا طریقہ ہے کہ وہ ان علتوں (علامتوں) کو جو مصالح و مفاسد کے ساتھ لازم وملزوم ہیں ان مصالح و مفاسد کے قائم مقام ٹھہراتی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو ان امور سے آگاہ کریں جن کو اللہ تعالیٰ نے شریعت محمدیہ ۔۔۔۔ صاحب شریعت پر بے پایاں رحمتیں اور سلام ہو۔۔۔ میں شرک کے مظان (احتمالی جگہیں) گرادی ہیں پس ان سے روک دیا ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿شرک کی چند صورتوں کا بیان﴾

﴿شرک فی السجدہ کا بیان﴾

فمنها : انهم كانو يسجدون للاصنام والنجوم ، فجاء النهى عن السجده لغير الله تعالىٰ ، قال الله تعالىٰ ﴿لا تسجدُ وا للشمس ،ولاللقمر ،واسجد و الله الذى خلقهن ﴾ والا شراك فى السجده كان متلازما للاشراك فى التدبير ،كما اومانااليه،وليس اللامر كمايظن بعض المتكلمين من ان توحيد العبادة حكم من احكام الله تعالىٰ مما يختلف باختلاف الاديان ، لايطلب بدليل برهانى ؛ كيف؟ ولو كان كذلك لم يلزمهم الله تعالىٰ بتفر ده بالتخليق والتدبير،كما قال۔ عذمن قائل ۔: ﴿ قل : الحمد لله ،وسلام على عباده الذين اصطفىٰ ، الله خير﴾ الى آخر خمس آيات ؛ بل الحق : انهم اعترفوا بتوحيد الخلق ،وبتوحيد التدبير فى الامور العظام ، وسلموان العبادة متلازمة معهما، لما اشرنا معهما لما اشر نا اليه فى تحقيق معنى التوحيد ، فذلك الزمهم الله بما الزمهم ولله الحجة البالغة۔(حجة الله البا لغه، با ب بيان حقيقت شرك)

ترجمہ اقسام شرک کا بیان: ان میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ بتوں اور ستاروں کے سامنے سجدہ کیا کرتے تھے۔ پس غیر اللہ کے آگے سجدہ کرنے کی ممانعت آئی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”تم نہ آفتاب کو سجدہ کرو، نہ چاند کو، اور اس اللہ کو

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

سجدہ کرو، جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔" اور سجدہ میں شریک گردانا، تدبیر عالم میں شریک گردانے کے ساتھ لازم وملزوم ہے جیسا کہ ہم نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور معاملہ ایسا نہیں ہے جیسا بعض علمائے کلام خیال کرتے ہیں کہ توحید عبادت احکام خداوندی میں سے ایک حکم ہے، جو اختلاف ادیان کی وجہ سے مختلف ہوتا ہے۔ (اور) اس پر کوئی دلیل عقلی قائم نہیں کی جا سکتی۔ بعض متکلمین کی یہ بات کیونکر درست ہو سکتی ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ لوگوں پر لازم قرار نہ دیتے کہ وہ اسے تخلیق وتدبیر میں منفرد سمجھیں، جیسا کہ اللہ نے فرمایا ۔۔۔۔ بات کا قائل بڑی عزت والا ہے ۔۔۔۔۔ "کہہ دیں: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اور سلام ہو اللہ کے ان بندوں پر جن کو اللہ نے چن لیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہیں" (اس آیت کے بعد کی) پانچ آیتوں تک پڑھ جاؤ۔ بلکہ سچی بات یہ ہے۔ کہ مشرکین توحید خلق اور امور عظام میں توحید تدبیر کے معترف تھے اور وہ یہ بھی تسلیم کرتے تھے کہ عبادت مذکورہ دونوں توحیدوں کے ساتھ لازم وملزوم ہے اس وجہ سے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے توحید کے معنی کی تحقیق میں پس اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مشرکین پر وہ بات لازم کی ہے جو ان پر لازم کی ہے، اور کامل برہان اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

﴿شرک فی الدعا کا بیان﴾

ومنها: انهم كانوا يستعينون بغير الله في حوائجهم: ومن شفاء المريض، وغناء الفقير، وينذرون لهم يتوقعون انجاح مقاصدهم بتلك النذور، ويتلون اسماءهم رجاء بركتها، فاوجب الله تعالىٰ عليهم ان يقولوا في صلواتهم: ﴿اياك نعبد، واياك نستعين

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿وقال اللہ تعالیٰ:﴿فلا تدعو مع اللہ احدا﴾ ولیس المراد من الدعاء العبادۃ ، کماقال بعض المفسرین ، بل ھو الاستعانۃ، لقولہ تعالیٰ :﴿ بل ایاہ تدعون فیکشف ماتدعون﴾(حجۃ اللہ البالغہ، باب بیان حقیقت شرک)

ترجمہ:اوران صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ لوگ اپنی حاجتوں میں یعنی مریض کی شفایابی میں اور فقیر کی مالداری میں غیراللہ سے مدد طلب کیا کرتے تھے۔اورانکی منتیں مانتے تھے۔امید رکھتے تھے وہ ان منتوں سے اپنے مقاصد کے پورا ہونے کی اوران کے ناموں کی مالا جپا(وظیفہ پڑھتے تھے) کرتے تھے ان ناموں کی برکت کی امید سے،پس اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر لازم کیا کہ وہ اپنی نمازوں میں کہیں:ایاک نعبد وایاک نستعین''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں''اوراللہ تعالیٰ نے فرمایا:''پس نہ پکارو تم اللہ کے ساتھ کسی کو''اور''پکارنے'' سے مراد کوئی دوسری عبادت نہیں ہے،جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا ہے بلکہ طلب اعانت ہے،اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے:بل ایاہ تدعون فیکشف ماتدعون'' بلکہ اسی کو پکارنے لگو گے تم، پس وہ ہٹائے گا اس کو جس کے لیے تم پکارتے ہو''

﴿الحاصل﴾

حضرت شاہ صاحبؒ کی عبارت مذکورہ سے درج ذیل امور واضح ہوئے۔

(۱) مشرکین کی شرکیات میں سے ایک شرک یہ تھا کہ وہ لوگ مافوق الاسباب امور مریض کی شفایابی،فقیر کی مالداری وغیرہ میں حاجت روائی کے لئے مرے ہوئے نیک لوگوں کو پکارتے تھے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام-

(۲) مشرکین عرب بزرگ ہستیوں سے نفع کی امید اور نقصان سے بچنے کے لئے ان کی نذر و نیاز دیتے تھے۔

(۳) مشرکین عرب اپنے معبودوں کے ناموں کے وظیفے پڑھا کرتے تھے اور اس سے ان کا عقیدہ تھا کہ ہمارے معبودوں کے نام برکت والے ہیں اور ان کا وظیفہ کرنے سے ہماری جان و مال میں برکت ہو جاتی ہے۔

(۴) آیت ایاک نعبد وایاک نستعین غیر اللہ کی مافوق الاسباب امور میں پکار کے رد میں نازل ہوئی ہے۔

(۵) فلا تدعوا مع اللہ احدا وغیرہ آیات میں مراد استعانت اور دعا ہے نہ کہ اس کے علاوہ کوئی دوسری عبادت۔

﴿تائیدات مزیدہ﴾

تائید (۱) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے شرک فی الدعاء کے مضمون کو اپنی متعدد کتابوں میں صراحت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے، بدور بازغہ میں فرماتے ہیں:

کفر اللہ سبحانہ مشرکی مکۃ بقولہم لوجل سخی کان یلتمس السویق للحجاج انہ نصب من منصب الالوہیۃ فجعلوا یستعینون بہ عند الشدائد (بدور بازغہ: ص ۱۲۶)

اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ پر کفر کا فتویٰ دیا ہے بوجہ کہنے ان کے جوان سخی کے متعلق جو حاجیوں کے لئے ستو بنایا کرتا تھا کہ وہ من جانب اللہ معبودیت کے مقام پر فائز کیا گیا اس لئے ان لوگوں نے مصائب میں اس سے مدد مانگنا شروع کر دی یعنی اللہ تعالیٰ نے مشرکین عرب پر کفر کا فتویٰ اس لئے لگایا ہے کہ وہ مافوق الاسباب امور میں مرے ہوئے بزرگوں کو مدد کے لئے پکارتے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تھے۔

تائید(۲) حضرت شاہ صاحبؒ الخیر الکثیر میں فرماتے ہیں، واعلم ان طلب الحوائج من الموتی عالما با نه سبب لانجا حها کفر یجب الاعتراض عنه تحرمه هذه الکلمة (ای کلمة الشهادة) والناس الیوم فیها منحکمون (الخیر الکثیر:ص ۱۰۵)

ترجمہ:اور جان لے کہ بے شک حاجات کا مردوں سے طلب کرنا یعنی ان کو پکارنا اس اعتقاد سے یہ طلب ضروریات کے پورا ہونے کا ذریعہ ہے کفر ہے اس سے بچنا واجب ہے حرام کرتا ہے اس کو یہ کلمہ شہادت اور لوگ آج ان مردوں (سے حاجات طلب کرنے) میں بے حد مصروف ہیں۔

الحاصل

حضرت شاہ صاحبؒ کی دونوں عبارتوں سے درج ذیل امور واضح ہوئے۔

(۱) مشرکین عرب کا شرک یہ تھا کہ وہ نیک لوگوں سے اپنی حاجات طلب کیا کرتے تھے۔

(۲) مردوں کو سبب جان کر بھی ان سے حاجات طلب کرنا خالص کفر ہے۔

(۳) کلمہ طیبہ کا مفہوم یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا حاجت روا کوئی نہیں اسلئے کلمہ طیبہ نے مردوں کو پکارنے اور غیر اللہ سے حاجات طلب کرنے سے روک دیا ہے۔

تائید(۳) علامہ محمد طاہر پٹنی حنفیؒ فرماتے ہیں:

من قصد بزیارت قبور الا نبیاء وصلحاء ان یصلی عند قبورهم ویدعو عندها ویسئلهم الحوائج وهذا لا یجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادة وطلب الحوائج والاستعانة حق لله وحده (مجمع البحار)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: جو شخص انبیاء کرامؑ اور اولیاءؒ کی قبروں کی زیارت کے لئے اس غرض سے جائے کہ ان کی قبروں کے پاس نماز پڑھے اور وہاں دعائیں مانگے اور ان سے حاجتیں مانگے (یعنی ان کو پکارے) یہ علماء اسلام میں سے کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں اس لئے کہ عبادت اور حاجت طلب کرنا اور مدد مانگنا یہ صرف تنہا اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے۔

الحاصل

علامہ طاہر حنفیؒ کی عبارت سے مندرجہ ذیل امور واضح ہیں:۔

(۱) انبیاءؑ اور بزرگوں کی قبروں پر نماز پڑھنے کے قصد سے جانا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ ان کی قبور کے پاس دعا زیادہ قبول ہوتی ہے یا انبیاءؑ اولیاءؒ کو حاجات میں پکارنا مسلمان علماء میں سے کسی کے نزدیک جائز نہیں۔ معلوم ہوا کہ جو علماء انبیاءؑ، اولیاءؒ کے پکارنے کی ترغیب دیتے ہیں تو وہ علمائے اسلام نہیں ہیں بلکہ علمائے سوء ہیں۔

(۲) جس طرح دوسری عبادت اللہ تعالیٰ کا حق ہے اسی طرح مافوق الاسباب امور میں پکار بھی اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے۔ ہر ذی شعور آدمی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق مخلوق کو دینا ہی شرک اکبر اور تمام اعمال کو برباد کرنے والا ظلم عظیم ہے۔

اللہ تعالیٰ کی اولاد اور نائب مقرر کرنے کا شرک

ومنها: أنهم كانوا يسمون بعض شركائهم بنات الله ، وابناء الله ، فنهو أعن ذلك اشد النهي ، وقد شرحناه من قبل (حجة الله البالغه ، باب حقيقة شرك)

ترجمہ: اور ان صورتوں میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ اپنے شرکاء (خود ساختہ معبودوں) کو "اللہ کی بیٹیاں" اور "اللہ کے بیٹے" نام رکھتے تھے، پس وہ سختی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کیا تھا اس سے روکے گئے اور ہم اس کا راز پہلے بیان کر چکے ہیں۔

فائدہ: حجۃ اللہ کے بعض نسخوں میں یستعینون کا لفظ ہے اور بعض نسخوں میں یستغیثون کا لفظ ہے، اسی طرح بل ھو الاستعانۃ کی جگہ بل ھو الاستغاثۃ مذکور ہے۔ مآل دونوں کا ایک ہی ہے۔

فائدہ (۱): مشرکین بعض بزرگ ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے تھے جیسے یہود حضرت عزیرؑ کو، عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو اور مشرکین عرب فرشتوں کو اس سے ان کی مراد یہ ہوتی کہ جس طرح بیٹا باپ کے گھر کا کار مختار ہوتا ہے اس طرح یہ ہستیاں بھی کارخانہ کائنات کی مختار ہیں اور جس طرح بیٹا باپ کی صفات کا حامل ہوتا ہے اسی طرح یہ ہستیاں بھی اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہیں لہذا ان کو عبد یا بشر کہنا ان کی توہین ہے۔

فائدہ (۲): آج کل بھی بعض لوگ انبیاءؑ اولیاءؒ کے لئے لفظ عبد کو ان کی توہین سمجھتے ہیں چنانچہ حکیم امت بریلویہ مفتی احمد یار گجراتی معراج کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں، ''یہاں رسول فرمایا اور آیت معراج میں بعبدہ فرمایا کیونکہ حضور ﷺ رب کی بارگاہ شان بندگی سے حاضر ہوئے ہمارے پاس پیغمبری شان سے تشریف لائے گئے بندے ہو کر آئے رسول نور برھان نعمت اللہ ہو کر موقع کے مطابق القاب بولے جاتے ہیں جو شخص انہیں بندہ کہہ کر پکارے وہ ایسا ہے کہ بیوی اپنے شوہر کو بیٹا کہہ کر پکارے'' (شان حبیب الرحمٰن: ص ۸۱)

اکابر پرستی کا شرک

ومنها انهم كانوا يتخذون احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله تعالىٰ ،بمعنى انهم كانوا يعتقدون ان ما احله هو لاء حلال ،لاباس به فى نفس الامر ،وان ما حرمه هولاء حرام يؤاخذون به فى نفس الامر ؛ ولما نزل قوله تعالىٰ :﴿ اتخذوا احبارهم

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ورهبانهم ﴾ سال عدی بن حاتم رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذلك فقال: ﴿كانوا يحلون لهم اشياء فيستحلو نها ، ويحرمون عليهم اشياء فيحر مونها﴾ وسر ذلك : ان التحليل و التحريم عبارة عن تكوين نافذ في الملكوت :ان الشی الفلانی يواخذبه ،اولايواخذ به،فيكون هذا التكوين سببا للمو اخذة وتركها، وهذا من صفات الله تعالیٰ۔واما نسبة التحليل و التحريم الى النبی صلی الله علیه وسلم فبمعنی ان قوله امارة قطعية لتحليل الله وتحريمه ؛ واما نسبتها الى المجتهدين من امته ، فبمعنی روايتهم ذلك عن الشرع: من نص الشارع ،واستنباط معنی من كلامه۔واعلم : ان الله تعالیٰ اذا بعث رسولا ، وثبتت رسالته بالمعجزة ، واحل على لسانه بعض ماكان حراما عندهم ،ووجدبعضُ الناس في نفسه انجحاما عنه ، وبقی في نفسه ميل الى حرمته لما وجد في ملته من تحريمه ، فهذا على وجهين :ان كان التردو في ثبوت هذه الشريعة فهو كافر بالنبی وان كان لاعتقاد وقوع التحريم الاول تحريما لا يحتمل النسخ ، لاجل انه تبارك وتعالیٰ خلع على عبد خلعة الالوهية ، او صار فانيا في الله، باقيابه،فصارنهيه عن فعل او كراهيته له،مستوجباً لحرم في ماله واهله ، فذلك مشرك بالله تعالیٰ ، مثبت لغيره غضباوسخطا مقدسين ،وتحليلا وتحريما مقدسين (حجة الله البالغة)

ترجمہ: اور شرک کی ان صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ لوگ اپنے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

علما اور پیروں کو اللہ کے سوا رب بناتے تھے یعنی وہ لوگ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ جو چیز ان لوگوں نے حلال کی ہے وہ حلال ہے۔ اس کے کرنے میں نفس الامر (واقعہ) میں کوئی گرفت نہیں اور یہ کہ ان لوگوں نے جو چیز حرام کی ہے وہ حرام ہے۔ اس کی وجہ سے نفس الامر میں پکڑے جائیں گے۔ اور جب یہ ارشاد نازل ہوا کہ، اتخذوا احبارھم ورھبانھم من دون اللہ، الایۃ، ''انہوں نے اپنے علماء و مشائخ کو رب بنایا'' آخر آیت تک پڑھیے تو حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ لوگ ان کے لیے کچھ چیزوں کو حلال کرتے تھے پس وہ ان کو حلال سمجھتے تھے۔ اور کچھ چیزوں کو ان پر حرام کرتے تھے پس وہ ان کو حرام سمجھتے تھے''۔ اور اس کا راز یہ ہے کہ تحلیل و تحریم نام ہے عالم ملکوت میں نافذ ہونے والے تکوینی حکم کا کہ فلاں چیز کی وجہ سے مواخذہ ہوگا یا فلاں چیز کی وجہ سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ پس یہ ''تکوینی حکم'' مواخذہ اور ترک مواخذہ کا سبب ہوتا ہے) کیونکہ اسی تکوینی حکم کے مطابق دنیا میں تشریعی حکم نازل ہوتا ہے) اور یہ (تکوینی حکم دینا) اللہ کی صفت ہے۔ اور رہی تحلیل و تحریم کی نسبت آنحضور ﷺ کی طرف سے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کا ارشاد ایک قطعی علامت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحلیل و تحریم کی۔ اور رہی اس کی نسبت آپ کی امت کے مجتہدین کی طرف، تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ حضرات ان مسائل کے شریعت کی طرف سے ناقل ہیں۔ خواہ شارع کی نص سے بیان کریں یا شارع کے کلام سے کوئی معنی مستنبط بیان کریں اور جان لیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی رسول کو مبعوث فرماتے ہیں اور اس کی رسالت معجزہ سے ثابت ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی زبان سے بعض وہ چیزیں حلال کرتے ہیں جو ان کے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نزدیک (قدیم ملت) میں حرام تھیں اور بعض لوگ اپنے دل میں اس سے انکار فرماتے ہیں اور ان کے دل میں اس کی حرمت کی طرف میلان باقی رہتا ہے اس وجہ سے کہ اس نے اپنی ملت میں اس کی حرمت پائی ہے تو اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں (۱) اگر یہ انکار اس لئے ہے کہ اس نئی شریعت میں اس کے لئے تردد ہے تو وہ اس نئے نبی کا منکر ہے اور اگر انکار اس لئے ہے کہ اس کا اعتقاد یہ ہے کہ تحریم اول کا وقوع ایسی تحریم ہے جو نسخ کا احتمال نہیں رکھتی اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو الوہیت کا لباس پہنا دیا ہے یا وہ اللہ میں فنا ہو گیا ہے اس کے ساتھ باقی رہنے والا ہے پس اس کا کسی امر کی نہی کرنا یا اس کا کسی چیز کو ناپسند کرنا لازم کرنے والا ہے مال اور اہل کے نقصان کو تو وہ شخص اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا ہے غیر اللہ کے لئے اللہ جیسا غصہ اور اللہ جیسی ناراضگی اور اللہ جیسا تحلیل کا اور اللہ جیسا تحریم کا اختیار کرنے والا ہے۔

حضرت شاہ صاحبؒ نے مذکورہ مضمون اپنی کئی تصانیف میں ذکر کیا ہے، الفوز الکبیر میں یہودیوں کا تذکرہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں: غرض یہ کہ اگر تم اس امت میں یہود کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہو تو ان علمائے سوء کو دیکھ لو جو دنیا کے طالب اور اپنے اسلاف کی تقلید کے خوگر اور کتاب وسنت سے روگردانی کرنے والے ہیں اور جو عالموں کے تعمق اور تشدد یا ان کے بے اصل اسناد کو سند ٹھہرا کر معصوم شارع کے کلام سے بے پرواہ ہو گئے ہیں موضوع حدیثوں اور فاسد تاویلوں کو اپنا مقتداء بنا رکھا ہے۔

الحاصل

شاہ صاحبؒ کی عبارت مندرجہ بالا کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

(۱) یہود و نصاریٰ کا ایک شرک یہ تھا کہ کتاب اللہ کے مقابلے میں اپنے اکابر کی بات کو حجت

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اور دلیل سمجھتے تھے۔

(۲) یہود و نصاریٰ کا ایک شرک یہ تھا کہ وہ اپنے مولویوں اور پیروں کو حلت حرمت میں مختار سمجھتے تھے۔

(۲) کسی چیز کو حرام یا حلال ٹھہرانا حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ہستی کو تحلیل و تحریم میں مالک و مختار سمجھتا ہے تو وہ شخص اس ہستی کو صفت الوہیت میں شریک کر رہا ہے۔

(۳) حضور اکرم ﷺ کی طرف جو تحلیل و تحریم کی نسبت ہے تو اس کا یہ معنی قطعاً نہیں ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے تحلیل و تحریم کے مستقل اختیارات آپ ﷺ کے سپرد کر دیے ہیں بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ایک قطعی علامت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحلیل و تحریم کی۔

خلاصہ: کسی چیز کی تحلیل و تحریم کا فیصلہ کرنا اللہ تعالیٰ کی شان ہے اور فیصلہ خداوندی کو مخلوق کے سامنے بیان فرمانا آنحضور ﷺ کا منصب ہے۔ جب کہ آج کل فرقہ قبوریہ اور فرقہ رافضیہ آنحضور ﷺ اور ائمہ کرامؒ کے لئے تحلیل و تحریم کے سب اختیارات ماننا ضروری سمجھتے ہیں۔

اگر یہ اباء اس لیے ہے کہ اس (نئی) شریعت کے ثبوت میں اسے تردد ہے تو وہ اس (نئے) نبی کا منکر ہے۔

اور اگر وہ اباء اس لیے ہے کہ اسکا اعتقاد یہ ہے کہ تحریم اول کا وقوع ایسی تحریم ہے جو نسخ کا احتمال نہیں رکھتی اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو الوہیت کی پوشاک پہنا دی ہے یا وہ اللہ میں فنا ہو گیا ہے اس کے ساتھ باقی رہنے والا ہے پس اسکا کسی امر کی نہی کرنا یا اس کا کسی چیز کو ناپسند کرنا لازم کرنے والا ہے مال اور آل میں نقصان کو تو وہ شخص اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا ہے۔ غیر اللہ کے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

لیے اللہ جیسا غصہ اور اللہ جیسی ناراضگی اور اللہ جیسا تحلیل کا اور اللہ جیسا تحریم کا اختیار ثابت کرنے والا ہے۔

فائدہ: عقیدہ بریلویہ

(۱) مفتی احمد یار گجراتی لکھتے ہیں، اب حضور ہی امام ہیں معلوم ہوا کہ مالک احکام ہیں (سلطنت مصطفیٰ: ص ۲۹)

(۲) تمام تو قانون کے پابند ہیں مگر قانون الٰہی حضور کے لب پاک کی جنبش کا منتظر کہ جو ان کے منہ سے نکلے وہ رب کا قانون بن جائے۔۔۔۔۔ معلوم ہوا کہ حضور مالک احکام ہیں (سلطنت مصطفیٰ ﷺ: ص ۲۸)

(۳) حضور ﷺ احکام کے مالک ہیں جس کے لئے جو چاہیں حلال فرمائیں، حرام اور جس کے لئے جو چاہیں قرآنی احکام کو بدل دیں (نعوذ باللہ من ذالك الكفر) (سلطنت مصطفیٰ ﷺ: ص ۲۷)

(۴) ان دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ رسول پاک ﷺ کو بھی حرام فرمانے کا اختیار دیا گیا ہے معلوم ہوا کہ حضور مالک احکام ہیں (سلطنت مصطفیٰ ﷺ: ص: ۱۸)

(۵) حضور ﷺ حرام و حلال کے مالک و مختار ہیں (سلطنت مصطفیٰ ﷺ: ص ۱۷)

(۶) مولوی زاہد بن غلام جیلانی بریلوی لکھتے ہیں، ان واقعات سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ شریعت ساز بھی ہیں (رحمت کائنات: ص: ۲۶۹)

مزید عبارات بحث مختار کل میں ملاحظہ فرمائیں۔

شرک فی النذر

ومنها انهم كانوا يتقربون الى الاصنام والنجوم بالذبح لاجلهم اما بالاهلال عند الذبح باسمائهم واما بالذبح على

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الانصاب المخصوصة لهم فنهوا عن ذالك (حجة الله البالغة)

ترجمہ: اوران شرک کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ لوگ بتوں اور ستاروں کی قربت ڈھونڈھا کرتے تھے ان کے نام پر جانور ذبح کر کے یا تو وہ ذبح کے وقت ان کے نام بآواز بلند پکارتے تھے یا ان جانوروں کو مخصوص آستانوں پر لے جا کر ذبح کرتے تھے پس لوگوں کو ایسا کرنے سے روک دیا گیا۔

تشریح شرک فی النذر: شرک فی النذر یہ ہے کہ مخلوق کی کسی ہستی کو غیب دان اور متصرف فی الامور یا شفیع قہری سمجھ کر اس کی منت مانی جائے کہ اے فلاں پیر، ولی یا شہید! میری فلاں مصیبت ٹال دے یا فلاں مراد پوری کر دے یا اللہ تعالیٰ سے مراد پوری کرا دے تو تیرے نام بکرا دوں گا یا مٹھائی، پراٹھے، ریوڑیاں وغیرہ دوں گا مشرکین مکہ کا یہی مذہب تھا کہ وہ بھی شرکیہ عقیدہ کے تحت اپنے معبودوں کے تقرب کے لئے مصیبت میں اور بغیر مصیبت کے بھی اپنے ہر قسم کے مال سے ان کے نام کے حصے نکالا کرتے تھے۔ اور منت کا مال آستانوں کی حرمت اور ان کے مجاوروں اور زواروں پر صرف کرتے تھے۔ دیکھیں آیت وجعلوا لله مما ذرا من الحرث والانعام نصيبا ، الا یة (تفسیر خازن: ص ۱۵۵، ج:۲، مراغی: ص ۴۴، ج:۸)

﴿فرقہ قبوریہ اور شرک فی النذر﴾

دور حاضر کے قبر پرستوں کا بھی وہی حال ہے جو مشرکین عرب کا تھا یہ لوگ بھی شرکیہ عقیدہ کے تحت بزرگوں کے تقرب کے لئے یا اپنے اوپر سے مصیبتیں تکلیفیں دور کرنے کے لئے ان کے نام کی منتیں مانتے اور اپنے مالوں میں سے ان کے نام کے حصے نکالتے ہیں مثلاً گائے، بھینس، بکری، مرغی، دانے، آٹا گھٹہ وغیرہ، پھر اس بزرگ کے عرس کے موقع پر یا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

آگے پیچھے اس کی قبر پر لے جا کر ان مجاوروں، زواروں اور نوراتہ بیٹھنے والوں پر صرف کر تے ہیں، بعض عورتیں اپنی منت میں یہ شرط رکھتی ہے کہ بوقت ادائیگی منت مزار پر ننگے پاؤں حاضری دوں گی بعض قبوری ہر سوموار یا جمعہ کی رات کو قبر پر تیل کا چراغ جلانے کی منت مانتے ہیں اور پیر محبوب سبحانی شیخ جیلانیؒ کی ماہانہ گیارہویں سے تو کسی قبر پرست کا گھر خالی نہیں ہوگا۔ اس سے ان کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ جس بزرگ کے نام کی منت دے رہا ہوں وہ غیب دان ہے اور متصرف فی الامور ہے۔ اور میری اس منت سے خوش ہو کر میری مصیبت ٹال دے گا یا میری جان، مال اور اولاد میں برکتیں ڈال دے گا اور اگر میں نے اس کے نام کی نذر نہ دی تو ناراض ہو کر میرا کوئی نقصان کر دے گا اور میں مصائب میں مبتلا ہو جاؤں گا حالانکہ یہ عقیدہ اور اس طرح کی منت حقیقی اور اصلی شرک ہے اور یہ منت کی شیرنی وغیرہ خنزیر کی طرح حرام ہے۔

تائیدات مزیدہ

تائید نمبر (۱) علامہ طاہر بن عبدالرشید الحنفیؒ فرماتے ہیں:

النذر لغیر اللہ تعالی حرام لانہ من انواع الکفر لان ھذا عبادۃ والعبادۃ لغیر اللہ کفر (خلاصۃ الفتاوی: ص ۳۷۸، ج:۴)

ترجمہ: نذر غیر اللہ کی حرام ہے کیونکہ یہ اقسام کفر سے ہے اس لئے کہ یہ عبادت ہے اور غیر اللہ کی عبادت کفر ہے۔

تائید نمبر (۲) امام رازیؒ فرماتے ہیں:

قال العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحۃ وقصد بذبحھا التقرب الی غیر اللہ صار مرتدا وذبیحتہ ذبیحۃ مرتد (تفسیر کبیر: ص ۱۲، ج:۵)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: تمام علماء نے فرمایا ہے کہ اگر بے شک کوئی مسلمان کوئی جانور ذبح کرتا ہے اور اس ذبح سے غیر اللہ کے تقرب کا ارادہ کرتا ہے تو وہ مرتد ہوگا اور وہ جانور مرتد کی ذبیحہ ہے یعنی مردار ہوگا۔ اسی طرح علامہ نیشاپوریؒ نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ (تفسیر نیشاپوری: ج:۲، ص:۱۲۰)

تائید نمبر (۳) علامہ ابن نجیمؒ لکھتے ہیں:

واما النذر الذی ینذره اکثر العوام علی ما هو مشا هد کا ن یکون للانسان غا ئب او مریض او له حا جة ضروریة فیاتی بعض الصلحاء فیجعل ستره علی راسه فیقول یا سیدی ا فلان ان رد غا ئبی او عو فی مریضی او قضیت حا جتی فلك من الذهب کذا او من الفضة کذا او من الطعام کذا او من الماء کذا او من الشمع کذا او من الزیت فهذا النذر با طل با لاجماع لوجوه منها انه نذر مخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لانه عبادة والعبادة لا تکو ن للمخلوق ومنها ان المنذور له میت والمیت لا یملك ومنها ان ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون الله تعالی واعتقاده ذالك کفر (الی ان قال) للا جماع علی حرمة النذر للمخلوق ولا ینعقد ولا تشتغل الذمة (بحر الرا ئق: ص ۲۹۸، ج:۲، فتاوی عالمگیری: ص ۲۱۶، ج:۱)

ترجمہ: اور لیکن وہ منت جو اکثر عوام لوگ مانتے ہیں جس طرح کہ مشاہدہ ہے کہ جیسا کہ کسی انسان کا کوئی رشتہ دار یا دوست غائب ہو یا بیمار ہو یا اس کو کوئی اور ضرورت ہو پس وہ (بعض صلحاء کی قبر پر) آتا ہے اور قبر کا پردہ سر پر ڈالتا ہے اور کہتا ہے اے میرے فلانے سردار اگر واپس کر دیا گیا میرا غائب یا تندرست

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کر دیا گیا میرا مریض یا پوری کر دی گئی میری ضرورت تو تیرے لئے یعنی تیرے نام پر اتنی سونا یا چاندی یا طعام یا پانی یا شمع یا تیل دوں گا تو یہ منت بالاجماع باطل ہے کئی وجوہ کی بناء پر ایک یہ کہ یہ مخلوق کی منت ہے اور مخلوق کے لئے منت جائز نہیں کیونکہ یہ عبادت ہے اور مخلوق کی عبادت نہیں ہوتی ایک وجہ یہ ہے کہ منذور لہ میت ہے اور میت کسی چیز کی مالک نہیں ایک یہ کہ اگر اس نے گمان کر لیا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ میت بھی متصرف فی الامور ہے حالانکہ اس کا یہ اعتقاد کفر ہے اتنے تک فرمایا کہ بوجہ اجماع کے اور پر حرمت نذر للمخلوق کے اور نہ ہی وہ منت منعقد ہوگی اور نہ ذمہ میں پڑے گی۔ نذر غیر اللہ کی حرمت کا شرک ہونے پر اکابرین امت نے خوب تصریح فرمائی ہے اور بیسیوں عبارات موجود ہیں۔

طالب حقیقت درج ذیل حوالہ جات کی طرف رجوع فرمائے۔

(۱) مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ: دفتر سوم: ص ۷۰، مکتوب:۴۱) (۲) زواجر ابن حجر مکیؒ :ص ۱۸۳، ج:۱۔(۳) تفہیمات الہیہ : ص:۶۳،۶۴، ج:۲، از حضرت شاہ ولی اللہؒ(۴) شامی مع در مختار:ص ۱۴۱، ج۲، اخر کتاب الصوم ، اور ج:۵،ص:۲۱۷(۵) غایۃ الاوطار :ص ۵۳۷، ج:۱اور ج:۴، ص: ۱۷۹(۶) مجموعۃ الفتاوی:ص۴۲۱،ج:۱، ج:۲، ص۴۱۱(۷) بحار الانوار: ص ۳۰۸،ج:۲(۸) فتاوی عزیزیہ (فارسی): ص:۵۹ ، ج:۱ (۹) تفسیر عزیزی :س: البقرہ۔(۱۰) مظاہر حق: ص:۲۳، ج:۱، ج۳:ص:۲۱۹، باب الایمان والنذور(۱۱) فتاوی رشیدیہ(۱۲) تفسیر حقانی: ص ۴۴،ج:۵، س: النحل (۱۳) تفسیر بیان القرآن:

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ص۹۲،ج: اول وغیرہ (۱۴) تفسیر عثمانی:حا شیہ سورۃ البقرہ(۱۵) تفسیر جواھر القرآن وغیرہ

﴿تحریمات غیراللہ کا شرک﴾

ومنها انهم كانوا يسيبون السوائب والبحائر تقربا الى شركائهم فقال الله تعالى ما جاء الله من بحيرة ولاسائبة ،الاية ،

ترجمہ: اور شرک کی ان صورتوں میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ اپنے مزعومہ معبودوں کا تقرب حاصل کرنے کے لئے سائبہ اور بحیرہ کو چھوڑ دیا کرتے تھے پس اللہ تعالی نے فرمایا نہیں مشروع کیا اللہ نے کوئی بحیرہ اور نہ کوئی سائبہ، آخر آیت تک۔

تشریح: کسی جانور کا کان کاٹ کر یا کوئی دوسری علامت لگا کر غیر اللہ کی تعظیم وتقرب حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دینے کا بھی مشرکین میں رواج تھا پھر نہ وہ اس سے کام لیتے تھے اور نہ ذبح کرتے تھے نہ اس سے اور کوئی فائدہ اٹھاتے تھے یہ فعل بھی شرک تھا اس لئے اللہ تعالی نے سورۃ المائدہ آیت ۱۰۳ نازل فرما کر اس کا رد کیا۔ اللہ تعالی نے بحیرہ کو مشروع کیا اور نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حامی کو۔ جو لوگ کافر ہیں وہ اللہ تعالی پر جھوٹ باندھتے ہیں اور اکثر کافر عقل نہیں رکھتے۔

خلاصہ: تحریمات غیر اللہ کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی غیر اللہ کو غیب دان اور متصرف فی الامور باشفیع قہری سمجھ کر اس کی خوشنودی ورضا جوئی اور تعظیم کے لئے بعض حلال چیزوں کو حرام سمجھنا اور معاملہ بھی حرام والا کرنا اس خیال سے کہ اگر میں نے ان چیزوں کو دل میں حرام سمجھا اور معاملہ بھی حرام والا کیا تو غیر اللہ مذکور مال اور اولاد میں برکت ڈال دیں گے اور مصیبتیں ٹال دیں گے۔ یا میرے کام اللہ تعالی سے ضرور کرا دیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالی ان کی موڑ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نہیں سکتا اور اگر میں نے ان تحریمات کی اعتقادا یا عملا بجا آوری نہ کی تو وہ غیر اللہ مجھے نقصان پہنچائے گا۔ مشرکین عرب تحریمات غیر اللہ کے اس شرک میں بھی مبتلا تھے۔

﴿فرقہ قبوریہ اور تحریمات غیر اللہ﴾

زمانہ حال کا فرقہ قبوریہ کا بھی یہی حال ہے انھوں نے بھی کئی بزرگوں کے مزاروں کے گرداگرد حرم مقرر کر رکھا ہے وہاں کا درخت نہیں کاٹتے بلکہ اگر درخت خود بخود گر جائے اور ان کو لکڑی کی ضرورت ہو تب بھی اس کے قریب نہیں جاتے، بزرگوں کے نام پر جانور چھوڑتے ہیں ان کا دودھ نہیں پیتے ان پر سواری نہیں کرتے اگر وہ کسی کے کھیت میں جا پڑے تو اس کو بھگاتے نہیں اور اگر وہ کسی کا نقصان بھی کرے تو الٹا اس کو باعث نفع سمجھتے ہیں۔

حکم تحریمات غیر اللہ: کسی غیر اللہ کے تقرب کے لئے اس قسم کی تحریمیں کرنا اسے الٰہ بنانا اور اس کی عبادت کرنا ہے اس لئے شرک صریح ہے۔ قرآن پاک میں متعدد آیات میں اس شرک کا رد کیا گیا ہے، تفصیل ملاحظہ فرمائیں مقدمہ جواہر القرآن مرتبہ حضرت شیخ القرآنؒ۔

﴿شرک فی الیمین﴾

منها انهم كانوا يعتقدون في الناس ان اسماء مباركة معظمة وكانوا يعتقدون ان الحلف باسمائهم على الكذب يستوجب حرما في ماله واهله فلا يقدمون على ذلك ولذلك كانوا يستحلفون الخصوم باسماء الشركاء بزعمهم فنهوا عن ذلك ،وقال النبي ﷺ ﴿من حلف بغير الله فقد اشرك﴾ وقد فسره بعض المحدثين على معنى التغليظ والتهديد ،ولا اقول بذلك

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وانما المراد عندی الیمین المنعقدة والیمین الغموس باسم غیر الله تعالی باعتقاد ما ذکرنا۔

ترجمہ: اور شرک کی ان صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ لوگ بعض انسانوں کے بارے میں عقیدہ رکھتے تھے کہ ان کے نام متبرک اور محترم ہیں اور وہ یہ بھی عقیدہ رکھتے تھے کہ ان کے ناموں کی جھوٹی قسم کھانا اولاد اور مال کے نقصان کا باعث ہے۔ پس وہ اس پر اقدام نہیں کرتے تھے اور یہی سبب تھا کہ وہ جھگڑوں کے موقع پر ان کے حسب گمان اللہ کے ان ساجھیوں کے ناموں کی فریق مخالف کو قسم کھلایا کرتے تھے پس ان کو اس منع کیا گیا اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے خدا کے ساتھ شرک کیا اور بعض محدثین نے اس حدیث کو تغلیظ وتہدید پر محمول کیا ہے اور میں اس کا قائل نہیں ہوں میرے نزدیک حدیث کی مراد اس اعتقاد سے جو ہم نے ذکر کیا غیر اللہ کے نام کی یمین منعقدہ اور یمین غموس ہے۔

تشریح شرک فی الیمین: شرکیہ عقیدہ کے تحت (غیر اللہ کے لئے غیب دانی وتصرفات مافوق الاسباب یا شفاعت قہری کا عقیدہ رکھ کر) کسی ہستی کے نام کی قسم کھانا اور یہ نظریہ رکھنا کہ اگر میں نے اس کی قسم میں جھوٹ کہا یا اس کی قسم توڑ دی تو یہ ہستی چونکہ غیب دان اور متصرف فی الامور ہے اس لئے میرے اس فعل پر ناراض ہو کر میری جان، مال، اولاد میں نحوستیں اور بربادی ڈال دے گی پھر اس قسم کی دو صورتیں ہیں (۱) لسانی: یعنی پیر کی قسم، مخلے کی قسم، تعزیہ کی قسم، قبر کی قسم، علیؓ کی قسم، ولی کی قسم، وغیرہ (۲) عملی: یعنی عملاً حلف اٹھاتا ہے مثلاً اس کو کہا جاتا ہے کہ فلاں غیر اللہ کی طرف منسوب چیز قبر، مزار، عبادت خانہ کی جگہ پر یا مزار کی طرف منہ کر کے یا تالے کو ہاتھ لگا کر کہہ دے کہ میں نے فلاں کام نہیں کیا یا نہ کروں گا یا مال مزار پر رکھتے ہیں اگر تیرا ہے تو اس کو یہاں سے اٹھا لے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مذہب مشرکین سابقہ: مشرکین عرب کا بعینہ یہی مذہب تھا اور وہ اسی شرکیہ عقیدہ کے تحت اپنے معبودوں کی خوشنودی اور رضا جوئی کی خاطر ان کے نام کی قسمیں کھاتے اور ان کے ڈر کی وجہ سے نہ تو ان کے نام کی جھوٹی قسم کھاتے اور نہ ہی ان قسموں کو توڑتے بلکہ اپنے مخالفین سے بھی اپنے معبودوں کی حلف لیا کرتے تھے۔

حکم: مذکورہ نظریہ شرکیہ کے تحت مخلوق کی کسی ہستی کی قسم اٹھانا شرک ہے اور اس ہستی کو معبود ٹھہرانا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے:

سمع ابن عمرؓ رجلا یقول لا والکعبۃ فقال له ابن عمر انی سمعت رسول الله ﷺ یقول من حلف بغیر الله فقد اشرك (ابو داؤد: ص ۱۰۷، ج:۲) وفی روایة فقد کفر اشرك (ترمذی: ص ۱۸۵، ج:۱)

یعنی حضرت ابن عمرؓ نے ایک آدمی سے سنا کہ کہہ رہا تھا کہ کعبہ کی قسم تو آپؓ نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کی قسم نہ کھایا کر) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس کسی نے غیر اللہ کی قسم کھائی بلا شک وشبہ اس نے شرک کیا۔ اور ایک روایت میں ہے کل یمین یحلف بها دون الله شرك (مستدرک: ص ۱۸، ج:۱) یعنی ہر وہ قسم جس میں کسی غیر اللہ کے نام کی قسم کھائی جائے وہ شرک ہے۔ تفصیل ملاحظہ فرمائیں: التعلیق الفصیح از علامہ کا ندھلویؒ: ص: ۱۱۳، ج:۴، طیبی شرح مشکوۃ: ص:۲۱، ج:۷، قسطلانی شرح بخاری: ص ۳۶۱، ج:۷، فتح الباری: ص ۳۳۶، ج:۱۲۔

فائدہ: شرکیہ عقیدہ سے خالی ہو کر کسی مخلوق کی قسم اٹھانا تشابہ بالمشرکین کی وجہ سے ناجائز ہوگا لیکن شرک نہیں ہوگا۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿فرقہ قبوریہ اور شرک فی الیمین﴾

دور حاضر کا فرقہ قبوریہ عقیدہ شرکیہ کے ساتھ (یعنی غیر اللہ کے لئے غیب دانی اور مافو ق الاسباب تصرفات کا عقیدہ رکھتے ہیں) پیروں، فقیروں اور ان کی طرف منسوب چیزوں قبروں، مزاروں اور تعزیہ، تابوتوں کی جو قسم اٹھاتے ہیں یہ بعینہ مشرکین عرب والا شرک ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک

﴿تائیدات﴾

تائید: علامہ محمد کامل طرابلسی حنفیؒ فرماتے ہیں:

ولا یخفی ما حصل لکثیر من العوام بسبب تعظیم قبور الاولیاء وارخا ء الستور علیها من الضرر العظیم فی اعتقادهم فانهم یعتقدون فی الاو لیا ء التا ثیر مع الله تعالی حتی انهم ترکوا النذر لله تعالی وهو مشروع واکثروا من النذر للا ولیاء والتقرب الیهم وترکوا الحلف بالله تعالی حتی صار عند هم کالعدم ولا یتحا سرون علی الحلف بهم لا عتقادهم ان من حلف بولی حا نثا یضره فی بد نه وما له واولاده وهذا من الشرك العیاذ با لله تعالی والمصیبة العظیمة فی فقیا ء القری فانهم یا مرون العوام عند توجه الحلف علیهم با لحلف با لولی ویقولون ان فیه اظهار الحق فا نظر کیف یتوسلون الی اظهار الحق الدنیوی بضیا ع الدین من اصله فلا حول ولا قوة الا با لله تعالی والعبد الفقیر لا ینکر ولایة الا ولیاء وکراما تهم نفعنا الله تعالی بهم وبا سرارهم ولکن احذر من اعتقاد انهم یؤثرون مع

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اللہ تعالی ومما یو صل الی ذالك من الحلف بغیرہ تعالی (فتاوی کا ملیہ:ص ۲۶۴)

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ قبور اولیاء کی تعظیم اور ان پر غلاف ڈالنے کی وجہ سے بہت سارے عوام کے اعتقاد میں جو ضرر عظیم پہنچا ہے وہ پوشیدہ نہیں ہے کیونکہ وہ اولیاءؒ کے حق میں عقیدہ رکھتے ہیں تصرف کرنے کا۔ اللہ تعالی کے ساتھ حتی کہ انھوں نے اللہ تعالی کی نذر ومنت جو شرعا ثابت ہے اس کو چھوڑ دیا ہے اور اولیاءؒ کے تقرب کے لئے ان کی منتیں بہت دیا کرتے ہیں اور اللہ تعالی کی قسم کو انھوں نے ایسا بالکلیہ چھوڑ دیا ہے کہ وہ ان کے ہاں کالعدم ہو چکی ہے اور ولیو ں کی جھوٹی قسم پر یہ لوگ جرأت نہیں کرتے اس لئے کہ ان کا عقیدہ ہے کہ جو شخص ولی کی جھوٹی قسم اٹھاتا ہے تو وہ ولی اس کے بدن اور مال اور اولاد میں نقصان پہنچاتا ہے اور پناہ بخدا یہ شرک ہے اور دراصل یہ مصیبت عظیمہ دیہاتی ملاؤں میں ہے کہ جب عوام پر قسم آتی ہو تو وہی ان کو حکم کرتے ہیں بزرگوں کی قسمیں اٹھانے کا اور وہ ملاں کہتے ہیں کہ اس کے سبب سے آدمی کا حق مالی ظاہر ہو جاتا ہے پس دیکھ لو کہ دین کو بنیاد سے برباد کرنے کو دنیوی حق کے حا صل کرنے کا ذریعہ بنا رہے ہیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ تعالی اور یہ بندہ فقیر اولیا ءؒ کی ولایت اور کرامتوں کا منکر نہیں ہے۔ اللہ تعالی ہمیں ان کے ساتھ اور ان کے اسرار مقدسہ کے ساتھ نفع عطا فرما دے لیکن میں ڈراتا ہوں لوگوں کو ولیوں کے حق میں تصرف کرنے کا عقیدہ رکھنے سے اور غیر اللہ تعالی کی قسمیں اٹھانے سے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿شرک فی الحج﴾

ومنها الحج لغير الله تعالى وذالك ان يقصد مواضع متبركة مختصة بشركا ئهم يكون الحلول بها تقربا من هولا ء فنهى الشرع عن ذالك وقال النبى ﷺ لا تشد الرحال الا على ثلاثة مساجدا

ترجمہ: شرک کی ان صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ غیر اللہ کا حج کرنا اور وہ یہ ہے کہ ان مقامات کا قصد کیا جائے جن کو لوگ اپنے مزعومہ معبودوں کی مخصوص متبرک جگہیں تصور کرتے ہیں ان جگہوں میں اترنا ان معبودوں کا تقرب ہوتا ہے پس لوگ اس سے روکے گئے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف۔

تشریح شرک فی الحج:

کسی غیر اللہ کے متعلق شرکیہ عقیدہ کے تحت اس کی قبر یا اس کی طرف منسوب شدہ مقامات کی زیارت کے لئے دور دراز سے سفر کر کے جانا اور وہاں جا کر افعال حج کے مشابہ افعال کرنا جس طرح حجاج اللھم لبیک کے نعرے لگاتے ہیں اسطرح ان بزرگوں کے نام کے نعرے لگاتے رہنا پھر وہاں پہنچ کر قبر وغیرہ کا طواف کرنا چوکھٹ کو چومنا اور سجدہ کرنا مقبرہ کی دیواروں کے ساتھ سینہ اور منہ ملنا غلاف کو سر پر رکھ کر زاریاں کرنا مرادیں مانگنا بچوں کے یا اپنے سر منڈوانا جس کو دیہاتی لوگ جھنڈا اتروانا کہتے ہیں اور جاتے ہوئے اناگھڑ ساتھ لے جانا وہاں جا کر بزرگ کے تقرب کے لئے ذبح کر کے لوگوں میں تقسیم کرنا اس نظریہ کے ساتھ کہ یہ افعال جس بزرگ کی تعظیم کے لئے کر رہا ہوں وہ خوش ہو کر جان، اولاد اور مال میں برکتیں ڈال دے گا، مشکلات حل کر دے گا یا مشکلات و مصائب

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اللہ تعالیٰ سے ٹلوا دے گا۔

﴿مذہب المشرکین﴾ مشرکین عرب کا ایک شرک یہ تھا کہ وہ بھی شرکیہ عقیدہ کے تحت اپنے معبودوں کے تقرب اور خوشنودی کی خاطر سفر کرتے ان کا احرام باندھ کر ان کا حج اور زواری کرتے۔ پھر وہاں جا کر افعال مخصوصہ ادا کرتے مثلاً سر منڈواتے، طواف کرتے، اعتکاف کرتے، جانور ذبح کرتے، ہدایا اور نذر و نیاز ان کی وہاں ادا کرتے۔ دیکھیں بخاری: ص ۷۲۰، ج: ۲، صراط مستقیم: ص: ۳۱۳ از شیخ الاسلام ابن تیمیہ۔

﴿حکم﴾

شرع محمدی میں یہ کام مخلوق کی کسی ہستی کے لئے کرنا اس ہستی کو الٰہ بنانا ہے لہذا حقیقی شرک اور اصلی کفر ہے اگرچہ ایسا کرنے والا انسان اپنے اس فعل کو حج کا نام نہ دے اور کوئی اور نام رکھ لے مثلاً زواری وغیرہ۔

فرقہ قبوریہ اور حج غیر اللہ:

زمانہ حال کے فرقہ قبوریہ اور رافضیہ اس شرک میں بھی ایک دوسرے سے سبقت کرتے دکھائی دیتے ہیں، روافض کا کربلا اور شاہ نجف کی زواری میں اور فرقہ قبوریہ کا اپنے بزرگوں کے قبور اور ان کے مزارات کی زیارت میں عقیدہ اور عمل بعینہٖ وہی ہے جو مشرکین کا اپنے معبودوں اور حج میں ہوتا تھا یعنی جس طرح وہ لوگ انبیاءؑ، اولیاءؒ وغیرہم کے بارے میں غیب دانی اور تصرف مافوق الاسباب یا شفاعت قہریہ کا نظریہ قائم کر کے افعال حج عمل میں لاتے تھے۔ آج کے غالی مشرک قبر پرست اور تعزیہ پرست بعینہٖ وہی عقیدہ اور عمل اختیار کیے ہوئے ہیں، تشابہت قلوبھم۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿تائید مزید﴾

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ بدور بازغہ میں فرماتے ہیں:

فقد رأينا رجالا من ضعيفي المسلمين يتخذون الا حبار والرهبان اربابا من دون الله و يجعلون قبو رهم مساجد و يحجون الى قبو رهم واثارهم واتلاهم كما كان اليهود والنصارى يفعلون ذالك (البدور البازغه:ص: ۱۲۵)

ترجمہ: پس تحقیق دیکھا ہم نے بہت سے کمزور عقیدہ کے نام نہاد مسلمانوں کو کہ احبار رہبان کو اللہ تعالیٰ کے سوا رب اور انکی قبروں کو سجدہ گاہ بناتے اور ان کی قبور، نشانات اور ٹیلوں کی طرف حج کو جاتے ہیں جس طرح یہود و نصاریٰ کرتے تھے۔

نوٹ ضروری: شرکیہ عقیدہ سے خالی ہو کر قبور انبیاءؑ و صالحین اور ان کی طرف منسوب جگہیں، اور چیزوں کی طرف دور دراز سے سفر کر کے جانا جائز ہے یا نہیں اس میں علمائے اسلام کا اختلاف ہے اور یہ ایک خالص علمی مسئلہ ہے جس کا بیان حدیث لا تشد وا الرحال کے تحت شروحات حدیث میں دیکھا جا سکتا ہے۔

﴿شرک فی التسمیہ﴾

ومنها انهم كانوا يسمون ابنا ئهم عبد العزى وعبد الشمس ونحو ذالك فقال الله تعالى هو الذى خلقكم من نفس واحدة وجعل منها زوجها ليسكن اليها فلما تغشاها الاية ------ فثبت فى احاديث لا تحصى ان النبى ﷺ غير اسماء اصحابه عبد العزى و عبد الشمس ونحوهما الى عبد الله و عبد الرحمن

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وما اشبههما فهذه اشباح وقوالب للشرك نهى الشارع عنها لكونها قوالب له والله اعلم

تشریح: شرک فی التسمیہ

شرکیہ عقیدہ کے تحت کسی غیر اللہ کے تقرب اور اس کی خوشنودی کے لئے اپنے یا اپنی اولاد کے ناموں میں اپنی عبدیت اور اپنی ذات کی بخشش کی نسبت اس ہستی کی طرف کرنا مثلاً عبدالعزیٰ، عبداللات، عبدالمسیح، عبدالعزیز، عبدالمصطفیٰ، علی بخش، پیر بخش، پیرداد، حسین بخش تاکہ وہ ہستی ہمارے اس فعل پر راضی ہو کر ہمارے اولاد، مال اور دیگر امور میں برکت ڈال دے۔ مشرکین مکہ کا بھی یہی مذہب تھا اور وہ اپنی اولادوں کے اسی قسم کے نام رکھا کرتے تھے اس لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک کو سب سے زیادہ تین نام پسند ہیں عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالرحیم یعنی جن میں عبدیت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔

حکم

شرکیہ عقیدہ (کسی غیر اللہ کو مافوق الاسباب متصرف فی الامور اور غیب دان سمجھ کر) کے تحت اس قسم کے نام رکھنا شرک فی العبادۃ ہے اور شرکیہ عقیدہ نہیں تو پھر شرک تو نہ ہوگا لیکن تشابہ بالمشرکین کی وجہ سے موجب فسق ضرور ہوگا۔ دیکھیں سورۃ الاعراف، فلما اتٰهما صالحا جعل له شركاء، الاية (س: الاعراف، رکوع: ۲۴)

فرقہ قبوریہ اور شرک فی التسمیہ

زمانہ حال میں فرقہ قبوریہ شرک فی التسمیہ میں بھی مشرکین عرب سے سبقت کرتا دکھائی دیتا ہے اگر آپ ان جاہل قبر پرستوں کے نام دریافت کریں تو پیراں دتا، حسین بخش، علی بخش، عبدالمصطفیٰ وغیرہ ناموں کی بھرمار پائیں گے حتیٰ کہ فرقہ قبوریہ کے سربراہ اپنا اصل نام

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بدل کر عبدالمصطفیٰ کہنے پر نازاں ہیں اور اکثر تصانیف میں ذکر کرتے ہیں۔

علامہ علی قاریؒ فرماتے ہیں، واما اشتهر من التسمية بعبد النبی فظاهره كفر ۔۔۔الخ (شرح فقه اکبر: ص ۲۳۸) علامہ عبدالحی لکھنویؒ لکھتے ہیں: استفتاء، کسی کا نام عبدالرسول یا عبدحسین وغیرہ رکھنا درست ہے یا نہیں، بینوا توجروا

جواب: ھوالمصوب ایسا نام جس میں اضافت عبد کی طرف غیر خدا کی طرف ہو شرعاً درست نہیں ہے اگرچہ اس قسم کے نام رکھنے سے حکم شرک نہ ہو بسبب احتمال اس کے کہ عبد سے مراد خادم و مطیع ہے۔ مگر بوئے شرک سے ایسا نام رکھنا خالی نہیں ہے قرآن وحدیث اس قسم کے نام رکھنے کی ممانعت پر دال ہے اور علمائے امت محمدیہ نے بھی جا بجا اس کی تصریح کی ہے۔ (مجموعۃ الفتاوی: ص ۲۹۶، ج: ۲)۔

﴿عبارات تحفۃ الموحدین از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ﴾

﴿اشراک فی العقیدہ﴾

وآں اینست کہ صفات پروردگار در پیراں و پیغمبراں یا جن و پری یا ملائکہ یا دیگر مخلوقات ثابت کند اگرچہ اندک باشد مثلاً تصرف در زمین و آسماں پس ہر کہ بداند کہ انبیاء یا ملائکہ یا دیگر غیر اللہ را اختیار است کہ آب از آسماں بیارند دانہ از زمین برآرند یا کسے را اولاد دہند یا بکشند یا کور و کر بکنند یا ضرور رے دیگر برسانند یا رزق و مال و دولت دہند پس صاحب ایں عقیدہ مشرک است۔

ترجمہ: اشراک فی العقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اوصاف (رزق و روزی دینا اولاد عطا کرنا، زمین و آسمان میں تصرف کرنا) پیر و پیغمبر جن و پری فرشتوں یا اور مخلوق میں ثابت کریں۔ اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔ پس جو شخص اس بات کا اعتقاد کرلے کہ انبیاء یا ملائکہ یا کوئی اور اللہ تعالیٰ کے سوا آسمان سے پانی برسانے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

میں، زمین سے دانہ نکالنے، کسی کو اولاد دینے یا مار ڈالنے یا اندھا بہرہ کرنے یا دوسرے کو ضرر و نقصان پہنچانے یا رزق و دولت دینے کا اختیار ہے تو ایسا عقیدہ رکھنے والا مشرک ہے۔ (تحفۃ الموحدین از حضرت شاہ ولی اللہؒ: ص:۱۱)

﴿مسئلہ شرک فی الدعاء﴾

ندا غیر اللہ کفر است: پس ندا کردن غیر اللہ را کہ فلاں حاجت من برآر کفر محض است کہ بے فرماید ایاک نعبد وایاک نستعین، خاص ترا عبادت مے کنیم و خاص از تو مدد مے خواہیم، بیت

من از آدم مدد نمے خواہم
غیر حق نیست سوئے کس راہم

ترجمہ: ندا غیر اللہ کفر ہے۔ پس اللہ کے سوا کسی اور کو بایں طور پکارنا۔ کہ اے شخص میری حاجت روا کر خالص کفر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "ایاک نعبد و ایاک نستعین" یعنی "ہم خاص تجھی کو پوجتے اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں" شعر۔ میں آدمی سے مدد نہیں چاہتا۔ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف میری راہ نہیں ہے۔

﴿شرک فی التصرف﴾

﴿تصرف در کائنات خاصۂ الٰہیہ است﴾

رسول اللہ ﷺ کہ محض برہمونی بسوئے حق آمدہ بود بحق ادے فرماید۔ انك لا تهدی من احببت ولكن الله يهدی من يشاء (القصص) "تو ہدایت نے کنی ہر کرا دوست داری ولیکن خدا ہدایت میکند ہر کرا مے خواہد"۔ معلوم شد کہ سوائے او تعالیٰ ہدایت ہم بدست کسے دیگر نیست وعلیٰ ہذا القیاس کدام اولیاء وانبیاء وملائکہ را بروز قیامت دخلے و تصرفے نخواہد شد تا کسے را بجنت ببرند و کسے را بدوزخ چنانچہ او تعالیٰ مے فرماید یوم لا تملك نفس

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

لنفس شیئا والامر یومئذ للہ (الانفطار) ''مالک نخواہد شد کسے از کسے در ہیچ چیز و حکم آں روز و ردست خدا است'' بروز قیامت مادر و پدر اولاد را نخواہند پرسید و اولاد روئے مادر و پدر نخواہند دید و استاداں از شاگرداں بیگانہ خواہند شد و پیراں از پیش مریداں روانہ متبوعان از تابعان بیزار خواہند گشت و تابعان با متبوعان در کار زار۔

ترجمہ: تصرف صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ جناب رسول ﷺ کے باب میں جو صرف خلق ہی کی ہدایت کے واسطے حق کی طرف سے آئے تھے ارشاد فرماتا ہے۔ انك لا تهدی من احببت ولكن الله يهدی من يشاء (القصص) ''یعنی اے محمد تم جس کو چاہو راہ نہیں لگا سکتے لیکن خدا جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے'' معلوم ہوا کہ خدا کے سوا اور کسی شخص کے ہاتھ میں ہدایت کی باگ نہیں ہے علی ہذا القیاس کسی نبی اور ولی اور فرشتے کو قیامت میں کسی قسم کے تصرف اور دخل کی گنجائش نہیں ہوگی۔ تاکہ کسی کو جنت اور کسی کو دوزخ میں لے جائے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ یوم لاتملك نفس لنفس شيئا والامر يومئذ للہ ''یعنی قیامت کے دن کوئی کسی کا کسی چیز میں مالک نہ ہوگا۔ اس دن ہر چیز کا حکم خدا ہی کے لیے ہوگا۔'' قیامت کا دن ایسا ہولناک ہوگا۔ کہ ماں باپ اولاد کو نہ پوچھیں گے اور اولاد ماں باپ کا منہ نہ دیکھیں گے۔ استاد شاگردوں سے بیگانے ہوں گے۔ پیر مریدوں کے سامنے سے چلتے بنیں گے۔ دنیا میں جن کی پیروی کی جاتی ہے وہ اپنے فرمانبرداروں سے بیزار ہوں گے۔ اور فرمانبردار لوگ ان سے جن کی یہ اطاعت کرتے تھے لڑیں گے۔ (تحفہ: ص: ۱۲)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿شرک فی العلم﴾

علم غیب خاصۂ خدا است حاصل آنست کہ پیغمبر خدا ﷺ باوجود ویکہ رسول اند طاقت ندارند کہ منفعتے بجان خود برسانند وخود را از ضرر باز دارند ونیز حق تعالیٰ فرمود کہ بگو اے محمدؐ! کہ من علم غیب ہرگز نمی دانم۔ ایں محض خاصۂ خدا است اگر من دانستے علم غیب را ایں منفعت بسیار جمع کردمے وہیچ ضرر بمن نرسیدے مثلاً اگر دانستے کہ اسپ من فردا خواہد مرد بدست کافرے فروختے واگر دانستے کہ بروز جنگ احد شکست خواہد شد آں روز جنگ نکردمے۔ مارا چندانکہ شایاں مے دانید کہ پیغمبر ماہر گز کہ یادمے کنیم بے شنود وہر چیز آئندہ یا غائب از نظر راے داند غلط محض است۔ من ازیں قسم نیستم کار من ترسانیدن از عقوبت الٰہی و مژدہ دادن از نعمت ہائے غیر متناہی است۔ فقط آں کساں را کہ سخن ما باور مے دارند کس نے داند کہ پس پشت ما چیست وشام چہ ظاہر خواہد شد ونیز بآیۂ دیگر مے فرماید۔ ولا یحیطون بشئیٍ من علمہ الا بما شاء واحاطہ نے کند مردماں ہیچ چیز کہ علم خدائے است۔ مگر ہماں قدر کہ خدائے خواست معلوم شد کہ ہر چند در علم پروردگار است غایت از نظر بندہ است وہیچ چیز ازاں بندہ را معلوم نمی شود مگر قدر کہ خدا خواہد ہماں قدر علم مے دہد پس ایں ہم باختیار خداست نہ باختیار بندہ تا ہر چہ بخواہد فہمد۔ (تحفہ: ص:۱۸)

ترجمہ: علم غیب خاصہ باری تعالیٰ ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ باوجود یہ کہ خدا کے رسول ﷺ ہیں۔ مگر تب بھی اپنی جان کو نفع پہنچانے اور ضرر سے باز رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ نیز حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمدؐ! تم کہدو کہ میں ہرگز علم غیب نہیں جانتا۔ یہ تو محض خدا کا خاصہ ہے اگر میں علم غیب جانتا تو بہت بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے کوئی بھی نقصان نہ پہنچتا۔ مثلاً اگر میں جانتا کہ کل میرا گھوڑا مر جائے گا۔ تو اسے کسی کافر کے ہاتھ بیچ ڈالتا۔ اور اگر مجھے علم ہوتا ہے کہ جنگ احد میں شکست ہوگی۔ تو اس روز جنگ نہ کرتا تم جو ہمارے

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ساتھ یہ اعتقاد رکھتے ہو کہ جس وقت ہم اپنے پیغمبر کو یاد کرتے ہیں۔ وہ سن لیتا ہے اور ہر آنے والی چیز کو یا جو نظر سے غائب ہے اسے خوب جانتا ہے محض غلط اور ہیچ ہے میں اس قسم کا آدمی نہیں ہوں میرا کام تو عذاب الٰہی سے ڈرانا اور غیر متناہی نعمتوں کی خوشخبری سنانا ہے۔ اور یہ بھی صرف انہیں لوگوں کو جو ہماری باتوں پر یقین رکھتے ہیں کوئی اتنا بھی نہیں جانتا (بغیر اللہ تعالیٰ کے بتلائے کے) کہ ہماری پیٹھ کے پیچھے کیا ہے اور شام کو کیا ظاہر ہوگا نیز دوسری آیت میں فرماتے ہیں۔ ولا یحیطون بشئیٍ من علمه الا بما شآء کہ آدمی خدا کے علم میں سے کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر اسی قدر کہ خدا نے چاہا۔ معلوم ہو کہ جو چیز خدا کے علم میں ہے وہ بندہ کی نظر سے غائب ہے اور اس میں سے بندہ کو کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکتا ہاں جس قدر خدا چاہتا ہے اتنا علم دے دیتا ہے پس یہ بھی خدا کے اختیار میں ہے کہ نہ بندہ کے اختیار میں کہ جو چاہے جان لے یعنی صفت غیب دانی کسی کو عطا نہیں کی جاتی البتہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو کسی غیب کی خبر پر مقربین کو مطلع کر دیتا ہے۔

شرک فی العبادۃ

فصل چہارم در بیان اشراک فی العبادت

باید فہمید کہ تعظیماتے کہ برائے حق تعالیٰ مقرر کردہ اند آں را عبادت مے گویند اگر آں تعظیم را شارع مقرر فرمودہ و اگر جماعت دیگر مقرر کردہ باشد ملحق بعبادت مے نامند پس تعظیمے کہ خدائے تعالیٰ را بجاے آرند بہ مخلوق نہ باید کرد کہ مے فرماید: ولا تجعلو الله اندادًا وانتم تعلمون (البقرہ) ''پس مگر دانید برائے خدائے تعالیٰ ہمسران در عمل باوجودیکہ شما مے دانید۔ کہ کسے ہمسر خدائے تعالیٰ نیست'' یعنی شما یاں در عقیدہ خود کسے را برابر بمرتبہ خدا نمے دانید۔ لیکن در تعظیمات برابر مے کنید از وقت آدم تا ایں دم بایں طور کافرے پیدا نشدہ کہ دو خدا گفتہ باشد یا کسے مخلوق را در مرتبہ برابر خدائے تعالیٰ دانستہ باشد

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

درعلم خود لیکن ہمیں قدرے دانند کہ بزرگاں را بسبب قرب درکارخانہ الٰہی دخلے است بسبب کثرت ریاضت اند کے از صفات باری تعالیٰ درانیاں پیدا گشتہ، مثلاً پروردگار ما بیشمار پیدا ے تواند کرد، ایں بزرگاں اگر خواہند یک دو شخص را پسر بخشند و اگر پروردگار تمام عالم زمین را مقہور و معذب تواند کرد، ایں بزرگاں کسے را بخدمت شاں بے ادبی کند البتہ چیزے لے ضرر رسانیدن ے توانند چوں باعتقاد و مرداں ایں ظن فاسد مستقر شدہ است ہمیں سبب تعظیمات بزرگاں خارج از حد بجاے آرند و در تحصیل رضائے ایشاں بسیار کوشی ے نمائند و ہمیں است شرک باللہ کہ آنرا مردود کردہ اند۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء (النساء) "بیشک خدا تعالیٰ نمے بخشد آں را کہ شریک کند بخدا او ے بخشد کمتر ازیں ہر کس را کہ ے خواہد" کہ بہ تعظیم خدا دیگرے را شریک کند باید کہ دست افسوس بر سر زند و امید نجات آخرت از دل رہا سازد، تعظیماتے کہ در شرع برائے خداست یعنی عبادتے ہر چند کہ بسیار است اندو چار ازاں بیان ے کنم تا دیگراں را بر دے قیاس نمایند۔

ترجمہ: سمجھنا چاہیے کہ جو بزرگی اور تعظیم حق تعالیٰ کیواسطے مقرر کی ہے اسے عبادت کہتے ہیں اگر یہ تعظیم شرع نے مقرر فرمائی ہے اور اگر کسی اور جماعت نے مقرر کی ہے تو اس کا تعلق بہ عبادت نام رکھتے ہیں پس جو تعظیمیں کہ خاص خدا تعالیٰ کے واسطے بجالاتی ہیں۔ وہ مخلوق کو کرنی نہ چاہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ولا تجعلو اللہ اندادً وانتم تعلمون۔ یعنی "خدا تعالیٰ کے لیے کسی کام میں ہمسر نہ بناؤ باوجودیکہ تم جانتے ہو کہ اللہ کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔" مطلب یہ ہے کہ اے لوگوں! اگر تم اپنے عقیدہ میں خدا کے مرتبہ کے برابر کسی اور کو نہیں جانتے ہو تعظیم و بزرگی میں اس کے برابر اوروں کی بھی کرتے ہو۔ آدمؑ سے لیکر اس وقت تک کوئی کافر ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے دو

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اللہ مانے ہوں یا اپنے علم و اعتقاد میں کسی مخلوق کو اللہ کے برابر مرتبہ میں جانا ہو مگر اس قدر جانتے تھے کہ بزرگوں کی تقریب کی وجہ سے اللہ کے کارخانہ میں کچھ دخل ہے اور کثرت ریاضت کی وجہ سے اللہ کی صفات میں سے کچھ ان میں بھی پیدا ہو گئی ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ اگر بیشمار آدمی پیدا کر سکتا ہے۔ تو یہ بزرگ اگر چاہیں۔ تو ایک دو آدمیوں کو بیٹا بخش سکتے ہیں۔ اور اگر خدا تعالیٰ سارے جہان کو عذاب و قہر میں مبتلا کر سکتا ہے۔ یہ بزرگ اس شخص کو جو ان کی خدمت میں بے ادبی کرے بالضرور کوئی نہ کوئی ضرر پہنچا سکتے ہیں۔ چونکہ آدمیوں کے اعتقاد میں یہ فاسد خیال خوب مستحکم اور مضبوط ہو گیا ہے۔ اسی وجہ سے وہ بزرگوں کی بزرگیاں حد سے زیادہ بجا لاتے ہیں اور ان کی رضامندی حاصل کرنے میں بیحد کوشش کیا کرتے ہیں پس اسی کو شرک باللہ کہتے ہیں جس کا قرآن میں رد ہوا ہے۔ کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء۔ یعنی "جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کی بخشش نہیں کرتا اور اس کے علاوہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے پس جو شخص خدا تعالیٰ کی بزرگی میں اوروں کو شریک کرے اسے افسوس کے ہاتھ سے سر پیٹنا اور اخروی نجات کی ہوس دل سے نکال ڈالنی چاہیے۔ شرع شریف میں جو تعظیمیں کہ اللہ کے لیے نہیں۔ یعنی عبادت ہر چند کہ وہ بے شمار ہیں مگر میں ان میں سے دو چار بیان کرتا ہوں تا کہ اوروں کو ان پر قیاس کر لیں۔

ارکان نماز

ازاں جملہ است ارکان صلوٰۃ کہ برائے دیگراں نباید کرد کسے کہ غیر اللہ را سجدہ کند کافر گردد، کسے فرمایا:

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

واسجدو الله الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون ۔ (حم سجدہ) ''وسجدہ کنید برائے خدا کہ پیدا کردہ است آنہارا اگر بستید شما کہ ہموں خدارا عبادت مے کنید۔ وارکعوا مع الراکعین رکوع قدرا تعظیما خم کردکنید بارکوع کنندگان'' ہر کہ پیش غیر خدا رکوع کرد یعنے بصفت رکوع قدرتعظیما خم کرد بشرک افتاد وقوموا للہ قانتین ۔(البقرہ) ''وایستادہ شوید برائے خدا فرمانبردار'' یعنے دست بستہ وبا ادب بر پا استادن پیش غیر خدا شرک است وحیث ماکنتم تولوا وجوھکم شطرہ (البقرہ) ''وہرجا کہ باشید شما پس بگردانید روئے خودرا بطرف خانہ کعبہ'' پس وقت عبادت روئے گردانیدن ومتوجہ شدن بسوئے قبر بزرگاں تعظیماً سوائے بیت اللہ شرک است۔

غیر خدا کے لیے قیام رکوع، سجدہ شرک ہے۔ منجملہ ان کے نماز کے ارکان ہیں۔ جو دوسروں کے لیے کرنے نہ چاہئیں مثلاً جو شخص اللہ کے علاوہ دوسرے کو سجدہ کرے گا۔ کافر ہو گا کیونکہ اللہ فرماتے ہیں واسجدو اللہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون۔ یعنی اللہ ہی کو سجدہ کرو جس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ اگر تم اللہ ہی کی عبادت کرتے ہو'' اور فرمایا وارکعوا مع الراکعین یعنی ''رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو'' پس جس نے غیر اللہ کے سامنے رکوع کیا۔ یعنی رکوع کی طرح تعظیم کی غرض سے قد کو خم کیا۔ وہ ضرور شرک کے گڑھے میں پڑا اور فرمایا: وقوموا للہ قانتین۔ ''اور کھڑے رہو اللہ کے فرمانبردار'' پس کسی کے سامنے ہاتھ باندھ کر پاؤں کے بل باادب کھڑا ہونا شرک ہے اور فرمایا۔ وحیث ماکنتم فولوا وجوھکم شطرہ۔ ''جہاں کہیں تم ہو تو اپنے مونہوں کو خانہ کعبہ کی طرف پھیرو'' پس عبادت کے واسطے بیت اللہ کے علاوہ بزرگوں کی قبر کی طرف تعظیماً متوجہ ہونا اور منہ کرنا شرک ہے۔

دعاء از غیر اللہ: وہم چنیں است دعا کردن از غیر اللہ کہ مے فرماید۔ ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب لہ الیٰ یوم القیمۃ وھم عن دعائھم

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

غافلون ۔ (الاحقاف) ''کدام گمراہ تر است ازاں کسانیکہ ندا ے کند سوائے خدا آں شخص را کہ قبول نخواہد کرد او را و آنہا کہ از ندا کردنش غافلانند'' یعنی از ایں قوم زیادہ تر گمراہ نیست کہ مردگان یا دیگر غیر اللہ را ندا ے کنند و ایشاں ہرگز جواب ایں گمراہاں نے دہند ے و اند کہ ایشاں ے شنوند بلکہ ایشاں بے خبر اند از ندا کردن و فریاد بر آوردن ایں گمراہاں۔

ترجمہ: غیر اللہ کو پکارنا۔ اور اسی طرح غیر اللہ سے دعا مانگنا بھی شرک ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے ومن اضل ممن یدعو ا من دون اللہ من لا یستجیب لہ الیٰ یوم القیمۃ وھم عن دعائھم غافلون ۔ یعنی ''کون گمراہ زیادہ ہے اس شخص سے کہ اللہ کو چھوڑ کر ایسی ہستیوں سے دعا مانگتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہیں کر سکتیں'' کیونکہ وہ ہستیاں ان کی دعا سے محض بے خبر ہیں مطلب یہ ہے کہ اس قوم سے بڑا گمراہ کون ہو سکتا ہے؟ جو مردوں یا کسی اور کو اللہ کے سوا پکارے۔ ''وہ (ہستیاں) ان گمراہوں کو ہرگز جواب نہیں دے سکتیں۔ یہ لوگ جانتے ہیں کہ وہ سن رہے ہیں۔ حالانکہ وہ ان گمراہوں کی دعا، پکار اور فریاد سے محض بے خبر ہیں۔

اموات کی پکار

''یارسول اللہ'' ''یا غوث'' ۔ مردمانیکہ ے گویند یارسول اللہؐ و یا علیؓ و یا غوث الاعظمؒ و یا حسنینؓ و یا فاطمہؓ، اے خواجہ و یا پیر احوال خود را زیں آیہ کریمہ ملاحظہ فرمائید انک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء (النمل) ''بیشک تو شنوانے کنی مردہ را و شنوا نے کنی کر را'' یعنے در باب شنیدن مردہ و کر برابر است وما انت بمسمع من فی القبور (الفاطر) نیستی تو اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم شنوا کنندہ آں شخص را کہ در قبر است''

ترجمہ: یارسول اللہ، یا غوث وغیرہ ناجائز ہے۔ جو آدمی کہ یارسول اللہ اور

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یا علیؓ اور یا غوث الاعظمؒ اور یا حسنین اور یا فاطمہ اور اے خواجہ اور اے پیر کہا کرتے ہیں (یعنی انہیں غیب دان اور متصرف فی الامور سمجھ کر پکارتے ہیں) وہ اپنے احوال کا اس آیہ کریمہ کے ساتھ موازنہ کر سکتے ہیں کہ انك لا تسمع الموتیٰ ولا تسمع الصم الدعاء یعنی" آپ ﷺ نہ تو مردوں کو سنا سکتے ہیں اور ہی نہ بہروں کو" "یعنی نہ سننے میں بہرے اور مردے برابر ہیں"۔ وما انت بمسمع من فی القبور ۔" اور نہ تم ان لوگوں کو سنا سکتے ہو جو قبروں میں ہیں۔"

فائدہ: کتاب "فاتحہ کا صحیح طریقہ" شائع کردہ دیوبند یوپی انڈیا" جس پر شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی" ، مفتی اعظم ہند حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب دہلوی ، مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع" سمیت ۱۴۲ اکابرین دیوبند کی تصدیقات موجود ہیں" میں ص: ۱۰۵ تا ۱۱۳ مردوں سے استمداد کے رد میں دلائل پیش کیے گئے ہیں اور حضرت عزیر، اصحاب کہف کے واقعات سے عدم سماع موتی پر استدلال کرتے ہوئے فتاوی غرائب کا حوالہ ذکر کیا گیا ہے۔

ص: ۱۱۰ پر فرماتے ہیں: "جس طرح اللہ تعالی حضرت آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے اور حضرت عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے پیدا کر سکتا ہے، درخت اور کنکریوں کو زبان اور آواز عطا فرما سکتا ہے اسی طرح جب چاہے کسی زندے کا کلام مردے کو سنا سکتا ہے البتہ قانون عام یہی ہے کہ مردے نہیں سنتے اور دنیا کے سب سے افضل و برتر انسان حضرت محمد ﷺ کے لئے بھی قانون عام یہی ہے۔ وہی اس آیت ربانی کے مخاطب ہیں اللہ تعالی کو سب کچھ اختیار ہے لیکن ہمارے یہاں لوگ قبروں پر جا کر مرحوم بزرگوں سے عرض معروض کرتے ہیں۔ ان سے مدد چاہتے ہیں انہیں اللہ کے یہاں سفارشی بنانے کی کوشش کرتے ہیں گویا انہوں نے مردوں مرحوم بزرگوں کے سن لینے کو تو خیر ممکن نہیں بلکہ امر واقع

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قرار دیا ہے۔ اور اسی ماننے کے تحت وہ جملہ افعال شرکیہ کرتے رہتے ہیں۔ (فاتحہ کا صحیح طریقہ: ص: ۱۱۰، دیوبند یوپی انڈیا)۔

﴿شرک فی الصوم﴾

روزہ: روزہ کہ از اعظم عبادت است اگر برائے غیر اللہ گیرند خواہ تمام روزہ خواہ نیم روزہ کافر مطلق خواہند شد۔

ترجمہ: روزہ جو ساری عبادتوں سے بڑی عبادت ہے اگر غیر خدا کے لئے رکھیں خواہ سارا روزہ یا آدھا کافر مطلق ہو جائیں گے۔

حج: ارکان حج کہ از اعظم عبادت است اگر بجائے دیگر ادا نماید کفر است صریح باید کہ گرد قبرے یا خانہ سوائے خانہ کعبہ نگردند کہ مے فرماید ولیطوفوا بالبیت العتیق (الحج) باید کہ طواف کنند بایں خانہ، قدیم و درمیان دو مکان سوائے صفا و مروہ نباید و جانورے راسوائے خدا تعالیٰ برائے دیگرے ذبح نباید کرد است سر تراشیدن و صورت زائران نمودن و دیگر ارکان حج نیز بریں قیاس باید کرد۔

ترجمہ: حج جو بڑی عبادت ہے اگر کسی اور کے واسطے ادا کرے گا صریح کفر میں مبتلا ہوگا خانہ کعبہ کے علاوہ کسی قبر یا گھر کا طواف نہیں کرنا چاہیے اور جانور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لئے ذبح نہیں کرنا چاہیے اسی طرح (عقیدہ شرکیہ کے ساتھ) سر منڈانا اور زیارت کرنے والوں جیسی صورت نہ بنانا چاہیے اور دوسرے ارکان حج کو اسی پر قیاس کر سکتے ہیں۔

﴿شرک فی الزکوۃ﴾

زکوۃ: وبہترین طاعات زکوۃ است وانفاق فی سبیل اللہ نقد و جنس و باطعام اگر بنام مردگاں و نیاز بزرگاں یا جن و پری و ملائکہ یا دیگر غیر اللہ باشد شرک است و خوردن آں طعام

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ناجائز قال اللہ تعالیٰ حرمت علیکم المیتۃ والدم و لحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ (المائدہ) ”حرام کردہ شد برشمایاں مردہ خوان وگوشت خوک وہر چیز کہ آواز کردہ شد برائے غیر خدا بہ آں چیز“ مثالش آنکہ در حضور بادشاہ رعیتے نذر پیش غلام پادشاہ برد با آنکہ بادشاہ خود موجود است پس لابد آں رعیت بمعرض عتاب سلطانی ہمی افتد و نذرش را نیز بر خاک ذلت مے اندازد و اگر آں غلام قبول کردہ باشد آں ہم بمحل غضب مے درآید و اگر انکار کردہ باشد نقصان بادنے رسد۔ پس آں نذر را کہ بر خاک ذلت افتادہ است، شخصے دیگر قصد گرفتن نماید۔ لابد بمقام غضب سلطانی درآید پس ظاہر شد کہ باوجود حاضر بودن آں ملک حقیقی اگر نقدے یا طعامے نذر غیر اللہ نماید گرفتن وخوردن آں ناجائز بود۔ دریں جزو زماں اکثر مرداں قرآن برائے تقرب مردگان میخوانند و طعام نذر بزرگاں مے دہند و نقد بنام غیر اللہ مے دہند چنانکہ ایں جملہ عبادت موحداں محض برائے خدا مے کنند۔

ترجمہ: اور تمام بندگیوں میں بہتر بندگی زکوٰۃ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال صرف کرنا ہے پس اگر کوئی نقد و جنس یا کھانا مردوں کے نام پر یا بزرگوں کی نیاز یا جن و پری اور فرشتے یا خدا کے رسول یا کسی اور کے واسطے ہونا شرک ہے اور اسکا کھانا جائز۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ یعنی تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے۔ حرام ہے“ مثال اس کی یوں سمجھئے کہ کوئی رعیت بادشاہ کے سامنے اس کے غلام کے پاس نذر لے گیا۔ باوجودیکہ بادشاہ خود موجود ہے پس ایسے وقت بالضرور وہ شخص غضب سلطانی کے محل میں پڑے گا اور بادشاہ اس کی اس نذر کو خاک ذلت پر ڈالے گا۔ پھر اگر یہ نذر غلام نے قبول کر لی ہے تو وہ بھی محل غضب بادشاہی ہوگا البتہ اگر غلام نے اس کے قبول کرنے سے انکار کیا ہے تو اس کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا پھر اس نذر کو جو ذلت

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کی خاک پر پڑی ہوئی ہے اگر کوئی اور لینے کا ارادہ کرے گا۔ تو وہ بھی ضرور غضب شاہی میں گرفتار ہوگا پس معلوم ہوا کہ باوجود ہونے اس حقیقی بادشاہ کے اگر کوئی نقد یا کھانا، غیر خدا کی نذر کرے۔ اس کا لینا اور کھانا بالکل ناجائز ہے۔ اس اخیر زمانہ میں مردوں کے تقرب کے واسطے قرآن پڑھنے اور کھانا بزرگوں کی نذر دیتے ہیں۔ اور نقدی غیر خدا کے نام پر صرف کرتے ہیں جیسا کہ موحد لوگ یہ سب عبادتیں محض اللہ تعالیٰ کے واسطے کرتے ہیں۔

﴿مشرکین کی دلیل﴾

اکابر پرستی: چوں مرد ماں سوال مے کنند کہ چرا مرتکب ایں امر شرک عظیم مے شود۔ عوام الناس جواب ہائے بیہودہ وکلمات جہالت برزبان مے آرند ومیگویند وبل نتبع ما الفینا علیه اباء نا (البقرہ) کلام شما قبول نکنیم" بلکہ عمل مے کنیم وپیروی مے نمایم آں چیزے راکہ جمع یافتہ ایم برآں پدران خودرا" یعنے از گفتہ شمار سوم جدو پدر نے گذاریم۔ مرد مانیکہ سابق مرتکب ایں امور شدہ اند ہیچ مصلحتے فہمیدہ باشد، بجواب ایشاں خدائے عزوجل مے فرماید اولو کان اباء هم لا یعقلون شیئاً ولا یهتدون (البقرہ) بگو" آبائے شما باشند کہ فہم نے کردند چیزے واد ہدایت نیافتہ باشند" بسوئے توحید چہ جائے تعجب است۔ یعنی فقط رواج آباء شما برائے محمود بودن آں عمل دلیل نیست، تعجب نہ کنید در گمراہی پدراں خود اگر چہ بظاہر دلق در برداشتہ باشند۔

نیاز بزرگاں۔ جب آدمی ان سے سوال کرتے ہیں کہ تم اس شرک عظیم کے کیوں مرتکب ہوتے ہو تو عوام الناس تو بیہودہ جواب دیتے ہیں اور جہالت بھرے کلمے زبان پر لا کر کہتے ہیں۔ بل نتبع ما الفینا علیه اباء نا۔ ہم تمہارا کہنا نہ مانیں گے" بلکہ جس چیز پر ہم نے اپنے باپ دادا کو جمع پایا ہے اسی پر عمل کریں گے۔" اور اسی کی پیروی پر جان دیں

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

گے یعنی تمہارے کہنے سے ہم اپنے باپ دادا کی رسمیں نہ چھوڑیں گے آخر پہلے لوگ بھی یہی کام کر کر گئے ہیں انہوں نے بھی تو اس کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت سمجھی ہی ہوگی اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اولو کانا اباء ھم لا یعقلون شیئا ولا یھتدون کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ''تم ان سے کہہ دو بھلا اگر تمہارے باپ دادا کسی بات کو سمجھتے ہوں اور توحید کی طرف راہ یاب نہ ہوں تو کیا تعجب کی بات ہے۔

فائدہ: مشرکین کی اس دلیل کا حشر دیکھنا ہو تو درج ذیل آیات کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ سورۃ الزخرف: آیت: ۲۲، ۲۴، المائدہ: آیت: ۱۰۴، البقرہ: آیت: ۱۷۰، المؤمنین: آیت: ۲۴، س: ھود: آیت: ۶۲، س: الشعراء، آیت: ۷۴، س: س، آیت: ۷۰ وغیر ذالک من الایات

﴿حقیقت شرک از مجالس الابرار﴾

یاد رہے کہ مجالس الابرار نامی کتاب علامہ زماں حضرت شیخ احمد رویؒ کی تصنیف لطیف ہے اور اس کتاب کی تصدیق فریق مخالف کے مستند بزرگ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے فرمائی ہے اور اس کا ترجمہ فقیہ وقت حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب دہلویؒ کے اہتمام سے ہوا ہے۔

تیرہویں مجلس اس بیان میں قبروں پر نماز پڑھنے اور قبروں سے مدد مانگنے اور ان پر چراغ اور موم بتیاں جلانا درست نہیں۔

قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کا مطلب اور آنحضرت رسول خداؐ کی لعنت۔ رسول خداؐ نے فرمایا کہ ''لعنت خدا کی یہود اور نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا'' یہ حدیث صحاح کی صحیح حدیثوں میں سے ہے اور حضرت ام المومنین عائشہؓ سے مروی ہے اور حضور ﷺ کا یہود و نصاریٰ کے لیے لعنت کی بددعا فرمانے کا یہ سبب ہے کہ وہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جہاں ان کے انبیاء دفن تھے یا تو اس لحاظ سے کہ ان کی قبروں کا سجدہ کرنا ان کی بڑائی کرنا ہے ان مقاموں پر نماز پڑھا کرتے تھے اور یہ کھلا شرک ہے اور اسی لیے نبی کریمؐ نے فرمایا کہ "خداوندا میری قبر کو بت نہ بنائیو کہ اس کی پرستش ہوا کرے"۔ یا اس خیال سے کہ وہ سمجھتے تھے کہ نماز پڑھتے وقت قبروں کی طرف منہ کرنا خدا کے نزدیک زیادہ تر قابل قبولیت ہے کہ اس میں دو باتیں ہیں اللہ کی عبادت اور انبیاء کی تعظیم اور یہ شرک خفی ہے اور اسی لیے رسول اللہؐ نے بھی اپنی امت کو قبروں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے تا کہ یہود و نصاریٰ سے مشابہت بھی نہ ہو اگرچہ دونوں کی نیتیں الگ الگ ہیں اور یہ فرمایا کہ تم میں سے پہلے جو امتیں تھیں وہ اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتی تھیں تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں بعض محققین نے کہا ہے۔ قبروں کی تعظیم بت پرستی کا پیش خیمہ ہے۔ کہ کسی متبرک مقام میں جہاں صلحاء کی قبریں ہوں نماز پڑھنا بھی اس ممانعت میں شامل ہے خصوصاً ایسی حالت میں کہ جب ان صلحاء کی تعظیم اس کی سبب ہو اس لیے کہ اس میں شرک خفی ہے کیونکہ نوحؑ کی امت میں بت پرستی کی ابتدا یوں ہی ہوئی تھی کہ لوگ قبروں پر بیٹھے رہتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں اس قول سے خبر دیتا ہے "نوحؑ نے کہا اے میرے پروردگار ان لوگوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے کی تابعداری کی جسکے مال اور اولاد نے نہیں بڑھایا مگر نقصان اور بڑا مکر کیا ہے اور کہتے ہیں کہ اپنے معبودوں کو نہ چھوڑیو اور ہرگز نہ چھوڑیو دکو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو"۔

ابن عباسؓ اور نیز اگلے لوگ کہتے ہیں کہ یہ سب حضرت نوحؑ کی قوم میں نیک لوگ تھے جب یہ مر گئے تو لوگ ان کی قبروں پر بیٹھنے لگے پھر ان کی صورتوں کے بت بنا لیے جب اس پر ایک زمانہ گزر گیا تو پھر ان کو پوجنے لگے اور یہی بت پرستی کی ابتدا ہے۔ ابن قیمؒ نے اپنی کتاب اغاثہ میں اپنے استاد سے نقل کی ہے کہ یہ ملت جس کی وجہ سے شارع نے قبروں کو مسجد بنانے سے منع فرمایا ہے اسی نے بتیروں کو شرک اکبر یا اس سے کچھ کم درجے کے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شرک میں مبتلا کر دیا ہے کیونکہ مرد صالح کی قبر کی شرک بہ نسبت درخت و پتھر کے شرک کے دل جلد قبول کر لیتا ہے۔ اسی لیے تم دیکھتے ہو کہ بہتیرے لوگ قبروں کے پاس روتے ہیں گڑگڑاتے ہیں اور عاجزی کرتے ہیں اور ایسی طرح دل سے عبادت کرتے ہیں کہ مسجدوں میں ویسی نہیں کرتے اور نہ صبح کے وقت کرتے ہیں اور قبروں کے پاس نماز پڑھ کر اور دعا کر کے اتنی برکت کی امید کرتے ہیں جتنی مسجدوں میں نہیں کرتے اسی مادہ فاسد کے دور کرنے کو رسول خداؐ نے قبروں کے پاس بھی طلوع و غروب اور زوال کے وقت نماز پڑھنے کی طرح بالکل منع فرما دیا خواہ نماز پڑھنے والے کے دل میں برکت مکان کا خیال بھی نہ ہو لیکن جیسا کہ محض مشابہت ظاہری کی وجہ سے کہ مشرک طلوع و غروب کے وقت عبادت آفتاب کا خیال کرتے تھے اپنی امت کو منع فرما دیا گو مشرکین جیسا خیال آپ کی امت کے دل میں نہ ہو۔ اب اگر کوئی شخص قبر کے پاس اس غرض سے نماز پڑھے گا کہ نماز میں برکت ہو۔ تو یہ عین مخالفت خدا و رسولؐ اور ایسا دین ایجاد کرنا سنت اور پیروی پر ہے ہوا و ہوس اور بدعت پر نہیں ہے مسلمانوں کا علم دین کے موافق اس امر پر اتفاق ہے کہ قبروں کے پاس نماز ممنوع ہے کیونکہ فساد شرک اور بت پرستی سے مشابہت قبروں کے پاس نماز پڑھنے میں بہ نسبت طلوع و غروب و زوال کی نماز کے زیادہ ہے۔

اور جبکہ شارع علیہ السلام نے صرف اس مشابہت سے روکنے کے لیے اس مفسدہ سے منع کیا جو نمازی کے کبھی خیال میں بھی نہ آیا تو پھر اس ذریعہ کا کیا کہنا جس سے اکثر شرک تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور وہ یہ کہ مردوں کو پکارتے ہیں اور ان سے حاجتیں مانگتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کی قبروں کے پاس نماز پڑھنا مسجدوں میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اسکے علاوہ اور وہ عقائد جو مخالف خدا اور رسولؐ ہیں۔ ابن قیم نے اپنی کتاب اغاثہ میں لکھا ہے کہ جو شخص ان چیزوں کو جو قبروں کے بارے میں سنت پیغمبر علیہ السلام ہیں اور جن کا حکم اور جن کی ممانعت ہے اور صحابہؓ اور تابعینؒ کا مسلک رہا ہے اور ان چیزوں کو جن پر

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

آج کل اکثر لوگوں کا عمل درآمد ہے جمع کر کے خیال کرے تو ایک کو دوسرے سے اسقدر خلاف اور الٹا پائے گا کہ ایک دوسرے سے بالکل میل نہ کھائیں گے کیونکہ حضور علیہ السلام نے قبروں کے پاس نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور یہ لوگ اس کے خلاف وہیں نماز پڑھتے ہیں اور قبروں پر مسجدیں بنانے سے ممانعت کی ہے حالانکہ یہ لوگ اس کے خلاف وہیں مسجدیں بناتے ہیں اور ان کو مشاہد کہتے ہیں۔ اور ان پر چراغ جلانے کی ممانعت کی ہے اور یہ لوگ اس کے خلاف ان پر ہانڈیاں اور موم بتیاں روشن کرتے ہیں اور نہ یہی بلکہ اس کام کے لیے جائدادیں وقف کرتے ہیں۔ اور ان پر ریختہ کرنے اور مقبرہ بنانے سے بھی منع کیا ہے برخلاف اس کے لوگ قبروں پر ریختہ کرتے ہیں اور برج بناتے ہیں اور قبروں پر لکھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ اور برخلاف اس کے لوگ لوحیں چسپاں کراتے ہیں اور قرآن وغیرہ لکھتے ہیں۔ اور قبروں پر اس مٹی سے زائد ڈالنے سے بھی منع فرمایا ہے جو خود قبر سے نکلی ہے اور لوگ اس کے خلاف کرتے ہیں کہ علاوہ اس مٹی کے اینٹیں۔ پتھر، چونا زیادہ کرتے ہیں۔ اور قبروں کو عید بنانے سے منع فرمایا ہے لیکن لوگ مخالفت کر کے میلا بناتے ہیں اور اس پر ایسے جمع ہوتے ہیں جیسے عید کے لیے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور حاصل یہ ہے کہ یہ لوگ رسول خداؐ کے امر و نہی سے مقابلہ اور انکے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور بہکانے والے گمراہ کی تو یہاں تک نوبت پہنچی کہ انہوں نے قبروں کا حج مقرر کیا ہے اور اس کے طریقے مقرر کیے ہیں اور کسی کٹے گمراہ نے تو اس بارہ میں کتاب تصنیف کی ہے اور اس کا نام مناسک حج مشاہد رکھا ہے۔ گویا اس نے تو قبروں کو بیت اللہ سے تشبیہ دی ہے اور ظاہر ہے کہ یہ دین اسلام سے خارج ہو کر بت پرستوں کے دین میں داخل ہوتا ہے۔

اب دیکھو کہ رسول اللہؐ نے قبروں کے بارہ میں جن مقدم الذکر باتوں سے منع فرمایا ہے اور ان لوگوں نے جن باتوں کو گھڑ کر اپنا مقصود بنایا ہے ان دونوں میں کتنا بڑا فرق ہے۔ اور بلاشبہ اس میں اس قدر خرابیاں ہیں کہ ان کے شمار کرنے سے انسان عاجز ہے۔ ایک تو

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ان کی اس قدر تعظیم کرنی جس سے لوگ فتنہ میں پڑ جائیں دوسرے ان قبروں کو مسجدوں پر جو اللہ کے نزدیک سب مقاموں سے افضل اور پسندیدہ ہیں فضیلت دینا کیونکہ یہ لوگ قبروں کے پاس جاتے ہیں ایسی تعظیم اور حرمت اور عاجزی اور خوف اور نرم دلی کیساتھ جاتے ہیں کہ اتنا مسجدوں میں نہیں کرتے اور مسجدوں میں ان سے ایسی حالت ظاہر نہیں ہوتی اور یہ قبروں پر مسجدیں بناتے ہیں اور چراغ جلاتے ہیں۔ اور یہ کہ قبروں پر چلہ کشی کرتے ہیں ان پر چادریں چڑھاتے ہیں اور ان پر مجاور بٹھلاتے ہیں۔ یہاں تک کہ گور پرست قبروں کی مجاوری کو مسجد حرام کی مجاوری سے بہتر سمجھتے ہیں اور قبروں پر بیٹھے رہنے کو مسجدوں کی خدمت سے افضل جانتے ہیں اور یہ کہ قبروں اور مجاوروں کی منتیں مانتے ہیں اور یہ کہ قبروں پر نماز کے لیے جانا اور ان کا طواف کرنا اور بوسہ دینا اور چومنا اور رخساروں کا لگانا اور قبروں کی خاک لینا اور صاحب مزار کو پکارنا اور ان سے فریاد کرنا اور ان سے مدد اور روزی اور تندرستی اور اولاد اور ادائے قرض اور مصیبتوں سے نجات کی دعا کرنا اور ان کے سوا اور اسی قسم کی حاجتیں مانگنا جیسے کہ بت پرست اپنے بتوں سے مانگتے ہیں اور تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ ان میں سے کوئی بات جائز نہیں کیونکہ ان میں سے کوئی کام نہ پروردگار کے رسول نے کیا نہ کسی صحابی اور تابعی نے کیا اور نہ ائمہ دین نے کیا اور یہ محال ہے کہ ان میں سے کوئی چیز مشروع یا عمل نیک ہو اور قرون ثلاثہ اس سے خالی گزر جائیں جن کی نسبت رسول خدا نے صدق اور عدل کی شہادت دی ہے اور اسپر وہ متاخرین عمل کریں جن کی نسبت حضور سرور عالم نے کذب اور فسق کی گواہی دی ہے۔ جس کو اس بیان میں شک ہو تو وہ تلاش کرے کہ تمام دنیا میں کوئی شخص ایسا ہے جو کسی روایت صحیح یا ضعیف سے یہ ثابت کر سکے کہ ان کو بھی جب کبھی کوئی حاجت پیش آتی تھی وہ قبروں کے پاس جاتے اور وہاں دعا کرتے اور ان پر ہاتھ پھیرتے تھے چہ جائیکہ وہاں نماز پڑھنا اور خود ان سے حاجتیں مانگنا ہرگز نہیں یہ بات کبھی نہیں ثابت کر سکتے ہاں یہ ممکن ہے کہ ان باتوں میں سے اکثر باتوں کی سند وہ پچھلے لوگوں سے حاصل

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کریں جو ان تینوں زمانوں کے بعد ہوئے ہیں پھر جوں جوں زمانہ گزرتا گیا اور مدت دراز ہوتی گئی یہ بدعتیں بڑھتی گئیں یہاں تک کہ اس بارہ میں چند کتابیں بھی لکھی گئیں جن میں رسول خداؐ اور خلفائے راشدین اور صحابہ اور تابعین کسی سے ایک حرف بھی منقول نہیں۔ ہاں اس کے خلاف بہت سی مرفوع حدیثیں منقول ہیں منجملہ ان کے حضور سرور عالم کا یہ قول ہے کہ "میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب جس کا دل چاہے زیارت کر لے لیکن زبان پر فحش مت لاؤ" اور بھلا قبروں کے پاس شرک قولی یا فعلی سے بڑھ کر اور کونسا فحش ہوگا اور صحابہؓ کے آثار تو شمار سے زائد ہیں۔ منجملہ انکے صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے حضرت انسؓ کو ایک قبر کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ دیکھو قبر ہے قبر۔

ابن قیم نے اغاثہ میں لکھا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک یہ بات ٹھہری ہوئی تھی کہ قبروں کے پاس نماز پڑھنے سے رسول اللہؐ نے منع فرمایا ہے اور حضرت انسؓ کے اس قول سے یہ پھر بھی ثابت نہیں ہوتا کہ ان کے نزدیک یہ فعل جائز تھا اس لیے کہ شاید انسؓ نے قبر دیکھی نہ ہو یا یہ معلوم نہ ہوا ہو کہ یہ قبر ہے یا خیال نہ رہا ہو پھر جب حضرت عمرؓ نے بتلایا تو وہ ہوشیار ہو گئے اور ایک مفسدہ قبروں کا عرس کرنا ہے جیسا کہ مشرکین اہل کتاب اپنے پیغمبروں اور بزرگوں کی قبروں پر عرس کرتے تھے اور زیارت کے لیے جمع ہو کر بیہودہ باتوں اور خوشیوں میں مشغول رہتے تھے پس نبی علیہ السلام نے اپنی امت کو اس سے منع فرما دیا چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "میری قبر پر عرس مت کرنا بلکہ مجھ پر درود بھیجا کرو، تمہارا درود تم جہاں بھی ہو مجھ کو پہنچ جائے گا اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت سرور کائنات کی قبر تمام روئے زمین کی قبروں سے بہتر اور افضل ہے جب اس پر عرس کرنے سے ممانعت ہوئی تو اوروں کی قبر خواہ وہ کوئی ہو بدرجہ اولیٰ منع کے لائق ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پھر حضور علیہ السلام نے اس قول سے کہ مجھ پر درود پڑھو تم جہاں سے درود پڑھو گے مجھ کو پہنچ جائے گا۔ اس بات کا اشارہ فرما دیا کہ امت کی طرف سے جو کچھ صلوٰۃ وسلام جاتا ہے وہ آپ کو پہنچ جاتا ہے قبر کے نزدیک سے بھیجا جائے خواہ دور سے حضور علیہ السلام کی قبر کے پاس مجمع کرنے کی کوئی حاجت نہیں، اس واسطے کہ قبروں پر عرس کرنے میں وہ خرابی ہے جس کو خدا ہی جانتا ہے کیونکہ کئے گور پرست جبکہ قبر کو دور سے دیکھتے ہیں تو سواری سے اتر پڑتے ہیں سر کھول دیتے ہیں اور اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتے ہیں اور زمین کو چومتے ہیں اور پھر جب اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں تو وہاں پر دو رکعت نماز پڑھتے ہیں اور بیت اللہ سے جسکو خداوند عالم نے جائے برکت اور خلقت کے لیے ہدایت بنایا ہے مشابہ ٹھہرا کر اس کے گرد طواف کرتے ہیں اور حاجیوں کی طرح جیسا کہ وہ مسجد حرام میں کرتے ہیں بوسہ لینا اور چومنا شروع کرتے ہیں۔ پھر اپنے ماتھے اور گالوں پر وہاں کی خاک ملتے ہیں۔ اور سر منڈا کر بال کٹوا کر حج قبر کے مناسک وآداب پورے کر کے پھر اس بت پر قربانیاں چڑھاتے ہیں۔ سو ان کی یہ نمازیں اور آداب حج اور قربانیاں اور آنسو بہانا اور چیخ کر رونا اور مرادیں مانگنا اور تکلیف سے نجات مانگنا اور فاقہ کشوں کا غنی کرانا اور مصیبت اور بلا والوں کو عافیت دینے کی دعا کرنا یہ سب کام اللہ کے لیے نہیں ہیں بلکہ شیطان کے لیے ہیں کیونکہ شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے کہ اس کو طرح طرح کے مکر کر کے سیدھی راہ سے روکتا ہے اور اس کا سب سے بڑا مکر یہ ہے کہ اس نے لوگوں کے لیے نہیں ہیں بلکہ شیطان کے لیے ہیں کیونکہ شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے کہ اس کو طرح طرح کے مکر کر کے سیدھی راہ سے روکتا ہے اور اس کا سب سے بڑا مکر یہ ہے کہ اس نے لوگوں کے لیے بت بنائے ہیں جو ناپاک اور شیطانی کام ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کو اسے بچنے کا حکم کیا ہے اور انکی نجات کے لیے اس کو شرط ٹھیرایا ہے اور یوں فرمایا ہے کہ اے ایمان دارو شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب بکس اور شیطانی کام ہیں ان سے بچتے رہو تا کہ تم کو فلاح حاصل ہو۔ انصاف نصب

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نصبین یا نصب بفتح وسکون کی جمع ہے اور نصب وہ چیز ہے۔ جو خدا کے سوائے پرستش کے لیے مقرر کی جائے درخت ہو خواہ پتھر، ہو یا اور کچھ اور ان سب کو گرا دینا اور ان کا نشان مٹا دینا واجب ہے چنانچہ حضرت عمرؓ نے جب سنا کہ لوگ اس درخت کے پاس آتے جاتے ہیں جس کے نیچے حضورؐ سے بیعت کی گئی تھی تو آپ نے آدمی بھیج کر اس کو کٹوا ڈالا۔ پس جب کہ حضرت عمرؓ نے اس درخت کیساتھ ایسا کیا جس کے نیچے صحابہؓ نے رسول اللہؐ سے بیعت کی تھی اور جس کا ذکر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ مومنین سے اس وقت راضی ہو گیا جبکہ وہ تجھ سے درخت کے نیچے بیعت کرنے لگے تو اس کے لیے ان انصاب کے لیے جن کے سبب سے اتنا بڑا فتنہ اور ایسی سخت بلا قائم ہو گئی ہے کیا حکم ہو سکتا ہے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ ہے کہ خود پیغمبر علیہ السلام نے مسجد ضرار کو گرا دیا تھا اور اس میں اس پر دلیل ہے کہ وہ چیز جس کا فساد مسجد ضرار سے زیادہ ہو ڈھا دینا ضروری ہے مثلاً وہ مسجدیں جو قبروں پر بنائی گئی ہیں بیشک اسلام کا حکم ان کے بارے میں یہی ہے کہ ان سب کو ڈھا کر زمین برابر کر دی جائے اسی طرح ان گنبدوں اور برجوں کو بھی ڈھا دینا واجب ہے جو قبروں پر بنائے گئے ہوں اس لیے کہ ان کی بنا رسول اللہ کی نافرمانی اور مخالفت پر ہے اور جو عمارت کہ رسول اللہ کی مخالفت پر بنا کی جائے اس کا ڈھانا مسجد ضرار سے بھی زیادہ اولیٰ ہے۔ اس لیے کہ حضور سرور کائنات نے قبروں پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے اور قبروں پر مسجد بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے پس ایسی عمارت کو گرا دینے میں بہت جلدی کرنی چاہیے کہ جس کے بنانے سے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے اور بنانے والے پر لعنت کی ہے۔ اسی طرح ان ہانڈیوں اور چراغوں اور موم بتیوں کو دور کرنا چاہیے جو قبروں پر روشن کی جائیں۔ کیونکہ اس کا کرنے والا رسول اللہ ﷺ کی لعنت سے ملعون ہے اور جس امر پر رسول خدا ﷺ نے لعنت کی ہے وہ گناہ کبیرہ ہے۔ اسی واسطے علماء کہتے ہیں کہ قبروں پر تیل بتی وغیرہ کی نذر جائز نہیں کیونکہ یہ نذر حرام ہے۔ اس کا پورا کرنا بھی جائز

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نہیں ہے بلکہ کفارہ قسم کی طرح اس کا کفارہ دینا چاہیے نہ اس کے لیے کچھ وقف کرنا جائز نہیں ہے اس لیے کہ یہ وقف صحیح نہیں ہے اور اس کا ثابت کرنا اور نافذ کرنا بھی ادرست نہیں۔ اور امام ابوبکر طرطوسی فرماتے ہیں کہ دیکھو خدا تم پر رحم کرے جہاں تم کو ایسا درخت نظر آئے کہ لوگ اس کے پاس آتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں اور اس سے صحت شفا کی امید رکھتے ہیں اور اس میں میخیں گھاڑتے ہیں اور خرکہ باندھتے ہیں تو ان کو ذات انواط سمجھو اور فوراً کاٹ ڈالو اور ذات انواط نام کا مشرکوں کا ایک درخت تھا جس پر اپنے ہتھیار اور اسباب لٹکا کر اسکے پاس چلا کشی کرتے تھے۔

چنانچہ امام بخاری اپنی کتاب صحیح میں ابی واقد لیثی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول خدا ﷺ کے ساتھ حنین کی طرف چلے اور ہم ابھی نئے مسلمان تھے اور مشرکین کا ایک درخت بیر کا تھا جس کے آس پاس وہ چلا کشی کرتے تھے اور اس پر اپنے ہتھیار و اسباب لٹکاتے تھے اور درخت کا نام ذات انواط تھا ہم بھی ایک بیر کے درخت کے پاس سے گزرے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کوئی ہمارے واسطے بھی ذات انواط مقرر فرما دیجیے جیسا ان لوگوں کا ذات انواط ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اکبر یہ تو ایسی ہی بات ہوئی جیسے کہ بنی اسرائیل نے کہا تھا کہ ہمارے لیے بھی کوئی معبود بنا دو جیسے کہ ان کے معبود ہیں پھر فرمایا کہ تم جاہل قوم ہو تم انہیں لوگوں کے دستور اختیار کرو گے جو تم سے پہلے تھے۔ اب خیال کرو جبکہ اس درخت کو ہتھیار لٹکانے اور چلا کشی کے لیے مقرر کرنا بھی باوجود یکہ وہ لوگ نہ اس کی پرستش کرتے تھے نہ اس درخت سے مرادیں مانگتے تھے خدا بنانا ٹھہرا تو ان چیزوں کو کیا سمجھنا چاہیے کہ لوگ درخت یا پتھر یا قبر کی زیارت کو آتے ہیں اور انکی تعظیم کرتے ہیں اور اس سے شفا کی امید رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ درخت یا یہ پتھر یا یہ قبر منتوں کو جو عبادت اور قربت ہیں قبول کرتی ہے ان بتوں کے ہاتھ سے چھوتے ہیں اور ان کو چومتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حالانکہ سلف نے مقام ابراہیم پر بھی ہاتھ ملنے سے منع فرمایا ہے۔ جس کے لیے اللہ کا یہ حکم ہے۔ کہ اس کو نماز کی جگہ بناؤ چنانچہ ارزقی نے حضرت قتادہ کا قول اس آیت کی تفسیل میں نقل کیا ہے۔ اور بناؤ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو اس جگہ نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ اس کا حکم نہیں کہ اس پر ہاتھ لگائیں بلکہ بعض کا اس پر اتفاق ہے کہ حجر اسود کے سوا کسی چیز کو نہ چومنا چاہیے نہ بوسا دینا چاہیے اور رکن یمانی میں صحیح حکم یہ ہے کہ ہاتھ سے چومنا چاہیے اور نہ بوسا دینا چاہیے اور یہ ابلیس ہمیشہ ان کے لیے کسی نہ کسی بزرگ کی قبر کو جس کو لوگ بزرگ سمجھتے تھے۔ نصب بنا دیتا ہے پھر رفتہ رفتہ اس کو بت بنا کر غیر خدا کی پرستش کراتا ہے۔ پھر اپنے دوستوں کو یہ سجھاتا ہے کہ جو شخص ان کی عبادت سے منع کرے اور قبر پر عرس کرنے سے روکے اور ان کو بت نہ بنانے دے وہ ان بزرگوں کی حقارت کرتا ہے اور ان کی حق تلفی کرتا ہے۔ اور جاہل لوگ ایسے شخص کے قتل اور ایذا میں کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کی تکفیر کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کے سوائے کوئی خطا نہیں کی کہ اس نے اللہ و رسول کا حکم پہنچایا ہے۔ اور اس کام سے منع کیا ہے۔ جس سے خدا رسول نے منع فرمایا ہے۔ اور قبر پرستوں کے اس فتنہ میں پڑنے کے کئی اسباب ہیں اول تو یہ کہ ان کو معلوم یہ بھی معلوم نہیں کہ رسول اللہ کی بعثت سے کیا مقصود ہے۔ یعنی توحید اور اسباب شرک سے علیحدگی کر لینے کی حقیقت کیا ہے۔ جن لوگوں کو اس کا علم کم ہے۔ جب شیطان ان کو اس فتنہ کی طرف بلاتا ہے اور ان کو اتنا علم نہیں کہ وہ اس فتنہ کو رد کر سکیں تو وہ اس کو بقدر اپنی جہالت کے قبول کر لیتے ہیں اپنے علم کے مطابق بچتے ہیں۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ بہتیری جھوٹی حدیثیں رسول اللہ ﷺ کے نام سے بت پرستوں کے ہم شکل گور پرستوں نے گھڑ لی ہیں جو آپ کے دین کے بالکل خلاف ہیں مثلاً ایک حدیث موضوع یہ ہے کہ جب تم کسی امر میں حیران ہو تو اہل قبور سے مدد مانگو اور ایک حدیث یہ ہے کہ جب تم کسی امر میں تھک جاؤ تو لازم پکڑو قبر والوں کو اور ایک حدیث یہ ہے کہ اگر کوئی شخص پتھر پر بھی نیک اعتقاد کرے تو نفع پہنچ سکتا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہے۔اس طرح کی اور بہتیری حدیثیں تو دین اسلام کے بالکل خلاف ہیں یہ سب ان بت پرستوں کے ہم شکل گور پرستوں نے گھڑی ہیں۔اور جاہلوں اور گمراہوں میں پھیل گئیں۔

حالانکہ اللہ نے اپنا رسول ﷺ انہی لوگوں کے قتل کے لیے بھیجا ہے۔جو پتھروں اور درختوں کے ساتھ اعتقاد رکھتے ہیں۔کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو قبروں کے فتنے سے ہر طرح بچایا ہے۔تیسرا سبب یہ ہے کہ اس قسم کی بہت سی حکایتیں اہل قبور کی مشہور ہیں کہ فلاں نے فلاں کی قبر سے اپنی مصیبت میں فریاد کی تو اپنی مصیبت سے نجات پائی۔اور فلاں پر ایک مصیبت آئی تو اس نے ان صاحب مزار سے دعا کی تو اسکی بلا ٹل گئی اور فلاں نے اسپر اپنی مراد مانگی تو اسکی مراد پوری ہوگئی اور مجاوروں اور گور پرستوں کے پاس ایسے بہت سے قصے ہیں جن کا ذکر طویل ہے اور یہ لوگ زندوں اور مردوں پر تمام دنیا سے زیادہ جھوٹ باندھنے والے ہیں اور طبیعت انسانی حاجت پوری ہونے اور نقصان دفع کرنے کے لیے حریص ہوتی ہے۔بالخصوص جو اپنی ضرورت میں مضطر ہوتا ہے وہ تو ہر چیز کا سہارا پکڑتا ہے اگرچہ کیسا ہی مکروہ ہو تو جب کوئی سنتا ہے کہ فلاں کی قبر تریاق مجرب ہے (یعنی فلاں کی قبر پر مرادیں پوری ہوتی ہیں) تو اس کی طرف مائل ہوتا ہے وہاں جاتا ہے۔اور نہایت عاجزی اور انکساری سے کانپتا ہوا اس سے دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا قبول کر لیتا ہے۔کیونکہ اسکے دل میں لرزہ اور انکسار پیدا ہو گیا قبر کی وجہ سے مقبول نہیں ہوتی کیونکہ اگر یہ شخص اسی طرح دکان یا حمام یا بازار میں دعا کرتا تو اس کو خدا قبول فرما لیتا اور جاہل یہ سمجھتا ہے کہ اس دعا کی قبولیت قبر کی تاثیر سے ہے اور یہ نہیں جانتا کہ اللہ ہر بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے اگرچہ کافر ہی کیوں نہ ہو یہ بات نہیں کہ اللہ جس کی بات قبول کرلے اس سے راضی بھی ہے یا اس کا دوست ہے یا اس کے کرتوت سے خوش ہے۔کیونکہ وہ بھلے اور برے اور مومن و کافر سب کی دعا قبول کرتا ہے۔خدا ہمارے لیے اپنے لطف و کرم سے وہ دعا اور عمل آسان کرے جو اس کی مرضی کے موافق ہو (مجالس الابرار مجلس نمبر ۱۸ مصدقہ خاتم المحدثین حضرت شاہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عبدالعزیز محدث دہلوی نضر اللہ وجہہ)

حقیقت شرک از شاہ رفیع الدینؒ

علامہ شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ فرماتے ہیں، ودر تصرف در کائنات جزئیہ مانند کشادہ کردن رزق ودادن اولاد ودفع امراض وتسخیر ارواح ومانند آں بکارے آرندای خود شرک صریح است ودریں مقام عذر نیست (فتاوی شاہ رفیع الدینؒ: ص:۷)

ترجمہ: کائنات میں جزئی امور میں تصرف کرنا جیسے کسی پر رزق کے دروازے کھول دینا اور کسی کو اولاد دینا اس کی مصیبتوں کو دور کرنا روحوں کو ماتحت کرنا اور ان جیسے کئی دوسرے کام کرتے ہیں یہ شرک صریح ہے اور یہاں معذرت کی کوئی صورت نہیں۔

حقیقت شرک از شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ

پہلے مسلمان اور کافر میں نسبت ناتا جاری تھا اس آیت سے حرام ٹھہرا اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا اس کا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کسی اور میں جانے مثلاً کسی کو سمجھے کہ اس کو ہر بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا یا برا کرنا اس کے اختیار میں ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے اور اس سے حاجت طلب کرے اس کو مختار جان کر (موضح القرآن: فائدہ آیت: ۲۲۱، بقرہ)

حقیقت شرک از مفسر عبدالحق حقانی دہلویؒ

نوٹ: مفسر عبدالحق حقانی صاحب کو علمائے بریلویہ بھی مستند تسلیم کرتے ہیں چنانچہ اثبات بدعات میں سب سے پہلی لکھی جانے والی کتاب انوار ساطعہ جس کے مصنف عبدالسمیع رامپوری اور مصدق بریلوی اعلیٰ حضرت ہیں کے صفحہ نمبر ۵۸ پر مفسر عبدالحق حقانیؒ

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کو ان القابات سے نوازا گیا ہے۔ صورۃ مارقم الشقیف الجادل والجلال والحصیف الجبال مروج عقائد الاسلام مفسر کلام الملک العلام مقدام فنون المناظرۃ والکلام والمعانی المولوی ابو محمد محمد عبدالحق مؤلف عقائد الاسلام والتفسیر الحقانی لازال فائزا بالمآرب والامانی۔

مفسر عبدالحق حقانیؒ فرماتے ہیں، ''شرک شرع میں اللہ تعالیٰ کے برابر اور کو سمجھنا یا اس کی مخصوص تعظیم وعبادات میں یا صفات میں یا اس کے مقابلے میں تابعداری اور حکم ماننے میں کسی کو ملانا اور برابر کرنا وہ اور کوئی کیوں نہ ہو شرک کی چند اقسام ہیں۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی اور کو شریک کرے کہ دوسرا خالق اور سمجھے، دوم یہ کہ اس کی صفات میں کسی اور شریک کرے سو اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔

اول: یہ ہے کہ اس کی صفت علم میں کسی کو شریک کرے کہ کسی کو یوں سمجھے کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرح غائب، حاضر، قریب وبعید، آئندہ، حال وماضی کی خبر ہے اور ہر چیز کو وہ جانتا ہے اس کو شرک فی العلم کہتے ہیں (یعنی علم جمیع ما کان وما یکون غیر اللہ کے لئے ماننا ہو، از ناقل)

دوم: یہ کہ شرک فی القدرت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مانند قدرت نفع ونقصان دینے کی یا کسی چیز کی موت وحیات یا کسی امر امر کی کسی دوسرے میں ثابت کرے

سوم: شرک فی السمع ہے کہ اللہ تعالیٰ جس طرح نزدیک ودور کی بات سنتا ہے اور کسی اور کو بھی یوں ہی سمجھا مشرک ہو گیا۔

چہارم: شرک فی البصر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مانند کسی اور کو یوں سمجھے کہ چھپی کھلی، نزدیک دور کی چیزوں کو وہ دیکھتا ہے، علی ھذا القیاس۔۔۔۔ الخ'' (عقائد اسلام از علامہ حقانی: ص ۱۳۲)

فائدہ: عقائد اسلام مصنفہ علامہ حقانیؒ کی تصدیق حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، محدث کبیر علامہ محمد انور شاہ صاحب کاشمیریؒ، علامہ حبیب الرحمٰن مہتمم دارالعلوم

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

دیوبند اور مفتی اعظم ہند حضرت کفایت اللہ صاحب دہلویؒ جیسے اکابرین اہل السنۃ نے کی ہے جیسا کہ تقاریظ سے ظاہر ہے۔

حقیقت شرک از تحفۃ الہند

تحفۃ الہند کتاب ایک نو مسلم علامہ محمد عبید اللہ سابق امت رام کی ہندو مذہب پر زبردست علمی کتاب ہے جس کو پڑھ کر سینکڑوں ہندوؤں نے اسلام قبول کیا چونکہ مصنف خود ہندو رہ چکے ہیں اس لئے ہندوؤں کے تمام عقائد سے بخوبی واقف ہیں۔ جب ہندوؤں کو کہا جاتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عاجز مخلوق کیوں اپنا حاجت روا اور نفع دینے والا سمجھتے ہو؟ تو ہندو جواب میں کہتے ہیں، اس موقع پر ہندوؤں کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ اکثر مسلمان بھی قبر کو پوجتے نظر آتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں (صاحبان قبر) کو معبود ٹھہراتے ہیں ان کو حاجت روا اور نفع نقصان کا مختار سمجھتے ہیں۔ قبروں پر ناک رگڑتے ہیں چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔ حاجتیں طلب کرتے ہیں۔ کوئی سید سلطان کے نام کا جانور ذبح کرتا ہے، کوئی سوا من کا روٹ پکاتا ہے، کوئی حضرت امام ضامن کا پیسہ بازو پر باندھ کر ان کو اپنا نگہبان جانتے ہے، کسی نے حضرت پیر دستگیر کو اپنا معبود ٹھہرایا ہے اور حاجت روائی کے واسطے ان کی گیارہویں کرتا ہے اور کوئی ان کی قبر کی طرف منہ کر کے ہاتھ باندھ کر گیارہ قدم چلتا ہے اور کہتا ہے: "یا شاہ عبد القادر شیئا للہ" یعنی شیخ عبد القادرؒ کچھ دو خدا کے واسطے اور کوئی کہتا ہے:

یا شیخ عبد القادر المدد اور کہتا ہے کہ یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر اور کوئی کہتا ہے بوہڑ شتاب خبر لو میراں کی یوں اتنا جھلایا ہے، کوئی کہتا ہے اول محی الدین، آخر محی الدین، باطن محی الدین اور کوئی پیر دستگیر کے نام پر چراغ جلا کر ان کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے اور کوئی پیر دستگیر کے نام پر جھنڈا کھڑا کر کے اس کی تعظیم کرتا ہے اور کوئی حضرت امام

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حسینؓ کا تعزیہ بنا کر رزق اور اولاد طلب کرتا ہے اور کوئی سید سالارؒ اور شاہ مدارؒ سے حاجت مانگتا ہے اور کوئی خواجہ معینؒ کی قبر سے مال و زر طلب کرتا ہے اور کوئی پیروں سے نفع کی امید اور نقصان کا خوف رکھ کر ان کی نیاز دیتا ہے جیسے بابا فرید الدین گنج شکرؒ کی کھچڑی، شاہ عبدالحق کا توشہ، حضرت علیؓ کا کونڈا، حضرت عباسؓ کی حاضری، پیر نصیر کی تین کوڑی کی نیاز، پیر نبوی ﷺ کا نمک، بندگی صاحب کی قبر کا غلاف، کوئی حضرت شاہ قمیص صاحب کی قبر پوجتا ہے، کوئی حضرت بوعلی شاہ قلندر کے مزار کو پوجتا ہے، کوئی حضرت شیخ صدرالدین مالیری کی قبر کو پوجتا ہے، بکری وغیرہ چڑھاتا ہے کوئی شاہ عنایت ولی کے نام پر چراغ جلاتا ہے اور نیاز دیتا ہے۔ کوئی کسی کے نام پر مٹھی نکالتا ہے اور کوئی کسی کے حق میں جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اوروں کے نام ملا دیتا ہے اور کوئی کہتا ہے اللہ اور پنج تن کو راضی رکھیں اور کوئی کہتا ہے اللہ اور پیر تیری مشکل آسان کریں اور کوئی کہتا ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ تجھ پر فضل کریں اور کوئی کہتا ہے اللہ اور غوث اعظم تیری مراد پوری کریں اور کوئی اللہ کا نام تک نہیں لیتا بلکہ صرف یوں کہہ دیتا ہے کہ پیر صاحب محبوب پاک تجھ کو خوش رکھے اور بعض پیرزادے کہتے ہیں دادا پیر تجھ کو خوش رکھے۔ جد پاک تیری حاجت برلائے اور کوئی اللہ کے نام کی طرح بزرگوں کے نام کا وظیفہ کرتا ہے۔

مثلاً کوئی کہتا ہے، "یا علیؓ" کوئی کہتا ہے "یا حسینؓ" کوئی کہتا ہے "یا میران" کوئی "یا بھیکہ" اور یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ بزرگ ہماری فریاد ہر وقت سنتے ہیں اور ہمارے حال کی خبر رکھتے ہیں اور کوئی اپنے بیٹوں کی زندگی پیروں سے مانگتا ہے اور اولاد کے جیتے رہنے کے لئے ان کے نام کو پیروں کی طرف نسبت کرتا ہے۔ کوئی اپنی اولاد کا نام امام بخش رکھتا ہے۔ کوئی پیر بخش، کوئی علی بخش، کوئی حسین بخش، کوئی میراں بخش، کوئی سالار بخش، کوئی عبدالنبی، کوئی عبدالرسول اور کوئی اپنی اولاد کے سر پر کسی پیر کی چوٹی رکھتا ہے۔ کوئی کسی کے نام کی ہ گی ڈالتا ہے جیسے محرم میں لڑکوں کے گلے میں سرخ ڈورے ڈالتے ہیں۔ سبز کپڑے پہنا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تے ہیں اور کوئی بابا فرید کے نام کی پیری ڈالتا ہے اور کوئی کسی کے نام پر جانور ذبح کرتا ہے اور کوئی کسی کے نام کی قسم کھاتا ہے اور کوئی لڑکوں کی بیماری میں ستیلا کو پوجتا ہے کسی عورت میراں زین خان کے نام کی بیٹھک دیتی ہے اور بعض مرد اور عورت جانوروں کی آواز سے بدشگونی وغیرہ لیتے ہیں اور بعض ملا کتاب میں فال دیکھ کر کسی کو بتلاتے ہیں۔ تجھ پر سید سلطان کی خفگی ہے اس واسطے تجھ پر رزق کی تنگی ہے ان کی نیاز ادا کر۔ کسی کو بتلاتے ہیں کہ تجھ پر پیر صاحب خفا ہیں اس واسطے تیرا لڑکا بیمار ہے اور کسی کو سیاہ پری یا لال پری کی خفگی بتلاتے ہیں اور ان کی پوجا کرواتے ہیں اور ہم (ہندو) جو اپنے معبودوں کے نام پر سالگ رام اور مہادیو کا لنگ رکھ لیتے ہیں تو تم لوگ بھی اپنے پیروں کے نام کی چھڑی یا جھنڈی کھڑی کرتے ہو اور ہم اپنے معبودوں کی مورتیں بنا کر پوجتے ہیں تو تم قبروں کو بنا کر ان کی صورتوں کو پوجتے ہو جیسے تعزیہ، پیر خانہ، چلہ خانہ۔

چنانچہ لدھیانہ میں ایک خانقاہ پیر صاحب کے نام پر مشہور ہے اور وہاں جا کر سینکڑوں آدمی سجدہ کرتے ہیں۔ چڑھاوا چڑھاتے ہیں، روشنی کرتے ہیں اور ہم (ہندو) دیوی کے نام پر جوت جگاتے ہیں اور تم پیر کے نام پر چراغ جلاتے ہو اور اگر ہمارے یہاں بلدیو کا چبوترہ ہے تو تمہارے یہاں امام کا چبوترہ ہے اور اگر ہمارے یہاں ٹھاکر دوارہ ہے تو تمہارے یہاں امام باڑہ ہے اور اگر ہم کشن جی کی عبادت میں گاتے، بجاتے، ناچتے، کودتے ہیں تو تم (مسلمان) اپنے پیر کے نام پر مجلسیں تیار کر کے ڈھولک، سارنگی، طبلہ بجوا کر راگ سنتے ہو، ناچتے کودتے ہو اور تمہارے دین (اسلام) کے بزرگ صوفی اس طور کی مجلس کو عبادت سمجھتے ہیں حتیٰ کہ اس میں وضو کر کے بیٹھتے ہیں اور بعض مسلمان قبروں کی تعظیم میں کسبیوں (طوائفوں) کو بھی نچواتے ہیں اور ہم (ہندوؤں) پر تم نے (مسلمانوں نے) اعتراض کیا تھا کہ ہندو کھیل تماشے کو عبادت سمجھتے ہیں تو دیکھو یہ سماع (قوالی) کی محفلیں اور طبلہ سارنگی اور کسبی کا ناچ بھی تو کھیل، تماشا ہی ہے تو پھر جب یہ سب قباحتیں اور اللہ کے سوا

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اوروں کو نفع نقصان بخشنے والا سمجھنا تمہارے دین میں بھی موجود ہے تو پھر ہم (ہندوؤں پر) تمہارا (مسلمان کا) اعتراض بے جا ہے۔

جواب الجواب: (مسلمانوں کی جانب سے) ہماری تمہاری گفتگو دین کے متعلق ہے میں ہے۔ تو ہمارے دین کی اصل قرآن اور حدیث ہے۔ جب کہ تمہارے دین کی اصل وید اور شاستر ہیں۔ لہذا ہم نے تمہارے دین کے کاموں پر اعتراض کیا ہے۔ وہ سب کام تمہارے وید اور شاستروں کے اعتبار سے روا اور درست ہیں اور اگر ہمارا یہ کہنا غلط ہے تو تم کھل کر کہو کہ یہ باتیں ہمارے دین (ہندومت) میں روا نہیں ہیں۔ دوسرے تم نے جو یہ کہا ہے کہ ہمارے (مسلمانوں نے دین میں اللہ کے علاوہ اوروں کو معبود ٹھہرانا درست ہے اور اس کے علاوہ جو باتیں تم نے (ہندوؤں نے) ہمارے (مسلمانوں کے) دین کے متعلق کہی ہیں یہ سب باتیں نا سمجھ (نام نہاد) مسلمانوں میں رائج ہیں لہذا جن کو تم (ہندو) اسلام کے خلاف بہت زبردست اعتراض سمجھتے ہو اس کی سرے سے کوئی بنیاد ہی نہیں۔ یہ سب باتیں قرآن اور حدیث کے خلاف ہیں۔ ایسی باتوں کو

ہمارے دین میں شرک اور بدعت کہتے ہیں۔ شرک کا مطلب ہے "کسی اور کو اللہ کا شریک کرنا" اور بدعت وہ کام ہے "جو ہمارے پیغمبر ﷺ کے زمانہ میں اور ان کے اصحاب کے وقت میں نہ ہوا ہو اور لوگ اس کو دین کا کام سمجھنے لگیں"۔ تمہیں (ہندوؤں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام میں شرک اور بدعت سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہیں اور یہ کام دراصل جاہل مسلمانوں نے تمہاری (ہندوؤں کی) صحبت سے اختیار کر لیے ہیں۔ یہ کام ہرگز ہرگز قابل اختیار نہیں کیوں کہ یہ کام اسلام کی رو سے ناجائز ہیں اور سراسر اسلامی تعلیمات کے برخلاف۔ اسلام میں جتنا شرک کی برائی کا ذکر کیا گیا ہے اتنا اور کسی چیز کا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہ بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

دیا جائے اور اس کے سوا جتنے گناہ ہیں جس کے لئے منظور ہوگا بخش دیں گے۔ اور اپنے حبیب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتا ہے:

قل لا املك لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء الله ولو كنت اعلم الغيب لا ستكثرت من الخير وما مسنی السوء ان انا الا نذير وبشير لقوم يومنون

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیا کرتا اور کوئی مضرت ہی مجھ پر واقع نہ ہوتی۔ میں تو خلق (عذاب سے) ڈرانے والا اور (احکام شرعیہ بتلا کر ثواب کی) بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔

اب (اے ہندوؤ!) دیکھو کہ باوجود اس کے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ سارے جہان سے زیادہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے نفع و نقصان کا مالک اور غیب دان ان کو بھی نہیں بتلایا تو پھر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے بھی نفع یا نقصان کی امید رکھنا یا اس کو غیب دان سمجھنا اور اس سے حاجت طلب کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے، الطیرۃ شرک، یعنی (جانوروں کی آواز سے شگون لینا شرک ہے) اسی طرح حدیث میں آتا ہے، من اتی عرافا فسئلہ عن شیء لم یقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ، یعنی جو کوئی خبر بتانے والے (غیب کی باتوں بتانے والا) کاہن نجومی رمل پھینکنے والے یا فال دیکھنے والے کے پاس آوے اور اس سے کچھ پوچھے تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

حدیث شریف میں آیا ہے: لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ، یعنی اس شخص پر کہ جو سوائے خدا کے اور کی تعظیم میں جانور ذبح کرے اللہ اس پر لعنت کرے اسی طرح حدیث

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مبارک ہے: من حلف بغیر اللہ فقد اشرک ، یعنی جس نے قسم کھائی سوائے اللہ کے اور کسی کی پس تحقیق وہ شخص مشرک ہوا"۔

تفسیر عزیزی (قرآن پاک کی مشہور تفسیر) میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت پیغمبر ﷺ سے کہا، ما شاء اللہ ولو شئت ، یعنی جو اللہ اور تم چاہو وہ ہوگا۔ حضرت نے فرمایا، جعلتنی للہ نداء بل ما شاء اللہ وحدہ ، یعنی تو نے خبر دیا تو نے مجھ اللہ کا شریک نہیں بلکہ وہی ہوگا جو چاہے گا اللہ اکیلا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس طرح کہنا کہ اللہ اور رسول ﷺ تجھ کو خوش رکھے۔ یا اللہ اور رسول گواہ ہیں یا اللہ اور پیر صاحب تیری حاجت روا کریں کسی طرح بھی درست نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ: یسئل احدکم ربہ حاجتہ کلہا حتی یسئل الملح ویسئل شسع نعلہ اذا انقطع، یعنی ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی حاجتیں اپنے رب سے مانگے یہاں تک کہ نمک بھی اللہ ہی سے مانگے اور جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ ہی سے مانگے۔ مختصر اپنی ہر حاجت کو خواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو یا کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو وہ اللہ ہی سے مانگے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی معروف کتاب "فوز الکبیر" میں لکھا ہے کہ (ہم فوز الکبیر کی عبارت ماقبل ذکر کر چکے ہیں وہاں دیکھ لیجئے، از ناقل) اس بیان سے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے رزق یا بیماری سے صحت یا درازئ عمر مانگنا یا اس کی ناراضگی سے ڈرنا یا اس سے نفع کی امید رکھ کر نیاز دلانا شرک ہے۔

تفسیر عزیزی میں بیان کیا گیا ہے کہ "ترجمہ: اللہ کے نام کی مانند کسی اور کے نام کا وظیفہ کرنا اور عبدالرسول، بندہ علی، عبدالنبی، اور بندہ حیدر علی اور اسی طرح حسین بخش، میراں بخش، پیران دیا، محبوب بخش، قلندر بخش، بوعلی بخش، سالار بخش، مدار بخش، خواجہ بخش، امام بخش، سلطان بخش وغیرہ وغیرہ۔

اور سوائے خدا کے کسی اور کے نام پر جانور ذبح کرنا یا نذر یا منت ماننا یا بابا کے دور ہو

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نے کے واسطے کسی کو پکارنا اور نفع یا نقصان کا اس سے صادر ہونا ایسے تمام کام شرک کے ہیں ۔۔۔۔ الخ (تحفہ البند: ص: ۱۱۴ تا ۱۱۸)

حقیقت شرک از شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ مشرکین کی اقسام بیان کرتے ہوئے فرقہ نمبر ۳ ستارہ پرست اور ہندوؤں کا تذکرہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں، چوتھا فرقہ پیر پرستوں کا ہے کہتے ہیں کہ جو کوئی بزرگ شخص کہ بسبب کمال ریاضت کے اور مجاہدہ کے مستجاب الدعوات اور مقبول الشفاعۃ عند اللہ ہوا تھا اس جہان سے گزرتا ہے اس کی روح کو قوت بڑی اور وسعت نہایت با ہم پہنچتی ہے جو کوئی صورت اس کو برزخ کرے یا اس کی نشست و برخاست کی جگہ یا اس کی قبر پر سجدہ اور تذلل کرے روح اس کی بسبب وسعت اور اطلاق کے اس کے اوپر مطلع ہو جاتی ہے اور دنیا اور آخرت میں اس کے حق میں شفاعت کرتی ہے (تفسیر عزیزی مترجم: ص: ۲۳۲)

شاہ صاحبؒ نے تفسیر عزیزی: ص: ۲۳۳ پر شرک کی مختلف قسمیں ذکر کی ہیں جس میں شرک فی التسمیہ، شرک فی النذر، شرک فی الذکر، شرک فی المشیت اور شرک فی الدعاء وغیرہ جس کا ہم بالتفصیل ماقبل ذکر کر چکے ہیں۔ شائقین تفسیر عزیزی میں مطالعہ کر سکتے ہیں۔

حقیقت شرک از مفتی اعظم ہندؒ

مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ حقیقت شرک و اقسام شرک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "خدا کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لئے کوئی صفت ثابت کرنا شرک ہے کیونکہ کسی مخلوق میں خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی یا ولی ہو یا شہید ہو یا پیر ہو یا امام ہو خدا تعالیٰ کی صفتوں کی طرح کوئی صفت نہیں ہو سکتی ۔۔۔۔۔۔۔

شرک فی الصفات کی بہت سی قسمیں ہیں۔ یہاں پر ہم چند قسموں کا ذکر کیے دیتے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہیں (۱) شرک فی القدرت یعنی خدا تعالیٰ کی طرح صفت قدرت کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا مثلاً یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ پانی برسا سکتے ہیں یا مارنا جلانا ان کے قبضے میں ہے یا کسی نفع اور نقصان پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں یہ تمام باتیں شرک ہیں۔

(۲) شرک فی العلم یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کے لئے صفت علم ثابت کرنا مثلاً یوں سمجھنا کہ خدا تعالیٰ کی طرح فلاں پیغمبر یا ولی وغیرہ علم غیب جانتے تھے یا خدا کی طرح ذرہ ذرہ کا انہیں علم ہے یا ہمارے تمام حالات سے واقف ہیں یا دور و نزدیک چیزوں کی خبر رکھتے ہیں یہ سب شرک فی العلم ہے۔

(۳) شرک فی السمع والبصر یعنی خدا تعالیٰ کی صفت سمع یا بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں یا ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں سب شرک ہے۔

(۴) شرک فی الحکم یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی اور کو حاکم سمجھنا اور اس کے حکم کو خدا کے حکم کی طرح ماننا مثلاً پیر صاحب نے حکم دیا کہ یہ وظیفہ نماز عصر سے پہلے پڑھا کرو تو اس حکم کی تعمیل اس طرح ضروری سمجھے کہ وظیفہ پورا کرنے کی وجہ سے عصر کا وقت مکروہ ہو جانے کی پرواہ نہ کرے یہ بھی شرک ہے۔

(۵) شرک فی العبادت یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا مثلاً کسی قبر یا پیر کو سجدہ کرنا یا کسی کے لئے رکوع کرنا یا کسی پیر پیغمبر، ولی، امام کے نام کا روزہ رکھنا یا کسی کی نذر اور منت ماننی یا کسی قبر یا گھر کا خانہ کعبہ کی طرح طواف کرنا وغیرہ یہ سب شرک فی العبادت ہے۔ (تعلیم الاسلام: ص ۲۴، ۲۵، ۲۶)

﴿حقیقت شرک از مرشد تھانویؒ﴾

﴿عبارت نمبر (۱)﴾ مسئلہ: اکثر حضرات اولیاء اللہ کو حاجت روا و مشکل کشا سمجھ کر انہا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نیت سے فاتحہ و نیاز دلاتے ہیں کہ ان سے ہمارے کاروبار میں ترقی ہوگی، مال و اولاد میں زیادتی ہوگی، ہمارا رزق بڑھے گا اور اولاد کی عمر بڑھ جائے گی، اس طرح کا عقیدہ شرک ہے تمام قرآن کریم اس عقیدہ کے ابطال سے بھرا ہوا ہے۔

مسئلہ: بعض لوگ قبروں پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں چونکہ مقصود اس سے تقرب و رضا مندی اولیاء اللہ کی ہوتی ہے اور ان کو اپنا حاجت روا سمجھتے ہیں یہ اعتقاد شرک ہے اور چڑھاوا کھانا بھی جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: اسی طرح عرس کے زمانہ میں بلکہ غیر عرس میں بھی اولیاء اللہ کے مزارات پر چادر چڑھاتے ہیں جو مکروہ و اسراف ہے اور عوام کا اس میں جو اعتقاد ہے وہ بالکل شرک ہے، پھر غضب یہ کہ اس کی نذر و منت مانی جاتی ہے بعض لوگ دور دراز علاقہ سے سفر کر کے اپنے بچوں کا چلہ چھٹی وہاں کرتے ہیں اور یہ نذر پوری کرتے ہیں اور بعض آسیب اتروانے کے لئے آتے ہیں بعض وہاں پر چراغ روشن کرتے ہیں، قبریں پختہ بناتے ہیں جبکہ قرآن کریم میں صاف صاف ان امور سے توبہ کا حکم ہے۔ (اغلاط العوام بص:۲۳)

عبارت نمبر (۲) حضرت تھانویؒ فتاویٰ امدادیہ میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

سوال: اولیاء اللہ کا نذر کیا گیا بکرا، مرغا، مگا وغیرہ ماکول اللحم ساتھ بسم اللہ اکبر کے ذبح کرنے سے حلال ہے یا نہیں؟

جواب: بزرگوں کی نذر و نیاز کا جانور اگر اس واسطے ذبح کیا جاوے کہ وہ بزرگ ہم سے خوش ہوں اور ہمارا کام کر دیں اور ان کو متصرف فی الکونین سمجھے اور ان سے تقرب کے لئے ذبح کرے اور ذبح سے وہی مقصود ہوں چنانچہ اس زمانہ میں اکثر جہال کو یہی عقیدہ ہوتا ہے تو یہ عقیدہ رکھنے والا مشرک اور وہ ذبیحہ بالکل حرام ہے اگرچہ وقت ذبح اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے۔ وما اہل بہ لغیر اللہ اور اگر اللہ تعالیٰ کے واسطے وہ جانور ذبح کیا اور اللہ تعالیٰ کے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

واسطے دے کر اس کا ثواب کسی بزرگ کی روح کو بخش دیا۔ یہ جائز اور حلال ہے۔ فقط واللہ اعلم الثانی ۱۳۰۱ھ (امداد رابعہ، ص: ۸۷)

﴿عبارت نمبر (۳)﴾ مرشد تھانویؒ فرماتے ہیں، حقیقت برسر آمدن پیر و شہید و استعانت حوائج آزاد و سپردن میت برزمین و برآوردن او۔

نوٹ: سوال کی تقریر طویل ہے جس کا خلاصہ پیر اور شہید مرنے کے بعد دنیا میں آکر حاجت برآری کرتے ہیں یا نہیں؟ تقریر سوال فتاوی میں ہی دیکھ لیجئے۔ ہم ذیل میں تقریر جواب ذکر کریں گے۔

الجواب: یہ جو عوام جاہلوں کا عقیدہ ہے کہ فلاں شہید یا پیر لپٹتا ہے یا چمٹتا ہے بالکل غلط ہے کیونکہ ہر شخص بعد مرگ دو حال سے خالی نہیں، یا جنت میں ہے یا دوزخ میں۔ اگر جنت میں ہے تو اس کو کیا ضرورت پڑی کہ جنت چھوڑ کر ناپاک دنیا میں کسی کو آکر لپٹے اور اگر دوزخ میں ہے تو اس کو فرصت ہی کون دے گا کہ فلانے کو جا لپٹ جا۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ بس یا تو کوئی خبیث شیطان ہے کہ ایذا دیتا ہے یا اس کا مکر و فریب ہے۔ بہر حال اس سے حاجتیں مانگنا اور اس کو متصرف سمجھنا اور غیب داں جاننا محض شرک ہے۔ جن لوگوں نے ان کے کھانے پینے ملنے سے کنارہ کیا بہت اچھا کیا خدائے تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور جو لوگ ان گمراہوں کی مدد کرتے ہیں وہ بھی انہی میں سے ہیں۔

ان سے بھی علاقہ قطع کرنا چاہیے:

یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا آباء کم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولئک ھم الظلمون احشروا الذین ظلموا وازواجھم، الآیۃ اور اس مسماۃ پر اگر قرائن سے کوئی خبیث یا شیطان معلوم ہو تو اسمائے الٰہی سے اس کو دفع کریں اور جو مکر و فریب ثابت ہو تو اگر قدرت ہو تو اس کا مار دینا پیٹیں تو بہ کرا دیں کہ اس نے قتد اختیار کیا ہے والفتنۃ اکبر من القتل، اور جو قدرت

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قدرت نہ ہو خاموش ہو جاویں۔ (امداد الفتاوی: ص: ۳۵۴، ج: ۵)

﴿عبارت نمبر (۴)﴾ مسئلہ: اکثر عوام حضرات اولیاء اللہ کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر اس نیت سے فاتحہ و نیاز دلاتے ہیں کہ ان سے ہمارے کاروبار میں ترقی ہوگی، مال و اولاد میں زیادتی ہوگی، ہمارا رزق بڑھے گا اولاد کی عمر بڑھے گی، اس لئے ہر مسلمان کو جاننا چاہئے کہ اس طرح کا عقیدہ محض شرک ہے تمام قرآن پاک اس عقیدہ کے ابطال سے بھرا پڑا ہے اور بعض لوگ زبردستی تاویل کرتے ہیں کہ ہم قادر مطلق، عالم الغیب، حق تعالیٰ ہی کو جانتے ہیں، سمجھتے ہیں مگر بزرگوں کا توسل تو جائز اور ثابت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ توسل کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وسائل کو کارخانہ تکوین میں کچھ دخیل سمجھا جائے تو خواہ ان کو فاعل (کام کرنے والا) سمجھیں، اس طرح کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے کارخانے سپرد کر رکھے ہیں اور خواہ یوں سمجھیں کہ فاعل تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر ان حضرات کے عرض و معروض کرنے سے اللہ تعالیٰ کو ضرور ہی ہمارا کام کرنا پڑتا ہے ایسا فعل تو شرک محض ہے۔

مشرکین عرب کے عقائد بھی اسی قسم کے تھے، وہ بھی اصنام و ارواح کو فاعل بالاصالت نہ جانتے تھے بلکہ اسی طرح کارکن سمجھتے تھے جیسا کہ آیت ولئن سالتھم۔۔الخ (ترجمہ) اگر آپ ﷺ ان لوگوں سے پوچھیں کہ کس نے پیدا کیا آسمان و زمین کو؟ تو وہ کہیں گے ان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے ان عقائد کی یہ آیت شاہد ہے۔ یہاں ایک سوئی سی بات سمجھنے کے قابل ہے کہ کسی شخص سے کسی چیز کی توقع رکھنے کے لئے کئی امر کا جمع ہونا ضروری ہے، اول: تو اس شخص کو اس کی حاجت کی اطلاع ہو، دوسرے: اس کے پاس وہ چیز بھی موجود ہو، تیسرے: اس کو دینے کی قدرت بھی ہو، چوتھے: اس سے بڑا کوئی روکنے والا نہ ہو، پانچواں: اس کے پاس ذرائع اس چیز کو اس شخص تک پہنچانے کے بھی ہوں۔

اب خیال فرمائیں جو شخص بزرگوں سے اولاد و رزق وغیرہ کی توقع رکھتا ہے، مانگنے والوں سے پوچھنا چاہئے کہ اول ان اولیاءؒ کو تمہاری حاجت کی اطلاع کیسے ہوئی؟ اگر کہو

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کہ ان کو (اولیاء اللہؒ) تو سب کچھ معلوم ہے تو یہ شرک صریح ہے اور اگر کہیں کہ اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کو اطلاع کر دیتا ہے تو یہ محال تو نہیں مگر کچھ ضروری بھی نہیں، بلا حجت شرعیہ کسی امر ممکن کے وقوع کا عقیدہ رکھنا محض معصیت وکذب قلب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم میں فرمان ہے، کہ جس بات کی تجھ کو تحقیق نہ ہو اس عمل درآمد نہ کیا کرو۔

اور پھر اولیاء اللہؒ کے پاس رزق اور اولاد کہاں جمع رکھا ہے جو نعمتیں اولیاءؒ کے پاس ہیں وہ اور چیز ہیں، بچوں اور روپیوں کا ڈھیر ان کے پاس نہیں لگا ہے، پھر یہ کہ قدرت کو اگر ذاتی ان کا سمجھا جائے تب تو شرک ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ تصرف دیا ہے تو اس کے لئے دلیل شرعی کی حاجت ہے اور بغیر اس کے یہ اعتقاد بھی باطل وافتراء (بہتان) محض ہے، بلکہ قرآن وحدیث شریف میں تو **لا املك لنفسي نفعا ولا ضرا** ہے جس سے دوسروں سے ایسی قدرت کی نفی ہو رہی ہے پھر یہ کہ کس طرح معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جو احکم الحاکمین ہیں وہ ہرگز اس تصرف سے نہ روکیں گے جس طرح چاہتے ہیں وہی ہو جائے گا اگر ایسا کوئی سمجھے یعنی یہ کوئی سمجھے کہ اولیاءؒ جس طرح چاہتے ہیں تو اس نے تمام قرآن کریم کی تکذیب کی، پھر وہ ذرائع دریافت کئے جائیں کہ اولاد اس کو کس طرح دی اور کس طرح ان کے پاس بھیجا؟ اور اگر ان تمام اشکالات کے جواب میں کوئی یوں کہے وہ لوگ یعنی اہل قبور دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ قبول فرما کر ویسا ہی کر دیتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہی ہے کہ دعا کے لئے اول ان کو اطلاع کی ضرورت ہے اور اس کی دلیل کوئی نہیں پھر بعد اطلاع کی دلیل کیا ہے کہ وہ دعا کر ہی دیتے ہیں؟ پھر دعا کے بعد اس کی کیا دلیل ہے کہ وہ ضرور ہی قبول ہو جاتی ہے؟ غرض توسل کے یہ معنی نہیں ہیں۔۔ الخ (اصلاح الرسوم از حضرت تھانویؒ)

﴿عبارت نمبر (۵)﴾ مسئلہ: آج کل کثرت سے مسلمانوں کے عقیدے بھی خراب ہو گئے ہیں بزرگوں کو مختار کل سمجھتے ہیں جو عقیدے غیر مسلموں کے تھے وہ مسلمانوں کے بھی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہو گئے، کتنے بڑے ظلم کی بات ہے، یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ اگر کسی بزرگ کو اعتقاد سے تو بندہ ہی سمجھے، مگر معاملہ ان کے ساتھ خدا کا سا کرے وہ بھی شرک میں داخل ہے (انفاس عیسیٰ: ص:۵۵۲)

﴿عبارت نمبر (۶)﴾ مسئلہ: بزرگوں کے متعلق اگر کسی کا یہ عقیدہ ہو کہ حق تعالیٰ نے ان کو ایسا اختیار دیا ہے کہ جب چاہیں اس اختیار سے تصرف کر سکتے ہیں حق تعالیٰ کی مشیت جزئیہ کی ضرورت نہیں رہتی، یعنی یہ اعتقاد ہو کہ وہ بزرگ اگر کسی کام کو کرنا چاہیں اور حق تعالیٰ نہ اس کام کو روکیں نہ اس کام کا ارادہ کریں تو ایسی حالت میں اگر وہ بزرگ چاہیں تو اس کام کو کر سکتے ہیں، یہ یقینی کفر اور شرک اکبر ہے (اغلاط العوام: ص:۲۴)

ہم مقدمۃ الکتاب کو ایک ایسی آیت پر ختم کرتے ہیں کہ جس میں پورے مقدمہ کا خلاصہ موجود ہے اور وہ آیت سورہ ھود کی آخر ہے اور تورات شریف کی بھی آخری آیت ہے۔

﴿ولله غيب السموات والارض واليه يرجع الامر كله فاعبده وتوكل عليه وما ربكم بغافل عما تعملون﴾

(ترجمہ) اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کا سب غیب اور اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں تمام کام پس اسی کی عبادت کر اور اسی پر بھروسہ رکھ اور تیرا رب بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو۔

آیت مذکورہ میں روح ایمانی اور خلاصہ توحید کو نہایت عجیب انداز سے سمو دیا گیا ہے گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیا۔

﴿فائدہ نمبر (۱)﴾ وللہ غیب السموات والارض، کائنات کی ہر چیز کا علم اللہ ہی کو ہے، حضرے کہ عالم الغیب صرف اللہ ہے کوئی پیر، فقیر، امام، ولی، قطب، غوث، قاری، نبی غیب دان نہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿فائدہ نمبر(۲)﴾ والیہ یرجع الامر کلہ ، مختار کل ، ہر کام کی کامیابی اور تکمیل (فاعل اختیاری) آخری فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ اور اختیار میں ہے۔ کوئی پیر، فقیر، امام، ولی، علمی، نبی مختار کل نہیں ہے۔

﴿فائدہ نمبر(۳)﴾ فاعبدہ ، پس عبادت، دعا و پکار، نذر و نیاز، خوف و رجاء، توکل و روزہ، قولی، بدنی، مالی صرف اسی کی کر۔

﴿فائدہ نمبر(۴)﴾ وتوکل علیہ، تمام امور میں بھروسے کے لائق بھی اسی کی ذات ہے۔

﴿فائدہ نمبر(۵)﴾ وما ربك بغافل عما تعملون ، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں کہ مسئلہ توحید تو بالکل واضح ہو گیا مگر مشرکین زوا و تعصب و ہٹ دھرمی، بھروسے بندی و فرقہ پرستی اور آبائی تقلید کی وجہ سے نہ مانیں تو پھر اللہ تعالیٰ ان کے کرتوتوں کو خوب جانتا ہے خود نپٹ لے گا۔

❁❁❁

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

المقصد الاول

بحث اول در مسئلہ مختار کل

تنقیح عقائد

عقیدہ نصاریٰ در مسئلہ مختار کل

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اختیارات و تصرفات کلیہ عطا فرما دیئے ہیں پس حضرت عیسیٰ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مختار کل ہیں اور متصرف فی الامور ہیں تفصیل کے لئے دیکھیں۔

رتی ابل: ۴:۳۵، زبور: ۱۰۳:۲۰-۲۱، مکاشفہ: ۱۱:۱۷-۲۰، پطرس: ۲:۳، مکاشفہ: ۲۰:۲-۳، ۱۰، اسٹا ۳۲:۳۴، یسعیا: ۲۴:۲۲۱، تعا ربخ: ۲۰:۶، متی: ۲۸:۲۶، زبور: ۱۳۵:۶-۷، یرمیا: ۳۲:۱۷، کلسیون: ۱:۱۶-۱۷، زبور: ۱:۲۰، یشا ئیل: ۱:۱، زبور: ۱۰۶:۷-۸، نحمیاہ: ۱:۱۰، افسیون: ۱:۱۹، ۲۱، کلسیون: ۱:۱۷، رومیون: ۱:۶، گلیتون: ۱:۲۲، ۲۳، متی: ۲۴:۳۰، الجسکیون: ۴:۱۷، فلپیون: ۳:۲۱، متی: ۲۲:۲۹، یوحنا: ۵:۳۹، ۴۰، یرمیاء: ۱۶:۱۴، ۱۵، حزقی ابل: ۳۷:۲۱، ۲۲، یسعیاء: ۶۵:۱۷-۲۵، مکاشفہ: ۱۹:۶، (الوہیت مسیح: ص ۴۶، ۴۷)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ کے متعلق عقیدہ

تو ہی مطلوب و مقصود جہاں ہے
تو ہی محبوب و معبود جہاں ہے
تو ہی مقبول و مسعود جہاں ہے
تو ہی معبود و مسجود جہاں ہے
تو ہی معبودوں میں حق معبود ہے
جلد ہو تیرے عبادت جلد آ

(فریاد منتظر: ص:۵)

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو قدرت اور اختیار کیونکر عطا فرمایا تو اس کی تفصیل کچھ اس طرح بیان کی گئی ہے: "اب جس نے اپنی خود انکاری اور جان نثاری کا ثبوت پیش کیا کہ موت بلکہ صلیبی موت تک باپ کے فرمانبردار رہا تو اس کا صلہ بھی کچھ ملنا چاہیے تھا چنانچہ باپ نے بھی اس سے خوش ہو کر ساری حکومت، اختیار، قدرت، بادشاہت اور انصاف اس کے ہاتھ میں دے کر اس کو ہمارا بادشاہ بنا دیا۔ اب نہ صرف وہ نبی اور کاہن ہی ہے بلکہ وہ بادشاہ بھی ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے خون سے خریدا ہوا ان پر حکومت بھی کرے (الوہیت مسیح: ص:۵۱، ۵۲)

خلاصہ عقیدہ نصاریٰ

نصاریٰ کے عقیدہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اختیارات اور قدرت عطا کی ہے۔ حضرت عیسیٰ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مختار کل بادشاہ اور حاکم ہیں۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عقیدہ بریلویہ در تصرف و اختیار

عبارت: خلیفہ بریلوی اعلیٰ حضرت حکیم ابوالعلا محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی سنی حنفی قادری برکاتی لکھتا ہے" عقیدہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں تمام جہان حضور کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں تمام جہان ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوت سنت سے محروم ہے تمام زمین ان کی ملک ہے تمام جنت ان کی جاگیر ہے ملکوت السموات والارض حضور کے زیر فرمان جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ دنیا و آخرت حضور کی عطا کا ایک حصہ ہے احکام تشریعیہ حضور کے قبضہ میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں" (بہار شریعت: ص:۱۸، حصہ اول)

عبارات حکیم امت بریلویہ مفتی احمد یار گجراتی

عبارت (۱) حکیم امت بریلویہ لکھتے ہیں: "سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم بحکم پروردگار کونین کے مالک ومختار ہیں زمان کے مالک، آسمان کے مالک اپنے رب کی عطا سے جحیم کے مالک، جہاں کے مالک، رب کے احکام کے مالک، انعام کے مالک۔

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

جس کو چاہیں اپنے رب کی عطا سے عطا فرما دیں، جس کو جس سے محروم کر دیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال فرما دیں اور جو چاہیں حرام۔ غرضیکہ دونوں جہاں کے شہنشاہ کو

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نین کے مالک ومولیٰ ہیں ۔

حکم تا فذ ہے تیرا سیف تیری خامہ ترا
دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا ترا

(بلغتہ سلطنت مصطفیٰ: ص ۱۴)

عبارت (۲): معلوم ہوا رسول اللہ ﷺ بھی لوگوں کو غنی اور مالدار فرماتے ہیں اور وہ سروں کو غنی وہی کرے گا جو خود مالک ہوگا ظاہر یہ ہے کہ فضلہ کی ضمیر رسول کی طرف لوٹے کیونکہ یہی قریب ہے۔ (سلطنت مصطفیٰ: ص: ۱۵)

عبارت (۳): حضور کیا دیتے ہیں جو اللہ دیتا ہے وہ حضور ﷺ دیتے ہیں کیونکہ اس آیت میں ایک دینے کو دوسری کی طرف نسبت کیا گیا ہے۔ اللہ سب کچھ دیتا ہے تو حضور ﷺ بھی سب کچھ دیتے ہیں۔ (سلطنت مصطفیٰ: ص ۱۶)

عبارت (۴) حضور ﷺ حرام وحلال کے مالک ومختار ہیں (سلطنت مصطفیٰ: ص: ۱۷)

عبارت (۵) معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو بھی حرام فرمانے کا اختیار دیا گیا ہے، معلوم ہوا کہ حضور ﷺ مالک احکام ہیں (سلطنت مصطفیٰ: ص ۱۸)

عبارت (۶): معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ہر طرح مالک ومختار ہیں مگر ظاہر کرنا منظور نہیں (سلطنت مصطفیٰ: ص: ۲۱)

عبارت (۷): حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی ہر چیز کے مالک ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا تمہارا نبی

(سلطنت مصطفیٰ: ص: ۲۲)

عبارت (۸): معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ہر چیز کے مالک ہے۔ (سلطنت مصطفیٰ: ص: ۲۳)

عبارت (۹) معلوم ہوا کہ ساری خلقت الٰہی میں حضور ﷺ کی بادشاہی ہے۔ (سلطنت

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مصطفیٰ: ص ۲۷)

عبارت (۱۰): تمام امت کا (امت بریلویہ کا، از ناقل) ہمیشہ سے اس پر اتفاق رہا ہے کہ حضور ﷺ دونوں جہان کے مالک ہیں (سلطنت مصطفیٰ: ص: ۳۲)

عبارت (۱۱): دنیا و آخرت کی ہر چیز کے مالک حضور ﷺ ہیں سب کچھ ان سے مانگو عزت مانگو، ایمان مانگو، جنت مانگو، اللہ کی رحمت مانگو (سلطنت مصطفیٰ: ص: ۳۴)

عبارت (۱۲): عرش و فرش جو بھی اللہ کی مخلوق ہے وہ رسول اللہ ﷺ کی حکومت میں ہے (سلطنت مصطفیٰ: ص ۳۴)

عبارت (۱۳) معلوم ہوا کہ سارے عالم ملکوت، عالم ارواح، عالم اجسام، عالم امکان غرضیکہ ساری مخلوق میں حضور ﷺ کی بادشاہی ہے (سلطنت مصطفیٰ: ص: ۳۵)

عبارت (۱۴) تمام خزانہ خداوندی حضور ﷺ کے قبضہ و اختیار میں ہے۔ (سلطنت مصطفیٰ: ص ۳۵)

عبارت (۱۵) جب حضور ﷺ کچھ چاہ لے تو اس کے خلاف نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی ان کو روک سکتا ہے معلوم ہوا ہے کہ حضور ﷺ پہلے ہی سے سلطان کونین ہیں اور آپ کی زبان کن کی کنجی ہے۔

فقط اشارے میں سب کو نجات ہو کے رہی
تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی
جو شب کہہ دیا دن ہے تو دن نکل آیا
جو دن کو کہہ دیا شب ہے تو رات ہو کے رہی

(سلطنت مصطفیٰ: ص ۳۶)

عبارت (۱۶) حضور ﷺ سلطنت الہیہ کے منتظم اور مقرر کردہ حاکم ہیں دنیا کے سارے کون و مکان کے احکام حضور ﷺ کے سپرد ہیں ان سے بڑھ کر کون سی سلطنت ہے۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(سلطنت مصطفیٰ: ص ۳۶)

عبارت (۱۷) معلوم ہوا کہ جنت اور عرش کا بنانے والا اللہ اور مالک محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ (سلطنت مصطفیٰ: ۴۴)

عبارت (۱۸) حضور ﷺ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جس کے لئے چاہیں اس کی زندگی تک بھی توبہ کا دروازہ بند کر دیں کہ وہ توبہ کرے اور قبول نہ ہو اور جس کے لئے چاہیں بعد موت بھی دروازہ کھول دیں اور اس کو زندہ فرما کر مسلمان کر دیں۔ (سلطنت مصطفیٰ: ص ۴۳)

عبارت (۱۹) مفتی احمد یار گجراتی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتے ہیں، کہ حضور غوث پاک فرماتے ہیں، بلاد اللہ ملکی تحت حکمی وفی قبضتی قلبی قد صفانی، اللہ کے سارے شہر میرے ملک اور میری حکومت میں ہیں کوئی مجبور اور کوئی وقت ایسا نہیں جو ہماری اجازت بغیر دنیا میں گزر جائے۔ (سلطنت مصطفیٰ: ص ۴۲)

عبارت (۲۰) عرش سے فرش تک میرے آقا و مولا محمد رسول اللہ ﷺ کی سلطنت ہے یہی میں کہتا ہوں (سلطنت مصطفیٰ: ص: ۴۰)

عبارت (۲۱) اس سے معلوم ہوا کہ مکان ولا مکان حضور ﷺ کے حکم میں ہیں کیونکہ حضور ﷺ سلطان کونین ہیں (سلطنت مصطفیٰ: ص: ۳۸)

عبارت (۲۲): لفظ محمد ﷺ کے حرفوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ دونوں جہان کے ہمیشہ سے مالک ہیں اور رحمت والے مالک ہیں کیونکہ اس میں ایک ح ہے اور ایک دال دو میم ہیں، دو میموں سے مراد دونوں ملکوں کی بادشاہت اور دال سے مراد دوام یعنی ہمیشگی بادشاہت اور حاء سے مراد رحمت یعنی رحمت والی بادشاہت ہے۔ (سلطنت مصطفیٰ: ص ۳۷)

﴿ موجد بریلویت بریلوی اعلیٰ حضرت کی تصنیف لطیف الامن

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

والعلی کی چند سرخیاں اور اقتباسات

عبارت نمبر۱: مسلمان اپنے محبوب ﷺ کے تصرف، قدرتیں، اختیار دیکھیں، دنیا کیا بلا ہے آخرت کے کارخانوں کی باگیں ان کے ہاتھ میں سپرد ہوئی ہیں۔ (الامن والعلی: ص ۹۵)

عبارت نمبر۲: یہ وہی پیارا ہے جس کی عزت و وجاہت جس کی محبوبیت نے دو جہاں کے اختیارات اسے دلا دیے (الامن والعلی: ص: ۹۶)

عبارت نمبر۳: رسول اللہ ﷺ نے رزق دیا ہے (حاشیہ ص: ۹۹)

عبارت نمبر۴: الحمد للہ انے خلافت رب العزت کہتے ہیں کہ ملکوت السموات والارض میں ان کا حکم جاری ہے تمام مخلوق الٰہی کو ان کے لئے حکم اطاعت و فرمانبرداری ہے وہ خدا کے ہیں اور جو کچھ خدا کا ہے سب ان کا ہے (الامن والعلی: ص: ۱۰۳)

حاشیہ پر لکھتے ہیں: ملائکہ مدبرات الامر بھی حضور ﷺ کے زیر حکم ہیں (الامن والعلی: ص: ۱۰۳)

عبارت نمبر۵: آفتاب کی کیا جان کہ ان کے حکم سے سرتابی کرے آفتاب و مہتاب درکنار واللہ العظیم ملائکہ مدبرات الامر کہ نظم و نسق عالم جن کے ہاتھوں پر ہے محمد رسول اللہ ﷺ خلیفۃ اللہ الاعظم کے دائرہ حکم سے باہر نہیں نکل سکتے (الامن والعلی: ص ۱۰۴)

عبارت نمبر۶: نبی ﷺ خزانہ راز الٰہی و جائے نفاذ امر ہیں کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور ﷺ کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور ﷺ کی سرکار سے (الامن والعلی: ص ۱۰۵)

حاشیہ پر لکھتے ہیں، کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور ﷺ کے دربار سے کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور ﷺ کی سرکار سے حضور ﷺ جس بات کا ارادہ فرمائیں اس کا خلاف نہیں ہوتا کوئی ان کے حکم کا پھیرنے والا نہیں (الامن والعلی: ص ۱۰۵)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عبارت نمبر ۷: حضور ﷺ کا رب حضور ﷺ کی اطاعت کرتا ہے (الامن والعلیٰ: ص ۱۰۶)

عبارت نمبر ۸: اے سنی بھائی! اے مصطفیٰ ﷺ کی شان ارفع کے فدائی! آفتاب و مہتاب پر ان کا حکم جاری ہونا کیا بات ہے، آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک ان کے نائب ان کے وارث ان کے فرزند ان کے دلبند غوث الثقلین غیث الکونین حضور پرنور سیدنا ومولانا امام ابو محمد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ پر سلام عرض نہ کر لے (الامن والعلیٰ: ص ۱۰۸)

عبارت نمبر ۹: وہ جو زبان سے فرما دے کہ میں نے دیں اور اس فرمانے ہی سے نعمتیں حاصل ہو جائیں قطعاً یقیناً وہی کر سکتا ہے جس کا ہاتھ اللہ وحاب رب الارباب جل جلالہ کے خزانوں پر پہنچتا ہے جسے اس کے رب جل وعلا نے "عطا و منع" کا اختیار دیا ہے ہاں وہی کون ہاں واللہ محمد رسول اللہ ﷺ ماذون ومختار حضرت اللہ قاسم ومتصرف خزائن اللہ جل جلالہ (الامن والعلیٰ: ص ۹۰)

عبارت نمبر ۱۰: اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے نعمتوں کے خوان نبی ﷺ کے زیر دست وتابع فرمان ہیں۔۔۔ مخلوق کو حشر نبی ﷺ دیں گے (الامن والعلیٰ: ص ۹۱)

عبارت نمبر ۱۱: جنت و نار کا اختیار خلفائے کرام کو دیا جائے گا مولیٰ علیؓ قسیم النار (جہنم تقسیم کرنے والے) ہیں (الامن والعلیٰ: ص ۵۸)

عبارت نمبر ۱۲: آخرت میں عزت دینا حضور ﷺ کے اختیار ہے قیامت میں کل اختیار حضور ﷺ کو ہیں (الامن والعلیٰ: ص ۵۶)

عبارت نمبر ۱۳: واللہ اللہ کا نائب اللہ کی طرف سے اللہ کے ملک میں تصرف تام کا اختیار رکھتا ہے (الامن والعلیٰ: ص ۵۵)

عبارت نمبر ۱۴: مدد دینے کی کنجیاں، نفع پہنچانے کی کنجیاں حضور ﷺ کے ہاتھ ہیں، زمین وآسمان کی سب مخلوق حضور ﷺ کے قبضہ میں ہے اور

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ساری دنیا حضور ﷺ کی مٹھی میں (الامن والعلی: ص ۵۴)

عبارت نمبر ۱۵: میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک حبیب ﷺ یعنی محبوب و محب میں نہیں ہے میرا تیرا (الامن والعلی: ص ۵۰)

عبارت ۱۶: سب حضور ﷺ کے آگے گڑگڑاتے ہیں حضور ﷺ ساری زمین اور تمام مخلوق کے مالک ہیں (الامن والعلی: ص ۵۰، حاشیہ)

عبارت نمبر ۱۷: حضور اقدس ﷺ دنیا و آخرت میں اپنی امت کے حافظ و نگہبان ہیں (الامن والعلی: ص: ۵۳)

عبارت نمبر ۱۸: اعلیٰ حضرت کی دعا، اے اللہ کے رسول! مجھے اور سب اہل سنت کو دین و دنیا کا دولت مند فرما اپنے فضل سے صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم (الامن والعلی: ص ۳۵)

عبارت نمبر ۱۹: اللہ عزوجل کی بارگاہ کا تمام "لینا دینا"، "اخذ و عطا" سب محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں ان کے واسطے ان کے وسیلے سے ہے اسی کو خلافت عظمیٰ کہتے ہیں، وللہ الحمد حمدا کثیرا دیکھو بشہادت خدا اور رسول جل وعلی و ﷺ رزق پانا مدد ملنا مینہ برسنا، بلا دور ہونا، دشمنوں کی مغلوبی، عذاب کی موقوفی یہاں تک کہ زمین کا قیام زمین کی نگہبانی، خلق کی سوت، خلق کی زندگی، دین کی عزت، امت کی پناہ، بندوں کی حاجت روائی، راحت رسانی، سب اولیاء کے وسیلے، اولیاء کی برکت، اولیاء کے ہاتھوں اولیاءؒ کی وساطت سے ہے (الامن والعلی: ص ۳۴)

عبارت نمبر ۲۰: بارگاہ الٰہی کا لینا دینا سارا کارخانہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں پر ہے، ہاں ہاں لا واللہ ثم باللہ ایک دفعہ بالا وحصول عطا کیا تمام جہان اور اس کا قیام سب انہی کے دم قدم سے ہے عالم جس طرح ابتدائے آفرینش میں ان کا محتاج تھا کہ لو لاک ما خلقت الدنیا یوں نہیں بقا میں بھی ان کا محتاج ہے آج اگر ان کا قدم درمیان سے نکال لیں ابھی ابھی فنائے مطلق ہو جائے (الامن والعلی: ص ۳۴)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عبارت نمبر۲۱: حلال وحرام کرنا انبیاءؑ کے اختیار میں ہے (الامن والعلی: ص ۴۸)

عبارت نمبر۲۲: اولیائے کرام بعد انتقال تمام عالم میں تصرف کرتے اور کاروبار جہان کی تدبیر فرماتے ہیں (الامن والعلی: ص ۴۳)

عبارت نمبر۲۳: بحمد للہ تعالیٰ اولیائے کرام بعد وصال عالم میں تصرف کرتے ہیں اور اس کی کاموں کی تدبیر فرماتے ہیں (الامن والعلی: ص ۴۴)

عبارت نمبر۲۴: نبی ﷺ دنیا و آخرت میں کارساز ہیں (الامن والعلی: ص ۶۱)

عبارت نمبر۲۵: حضور ﷺ کے سوا ہمارا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں (ص: ۶۴)

عبارت نمبر۲۶: حضور ﷺ کے سوا ہمارا کوئی نہیں جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں خلق کے لئے جائے پناہ نہیں سوائے بارگاہ انبیاءؑ کے۔ (الامن والعلی: ص: ۶۶)

عبارت نمبر۲۷: یارسول اللہ! ہمارے گناہ بخش دیجئے (الامن والعلی، ص: ۷۷)

عبارت نمبر۲۸: نبی کی سب شانیں خدا کی شان ہیں تو خدا کی بعض شانیں ضرور نبی کی شان ہیں، موجبہ کلیہ کو اس کا عکس موجبہ جزئیہ لازم ہے (الامن والعلی، ص: ۹۳)

عبارت نمبر۲۹: اعلیٰ حضرت بعض صوفیوں کے کلام نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں، ہمارے شیخ حضور سیدنا عبدالقادر رضی اللہ عنہ اپنی مجلس میں ہر ملازمین سے بلند کرسی پر مشی فرماتے اور ارشاد کرتے آفتاب طلوع نہیں کرتا یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرلے نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے نیا ہفتہ جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے نیا دن ہوتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم کہ تمام سعید و شقی مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں میری آنکھوں محفوظ پر لکھی ہے یعنی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

لوح محفوظ میرے پیش نظر ہے۔۔۔الخ (الامن والعلی، ص:۱۱۰)

عبارت نمبر ۳۰: حضور ﷺ ہر قسم کی حاجت روا فرما سکتے ہیں دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور ﷺ کے اختیار میں ہیں۔۔۔۔۔۔دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں حضور ﷺ کے اختیار میں ہیں جسے جو چاہیں عطا فرمائیں (الامن والعلی، ص:۱۱۱)

عبارت نمبر ۳۱: بریلوی اعلیٰ حضرت لکھتا ہے، "کہ ازل سے ابد تک ارض و سما میں اولی و آخرت میں دنیا و دین میں، روح و جسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی جو نعمت و دولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور ﷺ کی بارگاہ جہاں پناہ سے ملی ہے اور ملتی ہے اور ہمیشہ ملے گی۔ (تجلی الیقین: ص:۱۳۰)

عقیدہ شیعہ

شیعہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اختیارات نبی پاک ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰ و دیگر ائمہ کرام کو عطا کر دیے ہیں۔

عبارت نمبر ۱: ملا سید وزیر حسین تاریخ الائمہ: ص ۵۶ میں لکھتا ہے، "علی کی ذات ہے

ہر شیء پہ قادر علی کا معجزہ اک اک ہے نادر

عبارت نمبر ۲: اہل تشیع کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے دین کے تمام معاملات آنحضرت ﷺ اور ائمہ کے سپرد کر دیے ہیں چنانچہ شیعہ حضرات کی مشہور و مستند کتاب اصول کافی میں مستقل باب ہے: باب التفویض الی رسول اللہ ﷺ والی الائمۃ علیہم السلام فی امر الدین۔ جس میں متعدد روایات ذکر کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے: ان اللہ عز وجل فوض علی نبیہ امر خلقہ لینظر کیف طاعتہم وتلا ھذہ الایۃ ما اتکم الرسول فخذوہ ،الایۃ (اصول کافی: باب ۵۲) بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کے معاملات حضرت محمد ﷺ کے سپرد کر دیے ہیں تاکہ وہ دیکھے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کہ ان کی اطاعت کیسی ہے پھر یہ آیت پڑھی کہ جو چیز تمہیں رسول ﷺ دے اسے لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔

عبارت نمبر ۳: علامہ قزوینی لکھتے ہیں، بدرستیکہ اللہ عز وجل را گزاشت بسوئے نبی خود ﷺ بعض کار مخلوقین خود تا امتحان کند۔۔۔الخ (صافی شرح کافی: ج ۳، حصہ اول: ص ۲۴۸)

ترجمہ: یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے بعض کام اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے سپرد کر دیے ہیں تا کہ وہ امتحان کرے۔

عبارت نمبر ۴: ایک دوسری روایت اصول کافی میں لکھتے ہیں:

ان اللہ تبارك وتعالى لم يزل متفردا بوحدانيته ثم خلق محمدا ﷺ وعليا وفاطمة فمكثوا الف دهر ثم خلق جميع الاشياء فاشهدهم خلقها واجرى طاعتهم عليها وفوز امرها اليهم فهم يحلون ما يشاءون ويحرمون ما يشاءون (اصول كافي: كتاب الحجة، باب مولد النبي ووفاته و شرح صافي، ج: ۳، ص: ۱۴۹، حصه: دوم)

ترجمہ: یعنی بے شک اللہ تعالیٰ اپنی وحدانیت میں متفرد رہا پھر اس نے حضرت محمد ﷺ اور حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو پیدا کیا ایک ہزار سال تک سلسلہ یوں ہی رہا پھر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کو پیدا کیا اور ان کو اشیاء کو پیدا کرتے وقت حاضر کیا اور ان کی فرمانبرداری اشیاء پر فرض کی اور ان تمام اشیاء کو ان کے سپرد کر دیا سو وہ جو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جو چاہتے ہیں حرام کرتے ہیں۔

عبارت نمبر ۵: شیخ عبدالقادر جیلانی شیعوں کے فرقہ المفوضہ کا ذکر کرتے ہوئے

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فرماتے ہیں:

اما المفوضة فهم القا ئلو ن إن الله تعالى فوض تد بير الخلق الى الا ئمة وان الله تعالى قد اقدر النبى ﷺ على خلق العالم وتدبير الخلق وان كا ن ما خلق الله تعالى من ذالك شيئا وكذالك قالوا فى حق علىؓ (غنية الطا لبين :حصه اول فصل اصناف الرا فضة)

ترجمہ:مفوضہ اس کے قائل ہیں کہ اللہ تعالی نے مخلوق کے امور کی تدبیر ائمہ کے سپرد کردی ہے اور اللہ تعالی نے نبی ﷺ کو تخلیق عالم اور تدبیر کائنات پر قادر فرمادیا ہے۔اور دنیا کی کوئی چیز اللہ تعالی نے پیدا نہیں کی اور اسی طرح حضرت علیؓ کے حق میں کہتے ہیں (کہ خلق وتدبیر عالم اللہ تعالی نے ان کے سپرد کردیا)

عبارت نمبر۶:ملا باقر مجلسی لکھتا ہے،امام زمین ومافیھا کے واسطے ایک ستون اور امان ہوتا ہے تمام آفات ومسائل وبلیات زمانہ امام کے ہی ذریعے دور ہوتے ہیں (جلاء العیون:ص:۱۳۸)

عبارت نمبر۷:ملا مذکور لکھتا ہے،شرط امامت یہ ہے کہ امام کا حکم بطور اعجاز وکرامت کے جن وانس کے علاوہ اجرام فلکی پر بھی ہو اور آسمان بھی اپنی بارش کرے،چاند اور سورج پر بھی آپ کا حکم ہو (جلاء العیون:ص:۱۳۷)

عبارت نمبر۸:ملا باقر مجلسی حضرت علی المرتضیٰؓ کے ذمہ ایک خطبہ لگاتے ہوئے یوں رقمطراز ہے،جناب علیؓ نے اپنے بعض خطبات میں ارشاد فرمایا ہے کہ میں وہ ہوں کہ جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں بعد رسول ﷺ میرے بعد کوئی نہیں جانتا۔میں وہ ذوالقرنین ہوں جس کا ذکر صحف اولی میں ہے میں خاتم سلیمان کا مالک ہوں میں یوم حساب کا مالک ہوں میں صراط اور میدان حشر کا مالک ہوں میں قاسم جنت والنار ہوں میں

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اول آدم ہوں میں اول نوح ہوں میں جبار کی آیت ہوں میں اسرار کی حقیقت ہوں میں درختوں کو پتوں کا لباس دینے والا ہوں۔ میں پھلوں کو پکانے والا ہوں میں چشموں کو جاری کرنے والا ہوں میں نہروں کو بہانے والا ہوں ۔۔۔۔۔۔۔ میں وہ حی ہوں جسے موت نہیں میں وہ ہوں کہ جس کے سامنے بات نہیں بدل سکتی میں وہ ہوں جسے امر مخلوق تفویض کیا گیا میں خلیفۃ اللہ ہوں (جلاء العیون: ص: ۶۰، ۶۱، ج: ۲، از ملا باقر مجلسی، ترجمہ سید علیہ الحسین شیعہ)

الحاصل

عیسائیوں، بریلویوں اور اہل تشیع کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تکوینی و تشریعی تمام اختیارات و تصرفات انبیاءؑ، اولیاءؒ کو عطا کر دیے ہیں۔ پس انبیاءؑ و اولیاءؒ اللہ تعالیٰ کی عطا سے مختار کل اور متصرف فی الامور ہیں عیسائی یہ اختیارات حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم تک محدود مانتے ہیں، اہل تشیع بارہ اماموں تک جب کہ بریلوی تمام انبیاءؑ و اولیاءؒ حتیٰ کہ موجد بریلویت احمد رضا خان تک یہ سب اختیارات تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت کا ایک پیروکار لکھتا ہے،

مشکل میری آساں فرمایئے میرے مشکل کشا شاہ احمد رضا
ایسا ہے مرشد میرا احمد رضا سب کا ہے مشکل کشا احمد رضا
کون دیتا ہے بھلا کس نے دیا جو دیا تو نے دیا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت)

اور خود اعلیٰ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے میں لکھتے ہیں،

ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے
کار عالم کا مدبر بھی ہے عبد القادر

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(حدائق بخشش: حصہ دوم، ص:۱۹)

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث

(حدائق بخشش: حصہ دوم، ص:۸)

نوٹ: بریلویہ کی اس مضمون پر عبارات کی بھرمار ہے جن کے جمع کرنے کے لئے مستقل دفتر کی ضرورت ہے۔

﴿عقیدہ اسلامیہ﴾

تمام تصرفات واختیارات مافوق الاسباب، تشریعیہ، احلال (کسی چیزوں کو حلال کرنے کا اختیار) وتحریم (کسی چیز کو حرام ٹھہرانے کا اختیار) وتکوینیہ عالم میں ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا مارنا، جلانا، روزی کی کشائش اور تنگی کرنا، صحت و بیماری، فقر وغناء عزت وذلت، فتح وشکست دینا، مرادیں پوری کرنا، حاجت برلانا، بلائیں ٹالنا، مشکل میں دستگیری کرنا تمام کائنات ارضی سماوی، عرش تا تحت الثری ہر ہر کام کی تدبیر کرنا۔ غرض تمام تصرفات واختیارات مافوق الاسباب صرف اور صرف اللہ جل جلالہ کے ساتھ مخصوص ہیں اور مخلوقات کی کوئی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، غوث، نبی، نوری، ناری، خاکی اللہ تعالیٰ کے ان اختیارات وتصرفات میں کسی طرح ذاتاً یا عطاء، قدیماً یا حدوثاً، مستقلاً یا اشتراکاً ہرگز ہرگز شریک نہیں ہے۔

﴿حکم﴾

جو شخص خواص تصرف الٰہیہ یعنی تصرف اور اختیار کے وہ درجات جو شرعاً وعقلاً اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی، مرسل وغیرہم میں مانے وہ شرک کا مرتکب ہو کر ملت اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿خواص تصرفیہ الٰہیہ کے چند نمونے﴾

عنوان اول

ہر چیز پر قادر و مختار کل ہونا صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ اور شان ہے مخلوق کی کوئی ہستی کسی طرح اللہ تعالیٰ کی اس شان میں ہرگز شریک نہیں ہے۔

شاھد(۱) اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلھن یتنزل الامر بینھن لتعلموا ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما (پ: ۲۸، س: الطلاق، آیت: ۱۲)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان پیدا فرمائے اور زمین کو بھی انہی کی مانند نازل ہوتا رہتا ہے حکم ان کے درمیان تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اپنے علم سے احاطہ کر رکھا ہے۔

﴿فوائد﴾

فائدہ نمبر۱: اللہ الذی خلق سبع سموات ۔۔الخ سے معلوم ہوا کہ تمام آسمانوں اور زمینوں اور ساری کائنات کا خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، علی، نبی، نوری، ناری کو کسی طرح بھی اختیار خلق حاصل نہیں نہ ذاتی طور پر اور نہ عطائی طور پر۔

فائدہ نمبر۲: یتنزل الامر سے معلوم ہوا کہ تمام آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں کے درمیان میں ہے سب میں اللہ تعالیٰ ہی کا حکم جاری ہے۔ دنیا ساری کائنات میں اکیلا متصرف و مختار ہے۔ یہ اختیارات و تصرفات مخلوق کی کسی ہستی کے پرد

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نہیں کیے۔ جس طرح خالقیت میں ہر قسم کی شرکت سے پاک ہے اسی طرح تصرف، اختیار اور اجرائے حکم میں بھی ہر قسم کی شرکت سے منزہ اور پاک ہے۔ سبحان ربی العظیم

فائدہ نمبر ۳: لتعلموا کے لفظ سے معلوم ہوا کہ تخلیق کائنات سے مقصود اصلی توحید فی الالوہیت کا اظہار ہے اور الوہیت کا مدار دو چیزوں پر ہے (۱) علم کامل (۲) قدرت کاملہ۔ اس لئے ارشاد فرمایا کہ تمام آسمانوں اور زمینوں کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ سب کچھ جاننے والا اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا صرف اللہ جل جلالہ ہی ہے۔ جب یہ دونوں صفتیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں تو الوہیت بھی اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے۔ جس طرح مخلوق کی کوئی ہستی ذاتی یا عطائی طور پر اللہ تعالیٰ کی ان دونوں صفتوں میں شریک نہیں ہے اسی طرح مخلوق کی کوئی ہستی اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں بھی ذاتاً یا عطاءً قطعاً شریک نہیں ہے۔ تعالی اللہ عما یقول الظٰلمون

﴿علامہ عثمانیؒ کا ایک اہم نکتہ﴾

یعنی آسمان و زمین کے پیدا کرنے اور ان میں انتظامی احکام جاری کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات علم و قدرت کا اظہار ہو۔ نبہ علیہ ابن قیم فی بدائع الفوائد، بقیہ صفات انہی دو صفتوں سے کسی نہ کسی طرح تعلق رکھتی ہیں۔ (تفسیر عثمانی تحت آیت مذکورہ)

اعتراف از پیر کرم شاہ بریلوی: آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ ان سے لاتعلق نہیں ہو گیا بلکہ ہر لحظہ اس کے احکام و اوامر کا ان میں نزول ہو رہا ہے اور ہر جگہ انہی کی تعمیل ہو رہی ہے موت و حیات، غنیٰ و فقر، عزت و ذلت، بناؤ اور بگاڑ غرض یہ کہ جو تغیرات اور انقلابات آپ بلندیوں اور پستیوں میں مشاہدہ کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حسن تدبیر کی جلوہ نمائی ہے۔ ای یجری امر اللہ تعالی و قضاہ و قدرہ عزوجل بینھن، اگر تم

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ان میں غور و فکر کرو گے تو تمہیں یقین ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جو چاہتا ہے جو چاہتا ہے اور تمہیں یقین ہو جائے گا کہ اس کا علم کائنات ارضی و سماوی کے ذرہ ذرہ کو احاطہ کیے ہوئے ہیں بے شک وہی ذات اقدس معبود برحق اور مسجود برحق ہونے کے لائق ہے۔

(ضیاء القرآن: ص ۲۸۸، ج ۵)

﴿پیر بریلوی کی عبارت کا خلاصہ﴾

(۱) تمام کائنات کا خالق بھی صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کائنات کے تمام امور موت، حیات، غنی و فقر، عزت و ذلت، بناؤ و بگاڑ میں وہ خود ہی مدبر و متصرف ہے۔

(۲) علم الٰہی کائنات ارضی سماوی کے ذرہ ذرہ کو محیط ہے۔

(۳) جب قدرت کاملہ اور علم محیط اللہ تعالیٰ کی صفات مختصہ ہیں تو الوہیت بھی اس کی صفت مختصہ ہے۔

شاهد (۳) يخلق ما يشآء وهو العليم القدير (الروم، آيت: ۵۴)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: پیدا کرتا جو چاہتا ہے اور وہی سب کچھ جاننے والا بڑی قدرت والا ہے۔ (ضیاء)

﴿فوائد﴾

﴿فائدہ نمبر ۱﴾ يخلق ما يشاء سے معلوم ہوا کہ مرضی کا مالک اور مختار کل صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ جب چاہے جو چاہے پیدا کرے مخلوق کی کوئی ہستی اللہ تعالیٰ کی اس شان میں کسی طرح شریک نہیں ہے۔

﴿فائدہ نمبر ۲﴾ هو العليم القدير، میں تعریف خبر حصر کے لئے ہے اور معنی یہ ہے کہ ہر چیز کا جاننے والا اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو جاننے والا اور ہر چیز پر اختیارات و قدرت رکھنے والا کوئی بھی نہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿فائدہ نمبر۳﴾ آیت اپنے مدلول پر واضح دلالت کرتی ہے کہ جس طرح مخلوقات کی کوئی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، علیؓ، نبی، نوری، ناری اللہ تعالیٰ کی صفت خلق میں کسی طرح ذاتاً یا عطاءً شریک نہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے صفت علم (علیم بکل شیء ہونا) اور صفت قدرت وتصرف (قادر علی کل شیء ہونا) میں بھی مخلوق کی کوئی ہستی کسی طرح ہرگز شریک نہیں۔

علامہ عبدالماجد دریا آبادیؒ فرماتے ہیں، ہر تصرف میں وہی آزاد وخود مختار ہے وہی جب چاہے نیست سے ہست کرے، ضعیف سے قوی اور قوی سے ضعیف کوئی اس کا مانع ومزاحم کسی درجہ میں بھی نہیں ہوسکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہر ضرورت ومصلحت کا علم بھی اسی کو پورا ہے اور ہر تصرف پر قدرت بھی پوری پوری اسی کو ہے سوائے خلق وخلقت میں کسی کی یا نقص کا امکان ہی نہیں۔ (تفسیر ماجدی: ص ۸۲۵)

شاهد (۳) سبح لله ما فی السموات ومافی الارض وهو العزیز الحکیم له ملك السموات والارض یحی ویمیت وهو علی کل شیء قدیر هو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو بکل شیء علیم (پ:۲۷، س: الحدید، آیت:۲)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہہ رہی ہے ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی سب پر غالب بڑا دانا ہے "اسی" کے لئے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے وہی اول وہی آخر، وہی ظاہر وہی باطن اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿فوائد﴾

﴿فائدہ نمبر۱﴾ سبح للہ سے معلوم ہوا کہ کائنات کا ذرہ ذرہ زمین وآسمان کی ساری مخلوقات اور پورا نظام عالم ہر قسم کے شرک سے اللہ تعالیٰ کے تنزیہ وتقدیس پر شہادت دے رہا ہے۔

﴿فائدہ نمبر۲﴾ کائنات کا ذرہ ذرہ زبان حال وزبان قال سے گواہی دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کامل اور قدرت کاملہ صنعت، حکمت میں تصرفات، اختیارات میں اور تمام صفات کارسازی میں ہر قسم کے شریکوں سے پاک ہے۔

وفی کل شیء له آیة
تدل علی انه واحد
علی کذب الزبر جد شا هدات
با ن الله لیس له شر یك
بر گ درختان سبز در نظر ہو شیار
ہر ورقش دفتر یست معرفت کردگار

﴿فائدہ نمبر۳﴾ له ملك السموات میں تقدیم خبر حصر کے لئے ہے معنی یہ ہے کہ زمین وآسمان، ساری کائنات میں راج اور حکمرانی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ مخلوق کی کوئی ہستی کسی طرح بھی اللہ تعالیٰ کی اس شان میں قطعاً شریک نہیں۔ ساری کائنات اس کی مخلوق ہے اور وہ اکیلا سب کا خالق ہے اور کل کائنات اسی کی محتاج ہے وہ اکیلا سب کا داتا اور غریب نواز ہے۔ ساری کائنات اس کے آگے مجبور اور بے بس ہے اور وہ ذرہ ذرہ کائنات پر پوری طرح مختار ومتصرف ہے۔ موت وحیات، عزت وذلت، غنی فقر وغیرہ سب تصرفات اسی اکیلے کے دست قدرت میں ہیں۔ ھو الاول سے معلوم ہوا کہ وہ

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM = مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اکیلا واجب الوجود ہے باقی سب ممکن الوجود ہیں۔ وھی علی الاطلاق موجود اول ہے اس سے پہلے کوئی چیز نہیں وہی ازلی ہے اس کی کوئی ابتداء نہیں وہ آخر ہے ہر چیز فنا ہو جائے گی مگر وہ ابدی ہے اس پر فنا نہیں آسکتی۔ سبحان اللہ عما یشرکون "والظاھر" الظاھر بمعنی الغالب یعنی وہ سب پر غالب ہے باقی کل کائنات مغلوب ہے اور وہ سب سے برتر ہے اور ساری کائنات میں متصرف ہے باقی سب کائنات اسی کی محتاج اور اسی کی زیر تصرف ہے۔

"الباطن" یعنی کوئی اس ذات کا ادراک نہیں کر سکتا اور وہ ہر پوشیدہ چیز کو جانتا ہے کوئی چیز اس سے مخفی نہیں یا اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے سوا کوئی مادی، ملجاء اور جائے پناہ نہیں۔ ھو بکل شیء علیم، پہلے اللہ تعالیٰ کی شان قدرت اور تصرفات و اختیارات کا بیان تھا اور اس آیت میں صفت علم کا بیان ہے، مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے تصرفات و اختیارات میں مخلوق کی کوئی ہستی شریک نہیں ہے اسی طرح صفت علم کامل میں بھی کوئی شریک نہیں ہے۔

علامہ دریا آبادیؒ فرماتے ہیں، غور و تامل سے کام لیا جائے تو پھر ہر مخلوق سے توحید و تنزیہ کی دلیل مل رہی ہے، سبح للہ، یہ تسبیح ہر ہر مخلوق کی اس کے اپنے مرتبہ وجود کے مناسب زبان میں ہوتی ہے انسانوں کے لئے کسی کی زبان قال ہے اور کسی کی محض زبان حال، العزیز، زبردست ایسا کہ اس کی مشیت پر کوئی روک، کوئی دباؤ نہیں اس کا ارادہ سب پر غالب وہ جو بھی چاہے کر ڈالے، الحکیم، مصلحت سنج ایسا کہ اس کا ہر ادنیٰ سے ادنیٰ فعل بھی انتہائی حکمتوں اور مصلحتوں سے لبریز ہوتا ہے جو کچھ بھی وہ کرتا ہے محض اپنی حکمت تکوینی کے ماتحت و مطابق ہی کرتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں نہ ملکیت و حکومت میں نہ جان ڈالنے میں نہ جان نکالنے میں اور نہ قدرت و اختیار میں، یہ سب تردید میں ارشاد ہو رہا ہے ان مشرک، جاہلی قوموں کے جنھوں نے یا تو اس کی قدرت اختیار کو محدود سمجھا ہے یا اس کی

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ملکیت اور مالکیت میں دوسروں کو شریک سمجھا ہے اور یا موت وحیات کے دیوتا الگ الگ سمجھے ہیں۔ ھو بکل شئی ء علیم، کہ چھوٹی بڑی کوئی سی چیز کہیں کی بھی اس کے دائرہ علم سے باہر نہیں۔ پہلی آیت کمال قدرت کے بیان میں تھی یہ آیت کمال علم واحاطہ علمی کے بیان میں ہے، مشرک قوموں کو سب سے زیادہ ٹھوکر صفت قدرت اور صفت علم ہی کے باب میں لگی ہے (یہی دونوں صفتیں ہر دور کا مشرک غیر اللہ کے لئے عطائی کی تاویل سے ثابت مانتا رہا ہے حالانکہ یہی دونوں صفتیں مدار الوہیت ہیں، از ناقل) (تفسیر ماجدی، ص: ۱۰۷۳)

تنبیہ: بعض غالی صاحبان (مفتی احمد یار گجراتی اور بریلوی اعلیٰ حضرت) نے قل قال کا سہارا لیتے ہوئے آیت مذکورہ کا مصداق سید المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ کو قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے غالی صاحبان کو کان کھول کر سن لینا چاہیے کہ آیت مذکورہ کی تفسیر خود خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ نے اپنی زبان حق ترجمان سے فرما کر غالیوں کے تمام مفروضات کو ختم فرما دیا ہے۔

﴿ھو الاول والآخر کی تفسیر از سید الاولین والاخرین ﷺ﴾

آنحضرت ﷺ سے ان الفاظ کی تفسیر اس طرح منقول ہے:

عن عائشہ انہ کان یقول وھو مضطجع اللھم رب السموات والارض ورب العرش العظیم، ربنا ورب کل شیء خالق الحب والنوی ومنزل التوراۃ والانجیل والفرقان اعوذ بک من شر کل شیء انت اخذ بنا صیتہ اللھم انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الاخر فلیس بعدک شیء وانت الظاھر فلیس فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء اقض عنا الدین واغننا عن الفقر،

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یعنی اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے رب! اے عرش عظیم کے رب! اے ہمارے رب! اے ہر چیز کے رب! اے دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے! اے تورات، انجیل اور فرقان کو اتارنے والے! میں تجھ سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کو تو پکڑے ہوئے ہے۔ اے اللہ! تو اول ہے، پس تجھ سے پہلے کوئی نہیں، تو آخر ہے، پس تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ظاہر ہے (غالب) تجھ سے برتر اور کوئی نہیں، تو باطن ہے، تجھ سے مخفی اور کوئی نہیں، ہمارا قرض ادا فرما دے اور ہمیں فقر و افلاس سے غنی کر دے۔ (ضیاء القرآن)

علامہ سبحان ن الہند فرماتے ہیں، ''آسمانوں کی اور زمین کی سلطنت اور حکومت اسی کی ہے وہی زندگی عطا کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یعنی سب جگہ اسی کا راج اور موت و زندگی اسی کے اختیار میں ہے اور وہ ہر شئی ء پر قدرت رکھتا ہے وہی سب سے اول اور سب سے آخر اور وہی ظاہر اور وہی باطن اور مخفی ہے اور وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے یعنی تمام مخلوقات سے پہلے وہی تھا اور تمام مخلوقات کے بعد وہی رہے گا نہ اس پر عدم سابق طاری ہوا اور نہ عدم لاحق طاری ہوگا جیسا کہ عالم مخلوقات دو عدموں کے درمیان ہے سابق میں بھی معدوم تھی اور عدم لاحق کے بعد پھر معدوم ہوگی اور وہ اپنے مطلق وجود شئونات بے پایاں کے اعتبار سے ظاہر اور کنہ ذات کے اعتبار سے بالکل مخفی اور پوشیدہ ہے یعنی کوئی اس کی ذات کا ادراک نہیں کر سکتا اور وہ ہر شئی ء سے خوب واقف ہے یعنی ہر شئی ء کو من کل الوجوہ جانتا ہے اور خود من وجہ معلوم اور من وجہ نا معلوم سبحانہ ما اعظم شانہ۔ (کشف الرحمٰن: ص: ۲۷۲۲، ج ۴)

شاهد(۴) ام اتخذوا من دو نه اولیآء فاللّٰهو الولی وهو یحی الموتی وهو علی کل شیء قدیر (س: الشوری، آیت: ۹)

ترجمہ از شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی: کیا انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مددگار بنا رکھا ہے پس اللہ ہی مددگار ہے اور وہی مردوں کو زندہ فرمائے گا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

﴿فوائد﴾

﴿فائدہ نمبر۱﴾ "ولی" کے کئی معانی ہیں، اس آیت میں "ولی" کا معنی کارساز اور مددگار کے ہیں کیونکہ لفظ ولی کا اطلاق اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے اور جب لفظ ولی کا اطلاق اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو تو یہی معنے مراد ہوتے ہیں۔

﴿فائدہ نمبر۲﴾ "ام اتخذوا" سے حماقت مشرکین کا بیان ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی عاجز مخلوق کو اپنا کارساز و مددگار بنا لیا ہے تاکہ آڑے وقت میں ان کے کام آئیں اور ان کی حاجت روائی کریں حالانکہ نہ تو وہ کارساز ہیں اور نہ ہی آڑے وقت میں امداد کر سکتے ہیں۔

﴿فائدہ نمبر۳﴾ "ھو الولی" بتعریف خبر حصر کے لئے ہے اسی لئے شیخ سعیدی نے ترجمہ میں اسی معنی کی رعایت کرتے ہوئے لفظ "ہی" ذکر فرمایا ہے معنی یہ ہوگا کہ سب کا کارساز اور حاجت روا اللہ تعالیٰ ہی ہے، مخلوقات کی کوئی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، ملیٰ، نبی مکرم اللہ تعالیٰ کی اس صفت کارسازی وغیرہ میں ذاتاً یا عطاءً کسی طرح ہرگز شریک نہیں۔

﴿فائدہ نمبر۴﴾ "ھو علی کل شیء قدیر" سے واضح ہو گیا کہ ہر چیز پر تصرف، اختیار صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے گویا ھو یحیی الموتی وھو علی کل شیء قدیر بمنزلہ فاللہ ھو الولی کی علت یا دلیل کے ہے۔ واللہ اعلم باسرار کلامہ

﴿اعتراف سعیدی﴾

شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی لکھتے ہیں:۔

اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو مستقل مددگار بنا لینا گمراہی ہے: شوریٰ میں فرمایا اور جن لوگوں

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو مددگار بنالیا ہے اللہ ان سے خبردار ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ ان فاسقوں کے اعمال اور احوال پر مطلع ہے وہ ان سے غافل نہیں ہے اور عنقریب ان کو ان کے اعمال کی سزا دے گا اسی طرح اس آیت میں ہے: قل علمها عند ربی فی کتاب لا یضل ربی ولا ینسی۔ فرمایا ان کا علم میرے رب کے پاس کتاب میں موجود ہے میرا رب نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔ اس آیت میں یہ بتایا ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل نہیں کرتا ہے اور اس سے کیے ہوئے عہد کو فراموش کر دیتا ہے وہ شیاطین کو اپنا کارساز اور مددگار بنانے والا ہے اور شیاطین کے احکام پر عمل کرتا ہے اور ان کے طریقہ کی اتباع کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے ظاہر و باطن کی نگرانی فرما رہا ہے اور آپ انکے ذمہ دار نہیں ہیں کہ ان کو ان کے برے اعمال سے جبراً روک دیں پس صاحب عقل کو چاہیے کہ وہ صرف اللہ سے مدد چاہے اور اللہ کو چھوڑ کر کسی اور سے مدد طلب نہ کرے بلکہ خالص اللہ سے دوستی اور محبت رکھے۔۔ الخ

(تفسیر تبیان القرآن: ص ۵۴۴، ج: ۱۰)

خلاصہ عبارت سعیدی: شیخ سعیدی صاحب نے فیصلہ ہی فرما دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو مددگار بنالینا گمراہی ہے۔

(۴) جس آدمی میں عقل ہو تو اسے چاہیے کہ وہ صرف اللہ سے مدد چاہے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور سے مدد طلب نہ کرے کیونکہ کارساز اور مختار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

شاهد (۵) تبارك الذی بیده الملك وهو علی كل شیء قدیر

(پ: ۲۹، س: الملك، آیت: ۱)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: منزہ و برتر ہے وہ جس کے قبضہ میں سب جہانوں کی بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فوائد

﴿فائدہ نمبر۱﴾ تبارک سے شرک برکتی کی تردید ہے ہر دور کے مشرکین کا عقیدہ رہا ہے کہ جن ہستیوں کو ہم حاجت روا، مشکل کشا سمجھتے ہیں وہ برکات دہندہ ہیں یعنی ہمارے مال، اولاد اور جان وغیرہ میں برکات ڈال کر بڑھا دیتی ہیں۔ قرآن عظیم کی متعدد آیات میں مشرکین کے اس شرک کی تردید کی گئی ہے اور واضح فرمایا گیا ہے کہ برکات دینا صرف اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے مخلوقات کی کوئی ہستی برکات نہیں دے سکتی۔ چنانچہ مفسرین نے صراحت فرمائی ہے کہ لفظ تبارک صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے مخلوق کی کسی ہستی پر اس کا اطلاق کسی طرح درست نہیں دیکھیں تفسیر مظہری وغیرہ۔

﴿فائدہ نمبر۲﴾ لفظ ید سے مراد قبضہ، قدرت اور تصرف و اختیار ہے۔

﴿فائدہ نمبر۳﴾ بیدہ کی تقدیم حصر کے لئے ہے اور ملک کا الف لام استغراقی ہے معنی یہ ہے کہ تمام جہانوں کی حکمرانی صرف اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ قدرت میں ہے اور مختار کل صرف اللہ تعالیٰ ہی سبحانہ وتعالیٰ کی ذات ذوالجلال والکبریاء ہے۔ تمام مخلوقات میں سے کوئی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، علیؓ اور حضرت نبی مکرم اللہ تعالیٰ کے ان اختیارات میں کسی طرح ذاتاً یا عطاءً ہرگز شریک نہیں ہیں۔

تفسیر از پیر کرم شاہ: یعنی منزہ و برتر ہے وہ ذات جس کے قبضہ قدرت میں سارے جہانوں کی سلطانی اور فرمانروائی ہے بلندیاں ہوں یا پستیاں، آسمان ہو یا زمین ہر طرح کی مخلوقات، ہر قسم کے شئون، حالات واقعات سب اسی کے تصرف میں ہیں، فراز عرش سے تحت الثریٰ تک، ازل سے ابد تک اسی کی بادشاہی کا سکہ چل رہا ہے۔ ید کا معنی یہ جسمانی ہاتھ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانیات سے پاک ہے اس کا معنی قبضہ اور تصرف ہے اور ہم اپنی زبان میں ہاتھ کا لفظ قبضہ قدرت کے معنی میں بے تکلف استعمال کرتے ہیں۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الملك پر الف لام جنس بھی ہوسکتا ہے اور استغراق بھی مدعا یہی ہے کہ ہر طرح کی سلطانی، ہر جگہ کی بادشاہی ہر چیز پر تصرف اسی کو حاصل ہے۔(ضیاء القرآن: ص ۳۱۱، ج ۵)

پیر بریلوی کی تفسیر کو بار بار پڑھیں، انشاء اللہ سب عقدے حل ہو جائیں گے۔

علامہ عبدالماجد دریا آبادیؒ فرماتے ہیں، ملکیت اور قدرت دونوں اسی ذات واحد کی کامل اور غیر مشترک ہیں کلمہ ملک میں خود ہی یہ مفہوم آ گیا تھا آیت کے دوسرے جزئے اور زیادہ تصریح وتاکید کر دی بعض محققین سے یہ نکتہ بھی منقول ہے کہ بادشاہت اور حکومت عموماً محل موجود اور کیفیت حاضر تک محدود سمجھی جاتی ہے قدرت اس کے مقابلہ میں عام و وسیع ہے تو آیت کے جزء ثانی نے یہ صاف کر دیا کہ صرف موجودات ہی کی بادشاہت اور حکومت نہیں بلکہ سارے آئندہ ممکنات پر بھی حق تعالیٰ کی ملکیت اور قدرت اسی طرح وسیع ہے، ید کے لفظی معنی ہاتھ کے ہیں لیکن یہاں مراد اس کے مجازی معنی قبضہ یا تصرف کا ہونا بالکل ظاہر ہے خود اردو میں بھی ایسے موقع پر ہاتھ سے مراد یہ جسمانی عضو نہیں بلکہ قبضہ اور اختیار ملک تصور ہی ہوتی ہے اور حکومت یا بادشاہت کسی بھی بادشاہ کے ہاتھ میں نہیں بلکہ ملک وتصرف ہی میں ہوتی ہے اس لئے آیت میں ید کے مجازی معنی حق تعالیٰ کے اعتبار سے نہیں بلکہ الملک ہی کے لحاظ سے کرنا پڑے۔ الملك الف لام استغراق کا ہے یعنی جو کچھ بھی ہے تصور میں آ سکے یا نہ آ سکے سب اسی کا مملوک ومحکوم ہے، ملک وقدرت ان دونوں صفات میں مشرک قوموں کو بڑی ٹھوکریں لگیں تھی قرآن مجید اس لئے اس کثرت سے ان کا اثبات حق تعالیٰ کے حق میں کرتا ہے۔(تفسیر ماجدی: ص ۱۱۲۵)

﴿علامہ عثمانیؒ کا نکتہ﴾ یعنی سب ملک اس کا ہے اور تنہا اس کا اختیار ساری سلطنت میں چلتا ہے(حاشیہ عثمانی: ص ۷۳۵)

شاهد (٦) يخلق الله ما يشآء ان الله على كل شى ء قدير (پ:۱۸، س: النور، آیت: ۴۵)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: پیدا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

شاهد (۷) وقالوا لو لا نزل علیه اية من ربه قل ان الله قادر علی ان ینزل آیةً ولکن اکثرهم لا یعلمون (پ:۷، س: الانعام، آیت: ۳۷)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور بولے کیوں نہیں اتاری گئی ان پر کوئی نشانی ان کے رب کی طرف سے آپ فرمایئے بے شک اللہ تعالیٰ قادر ہے اس بات پر کہ اتارے کوئی نشانی لیکن اکثر لوگ ان میں سے کچھ نہیں جانتے۔

شاهد(۸) ولو شاء الله لذهب بسمعهم وابصارهم ان الله علی کل شیء قدیر (پ:۱، س: البقرہ، آیت: ۲۰)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور اگر چاہے اللہ تو لے جائے ان کے سننے کی قوت اور ان کی بینائی بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

شاهد (۹) ما ننسخ من آیة او ننسها نات بخیر منها او مثلها الم تعلم ان الله علی کل شیء قدیر (پ: ۱، س: البقرہ، آیت: ۱۰۶)

ترجمہ: جو آیت ہم منسوخ کر دیتے ہیں یا فراموش قرار دیتے ہیں لاتے ہیں (دوسری) بہتر اس سے یا (کم از کم) اس جیسی کیا تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

شاهد (۱۰) فاعفوا واصفحوا حتی یاتی الله بامره ان الله علی کل شیء قدیر (پ: ۱، س: البقرہ، آیت: ۱۰۹)

ترجمہ: معاف کرتے رہو اور درگزر کرتے رہو یہاں تک کہ بھیج دے اللہ (ان کے بارے میں) اپنا حکم بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد(۱۱) این ما تکو نوا یا ت بکم الله جمیعا ان الله علی کل شی ء قد یر (پ:۳، س: البقره ، آیت: ۱۴۸)

ترجمہ: تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تم سب کو لے آئے بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

شاهد(۱۲) فلما تبین له قا ل اعلم ان الله علی کل شی ء قد یر (پ:۳، س: البقره ، آیت: ۲۵۹)

ترجمہ: پھر جب ان پر (موت کے بعد زندہ ہونا) منکشف ہوگیا تو انہوں نے کہا میں یقین رکھتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (تبیان القرآن)

شاهد(۱۳) فیغفر لمن یشا ء ویعذب من یشا ء والله علی کل شی ء قد یر (پ: ۳، س: البقره ، آیت: ۲۸۴)

ترجمہ: سو جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

شاهد(۱۴) وتعز من تشاء وتذل من تشا ء بیدك الخیر انك علی کل شی ء قد یر (پ:۳، س: ال عمرا ن ، آیت: ۲۶)

ترجمہ از غلام رسول سعیدی بریلوی: اور تو جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلت میں مبتلا کرتا ہے سب بھلائی تیرے ہی دست قدرت میں ہے بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(۱۵) ولله ملك السموٰت والا رض وما بینهما یخلق ما یشآء والله علی کل شی ء قد یر (پ:۶، س: المائد ه ، آیت: ۱۷)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور اللہ ہی کے لئے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا فرماتا ہے جو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

شاهد(۱۶)الا تنفروا یعذبکم عذا با الیما ویستبدل قوما غیر کم ولا تضروہ شیئا واللہ کل شی ء قدیر (التو بہ ، آیت: ۳۹)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اگر تم نہیں نکلو گے تو اللہ عذاب دے گا تمہیں دردناک عذاب اور بدل کر لے آئے گا کوئی دوسری قوم تمہارے علاوہ اور تم نہ بگاڑ سکو گے اس کا کچھ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

شاهد (۱۷) الی اللہ مر جعکم وھو علی کل شی ء قدیر (پ:۱۱، س: ھود، آیت:۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی طرف ہی تمہیں لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

شاهد (۱۸) واللہ خلقکم ثم یتوفکم ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکی لا یعلم بعد علم شیئا ان اللہ علیم قدیر (پ: ۱۴، س: النحل ، آیت: ۷۰)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: اور اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے تمہیں پھر جان قبض کرے گا تمہاری اور تم میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں لوٹا دیا جاتا ہے ناکارہ عمر کی طرف تاکہ وہ کچھ نہ جانے جان لینے کے بعد بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہر چیز پر قادر ہے۔

شاهد (۱۹) ذلک بان اللہ ھو الحق وانہ یحی الموتی وانہ علی کل شی ء قدیر (پ:۱۷، س: الحج ، آیت: ۶)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: (یہ رنگا رنگیاں اس کی دلیل ہیں) کہ اللہ تعالیٰ ہی برحق ہے اور وہی زندہ کرتا ہے مردوں کو اور بلاشبہ وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد (۲۰) اذن للذين يقتلون بانهم ظلموا وان الله على نصرهم لقدير (پ: ۱۷، س: الحج ، آیت: ۳۹)

ترجمہ: اذن دے دیا گیا ہے (جہاد کا) ان (مظلوموں) کو جن سے جنگ کی جاتی ہے اس بنا پر کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ تعالیٰ ان کی امداد پر پوری طرح قادر ہے۔

شاهد (۲۱) قل سيروا في الارض فانظروا كيف بدا الخلق ثم الله ينشىء النشاة الاخرة ان الله على كل شىء قدير يعذب من يشاء ويرحم من يشاء واليه تقلبون (پ: ۲۰، س: العنكبوت ، آیت: ۲۰)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: فرمایئے سیر و سیاحت کرو زمین میں اور غور سے دیکھو کس طرح اس نے خلق کی ابتداء فرمائی پھر اللہ تعالیٰ (اسی طرح) پیدا فرمائے گا دوسری بار بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ سزا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور رحم فرماتا ہے جس پر چاہتا ہے اور اسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے۔

شاهد (۲۲) فانظر الى اثر رحمت الله كيف يحى الارض بعد موتها ان ذلك لمحى الموتى وهو على كل شىء قدير (پ: ۲۱، س: الروم ، آیت: ۵۰)

ترجمہ: پس (چشم ہوش سے) دیکھو رحمت الٰہی کی علامتوں کی طرف (تمہیں پتہ چلے گا) کہ وہ کیسے زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد بیشک وہی خدا مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (از کرم)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد (۳۳) اولم یروا ان اللہ الذی خلق السموات والارض ولم یعی بخلقھن بقادر علی ان یحی الموتی بلی انه علی کل شیء قدیر (پ:۲۶، س: الاحقاف ، آیت: ۳۳)

ترجمہ: کیا انھوں نے نہ جانا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ذرا تھکن محسوس نہ کی ان کے بنانے میں وہ ضرور اس پر قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے بلکہ وہ تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے (ترجمہ از کرم)

شاهد (۳۴) ان یشا یذھبکم ایھا الناس ویات باخرین وکان اللہ علی ذلک قدیرا (پ:۵، س: النساء ، آیت: ۱۳۳)

ترجمہ: اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تم سب کو فنا کر دے اور دوسرے لوگوں کو لے آئے اور اللہ اس پر قادر ہے۔

شاهد (۳۵) ان تبدوا خیرا اوتخفوہ او تعفوا عن سوء فان اللہ کان عفوا قدیرا (پ:۶، س: النساء ، آیت: ۱۴۹)

ترجمہ: اگر تم ظاہر کرو کوئی نیکی یا پوشیدہ رکھو اسے یا درگزر کرو (کسی کی برائی سے) تو بے شک اللہ تعالیٰ درگزر فرمانے والا قدرت والا ہے۔ (از کرم)

شاهد(۳۶) وھو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصھرا وکان ربك قدیرا (پ:۱۹، س: الفرقان ، آیت: ۵۴)

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا پھر اس کے لئے نسب اور سسرال کا رشتہ بنایا اور آپ کا رب قدرت والا ہے۔

شاهد (۳۷). وکان اللہ علی کل شیء قدیرا (پ:۲۱، س: الاحزاب، آیت: ۲۷)

شاهد(۳۸) انه کان علیما قدیرا (پ: ۲۲، س: الفاطر، آیت: ۴۴)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد(۲۹) كذبوا بايٰتنا كلها فاخذنٰهم اخذعز يز مقتدر (پ:۲۷، س: القمر ، آيت: ۴۲)

شاهد(۳۰) ان المتقين فى جنٰت ونهر فى مقعد صدق عند مليك مقتدر (پ:۲۷، س: القمر ، آيت، ۵۴، ۵۵)

ترجمہ: بے شک پرہیزگار باغوں اور نہروں میں ہونگے بڑی پسندیدی جگہوں میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے پاس بیٹھیں ہونگے۔

شاهد(۳۱) وكا ن الله على كل شى ء مقتدرا(الكهف، آيت: ۴۵)

شاهد(۳۲) ان الله على كل شى ء قدير (النحل، آيت: ۷۷)

شاهد(۳۳) او نر ينك الذى وعدنٰهم فا نا عليهم مقتدرون (پ:۲۵، س: الزخرف، آيت: ۴۲)

شاهد(۳۴) والله على كل شى ء قدير (المائده، آيت: ۱۹)

شاهد(۳۵) والله على كل شى ء قدير (س: المائده، آيت: ۴۰)

شاهد(۳۶) وهو على كل شى ء قدير (المائده ، آيت: ۱۲۰)

شاهد(۳۷) والله على كل شى ء قدير (الانفال ، آيت: ۴۱)

شاهد(۳۸) قل هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم اومن تحت ارجلكم او يلبسكم شيعا ويذيق بعضكم باس بعض انظر كيف نصرف الا يت لعلهم يفقهو ن (الانعام: ۶۵)

شاهد(۳۹) اولم يروا ان الله الذى خلق السموٰت والا رض قادر على ان يخلق مثلهم وجعل لهم اجلا لاريب فيه فابى الظٰلمون الا كفورا (پ: ۱۵، س: بنى اسرا ئيل ، آيت: ۹۹)

شاهد(۴۰) اولىس الذى خلق السموٰت وا لا رض بقٰدر على ان

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یخلق مثلھم بلٰی وھو خلّٰق العلیم (پ:۲۳، س: یس، آیت: ۸۱)

شاھد (۳۱) الیس بقٰدر علی ان یحی الموتٰی (القیٰمۃ ، س: ۴۰)

شاھد(۳۲) انہ علی رجعہ لقادر (پ: ۳۰، س: الطارق ، آیت:۸)

شاھد(۳۳) وانزلنا من السمآء ماءً فاسکنٰہ فی الا رض وانا علی ذھاب بہ لقٰدرو ن (پ: ۱۸، س: المؤمنون ، آیت: ۱۸)

شاھد(۳۴) فلا اقسم برب المشرق المغرب انا لقٰدرون (پ: ۲۹، س: المعارج ، آیت: ۴۰)

شاھد(۳۵) الم نخلقکم من ما ء مھین فجعلنا ہ فی قرار مکین الی قدر معلوم فقدرنا فنعم القٰدرون (پ:۲۹، س: المرسلت، آیت: ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳)

شاھد(۳۶) واللہ علی کل شی ء قدیر (الحشر ، آیت: ۶)

شاھد(۳۷) وھو علی کل شی ء قدیر (التغا بن ، آیت: ۱)

شاھد (۳۸) انک علی کل شی ء قدیر (التحریم، آیت: ۸)

شاھد(۳۹) واللہ علی کل شی ء قدیر (ال عمر ان ، آیت: ۲۹)

﴿الحاصل﴾

قرآن مجید کی مذکورہ بالا ۳۹ آیات بینات اپنے اس مدلول پر نصوص صریحہ ہیں کہ ہر چیز پر قادر اور مختار کل ہونا اللہ جل مجدہ کی صفت مختصہ ہے۔ اور مخلوق کی کوئی ہستی اللہ تعالیٰ کی اس شان میں کسی طرح ہرگز شریک نہیں ہے۔

﴿ہمارا مطالبہ﴾

ہم تمام عالی صاحبان شیعہ بریلویہ سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

۴۸ آیات بینات اپنے اس دعوی پر ذکر کی ہیں کہ مختار کل ہونا اللہ تعالی کی صفت مختصہ ہے۔ آپ زیادہ نہیں صرف ایک آیت صریح الدلالت ایسی پیش کر دیں کہ جس میں ان الا مام علی کل شیء قدیر یا ان النبی علی کل شیء قدیر کے الفاظ موجود ہوں یا ایسی آیت ہو کہ جس کا ترجمہ یہ ہو کہ اللہ تعالی نے تمام اختیارات مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ یا حضرت علیؓ یا کسی نبی، مرسل کو عطا فرما دیے ہیں اگر ایسی آیت نہ مل سکے اور یقیناً نہیں مل سکے گی تو صرف ایک ایسی حدیث متواتر پیش کر دیں اور اگر حدیث متواتر بھی نہ مل سکے اور یقیناً نہیں مل سکے گی تو صرف ایک ایسی حدیث مشہور پیش کر دیں۔ لیکن ہم یقین سے کہتے ہیں کہ سب عالی اکٹھے ہو کر بھی قیامت کی صبح تک ہمارا یہ مطالبہ ہرگز پورا نہیں کر سکتے۔

حضرات گرامی! اندازہ فرمائیں کہ قدرت و اختیارات الٰہی کا مسئلہ کتنا اہم ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن عظیم میں بار بار تاکید کے ساتھ اپنی صفت مختصہ کا ذکر فرمایا ہے لیکن آپ حیران ہونگے کہ اس کے مقابلہ میں موجد بریلویت اعلی حضرت کتنی جرأت سے تمام آیات کو رد کرتے ہوئے اپنا عقیدہ یوں بیان کرتے ہیں، "بندہ قادر کا بھی قادر ہے عبدالقادر" (حدائق بخشش)

﴿عنوان دوم﴾

"تکوین" اللہ تعالی کی صفت مختصہ ہے یعنی اللہ تعالی جب کسی کام کا ارادہ فرماتے ہیں تو وہ کام فوراً ہو جاتا ہے مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی، مرسل وغیرہم اللہ تعالی کے اس خاصہ میں کسی طرح ہرگز شریک نہیں ہیں۔ جو شخص اللہ تعالی کے علاوہ مخلوق کی کسی ہستی کے لئے کن فیکون کے اختیارات تسلیم کرے تو وہ شخص بلاریب اصلی مشرک ہے۔

فائدہ: ﴿حقیقت تکوین﴾: مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ فرماتے ہیں:

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

"تکوین یکے از صفات حقیقیہ واجب الوجود اوتعالی وتقدس
اشاعرہ تکوین را از صفات اضافیہ مے دا نند وقدر ت و ارادہ
رادر ایجاد عالم کافی مے انگار ند واما حق آنست کہ تکوین
صفت حقیقیہ علیحدہ است ما ورا قدر ت و ارادہ

(مبدأ ومعاد)

ترجمہ: تکوین اللہ تعالی کی صفات حقیقیہ میں سے ہے، اشاعرہ تکوین کو صفت اضافی سمجھتے ہیں اور خلق عالم میں اللہ تعالی کی صفت قدرت وارادہ کو کافی سمجھتے ہیں۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ صفت تکوین، صفت قدرت اور ارادہ سے علیحدہ ایک حقیقی صفت ہے۔

فائدہ: اس مسئلہ کی وضاحت ہم نے مقدمہ میں حقیقت شرک کے بیان میں کردی ہے جس میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے صراحت فرمائی ہے کہ مخلوقات میں سے کسی ہستی کے بارے میں کن فیکون کے اختیار ماننا صریح شرک ہے۔ یہاں ہم صرف چند آیات اوران کے فریق مخالف کے مترجمین سے ترجمہ ذکر کریں گے اور بخوف طوالت فوائد ذکر نہیں کریں گے۔

شاهد (۱) بديع السموت والارض واذا قضى امرا فانما يقول له
كن فيكون (پ:۱، س: البقرہ، آیت: ۱۱۷)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: موجد ہے آسمانوں اور زمین کا اور جب ارادہ فرماتا ہے کسی کام کا تو صرف اتنا حکم دیتا ہے اسے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

شاهد (۲) قال كذلك الله يخلق ما يشآء اذا قضى امرا فانما يقول
له كن فيكون (پ:۳، س: ال عمران، آیت: ۴۷)

ترجمہ از سعیدی: فرمایا اسی طرح ہوتا ہے اللہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے وہ

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جب کسی چیز کا فیصلہ فرما لیتا ہے تو اسے فرماتا ہے "ہو جا" اور وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

شاهد(۳) ان مثل عیسی عند الله کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون (پ: ۳، س: ال عمران، آیت: ۵۹)

ترجمہ: بے شک مثال عیسیٰ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم کی مانند ہے بنایا اسے مٹی سے پھر فرمایا ہو جا تو وہ ہو گیا۔

شاهد(۴) وهو الذی خلق السموات والارض بالحق ویوم یقول کن فیکون (پ: ۷، س: الانعام، آیت: ۷۳)

ترجمہ: اور وہ وہی ہے جس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ اور جس روز وہ کہے گا کہ تو ہو جا تو بس وہ جائے گا۔

شاهد(۵) انما قولنا لشیء اذا اردناه ان نقول له کن فیکون (پ:۱۴، س: النحل، آیت: ۴۰)

ترجمہ: ہمارا فرمان کسی چیز کے لئے جب ہم ارادہ کرتے ہیں اس (کے پیدا کرنے کا) صرف اتنا ہے کہ ہم اسے حکم دیتے ہیں کہ ہو جا تو بس وہ ہو جاتی ہے۔

شاهد(۶) ما کان لله ان یتخذ من ولد سبحٰنه اذا قضی امرا فانما یقول له کن فیکون (پ:۱۶، س: مریم، آیت: ۳۶)

ترجمہ: یہ زیبا ہی نہیں اللہ تعالیٰ کو کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے وہ پاک ہے جب وہ فیصلہ فرما لیتا ہے کسی کام تو بس صرف اتنا حکم دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ کام ہو جاتا ہے۔

شاهد(۷) انما امره اذا اراد شیئا ان یقول له کن فیکون (پ:۲۳،

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

س: یس ، آیت: ۸۲)

ترجمہ: اس کا حکم جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو صرف اتنا ہی ہے کہ وہ فرماتا ہے اسکو ہو جا تو پس وہ ہو جاتی ہے۔

شاھد(۸) ھو الذی یحیٖ ویمیت فاذا قضٰی امرا فانما یقول لہ کن فیکو ن (پ: ۲۴، س: المؤمن ، آیت: ۶۸)

ترجمہ: وہی ہے جو جان ڈالتا ہے اور جان نکالتا ہے پس جب کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو صرف اتنا فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ کام ہو جاتا ہے۔

﴿الحاصل﴾

مذکورہ بالا ۸ آیات بینات اپنے اس مدلول پر صریح الدلالت ہیں کہ اختیارات کن فیکون اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں۔ مخلوق کی کوئی ہستی اللہ تعالیٰ کی اس شان میں ہرگز شریک نہیں ہے۔

حضرات گرامی! قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ کی صفت مذکورہ اختیارات کن فیکون کو بار بار بیان کیا گیا ہے۔ لیکن آپ اندازہ فرمائیں کہ علمائے بریلویہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو بھی مخلوقات میں تقسیم کرنے سے باز نہیں آئے۔

﴿نظریہ بریلویہ در بارہ کن فیکون﴾

بریلوی اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں، "اولیاء" میں ایک مرتبہ اصحاب التکوین کا ہے جو چیز جس وقت چاہتے ہیں فوراً ہو جاتی ہے جسے کن کہا وہی ہو گیا۔ (شرح استمداد: ص: ۲۸)

نیز بریلوی اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

ان کا حکم جہاں میں نافذ

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں
قادر ہے کل کے نائب اکبر
کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں
ہاتم گھر میں ایک نظر میں
شادی شادی رچاتے یہ ہیں

(حدائق بخشش: ص:۵۲، حصہ سوم)

فائدہ: بریلویہ کے نزدیک مارنا، زندہ کرنا، رزق دینا، اولاد دینا، شفا دینا وغیرھم الٰہی قدرتیں اور کن فیکون کے ساتھ اختیارات باعطائے الٰہی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تک کو حاصل ہیں بلکہ بریلوی اعلیٰ حضرت تک کو حاصل ہیں۔ دیکھیں، الامن والعلیٰ ومدائح اعلیٰ حضرت و دیوان محمدی بقیہ عبارات بحث کے شروع میں تنقیح عقائد میں ملاحظہ فرمائیں۔

ہمارا مطالبہ

ہم تمام غالی صاحبان شیعہ بریلویہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے اپنے دعویٰ پر ۸ آیات بینات صریح الدلالت پیش کی ہیں کہ تکوین اللہ تعالیٰ کی صفت مختصہ ہے آپ حضرات زیادہ نہیں صرف ایک ایسی آیت پیش کردیں کہ جس میں صراحتاً یہ مذکور ہو کہ اللہ تعالیٰ نے صفت تکوین مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، نبی، مرسل کو عطا کردی ہے اور کن فیکون کا اختیار ان کے حوالے کردیا ہے۔ اگر آیت نہ مل سکے تو صرف ایسی ایک حدیث متواتر پیش کردیں۔ اگر حدیث متواتر بھی نہ مل سکے تو صرف ایک ایسی حدیث مشہور پیش کردیں۔ لیکن ہم یقین سے کہتے ہیں ۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عنوان سوم

کائنات ارضی، سماوی کی ہر چیز میں ہر قسم کے تصرفات واختیارات مافوق الاسباب صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مخلوق کی کوئی ہستی کسی طرح اللہ تعالیٰ کی اس شان میں ہرگز شریک نہیں ہے۔ جو شخص تصرفات ارضی یا سماوی یا تصرفات جوی یا تصرفات ماتحت الثری میں سے کسی تصرف کو مافوق الاسباب ذاتی طور پر یا عطائی طور پر مخلوق کی کسی ہستی میں تسلیم کرے تو وہ شخص دین توحید سے خارج ہے۔

شاهد(۱) ولله ملك السموت والا رض (پ: ۲۵، س: الجا ثیه، آیت: ۲۷)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہی کا راج ہے آسمانوں اور زمین میں۔

فائدہ: کلمہ لله کی تقدیم حصر کے لئے ہے اور اور للہ کا لام تخصیص کے لئے ہے۔ ملک سے مراد بادشاہی اور حکومت ہے اور قرآنی اصطلاح میں بادشاہی سے مراد یہ ہے کہ تمام ملک میں مدبر اور متصرف صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے تمام تصرفات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حکم جاری ہے اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں کوئی مشیر، وزیر نہیں جس کا حکم اور تصرف ملک میں جاری ہو۔

تصریحات اکابرینؒ

(۱) علامہ سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں: بیا ن للاختصا ص المطلق والتصرف الكلى فيهما وفى ما بينهما با لله عزوجل (روح المعانی: ص ۱۵۵، ج: ۲۵)

یعنی آیت کا بیان اس بات کا کہ آسمان اور زمین اور ان کے درمیان تصرف کلی اور مطلق اللہ عزوجل کے ساتھ خاص اور اس میں بند ہے۔

(۲) علامہ خفاجیؒ فرماتے ہیں: لا ن المراد بملكه تصرفه فيها كما ارا د

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(عنایۃ القاضی: ص:۲۲، ج:۸) یعنی اللہ تعالیٰ کا آسمانوں اور زمین کے بادشاہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ان میں متصرف ہے جس طرح چاہتا ہے۔

علامہ خطیب شربینیؒ فرماتے ہیں، وللہ ای وحدہ (سراج منیر: ص:۱۰۱، ج:۳) یعنی اللہ تعالیٰ اکیلے کے لئے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔

(۳) علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں، ای ھو المتصرف فیھما وحدہ لا یشارکہ احد من عبادہ (فتح القدیر: ص:۱۰، ج:۵) یعنی ان دونوں میں وہی اکیلا ہی متصرف ہے اس کے بندوں میں سے کوئی ایک بھی اس کا شریک نہیں۔

(۴) امام ابن جریرؒ فرماتے ہیں، یقول تعالی ذکرہ وللہ سلطان السموات السبع والارض دون ما تدعونہ لہ شریکا وتعبدونہ من دونہ والذی تدعون من دونہ من الآلھۃ والانداد فی ملکہ وسلطانہ جار علیہ حکمہ (تفسیر ابن جریر: ص:۲۵۳، ج:۳۵) یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں خاص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے بادشاہی اور تصرف سات آسمانوں اور زمین کی نہ وہ ہستیاں جن کو پکارتے ہو اللہ تعالیٰ کے لئے شریک اور عبادت کرتے ہو ان کی اللہ تعالیٰ کے سوا اور وہی معبود اور شریک جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو اس کے ملک وسلطنت میں اسی کا حکم جاری ہے۔

شاھد(۲) وللہ ما فی السموات وما فی الارض یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء واللہ غفور رحیم (ال عمران، آیت: ۱۲۹)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب دے اور اللہ بہت معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فوائد

فائدہ نمبر (۱): "للہ" کی لام اختصاص کے لئے ہے۔

فائدہ نمبر (۲) للہ ظرف کی تقدیم حصر کے لئے ہے۔

فائدہ نمبر (۳): حصر بھی کسی خاص مخلوق کے اعتبار سے نہیں بلکہ ہر ما سوا اللہ کے اعتبار سے ہے۔ اس لئے کوئی مخلوق اس حصر سے خارج نہیں ہے۔

فائدہ نمبر (۴): یہ جملہ اسمیہ ہے جو دوام اور استمرار پر دلالت کر رہا ہے۔

فائدہ نمبر (۵): یہ جملہ خبریہ ہے جو ہر قسم کے نسخ اور ترمیم سے پاک ہے۔

فائدہ نمبر (۶): کلمہ ما کا اپنے عالمگیر عموم پر واقع ہے کوئی شرعی دلیل ایسی نہیں ہے جو کلمہ ما کے عموم کی تخصیص کر دے۔

الحاصل

حاصل یہ ہے کہ تمام تصرفات مافوق الاسباب چھوٹے یا بڑے ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں کسی مخلوق پیر، فقیر، امام، ولی وغیرھم کے لئے کسی وقت بھی کسی طرح ثابت نہیں۔

نوٹ: اس مضمون کی تمام آیات میں یہ ضوابط جاری ہونگے۔

تصریحات اکابرؒ

(۱) علامہ سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں: (لیس لك من الامر ،الایة) ان کلا منهما مبنی علی اختصا ص الا مر کله با لله تعالی ومبنی علی سلبه عمن سواه (لله ما فی السموات) کلام مستانف سیق لبیان اختصاص ملکیة جمیع الکائنات به تعالی اثر بیا ن اختصاص طرف من ذالك به عز شا نه تقریرا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

لما سبق وتكملة له وتقديم الخبر للقصر (وما) عامة للعقلاء وغيرهم تغليبا اى له سبحانه ما فى هذين نوعين او ما فى هاتين الجهتين مُلكا وملكا وخلقا واقتدارا لا مدخل لاحد معه فى ذالك فالامر كله له يفعل مايشاء فيحكم ما يريد (تفسیر روح المعانی:ص:۵۱،ج:رابع)

(۲)امام رازیؒ فرماتے ہیں:المسئلة الاولى ان المقصود من هذا تاكيد ما ذكره اولا من قوله (ليس لك من الامر شيء) والمعنى ان الامر انما يكون لمن له الملك وملك السموات والارض ليس الا لله تعالى فالامر فى السموات والارض ليس الا لله وهذا برهان قاطع (تفسیر کبیر:ص ۱۹۲،ج:رابع)

(۳)امام نسفیؒ فرماتے ہیں:اى الامر له لا لك لا ن ما فى السموات وما فى الارض ملكه (تفسیر مدارک:ص۱۸۴طبع بیروت)

(۴)مفسر زحیلیؒ فرماتے ہیں:ثم اكد سبحانه وتعالى ان الامر بيده فلله ملك السموات والارض وما فيهما وكلهم خلقه وعبيده يحكم فيهم بما يشاء فيغفر لمن يشاء المغفرة له ويعذب من يشاء تعذيبه وفى ذالك تعليم للنبى ولامته اذا لامر كله لله والكل خاضعون له لا فرق فى ذالك بين ملك مقرب او نبى مرسل او بشر آخر ممن خلق (التفسیر المنیر:ص ۳۹۹،ج:۴)

(۵)مفسر ابن جریرؒ فرماتے ہیں:يعنى بذالك تعالى ذكره ليس لك يامحمد! من الامر شيء ولله جميع ما بين اقطار السموات والارض من مشرق الشمس الى مغربها دونك و دونهم يحكم فيهم بما شاء ويقضى فيهم ما احب (تفسیر ابن جریر:ص:۵۸،ج:رابع)

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۶)مفسر ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:ای الجمیع ملك له واهلهما عبید بین یدیه یغفر لمن یشا ء ویعذب من یشاء ای هو المتصرف فلا معقب لحکمه ولایسئل عما یفعل وهم یسئلون (تفسیر ابن کثیر:ص۴۱۲،ج:۱)

(۷)مفسر ابوالسعودؒ فرماتے ہیں:(لله ما فی السموات ،الایة) کلام مستانف سیق لبیا ن الا ختصاص ملکوت کل الکا ئنات به عز وجل اثربیان اختصاص الظرف من ذالك به سبحا نه تقریر لما سبق وتکملة له وتقدیم الجار للقصر وکلمة ما شاملة للعقلا ء ایضا تغلیبا ای له ما فیهما من العو جودات خلقا وملکالا مدخل فیه لاحد اصلا قله الا مر کله (تفسیر ابو السعود:ص۸۴:الجزء الثانی)

(۸)مفسر پانی پتیؒ فرماتے ہیں:(لله ما فی السموات ،الایة) خلقا وملکا فله الامر کله لا لغیره (تفسیر مظہری:ص۱۳۶،ج:۲)

(۹)مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں: قال ابن جر یر ای لله جمیع ما بین اقطار السموات والارض من مشرق الشمس الی مغربیا دونك و دونهم یحکم فیهم بما شا ء ویقضی فیهم بما احب وفی هذا تادیب من الله لرسوله واعلام له با ن الدعا علی المشرکین ولعنهم مما لم یکن ینبغی منك اذ الامر کله لله ولیس لاحد من اهل السموات والارض شرکة معه ولا وای ولا تدبیر فیهما وان کا ن ملکا مقربا او نبیا مر سلا ـــالخ (تفسیر مراغی:ص ۹۳: الجزء الرابع)

(۱۰)مفسر خازنؒ فرماتے ہیں: (لله ما فی السموات وما فی الارض، الایة) هذا تاکید لما قبله من قوله لیس لك من الا مر شیء والمعنی انما یکون لمن له ما فی السموات وما فی الارض ولیس ذالك الا الله تعالی ولیس

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

لاحد معه امر (تفسیر خازن: ص ۲۷۵، ج: اول)

(۱۱) مفسر بیضاویؒ فرماتے ہیں: (لله ما فی السموات وما فی الارض، الایة) ای خلقا وملکا فله الامر کله لا لك (تفسیر بیضاوی: ص ۱۸۱، ج: اول)

واحد (۳) قل یا یها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا الذی له ملك السموات والارض لا اله الا هو یحی و یمیت ـــ الخ (پ: ۹، س: الاعراف، آیت: ۱۵۸)

ترجمہ از کرم: آپ فرمایئے اے لوگو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف وہ اللہ جس کے لئے بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین کی نہیں کوئی معبود سوا ہے اس کے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱) مفسر نسفیؒ فرماتے ہیں: الذی له ملك السموات والارض فی محل النصب باضمار اعنی فهو نصب علی المدح لا اله الا هو بدل من الصلة وهی له ملك السموات والارض وكذالك یحی ویمیت وفی لا اله الا هو بیان للجملة قبلها لان من ملك العالم كان هو الاله علی الحقیقة وفی یحی ویمیت بیان لاختصاصه بالالهیة اذا لا یقدر علی الاحیاء والاماتة غیره (تفسیر مدارک: ص: ۳۹۰، بیروت)

(۲) مفسر ابو السعودؒ فرماتے ہیں: (الذی له ملك السموات والارض) منصوب او مرفوع علی المدح او مجرور علی انه صفت للجلالة وان حیل بینهما بما هو متعلق بما اضیف الیه فانه فی حکم المتقدم الیه وقوله تعالی لا اله الا هو بیان لما قبله من ملك العالم كان هو الاله لا غیره (تفسیر

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ابوالسعود،ص۴۸۰،ج۳:)

(۳)مفسر خازنؒ فرماتے ہیں:یعنی ان الذی له ملك السموات والارض وهو مدبر هما وما لك امر هما هو الذی ارسلنی الیکم وامرنی بان انزل لکم انی رسول الله الیکم جمیعا (تفسیر خازن:ص۱۳۸،ج۲:)

(۴)مفسر بیضاویؒ فرماتے ہیں:وهو علی الوجوه الاول بیان لما قبله فان من ملك العالم کان هو الاله لا غیره (تفسیر بیضاوی:ص۳۸۲،جزءاول)

(۵)مفسر آلوسیؒ فرماتے ہیں:ووجه البیان ان من ملك العالم علویه وسفلیه وهو الاله فبینهما تلازم یصحح جاء الثانی مبنی للاول ـــــــالدلیل علی انه جل شانه المالك المتصرف فی ذالك انحصار الالوهیة فیه اذ لو کان اله غیره لکان له ذالك ـــالخ(تفسیر روح المعانی:ص۸۳،جز:تاسع)

شاهد (۴)بل انتم بشر ممن خلق یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء ولله ملك السموٰت والارض وما بینهما والیه المصیر(پ:۶،س:المائدہ،آیت:۱۸)

ترجمہ:بلکہ تم بشر ہو اس کی مخلوق سے بخش دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور سزا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ ہی کے لئے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اسی کی طرف سب نے لوٹ کر جانا ہے(ترجمہ از کرم)

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱)مفسر ابن جریرؒ فرماتے ہیں: یقول الله تدبیر ما فی السموات وما علی الارض وما بینهما وتصریفه وبیده امره وله ملکه یتصرفه کیف یشاء

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ویدبرہ کیف احبہ لا شریك له فی شیء منه ولا لاحد معه فیه ملك

(تفسیر ابن جریر:ص ۱۰۶، جز: سادس)

(۲)مفسر بیضاویؒ فرماتے ہیں: کلها سواء فی کونها خلقا وملکا له

(تفسیر بیضاوی:ص ۲۶۸، ج:۱)

(۳)مفسر ابو السعودؒ فرماتے ہیں: ای له تعالی وحده ملك جمیع الموجودات والتصرف المطلق فیها ایجادا واعداما واحیاء واماتة لا لاحد سواه استقلالا ولا اشتراکا فهو تحقیق لا ختصاص الالوهیة به تعالی اثر بیان انتفائها عن کل ما سواه (تفسیر ابو السعود:ص:۲۰، جز: ثالث)

(۴)مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں: ای انه تعالی الخالق ذو التصرف فی المطلق فی کل شیء بمقتضی علمه وحکمته وعدله وفضله وجمیع المخلوقات عبیده لا ابناء ولا بنات (تفسیر مراغی:ص ۸۵،جز: سادس)

نیز فرماتے ہیں: فهو صاحب الملك المطلق والتصرف فی السموات والارض وما بینهما ای وما بین العالمین العلوی والسفلی بالنسبة الیکم

(تفسیر مراغی:ص ۸۳، جز: سادس)

(۶)خاتم المفسرین علامہ سید محمود آلوسی بغدادیؒ فرماتے ہیں:

لله ملك السموات والارض وما بینهما ای ما بین طرفی العالم الجسمانی فیتناول ما فی السموات من الملائکة وغیرها وما فی اعماق الارض والبحار من المخلوقات۔۔۔۔۔۔۔۔ ای له تعالی وحده ملك جمیع الموجودات والتصرف المطلق فیها ایجادا واعداما واحیاء واماتة لا لاحد سواه استقلالا ولااشتراکا فهو تحقیق لاختصاص الالوهیة به تعالی اثر بیان

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

انتفائها عما سواه وقيل دليل آخر على نفى الوهية عيسى لانه لو كان الها كا ن له ملك السموات وا لا رض (تفسير روح المعانى :ص ۹۹، جز:سادس)

(۷)مفسر زحیلیؒ فرماتے ہیں:والله المالك المطلق والمتصرف المطلق فى السموات والارض وما بينهما وجميع المخلوقات عبيد له وهم ملكه وتحت قهره وسلطانه (التفسير المنير: ص ۴۸۹، جز: ۶)

شاهد(۵) لله ملك السموٰت وا لا رض وما فيهن (پ:۷، س: المائدہ ، آیت: ۱۲۰)

ترجمہ از کرم: اللہ ہی کے لئے ہے بادشاہی سب آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ ان میں ہے۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱)امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: اى هو الخالق للا شيا ء المالك لها المتصرف فيها القادر عليها فالجميع ملكه وتحت قهره و قدرته وفى مشيئته فلا نظير له ولا وزير ولا عديل ولا والد ولا ولد ولا صاحبة ولااله غيره ولا رب سوا ه (تفسیر ابن کثیر: ص۱۲۶، ج۲)

(۲)خطیب مدینہ وواعظ مسجد نبوی فرماتے ہیں:اى من سا ئر المخلوقات والكا ئنات خلقا وملكا وتصرفا يفعل فيها ما يشا ء ويرحم ويعذب (ایسر التفاسیر:ص ۵۸۴، ج۱)

(۳)امام ابوالسعودؒ فرماتے ہیں:اى له تعالى خاصة ملك السموات والا رض ومافيهما من العقلاء وغيرهم يتصرف فيها كيف يشا ء ايجادا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

واعتقادا واحياء واماتة واعزا ونفيا من غير ان يكون لشيء من الاشياء مدخل في ذالك (تفسير ابو السعود:ص ۱۰۲، جز ثالث)

(۴) مفسر زمخشریؒ فرماتے ہیں:ثم ذكر تعالى ما ينا سب الدعوى النصارى ان عيسى اله فاخبر تعالى ان ملك السموات والارض له دون عيسى ودون سائر المخلوقات وان كل ما فيهما ملك لله وان الله قادر قدرة مطلقة على كل شيء والمملوك المقدور عليه من الله هو عبد الله كائن بخلق الله وتكوينه سواء عيسى ومريم وغيرهما ولا معنى للعبودية الا ذالك فثبت بهذا انهما عبدان مخلوقان لله تعالى لا ن الملك والقدرة لله وحده لاشريك له (التفسير المنير:ص :۱۲۸، جز: ۷)

(۵) امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: جاء هذا عقب ما جرى من دعوى النصارى في عيسى انه الله فاخبر تعالى ان ملك السموات والارض له دون عيسى ودون لسائر المخلوقين (تفسیر قرطبی :ص ۳۸۱، جز:سادس)

اسی طرح دیکھیں تفسیر ابن جریر:ص ۹۲، جز:۷۔

(۶) خاتم المفسرین سید محمود آلوسیؒ بغدادی فرماتے ہیں :لله ملك السموات والارض وما فيهن) تحقيق للحق وتنبيه بما فيه من تقديم الظرف المفيد للحصر على كذب النصارى وفساد مازعموه في حق المسيح وامه عليهما السلام وقيل استيناف مبني على سوال نشاء من الكلام السابق كانه قيل من يملك ذالك ليؤتيهم اياه فقيل لله ملك السموات ـالخ ـفيجب الما لك والقادر على الا عطاء ولا يخفى بعده في ايثار "ما" على "من" المختصة با لعقلا ء على تقدير تنا ولها للكل مراعاة كما قيل للاصل واشارة الى تساوى الفريقين في استحالة الربوبيت حسب تساويهما في

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تحفۂ المربوبیۃ (تفسیر روح المعانی :ص:۱۷،جز:سادس)

(۷)امام رزاقیؒ فرماتے ہیں :ولم یقل ومن فیھن فغلب غیر العقلاء علی العقلاء وسبب فیہ التنبیہ علی ان کل المخلوقات مسخرون فی قبضۃ قہرہ و قدرتہ وقضائہ وقدرہ وھم فی ذالک التسخیر کا لجمادات التی لاقدرۃ لہا وکالبہائم التی لا عقل لھا فعلم الکل با لنسبۃ الی علمہ کلا علم وقدرۃ الکل با لنسبۃ الی قدرتہ کلا قدرۃ (تفسیر کبیر : ص: ۱۱۵، جز: ثانی عشر، طبع بیروت)

شاھد (۵)الم تعلم ان اللہ لہ ملک السموٰت وا لا رض وما لکم من دو ن اللہ من ولی ولا نصیر (پ:۱، س: البقرہ ، آیت: ۱۰۷)

ترجمہ از شیخ غلام رسول سعیدی: اے مخاطب کیا تو نہیں جانتا کہ آسمانوں اور زمینوں کا ملک اللہ ہی کے لئے ہے (اے مسلمانو!) اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہے۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱)علامہ ابن جریرؒ فرماتے ہیں ،ای با لایجا د والاختراع والملک والسلطان ونفوذ الا مر والارادۃ یرشد عبادہ تعالی بھذا الی انہ متصرف فی خلقہ بما یشاء فلہ الخلق والامر وھو المتصرف فکما خلقھم کما یشاء یسعد من یشاء ویشفی من یشا ء ویصح من یشا ء ویمرض من یشاء ویوفق من یشاء یخذل من یشاء قال الامام ابو جعفر ابنُ جریر فتاویل الآیۃ الم تعلم یا محمد !ان لی ملک السموات والا رض وسلطانھما دون غیری احکم فیھما بما اشا ء وآمر فیھما وفی ما فیھما بما اشا ء وانھی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فیما فیھما ما اشاء (تفسیر ابن جریر:ص:۱۵۶، ج:اول)

(۲)علامہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں:یفعل ما یشا ء ویحکم ما یر ید (تفسیر مظھری:ص ۱۱۲، ج:۱) و کذا فی البیضاوی:ص :۷۶، ج:۱۔

(۳)علامہ سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں: ای قد علمت ایھا المخا طب ان اللہ تعالی له السلطا ن القا ھر والاستیلاء البا ھر المستلزمان للقدرة التا مة علی التصرف الکلی ایجادا واعداما وامرا ونھیا حسبما تقتضیه مشیئته لامعارض لا مره ولا معقب لحکمه ۔۔۔۔۔۔۔وما لکم من دونه من ولی ولا نصیر ،۔۔۔۔۔۔۔فمن علم انه تعالی ولیه ونصیره لا ولی ولا نصیرله سواه یعلم قطعا انه لا یفعل به الا ما ھو خیر له فیفوض امره الیه تعالی (تفسیر روح المعا نی :ص ۳۵۴،جز:اول)

(۴)امام رازیؒ فرماتے ہیں: اعلم انه سبحا نه وتعالی لما حکم بجواز النسخ عقب ببیا ن ان ملك السموات والا رض له لا لغیره وھذا ھو التنبیه علی انه سبحا نه وتعالی انما حسن منه الا مر والنھی لکو نه مالکا للخلق مستولیا علیھم (تفسیر الکبیر:ص :۲۱۲، ج:ثالث)

(۵)علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں:له خبر مقدم وما فی السموات مبتدأ مؤخر ای له عزوجل وحده دون غیره لا شرکة والتصرف والاحیآء والا ماتة والایجاد والاعدام جمیع ما فی السموات والار ض سواء کا ن ذالك بالجزئیة منھما اوبا لحلو ل فیھا (روح المعا نی :ص ۱۶۱، ج:۱۶)

کلمہ له خبر مقدم ہے اور ما فی السموات مبتدأ مؤخر ہے یعنی صرف ای اللہ عزوجل اکیلے کے لئے ہیں نہ کسی غیر اللہ کے لئے نہ شرکۃ یعنی اللہ تعالی سے مل کر نہ استقلالاً یعنی اللہ تعالی سے اکیلا ہو کر باعتبار ملک اور تصرف اور زندہ کرنے اور مارنے اور موجود کر

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نے اور معدوم کرنے کے تمام وہ چیزیں جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں خواہ یہ چیزیں ان دونوں کی جزء ہوں یا صرف ان دونوں میں بسنے اور ٹھہرنے والی ہوں۔

شاهد (٦) الله لا اله الا هو الحي القيو م لا تا خذه سنة ولا نوم له ما في السموٰت والا رض من ذاالذي يشفع عنده الا با ذنه (پ: ٣، س: البقره ، آيت: ٢٥٥)

ترجمہ از کرم: اللہ وہ ہے کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں بغیر اس کے زندہ ہے سب کو زندہ رکھنے والا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو سفارش کر سکے اس کے پاس بغیر اسکی اجازت کے۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں: (له ما في السموات وما في الارض) تقريرا لقيومه تعالى واحتجاج على تفرده في الالهية والمراد بما فيهما ما هو اعم من اجزائهما الداخلة فيهما ومن الامور الخارجة عنهما الممكن فيهما من العقلاء وغيرهم فيعلم من الاية نفي كو ن الشمس والقمر وسائر النجو م والملائكة والا صنا م والطواغيط آلهة مستحقة للعبادة (تفسير روح المعاني: ص ٩، جز: ثالث)

مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں: كل من فيهما وما فيهما ملكه وعبيده خاضعون لمشيته وهو المتصرف لشئونهم والحافظ لوجودهم وهذه الجملة تاكيدثان لقيوميته واحتجاج بها على تفرده في الالوهية لا نه تعالى خلقهما بما في هما (مراغي: ص ١٢، جز: ثالث)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: وجمیع ما فی السموات وما فی الارض عبیدہ وفی ملکہ خاضعون لمشیتہ وتحت قہرہ وسلطانہ کقولہ تعالی ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمن عبدا (مریم :آیت: ۹۳) (تفسیر ابن کثیر:ص ۳۱۲،ج:۱)

شاهد(۷)للہ ما فی السموات والا رض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشآء ویعذب من یشآء (پ: ۳، س: البقرہ ، آیت: ۲۸۴)

ترجمہ از سعیدی: اللہ ہی کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمینوں میں ہے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تم اس کو ظاہر کرو یا تم اسکو چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا سو جس کو چاہے بخش دے گا اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱)مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں: ای کل ما فیہا خلقا وملکا وتصرفا لہ لا شرکۃ لغیرہ فی شیء منہما فلا یعبد فیہما سواہ ولا یعصی فیہما بامر ولا نہی ولہ ان یلزم من شاء بما شاء من التکالیف (تفسیر مراغی:ص :۸۰، جز: ثالث)

(۲)واعظ مسجد نبویؒ فرماتے ہیں: فانہ تعالی قد اخبر بان لہ جمیع ما فی السموات وجمیع ما فی الارض خلقا وملکا وتصرفا (ایسر التفاسیر:ص ۲۳۰،ج:۱)

اسی طرح دیکھیں بیضاوی:ص:۱۳۶،ج:۱،تفسیر المنیر :ص ۱۳۸،جز:۳۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۳)علامہ سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں:(لله ما فی السموات وما فی الا رض) ای من الامور الداخلة فی حقیقتهما والخارجة عنهما کیف کا نت ای کلیا ملك له تعالی ومختصة به (تفسیر روح المعا نی :ص :۶۴،جز:ثانی)

(۴)امام رازیؒ فرماتے ہیں:واقول انه قد ثبت ان الصفات التی هی کما لات حقیقیة لیست الا القدرة والعلم فعبر سبحا نه عن کما ل القدرة لله ما فی السموات وما فی الا رض مُلکا وملکا وعبر عن کما ل العلم المحیط بالکلیات والجزئیات بقوله ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه یحا سبکم به الله واذا حصل کما ل القدرة والعلم فکا ن کل من فی السموات والا رض عبدا مربوبین وجدوا بتخلیقه وتکوینه --الخ (تفسیر کبیر :ص ۱۰۸،ج:رابع)

شاهد(۸)و لله ما فی السموٰت ومافی الا رض والی الله تر جع الامور (پ: ۴، س: ال عمرا ن : آیت: ۱۰۹)

ترجمہ از پیر کرم :اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کی طرف ہی لوٹائے جائیں گے سارے کام۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱)امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: بین لعبا ده ان جمیع ما فی السموات وما فی الا رض له حتی یسئلوه ویعبدوه ولا یعبدوا غیره (تفسیر قرطبی :ص: ۱۲۹، جز: ۴)

(۲)مفسر زحیلیؒ فرماتے ہیں: کل ما فی الکون وکل ما فی السموات والا رض ملك لله تعالی وعبید له یتصرف بهم کیف ما شاء لکون کل شیء فی

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بعضه وتصرفه فلا يصح لا حد من الخلق ان يسئل غير الله او يعبد غير الله وعليهم ان يسئلوه ويعبدوه ولا يعبدوا غيره (التفسير المنير:ص۳۵۹، جز:۳)

(۳)خطیب مدینہ و واعظ مسجد نبویؐ فرماتے ہیں: يخبر تعالى انه له ملك السموات والا رض خلقا وتصرفا وتدبيرا (ايسر التفا سير : ص: ۲۹۸، ج:۱)

(۴)مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں:اى انه تعالى ما لك العباد والمتصرف فى شئونهم بحسب سننه الحكمية التى لا تغيير فيها ولا تبد يل ـــالخ (تفسیر مراغی: ص ۲۸، جز: رابع)

(۵)مفسر بغداد سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں:اى له سبحا نه وحده ما فيهما من المخلوقات ملكا وخلقا وتصرفا والتعبير (ما) للتغليب او للايذان بان غير العقلا ء با لنسبة الى عظمته كغير هم (والى الله تر جع الا مور) وتقديم الجار للحصر اى الى حكم الله تعالى وقضائه لا الى غيره شركة اواستقلالا (تفسیر روح المعا نی :ص ۲۸، جز: رابع)

(۶)مفسر ابو السعودؒ فرما تے ہیں : اى له تعالى وحده من غير شركة اصلامافيهما من المخلوقات الفانية للحصر ملكا وخلقا احياء واماتة واثابة وتعذيبا وايراد كلمة" ما"اما لتغليب غير العقلا ء على العقلاء واما لتنزيلهم منزلة غيرهم اظهارا لحقارتهم فى مقام بيا ن عظمته تعالى والى الله اى الى حكمه وقضائه لا الى غير ه شركة اواستقلالا (تفسیر ابوالسعود:ص : ۷۰، ج:۲)

شاهد(۹) ولله ملك السموات والا رض (آل عمرا ن: ۱۸۹)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے ہے راج آسمانوں اور زمین کا۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱) علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں: ولله ملك السموات ـــ الخ، ای خزا ئن المطر والرزق والنبات وغیرها یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید (تفسیر مظهری: ص ۱۹۶، ج:۲)

مفسر بغداد علامہ سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں: تقریر لما قبله حیث افاد ان له وحده السلطان القاهر فی جمیع العالم یتصرف فیه کیف ما یشاء ویختار ایجادا واعداما احیاء واماتة تعذیبا واثابة ومن هو کذالك فهو مالك امرهم لا راد له عما اراد بهم (تفسیر روح المعانی: ص: ۱۵۳، جز: رابع)

شاهد(۱۰) و لله ما فی السموات وما فی الارض وکان الله بکل شیء محیطا (پ:۵، س: النساء، آیت: ۱۲۶)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے (ملکا خلقا تصرفا عبیدا) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کو گھیرے میں لینے والا ہے (از روئے علم وقدرت کے)

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱) علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں: لله ما فی السموات وما فی الارض ای خلقا و ملکا تقدیم الظرف لقصد الحصر یعنی لیس لاحد غیره تعالی دخل فی خلق شیء من الممکنات وملکه وانما خص ذکر ما فی السموات لظهورهما (تفسیر مظهری: ص: ۲۴۸، ج:۲)

(۲) مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں: ان کل ما فی السموات وما فی الارض ملك

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

له ومن خلقه مهما اختلفت صفات المخلوقات فجميعها مملوكة عابدة له خاضعة لا مره وكا ن الله بكل شيء محيطا ، اى احاطة قهر وتسخير واحاطة علم و تدبير واحاطة وجودلا ن هذه المو جودات ليس وجودها من ذاتها ولا هي ابتدعت نفسها بل وجودها مستمد من ذالك الوجود الاعلى فالوجود الالهى هو المحيط بكل مو جود فوجب ان يخلص له الخلق ويتوجه اليه العباد (تفسير مراغي:ص ۱۶۸،جز: خامس)

(۳)امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں :اى الجميع ملكه وعبيده وخلقه وهو المتصرف فى جميع ذالك لا راد لما قضى ولا معقب لما حكم ولا يسئل عما يفعل لعظمته وقدرته وعدله وحكمته ولطفه ورحمته (تفسير ابن كثير:ص ۵۷۳، ج:۱) وكذا فى التفسير المنير:ص :۲۹۸،الجزء الخامس ۔

(۴)سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں :اى ان جميع ما فى العلووالسفل من الموجودات له تعالى خلقا و ملكا لا يخر ج من ملكوته شيئا منها فيجازى كلا بموجب اعما له ان خيرا فخير وان شرافشر (تفسير رو ح المعانى :ص ۱۵۶، جز:خامس)

شاهد(۱۱) ولله مافى السموات وما فى الا رض وكفى با لله وكيلا

(پ:۵، س: النسا ء ، آیت: ۱۳۲)

ترجمہ:اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے (خلقا ملكا مُلكا تصرفا عبيدا) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین ہے اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کام بنانے والا۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱)واعظ مسجد نبویؐ فرماتے ہیں:وله جميع ما فى السموات وما فى الا رض

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

من كائنات ومخلوقات وهو ربها وما لكها والمتصرف فيها (ايسر التفاسير:ص: ۴۶۶، ج:۱)

(۲)سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں:اى له سبحانه ما فيهما من الخلائق خلقا وملكا يتصرف في ذالك كيف ما يشاء ايجادا واعداما واحياء وامانة (تفسیر روح المعانی :ص ۱۶۴، جز: خامس)

(۳)مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں:اى له سبحانه ما فيهما خلقا وملكا يتصرف فيهما كيف ما شاء ايجادا واعداما واحياء وامانة وكفى به قيما وكفيلا يوكل به امر العباد في ارزاقهم واقواتهم وسائر شئونهم (تفسیر مراغی:ص ۱۷۶، جز: خامس)

شاهد (۱۲)له ما في السموت وما في الارض وما بينهما وما تحت الثرى وان تجهر بالقول فانه يعلم السر واخفى الله لا اله الا هو له الاسماء الحسنى (پ: ۱۶، س: طٰہٰ، آیت: ۶، ۷، ۸)

ترجمہ:اسی کا ہے (خلقا ملكا مُلكا تصرفا عبدا) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ گیلی مٹی کے نیچے ہے اور اگر بلند آواز سے بات کرتے تو وہ بلاشبہ جانتا ہے رازوں کو بھی اور دل کے بھیدوں کو بھی اللہ وہی ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے اسی ہی کے بڑے خوبصورت نام ہیں۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱)امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:اى الجميع ملكه وفي قبضته وتحت تصرفه ومشيته وارادته وحكمه وهو خالق ذالك ومالكه والٰهه لا اله سواه ولا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

رب غیر ہ (تفسیر ابن کثیر: ص:۱۴۹،ج:۳)

(۲)مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں:ای له ما فی السموات وا لا رض وما بینهما ملکا وتد بیرا وتصرفا وله ما واراه التراب واخفاه من المعاد ن والفلزّات وغیر ها (تفسیر مراغی:جز: سادس عشر:ص ۹۲)

(۳)مفسر ابوالسعودؒ فرماتے ہیں:ای من الموجودات الکا ئنة باا لجوّ دائما کالهواء والسحاب او اکثربا کا لطیرای له وحده دون غیر ہ لا شرکة ولا استقلا لا کل ما ذکر ملکا وتصرفا واحیا ء واما تة وایجادا واعدا ما (تفسیر ابو السعود: جز: خا مس:ص : ۹۴)

(۴)علامہ زحیلیؒ فرماتے ہیں: ای ان الله منزل القرآن وهو ایضا ما لك السموات وا لارض وما بینهما من الموجودات وما لك کل شیء ومدبره ومتصرف فیه ومالك ما تحت التر ا ب من شیء فله الکو ن کله ملکا وتدبیرا وتصرفا (التفیر المنیر:ص: ۵۳۲،الجز: ۱۶)

(۵)سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں:ای له عزوجل وحده دو ن غیره لا شرکة ولا استقلالا من حیث الملك والتصرف والاحیا ء والا ماتة والا یجاد والاعدام جمیع ما فی السموات والا رض سواء کا ن ذا لك بالجزئیة منهما او با لحلو ل فیهما وما بینهما من الموجودات الکائنة فی الجوّدائما کا لهواء والسحا ب وخلق لا نعلمهم هو سبحا نه یعلمهم او اکثربا کالطیر الذی نراه وما تحت الثری ای ما تحت الا رض السا بعه۔۔۔الخ:

(تفسیر روح المعا نی : ص: ۱۶۱،جز:سادس عشر)

شاهد(۱۳) وله من فی السموت والار ض ومن عنده لایستکبرون عن عبا دته ولا یستحسرو ن (الانبیاء ، آیت : ۱۹)

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ:اور اسی ہی کا ہے (خلقاء ملکا، مُلکا، تصرفا، عبیدا) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو (فرشتے) اس کے نزدیک ہیں وہ زرا سر کشی نہیں کرتے اس کی عبادت سے اور نہ ہی وہ تھکتے ہیں۔

﴿تصریحات اکابر﴾

(۱)مفسر ابوالسعودؒ فرماتے ہیں:ای له تعالی خاصة جمیع المخلوقات خلقا و ملکا وتدبیرا وتصرفا واحیاء واماتة وتعذیبا واثابة من غیر ان یکون لاحد فی ذالك دخل ما استقلالا او استباعا (تفسیر ابو السعود:ص ۶۰،جز:سادس)

(۲)امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: ای ملکا و خلقا فکیف یجوز ان یشرك به ما هو عبده وخلقه (تفسیر قرطبی:ص ۲۷۷، جز:۱۱)

(۳)مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں:ای وله تعالی جمیع المخلوقات خلقا و ملکا و تد بیرا وتصرفا واحیا ء واماتة وتعذیبا واثابة دو ن ان یکو ن لاحد فی ذالك سلطا ن لا استقلالا ولا استباعا (تفسیر مراغی:ص ۱۶، ج:۱۷)

(۴)مفسر آلوسیؒ فرماتے ہیں: وله من فی السموات وما فی الارض) ای وله تعالی خاصة جمیع المخلوقات خلقا وملکا وتدبیرا وتصرفا واحیاء وامانة وتعذیبا واثابة من غیر ان یکو ن لا حد فی ذا لك دخل ما استقلالا واستباعا (تفسیر روح المعانی :ص ۲۱، جز: سا بع عشر)

(۵)علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں:وله من فی السموات والارض الا یة، ای خلقا و ملکا فلا یصلح شیء منها ان یکو ن له اهلا او ولدا او کفوا (تفسیر مظہری:ص ۱۸۹)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد(۱۳) له ملك السموات والارض يحى ويميت وهو على كل شى ء قدير (پ: ۲۷، س: الحديد ، آيت: ۲)

ترجمہ: اسی کی بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین میں وہی جان ڈالتا ہے اور جان نکالتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱) امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں، ای هو المالك المتصرف فی خلقه فيحيى ويميت ويعطى من يشاء ما يشاء وهو على كل شى ء قدير اى ما شاء كان وما لم يشاء لم يكن (تفسیر ابن کثیر: ص ۳۲۴، ج ۴)

(۲) علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں، فانه هو وجد لها والمتصرف فيها ـــــ على كل شى ء من الاحياء والاماتة وغيرهما قدير تام القدرة (تفسیر مظہری: ص ۱۸۷، ج: ۹)

(۳) امام نسفیؒ فرماتے ہیں: له ملك السموات والارض اى لا لغيره (مدارك: ص ۱۲۰۶، طبع بیروت)

(۴) امام بیضاویؒ فرماتے ہیں: فانه الموجد لها والمتصرف فيها (تفسیر بیضاوی: ص ۴۵۱، ج ۲)

(۵) امام خازنؒ فرماتے ہیں: له ملك السموات والارض اى انه الغنى عن جميع خلقه وكلهم محتاجون اليه (خازن: ص ۲۲۶، ج: ۴)

(۶) امام ابن جریر طبریؒ فرماتے ہیں: يقول تعالى ذكره له سلطان السموات والارض وما فيهن ولا شىء فيهن يقدر على الامتناع منه وهو فى جميعهم نافذ الامر ماض الحكم (تفسیر ابن جریر: ص ۱۲۴، جز: ۲۷)

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۷)واعظ مسجد نبوی فرماتے ہیں: ای ملکا حقیقیا یتصرف کیف یشاء یهب من شاء ویمنع من شاء (ایسر التفاسیر:ص ۴۰۴، ج:۴)

(۸)امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: ای انفرد بذا لك والملك عبا رة عن الملك ونفوذ الا مر فهو سبحا نه الملك القادر القاهر وقیل اراد خزا ئن المطر والنبات وسا ئر الرزق (تفسیر قرطبی :ص ۲۳۶،جز:۱۷)

(۹)علامہ زحیلیؒ فرماتے ہیں: ای لله تعالی الملك المطلق للسموات والارض یتصرف فیهما وحده وله سلطان التا م فهو نا فذ الا مر فلا ینفذ غیر تصرفه وهو المالك المتصرف فی خلقه فیحیی من یشاء ویمیت من یشاء ویعطی من یشاء ما یشاء وهو تام القدرة لا یعجزه شی ء کا ئنا ماکان فما شاء کا ن وما لم یشاء لم یکن (التفسیر المنیر:ص ۳۱۴،جز:۲۷)

(۱۰)مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں: له الملك ای له التصرف والسلطا ن فیهما وهو نا فذ الا مر ماضی الحکم فلا شیء فیهن یمتنع منه (تفسیر مراغی:ص ۱۵۹،جز: ۲۷)

شاهد(۱۵) تبا رك الذی بیده الملك الایة (س: الملك،آیت:۲)

ترجمہ: برکات وہ بندہ وہی ہے جس کے ہاتھ (قدرت) میں (تمام جہانوں کا ہر قسم کا) راج ہے۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱)مفسر ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: یمجد تعالی نفسه الکریمة ویخبر انه بیده الملك ای هو المتصرف فی جمیع المخلوقات بما یشاء لا معقب لحکمه

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ولا یسئل عما یفعل لقهره وحکمته وعدله (تفسیر ابن کثیر:ص ٦٦، ج:٤)

(۲)مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں:تعاظم عن صفات المخلوقین من بیده الملك والتصرف فی کل شیء وهو قدیر یتصرف فی ملکه کیف یرید من انعام وانتقام ورفع ووضع واعطاء ومنع (تفسیر مراغی:ص ۵،جز:۲۹)

(۳)خطیب مسجد نبویؒ فرماتے ہیں:ای تعاظم وکثر خیر الذی بیده الملك الحقیقی یحکم ویتصرف ویدبر بعلمه وحکمته لا شریك له فی هذا الملك والتدبیر والسلطان (ایسر التفاسیر:ص:۵۱۹، ج:۴)

(۴)علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں:الید من المتشابهات للتنزهه سبحانه عن الجارحة واوله المتاخرون بالقدرة والملك وهو السلطان علی کل شیء والتصرف فی الامور کلها (تفسیر مظهری:ص : ۱۷، ج:۱۰)

(۵)مفسر ابوالسعودؒ فرماتے ہیں:الید مجاز عن القدرة التامة والاستیلاء الکامل ای تعالی وتعاظم بالذات عن کل ما سواه ذاتا وصفة وفعلا الذی بقبضة قدرته التصرف الکلی فی کل الامور (تفسیر ابو السعود:ص :۳، جز:تاسع)

(٦)مفسر خازنؒ فرماتے ہیں:ای له الامر والنهی والسلطان فیعز من یشاء ویذل من یشاء (تفسیر خازن:ص ۲۸۹، ج:۴)

(۷)مفسر بیضاویؒ فرماتے ہیں:بیده الملك بقبضة قدرته التصرف فی الامور کلها علی کل ما یشاء قدیر (تفسیر بیضاوی:ص ۳۸۹، جز:ثانی)

شاهد(۱٦) له ما فی السموت وما فی الارض وان الله لهو الغنی الحمید (پ: ۱۷، س: الحج ، آیت: ٦۴)

ترجمہ:اسی ہی کا ہے(خلقا، ملکا، مُلکا، تصرفا، عبدا)جو کچھ آسمانوں

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

میں جو کچھ زمینوں میں اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو سب سے بے پروا اور ستودہ صفات ہے۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱)مفسر ابن جریرؒ فرماتے ہیں: یقول اللہ تعالی ذکرہ لہ ملک ما فی السموات وما فی الارض من شیء هم عبیده ومماليكه وخلقه لا شریك له فی ذالك ولا فی شیء منه وان اللہ هو الغنی عن كل مافی السموات وما فی الارض من خلقه وهم المحتاجو ن الیه (تفسیر طبری: ص:۱۳۸،جز:۱۷)

(۲)مفسر زمخشریؒ فرماتے ہیں: جمیع ما فی السموات وما فی الارض لله سبحا نه خلقا وملكا وعبیدا ای جمیع الا شیا ء هی مخلوقةله مملوكة له عبیدله منقادة خاضعة لامره متصرف فیها كیف یشاء وهو غنی عما سواه وكل شیء فقیر الیه عبد لدیه وهذا دلیل اخر علی القدرة الالهیة الشاملة(التفسیر المنیر:ص ۲۸۸،جز:۱۷)

(۳)مفسر قرطبیؒ فرماتے ہیں: ای خلقا وملكا وكل محتاج الی تدبیرہ واتقانه (تفسیر قرطبی:ص ۹۲،جز:۱۳)

(۴)مفسر ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: ای ملكه جمیع الا شیاء وهو غنی عما سواه وكل شیء فقیر الیه عبد لدیه (تفسیر ابن کثیر:ص ۲۴۴،ج:۳)

شاهد(۱۷) فسبحن الذی بیده ملكوت كل شیء والیه ترجعون

(پ: ۲۳، س: یٰسٓ ، آیت: ۸۳)

ترجمہ: پس وہی (شریکوں، وزیروں، مشیروں سے اور ہر عیب سے) پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فائدہ: بیدہ کی تقدیم ملکوت پر حصر کے لئے ہے اور ملکوت مبالغہ ہے ملک ہے جس کا معنی مترجمین حضرات نے حکومت اور بادشاہی اور اختیار کامل سے کیا ہے۔ مطلب آیت کا یہ ہے کہ ہر ہر شیء کے تمام تصرفات کا مکمل اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اور اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اس کے سوا کسی ہستی کے ہاتھ تصرف کا اختیار نہیں ہے نہ ذاتی طور پر نہ عطائی طور پر۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱) خطیب شربینیؒ فرماتے ہیں: الذی بیدہ ای قدرتہ وتصرفہ خاصۃ لا بید غیرہ ملکوت کل شیء ای ملکہ التام وملکہ ظاھرا و باطنا (سراج منیر: ص: ۳۶۷، ج:۳)

یعنی وہ ذات جس کے ہاتھ یعنی صرف اور خاص اسی کی قدرت اور اسی کے تصرف میں ہیں اختیارات ہر چیز کے اور ہر حکومت ظاہرا اور باطنا ہر چیز کی اور اس کے سوا کسی ہستی کے ہاتھ میں نہیں ہیں۔

(۲) خطیب مسجد نبویؒ فرماتے ہیں: ان اللہ تعالی بیدہ ولی تصرفہ وتحت قھرہ کل المملوکات فللذا لا یصح طلب شیء من غیرہ اذ ھو المالک الحق وغیرہ لا ملک لہ (ایسر التفاسیر: ص ۶۷۰، ج:۳)

(۳) مفسر زحیلیؒ فرماتے ہیں: ای تنزہ اللہ عما لا یلیق بہ من السوء او النقص فھو الذی لہ ملکیۃ الاشیاء کلھا ولہ القدرۃ الکاملۃ علی التصرف فیھا کما یرید وبیدہ مفاتیح کل شیء والیہ لا الی غیرہ مرجع العباد بعد البعث فی الدار الاخرۃ فیجازی کل انسان بما عمل فلیعبدوہ الناس جمیعا فلیوحدوہ ویطیعوہ تحقیقا لمصلحتھم (التفسیر المنیر: ص

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

۶۵، جز:۲۳)

(۴)مفسر خازنؒ فرماتے ہیں:ای هو ما لك كل شیء والمتصرف فیه

(تفسیر خازن:ص ۱۴،جز:رابع)

(۵)مفسر ماوردیؒ فرماتے ہیں:(بیده ملکوت)ای خزائن کل شیء

(تفسیر ماوردی:ص ۳۴،جز:خامس)

شاهد(۱۸) ان الله له ملك السموات والارض یحي ویمیت وما لكم من دون الله من ولی ولا نصیر (التوبه ، آیت: ۱۱۶)

ترجمہ: بلا شبہ اللہ تعالی ہی کے لئے (ہر قسم کا) راج آسمانوں اور زمین کا وہی جان ڈالتا ہے اور وہی جان نکالتا ہے اور نہیں ہے تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی کارساز اور نہ کوئی مددگار۔

شاهد(۱۹) ولله ملك السموات والارض وما بینهما یخلق مایشآء (پ:۶، س: المائده ، آیت: ۱۷)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے پیدا فرماتا ہے جو چاہتا ہے۔

شاهد(۲۰) وقل الحمد لله الذی لم یتخذ ولدا ولم یكن له شریك في الملك ولم یكن له ولی من الذل وكبره تكبیرا (پ:۱۵، س: بنی اسرائیل ، آیت: ۱۱۱)

ترجمہ: آپ فرما دیجئے سب صفات کارسازیہ مختص ہیں ساتھ اللہ کے جس نے نہیں بنایا کوئی بیٹا (نائب) اور نہیں ہے جس کا کوئی شریک فرمانروائی میں (اختیار وتصرف میں) اور نہیں ہے اس کا کوئی مددگار درماندگی میں اور اسی کی بڑائی بیان کرو کمال درجہ کی بڑائی۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد(۲۱) الم تعلم ان الله له ملك السموٰت وا لا رض يعذب لمن يشاء ويغفر لمن يشاء (پ:۶، س: المائدہ ، آیت: ۴۰)

ترجمہ: کیا تو نہیں جانتا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے راج آسمانوں اور زمین کا سزا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور بخش دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔

شاهد(۲۲) الملك يومئذ لله يحكم بينهم (پ:۱۷، س: الحج، آیت: ۵۶)

ترجمہ: حکمرانی (تمام اختیارات) اس روز اللہ تعالیٰ ہی کی ہوگی وہی فیصلہ فرمائے گا لوگوں کے درمیان۔

شاهد(۲۳) ولله ملك السموٰت وا لا رض والى الله المصير (پ:۱۸، س: النور، آیت: ۴۲)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے ہے حکومت (تمام اختیارات) سارے آسمانوں اور ساری زمین کی اور اللہ تعالیٰ کیطرف ہی (سب نے) لوٹنا ہے۔

شاهد(۲۴) تبٰرك الذى نزل الفرقا ن على عبد ه ليكو ن للعلمين نذيرا الذى له ملك السموٰت والارض ولم يتخذ ولدا ولم يكن له شر يك فى الملك وخلق كل شى ء فقدره تقديرا (پ:۱۸، س: الفرقان ، آیت: ۲)

ترجمہ: برکات والا ہے وہ جس نے اتاری ہے فیصلہ کی کتاب اپنے (شان والے) بندہ پر تاکہ وہ بن جائے سارے جہان والوں کو (غضب الٰہی سے) ڈرانے والا اور وہ جس کے لئے ہی ہے راج آسمانوں اور زمین کا اور نہیں بنایا اس نے کسی کو بیٹا (نائب) اور نہیں اس کا کوئی شریک راج (اختیارات و تصرفات) میں اور اسی نے پیدا فرمایا ہے ہر چیز کو پس اس نے مقرر کیا ہے ہر

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

چیز کا ایک اندازہ۔

شاهد(۲۵) الملك يو مئذ الحق للرحمن وكان يو ما على الكفرين عسيرا (پ:۱۹، س: الفرقان ، آيت: ۲۶)

ترجمہ: اس روز سچی بادشاہی (تمام اختیارات وتصرفات) صرف رحمان کی ہوگی اور وہ دن کافروں کے لئے (توحید کے منکروں کے لئے) بڑا مشکل ہوگا۔

شاهد(۲۶) ذلكم الله ربكم له الملك لا اله الا هو فانى تصرفون (پ: ۲۳، س: الزمر، آيت: ۶)

ترجمہ: یہی (قدرتوں والا) اللہ ہی تمہارا رب ہے اسی کا راج ہے نہیں کوئی معبود سوائے اس کے پھر تم کدھر منہ پھیر کے جارہے ہو۔

شاهد(۲۷) قالوا اتخذ الله ولدًا سبحنه بل له ما فى السموٰت والارض كل له قانتون (پ:۱، س: البقره ، آيت: ۱۱۶)

ترجمہ: اور یہ کہتے ہیں کہ بنالیا ہے اللہ نے بیٹا پاک ہے وہ (ہر قسم کے شریکوں، وزیروں، تابعوں، مشیروں سے) بلکہ اسی ہی کا (خلقاً، ملکاً، مُلکاً، تصرفاً، عبیداً) جو چیز آسمانوں میں ہے اور زمین میں سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔

شاهد(۲۸) وان تكفروا فان لله ما فى السموت وما فى الارض وكان الله غنيا حميدا (پ: ۵، س: النساء ، آيت: ۱۳۱)

ترجمہ: اور اگر کفر کرو تو بیشک اللہ ہی کا ہے (خلقاً، ملکاً، مُلکاً، تصرفاً، عبیداً) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے ہر تعریف کا مستحق ہے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد(۲۹) وللہ ما فی السموات وما فی الا رض وکفی با للہ وکیلا (س: النساء ، آیت: ۱۳۲)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے ہے (خلقا، ملکا، مُلکا، تصرفا، عبیدا) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کارساز (ہر کام بنانے والا)

شاهد(۳۰) وان تکفروا فا ن للہ ما فی السموت والا رض وکا ن اللہ علیما حکیما (پ: ۶، س: النساء ، آیت: ۱۷۰)

ترجمہ: اگر تم انکار کرو تو بے شک اللہ ہی کا ہے (خلقا، ملکا، مُلکا، تصرفا، عبیدا) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور ہے اللہ سب کچھ جاننے والا بڑی حکمت والا۔

شاهد(۳۱) انما اللہ الہ واحد سبحا نہ ان یکو ن لہ ولد م لہ ما فی السموات وما فی الا رض وکفی با للہ وکیلا (پ: ۶، س: النساء ، آیت: ۱۷۱)

ترجمہ: بے شک اللہ تو معبود واحد ہی ہے پاک ہے وہ اس سے کہ ہو اس کا کوئی بیٹا اسی ہی کا ہے (خلقا، ملکا، مُلکا، تصرفا، عبیدا) جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اور کافی اللہ تعالیٰ کارساز (ہر کام بنانے والا)۔

شاهد(۳۲) قل لمن ما فی السموت والا رض قل للہ (پ: ۷، س: الا نعام ، آیت: ۱۲)

ترجمہ: پوچھئے یا رسول اللہ! (ﷺ) (ان مشرکوں سے) کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے آپ (ہی انھیں) بتایئے (سب کچھ) اللہ ہی کا ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاھد(۳۳) الا ان للہ ما فی السموت وا لا رض (پ: ۱۱، س: یونس ، آیت: ۵۵)

ترجمہ: سن لو! بے شک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے (خلقا، ملکا، مُلکا، تصرفا، عبیدا) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں۔

شاھد(۳۴) الا ان للہ من فی السموت ومن فی الا رض (پ: ۱۱، س: یونس ، آیت: ۶۶)

ترجمہ: خبردار! بے شک اللہ ہی کے لئے ہے (خلقا، ملکا، مُلکا، تصرفا، عبیدا) جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے۔

شاھد(۳۵) قا لوا اتخذ اللہ ولدًا سبحا نہ ھو الغنی لہ ما فی السموت وما فی الا رض (پ: ۱۱، س: یونس ، آیت: ۶۸)

ترجمہ: انھوں (مشرکوں) نے کہا بنالیا ہے اللہ تعالیٰ نے بیٹا (نا سب جس کو اختیارات سونپ دیے ہیں) وہ تو بے نیاز ہے اسی ہی کا ہے (خلقا، ملکا، مُلکا، تصرفا، عبیدا) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

شاھد(۳۶) الذی لہ ما فی السموت وما فی الا رض (پ: ۱۳، س: ابراھیم ، آیت: ۲)

ترجمہ: وہی اللہ جس کا ہے (خلقا، ملکا، مُلکا، تصرفا، عبیدا) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔

شاھد(۳۷) ولہ ما فی السموت والارض ولہ الدین واصبا (پ: ۱۴، س: النحل ، آیت: ۵۲)

ترجمہ: اور اسی ہی کا ہے (خلقا، ملکا، مُلکا، تصرفا، عبیدا) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی عبادت ہے ہمیشہ۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد(۳۸) الا ان لله ما فی السموت والا رض قد یعلم ما انتم علیه (پ: ۱۸ ، س: النور ، آیت : ۶۴)

ترجمہ از پیر کرم: سن لو بلا شبہ اللہ تعالیٰ کا ہی ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ خوب جانتا ہے جس حالت پر تم ہو۔

شاهد(۳۹) وله من فی السموت وا لا رض کل له قا نتو ن (پ: ۲۱، س: الروم ، آیت: ۲۶)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اس کے تابع فرمان ہیں۔

شاهد(۴۰) لله ما فی السموت والارض ان الله هو الغنی الحمید (پ: ۲۱، س: لقمن ، آیت: ۲۶)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یقیناً اللہ ہی بے نیاز ہے اور ہر تعریف کے لائق۔

شاهد(۴۱) الحمد لله الذی له ما فی السموت وما فی الا رض وله الحمد فی الا خر ة وهو الحکیم الخبیر (سبا ، آیت : ۱)

ترجمہ از پیر کرم: سب تعریفیں اللہ کے لئے جو مالک ہے ہر اس چیز کا جو آسمانوں میں ہے اور ہر اس چیز کا جو زمین میں ہیں اور اسی کے لئے ساری تعریفیں ہیں آخرت میں اور وہی بڑا دانا ہر بات سے باخبر ہے۔

شاهد(۴۲)قل لله الشفاعة جمیعا له ملك السموت والا رض ثم الیه تر جعون (پ: ۲۴، س: الزمر ، آیت: ۴۴)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: آپ فرمایئے سب شفاعت اللہ کے اختیار میں ہے اسی کے لئے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاھد(۴۳) لہ مقالید السموٰت والارض (پ: ۲۴، س: الزمر، آیت: ۶۳)

ترجمہ: اسی کے پاس آسمانوں اور زمینوں (کے خزانوں) کی چابیاں ہیں۔

شاھد(۴۴) لہ مقالید السموٰت والارض (پ:۲۵، س: الشوریٰ، آیت: ۱۲)

شاھد(۴۵) وللہ خزائن السموت والارض ولکن المنٰفقین لایفقھون (پ:۲۸، س: المنٰفقون، آیت: ۷)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے ہیں تمام خزانے آسمانوں اور زمین کے لیکن منافق (اس حقیقت) سمجھتے ہی نہیں (کہ زمینوں و آسمانوں کے خزانوں کے مالک ومختار دوسروں کو سمجھتے ہیں)۔

شاھد(۴۶) لہ ما فی السموت وما فی الارض وھو العلی العظیم (پ: ۲۵، س: الشوریٰ، آیت: ۴)

ترجمہ: اسی کا ہے (خلقاً، ملکاً، مُلکاً، تصرفاً، عبیداً) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی سب سے اعلیٰ بڑی عظمتوں والا ہے۔

شاھد(۴۷) للہ ملک السموٰت والارض یخلق ما یشآء یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکورا او یزوجھم ذکرنا واناثا ویجعل من یشاء عقیما انہ علیم قدیر (پ: ۲۵، س: الشوریٰ، آیت: ۵۲)

ترجمہ: اللہ ہی کے لئے ہے راج آسمانوں اور زمین کا پیدا فرماتا ہے جو چاہتا ہے بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں اور عطا فرماتا ہے بیٹے یا ملا جلا کر دیتا ہے انہیں بیٹے اور بیٹیاں اور بنا دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بانجھ بے شک وہی سب

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کچھ جاننے والا ہر چیز پر قادر ہے۔

شاهد(۴۸) صراط الله الذی له ما فی السموٰت وما فی الارض الا الی الله تصیر الامور (پ: ۲۵، س: الشوری، آیت: ۵۳)

ترجمہ از پیر کرم: جو اللہ کی راہ ہے وہ اللہ جو مالک ہے ہر اس چیز کا جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے خوب سن لو سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہی ہے۔

شاهد(۴۹)وهو الذی فی السماء اله وفی الارض اله وهو الحکیم العلیم وتبرک الذی له ملک السموٰت والارض وما بینهما وعنده علم الساعة والیه ترجعون (پ: ۲۵، س: الزخرف، آیت: ۸۵)

ترجمہ: اور وہی ہے جس کی بندگی ہے آسمان میں اور اس کی بندگی ہے زمین میں اور وہی ہے حکمت والا سب سے خبردار اور بڑی برکت ہے اس کی جس کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ان کے بیچ میں ہے اور اسی کے پاس ہے خبر قیامت کی اور اسی تک پھر کر پہنچ جاؤ گے۔

شاهد(۵۰) ولله ملک السموت والارض (پ:۲۶، س: الفتح، آیت: ۱۴)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہی کا راج ہے آسمانوں اور زمین میں۔

شاهد(۵۱)و لله جنود السموات والارض وکان الله عزیزا حکیما (پ: ۲۶، س: الفتح، آیت: ۷)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے ہیں سب لشکر آسمانوں کے اور زمین کے اور ہے اللہ تعالیٰ سب پر غالب بڑی حکمتوں والا۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاھد(۵۲)و للہ جنود السموٰت والا رض وکا ن اللہ علیما حکیما (پ: ۲۶، س: الفتح ، آیت: ۴)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے ہیں سب لشکر آسمانوں کے اور زمین کے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بڑی حکمتوں والا ہے۔

شاھد(۵۳) ولله ما فی السموت وما فی الا رض (پ: ۲۷، س: النجم ، آیت: ۳۱)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

شاھد(۵۴) له ملك السموٰت والا رض والی الله ترجع الا مور (پ: ۲۷ ، س: الحدید ، آیت: ۵)

ترجمہ: اسی ہی کے لئے ہے راج آسمانوں اور زمین کا اور اللہ ہی کی طرف سارے کام لوٹائے جائیں ہیں۔

شاھد(۵۵) وللہ میرا ث السموٰت وا لا رض (پ: ۲۷، س: الحدید، آیت: ۱۰)

ترجمہ از پیر کرم: اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے۔

شاھد(۵۶) وللہ میرا ث السموٰت والارض (پ: ۴، س: ال عمران ، آیت: ۱۸۰)

ترجمہ از سعیدی بریلوی: آسمانوں اور زمینوں کا اللہ ہی وارث ہے۔

شاھد(۵۷) الذی له ملك السموٰت والا رض والله علی کل شیء شہید (پ: ۳۰، س: البروج ، آیت: ۹)

ترجمہ: جس کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔ (از کرم شاہ)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاھد(۵۸) قل من بیدہ ملکوت کل شیء وھویجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون سیقولون اللہ قل فانی تسحرون (پ: ۱۸، س: المؤمنون، آیت: ۸۸)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: آپ پوچھئے وہ کون ہے جس کے دست قدرت میں ہر چیز کی کامل ملکیت ہے اور وہ پناہ دیتا ہے (جسے چاہے) اور پناہ نہیں دی جاسکتی اس کی مرضی کے خلاف بتاؤ اگر تم کچھ علم رکھتے ہو، وہ کہیں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے فرمایئے پھر کیسے تم دھوکہ میں مبتلا ہو جاتے ہو؟ (ضیاء القرآن)

الحاصل

۵۸ مذکورہ بالا آیات بینات سے روز روشن سے زیادہ واضح ہو گیا کہ زمین و آسمان کی ہر چیز کے اختیارات و تصرفات اللہ تعالیٰ ہی کے دست قدرت میں ہیں اور اسی کے ساتھ خاص ہیں۔ مخلوق کی کوئی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی، مرسل کسی طرح بھی اللہ تعالیٰ کی اس شان میں ہرگز ہرگز شریک نہیں۔

ہمارا مطالبہ

ہم تمام غالی صاحبان شیعہ بریلویہ سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے اپنے دعویٰ پر کہ زمین و آسمان کے اختیارات کلیہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخلوق کی کوئی ہستی کسی طرح شریک نہیں۔ پر ۵۸ آیات بینات ذکر کی ہیں۔ آپ زیادہ نہیں صرف ایک آیت صریح الدلالت ایسی پیش فرمادیں جس کا ترجمہ یہ ہو کہ زمین و آسمان کے تمام اختیارات اللہ تعالیٰ نے کسی پیر، فقیر، امام، ولی، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، علیؓ یا نبی مرسلؐ کو عطا فرمادیے ہیں اور اگر آیت نہ مل سکے تو ایک حدیث متواتر یا مشہور

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

صریح الدلالت ایسی پیش فرمادیں کہ جس کا یہی ترجمہ ہو۔ لیکن ہم یقین سے کہتے ہیں کہ تمام عالم اکٹھے ہو کر بھی ہمارا یہ مطالبہ ہرگز پورا نہیں کر سکیں گے۔

﴿عنوان چہارم﴾

حاکمیت مطلقہ صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور قضاوقدر کے سارے معاملات صرف اللہ تعالیٰ کی ہی دست قدرت میں ہیں۔ مخلوق کی کوئی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی، مرسل کسی طرح اللہ تعالیٰ کی اس شان میں ہرگز شریک نہیں ہے۔ تمام مخلوق محکوم ہے۔

شاهد(۱) ان الحكم الا لله امر الا تعبدوا الا اياه ذالك الدين القيم ولكن اكثر الناس لا يعلمون (پ:۱۲، س: یوسف، آیت: ۴۰)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: نہیں ہے حکم (کا اختیار کسی کو) سوائے اللہ تعالیٰ کے اس نے یہ حکم دیا ہے کہ کسی کی عبادت نہ کرو بجز اس کے یہی دین قیم ہے لیکن بہت سے لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱) امام خازنؒ فرماتے ہیں، یعنی ان الحكم والقضاء والامر والنهى لله تعالى لا شريك له في ذالك (تفسیر خازن: ص۴۰، ج:۳)

(۲) علامہ زحیلیؒ لکھتے ہیں، لا حكم الا لله لا نه خالق كل فهو المستحق للعبادة وحده لا شريك له لذا امر ان لا يعبدوا سواه (تفسیر المنیر: ص ۶۰۲، ج:۱۲)

(۳) امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں، ان الحكم والتصرف والمشية والملك كله لله وقد امر عباده قاطبة ان لايعبدوا الاايا ه (تفسیر ابن کثیر: ص:۳۹۶، ج:۲)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاھد(۲) و ما اغنی عنکم من اللہ من شیء ان الحکم الا للہ علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون (یوسف، آیت: ٦٧)

ترجمہ: (اور حضرت یعقوبؑ نے بیٹوں کو فرمایا) اور میں نہیں بچا سکتا تم کو اللہ کی کسی بات سے حکم کسی کا نہیں سوائے اللہ کے اسی پر مجھ کو بھروسہ ہے اور اسی پر بھروسہ چاہیے بھروسہ کرنے والوں کو (ترجمہ از شیخ الہندؒ)

ترجمہ از غلام رسول سعیدی: اور میں تم کو اللہ کی تقدیر سے بالکل بچا نہیں سکتا حکم تو صرف اللہ کا چلتا ہے میں نے اسی پر توکل کیا ہے اور توکل کرنے والوں کو اسی پر توکل کرنا چاہیے۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱) امام خازنؒ فرماتے ہیں: وما الحکم الا للہ وحدہ لا شریک لہ فیہ

(تفسیر خازن: ص ۳۰، ج: ۳)

(۲) امام ابوالسعودؒ فرماتے ہیں، ان الحکم مطلقًا الا للہ لا یشارکہ احد ولا یمانعہ شیء علیہ ای لا احد سواہ توکلت فی کل ما اتی واذر وفیہ دلالۃ علی ان ترتب الاسباب غیر محل بالتوکل وعلیہ دون غیرہ تقدیم الصلۃ للاختصاص (تفسیر ابو السعود: ص ۲۹۲، جز: ۳)

شاھد(۳) وھو اللہ لا الہ الا ھو لہ الحمد الاولی والاخر ولہ الحکم والیہ ترجعون (پ: ۲۰، س: القصص، آیت: ۷۰)

ترجمہ از غلام رسول سعیدی: اور وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے دنیا اور آخرت میں اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱)علامہ مراغیؒ فرماتے ہیں، وله الحكم اى هو المنفرد با لالهية فلا معبود سواه ولا يحيط الواصفون بكنه عظمته وهو العليم بكل شيء القادر على كل شي ثم ذكر بعض صفاته فقال له الحمد الاولى والا خرة اى هو المحمود فى جميع ما يفعل فى الدنيا والا خرة لانه المعطى لجميع النعم عاجلا وآجلا وله الحكم النا فذ فى كل شيء فلا معقب لحكمه وهو القاهر فو ق عبا ده وهو الحكم العدل اللطيف الخبير واليه تر جعون اى يوم القيامة فيجز ى كل عا مل جزاء عمله ان خيرا فخير وان شرا فشر ولايخفى عليه منهم خا فية (التفسير المراغى :ص:۸۷،جز:۲۰)

(۲)علامہ زحیلی لکھتے ہیں،له الحكم اى وهو تعالى له القضا ء النا فذ فى كل شيء فلا معقب لحكمه وهو القا هر فو ق عبا ده الرحيم اللطيف الخبير واليه تر جع جميع الخلا ئق يو م القيا مة فيجزى كل عا مل بعمله من خير او شر ولا يخفى عليه منهم خا فية فى الا رض ولا فى السما ء (التفسير المنير :ص ۵۱۷، ج:۱۰)

(۳)حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں،القضا ء النا فذ فى كل شيء قال ابن عبا سؓ حكمه لا هل طا عته با لمغفرة ولاهل معصيته بالشقاء واليه اى الى حكمه تر جعون (تفسیر المظہری :ص ۱۷۸،ج۷)

نیز فرماتے ہیں،الحكم اى القضا ء النا فذ فى الخلق (مظہری :ص ۱۸۸، ج:۷)

شاهد(۴)لااله الا هو كل شيء هالك الا وجهه له الحكم واليه

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ ن (پ: ۲۰، س: القصص، آیت، ۸۸)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: نہیں ہے کوئی معبود بجز اس کے ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے اسی کی حکمرانی ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱) مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں، له الحکم ای له الملك والتصرف والقضاء النافذ فی الخلق (تفسیر مراغی: ص ۱۰۶، جز: ۲۰)

(۲) امام نسفیؒ فرماتے ہیں: ای القضاء النافذ فی خلقه (مدارك)

اسی طرح ایسر التفاسیر: ص ۴۱۵، ج ۳ میں عبارت مذکور ہے۔

شاهد(۵) فالحکم لله العلی الکبیر (پ: ۲۴، س: المؤمن، آیت: ۱۲)

ترجمہ: پس حکم کا اختیار اللہ کے لئے ہے جو برتر اور بزرگ ہے۔ (ترجمہ از کرم شاہ)

ترجمہ از شیخ سعیدی: پس فیصلہ صرف اللہ ہی کا ہے جو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

ترجمہ از شیخ الہندؒ: اب حکم وہی جو کرے اللہ سب سے اوپر بڑا۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱) علامہ زحیلیؒ فرماتے ہیں، فالحکم لله وحده دون غیره ولا یحکم الا بالحق وبمقتضی الحکمة وهو المتعالی عن المماثل فی ذاته وصفاته والاکبر من ان یکون له مثل او صاحبة او ولد او شریك فقوله (العلی

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الکبیر) دلالة علی الکبریاء والعظمة (التفسیر المنیر: ص ۴۰۶، جز: ۱۳)

شاهد(۶) واللّٰه یحکم لا معقب لحکمه وهو سریع الحساب

(پ: ۱۳، س: الرعد، آیت: ۴۱)

ترجمہ از شیخ سعیدی: اور اللہ حکم فرماتا ہے اور کوئی اس کے حکم کو رد کرنے والا نہیں ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

﴿الحاصل﴾

مذکورہ بالا آیات بینات اپنے اس مدلول میں صریح الدلالت ہیں کہ حاکمیت مطلقہ اور قضاوقدر کے سارے اختیارات اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ مخصوص ہیں اور مخلوق کی کوئی ہستی اس میں اللہ تعالیٰ کی ہرگز شریک نہیں ہے۔

﴿ہمارا مطالبہ﴾

ہم تمام عالی صاحبان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے آیات بینات اپنے دعوی پر پیش کر دی ہیں آپ اسی طرح زیادہ نہیں صرف ایک ہی آیت قطعی الدلالت ایسی پیش فرما دیں کہ جس کا ترجمہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے احلال وتحریم واجرائے حکم وقضاوقدر کے تمام اختیارات کسی پیر، فقیر، امام، ولی، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، علیؓ یا کسی نبی مرسل کو عطا فرما دیے ہیں اور اگر آیت نہ مل سکے اور یقیناً نہیں مل سکے گی تو صرف ایک ایسی حدیث متواتر یا مشہور پیش کر دیں۔ لیکن ہم یقین سے کہتے ہیں کہ تمام عالی صاحبان مل کر ہمارا مطالبہ کبھی پورا نہیں کر سکیں گے۔ ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا۔

﴿عنوان پنجم﴾

ہدایت واضلال کے تمام تصرفات اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں۔ جس کو چاہے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہدایت نصیب کردے اور جس کو چاہے گمراہی پر رکھے۔ مخلوق کی کوئی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی، مرسل اللہ تعالیٰ کے ان تصرفات میں کسی طرح ہرگز شریک نہیں ہے۔

شاهد(۱) من يهد الله فهو المهتد ومن يضلل فا ولئك هم الخسرو ن (پ:۹، س: الاعراف ، آیت: ۱۷۸)

ترجمہ از غلام رسول سعیدی بریلوی: جس کو اللہ ہدایت دے سو وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو وہ گمراہی پر رکھے سو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

شاهد(۲) ومن يهد الله فهو المهتد ومن يضلل فلن تجد لهم اولیا ء من دو نه (پ: ۱۵، س: بنی اسرا ئیل ، آیت: ۹۷)

ترجمہ: اور جس کو اللہ ہدایت دے سو وہی ہدایت یافتہ ہے اور جن کو وہ گمراہ کر دے تو ان کے لئے آپ اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں پائیں گے۔ (ترجمہ سعیدی)

شاهد(۳) من يهد الله فهو المهتد ومن يضلل فلن تجد له ولیا مرشدا (پ: ۱۵، س: الکھف، آیت: ۱۷)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: جس کو راہ دیوے اللہ وہی آئے راہ پر اور جس کو وہ بچلائے پھر تو نہ پائے اس کا کوئی رفیق راہ پر لانے والا۔

ترجمہ از شیخ سعیدی: جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو وہ گمراہ کر دے تو تو اس کے لئے کوئی مددگار ہدایت دینے والا نہیں پائے گا

شاهد(۴) ومن يهد الله فما له من مضل ا ليس الله بعز يز ذى انتقام (پ: ۲۴، س: الزمر ، آیت: ۳۷)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور جسے اللہ گمراہ ہونے دے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جس کو ہدایت بخش دے اللہ تعالیٰ تو اس کو کوئی گمراہ کرنے والا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نہیں۔

شاھد(۵) قل ان اللہ یضل من یشاء یھدی الیہ من انا ب (پ: ۱۳، س: الرعد، آیت: ۲۷)

ترجمہ از شیخ سعیدی بریلوی: آپ کہیے بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اس کو ہدایت دیتا ہے۔

شاھد(۶) فیضل اللہ من یشآء ویھدی من یشآء وھو العزیز الحکیم (پ: ۱۳، س: ابراھیم، آیت: ۴)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: پس گمراہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اور ہدایت بخشتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہی سب پر غالب بہت دانا ہے۔

شاھد(۷) واللہ یھدی من یشآء الی صراط مستقیم (پ: ۱۸، س: النور، آیت: ۴۶)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: اور اللہ تعالیٰ پہنچاتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھی راہ تک۔

شاھد(۸) من یشا اللہ یضللہ ومن یشا یجعلہ علی صراط مستقیم (پ: ۷، س: الانعام، آیت: ۳۹)

ترجمہ از شیخ سعیدی بریلوی: اللہ جسے چاہے گمراہ کردے اور جسے چاہے سیدھی راہ پر گامزن کردے۔

شاھد(۹) من یضلل اللہ فلا ھادی لہ ویذرھم فی طغیانھم یعمھون (پ: ۹، س: الاعراف، آیت: ۱۸۶)

ترجمہ از کرم شاہ بریلوی: جسے گمراہ کردے اللہ تعالیٰ تو نہیں کوئی ہدایت دینے والا اسے وہ رہنے دیتا ہے انہیں کہ اپنی گمراہی میں بھٹکتے رہیں۔

ترجمہ شیخ سعیدی بریلوی: جس کو اللہ گمراہی پر رکھے اس کو کوئی ہدایت دینے والا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نہیں اور اللہ انکو انکی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتا ہے۔

عنوان ششم

ہر قسم کے خزائن رزق کے تصرفات و اختیارات صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں جس کے لئے چاہے رزق وسیع کر دے اور جس کے لئے چاہے رزق تنگ کر دے۔ مخلوق کی کوئی ہستی اللہ تعالیٰ کی اس شان میں کسی طرح ہرگز شریک نہیں۔

شاھد(۱) ان ربك یبسط الرزق لمن یشآء ویقدر انه كان بعباده خبیرا بصیرا (پ:۱۵،س: بنی اسرائیل، آیت:۳۰)

ترجمہ از شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی: بے شک آپ کا رب جس کے لئے چاہے رزق وسیع کرتا ہے اور جس کے لئے چاہے تنگ کر دیتا ہے، بے شک وہ اپنے بندوں کی بہت خبر رکھنے والا بہت دیکھنے والا ہے۔

شاھد(۲) اللہ یبسط الرزق لمن یشآء ویقدر (پ:۱۳، س: الرعد، آیت: ۲۶)

ترجمہ: اللہ جس کی چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے اور جس کی چاہتا ہے روزی تنگ کرتا ہے۔

شاھد(۳) قل ان ربی یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر ولكن اكثر الناس لا یعلمون (پ: ۲۲، س: سبا، آیت: ۳۶)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: آپ فرمایئے بے شک میرا رب کشادہ کرتا ہے رزق کو جس کے لئے اور تنگ کر دیتا ہے (جس کے لئے چاہتا ہے) لیکن اکثر لوگ ان حکمتوں کو نہیں جانتے۔

تفسیر از پیر کرم شاہ بریلوی: رزق کی تقسیم اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ اپنی حکمت

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کے پیش نظر کسی کو رزق زیادہ دیتا ہے اور کسی کو کم، ہدایت چیز ہی الگ ہے یہ نعمت انہیں بخشی جاتی ہے جن کے دل میں اس کی طلب ہو اور اس کو قبول کرنے کی صلاحیت ہو لیکن اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے وہ رزق کے پیمانے سے ماپتے رہتے ہیں۔ (ضیاء القرآن: ص:۱۲۹، ج۴)

شاهد(۴) قل ان ربي يبسط الرزق لمن يشاء من عباده ويقدر له وما انفقتم من شيء فهو يخلفه وهو خير الرازقين (پ:۲۲، س: سباء، آیت:۳۹)

ترجمہ: اے پیغمبر آپ فرما دیجئے کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے فراخت کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی روزی دیتا ہے اور تم جو چیز بھی خیرات کرو گے خدا تم کو اس کا عوض عطا فرمائے گا اور وہ سب روزی دینے والوں سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

شاهد(۵) اولم يروا ان الله يبسط الرزق لمن يشاء ويقدر (پ:۲۱، س: الروم، آیت: ۳۷)

ترجمہ: کیا انھوں نے مشاہدہ نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ کشادہ کرتا رزق کو جس کے لئے چاہتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے (جسکے لئے چاہتا ہے)۔

شاهد(۶) ام تسئلهم خرجا فخراج ربك خير وهو خير الرازقين (پ:۱۸، س: المؤمنون، آیت:۷۲)

ترجمہ: کیا آپ طلب کرتے ہیں ان سے کچھ معاوضہ؟ (آپ کے لئے تو آپ کے رب کی عطا بہتر ہے) اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

شاهد(۷) وما من دابة في الارض الا على الله رزقها ويعلم مستقرها ومستودعها كل في كتب مبين (هود، آیت: ۶)

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: اور نہیں کوئی جاندار زمین میں مگر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے رزق اس کا وہی جانتا ہے اس کے ٹھہرنے کی جگہ کو اور اس کے امانت رکھے جانے کی جگہ کو ہر چیز کتاب مبین (علم الٰہی) میں موجود ہے۔

شاھد(۸) امن ھذا الذی یرزقکم ان امسک رزقه بل لجوا فی عدو و نفور (پ: ۲۹، س: الملك ، آیت: ۲۱)

ترجمہ از پیر کرم: کیا کوئی ایسی ہستی ہے جو تمہیں رزق پہنچا سکے اگر اللہ تعالیٰ اپنا رزق بند کر لے لیکن یہ لوگ سرکشی اور حق سے نفرت میں بہت دور نکل گئے ہیں۔

شاھد(۹) ویعبدون من دو ن اللہ ما لا یملکھم رزقا من السموٰت والارض شیئا ولا یستطیعون (پ: ۱۴، س: النحل ، آیت: ۷۳)

ترجمہ: اور یہ لوگ عبادت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی ہستیوں کی جو انہیں آسمانوں اور زمین سے رزق دینے کا کچھ اختیار نہیں رکھتے اور نہ وہ کچھ کر سکتے ہیں۔

شاھد(۱۰) ان الذین تعبدون من دو ن اللہ لا یملکون لکم رزقا فابتغوا عند اللہ رزقا واعبدوہ واشکروا له الیه ترجعون(پ: ۲۰، س: العنکبوت، آیت: ۱۷)

ترجمہ: بیشک جن کو تم پوجتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ اختیار نہیں رکھتے تمہارے رزق کا پس طلب کرو اللہ تعالیٰ ہی سے رزق کو اور صرف اسی ہی کی عبادت کرو اور اس کا حق مانو (یعنی مسئلہ توحید قبول کرو) اسی ہی کی طرف تو لوٹائے جاؤ گے۔

شاھد(۱۱) یا ایھا الناس اذکروا نعمة اللہ علیکم ھل من خا لق غیر اللہ یرزقکم من السمآء وا لا رض لا اله الا ھو فانی تؤفکون

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(پ:۲۲، س: فاطر، آیت: ۳)

ترجمہ: اے لوگو! یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو جو اس نے تم پر فرمائی (بھلا یہ تو بتاؤ) کیا اللہ کے بغیر کوئی اور خالق بھی ہے جو تمہیں رزق دے سکتا ہو آسمانوں اور زمین سے نہیں کوئی معبود بجز اس کے سو (اس سے) منہ پھیر کر کدھر جا رہے ہو۔

﴿عقیدہ مشرکین عرب در بارہ رزق﴾

مقدمہ میں ہم نے بحوالہ ذکر کر دیا ہے کہ مشرکین عرب بڑے بڑے امور میں یعنی تدبیر امور عظام میں اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھتے تھے۔ ان میں سے ایک تقسیم رزق کا معاملہ ہے۔ مشرکین عرب کا عقیدہ تھا کہ رزق دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ہمارے معبودوں کو اعطاء رزق یا تقسیم رزق کے اختیارات ہرگز حاصل نہیں۔ اس پر قرآن مجید کے کثیر شواہد موجود ہیں۔

شاهد(۱۲) قل من یرزقکم من السمآء والا رض امّن یملك السمع والا بصار ومن یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ومن یدبر الامر فسیقولو ن اللہ فقل افلا تتقون (پ: ۱۱، س: یو نس، آیت: ۳۱)

ترجمہ از پیر کرم: آپ پوچھئے کون رزق دیتا ہے تمہیں آسمان اور زمین سے یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور کون نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور کون ہے جو انتظام فرماتا ہے ہر کام کا؟ تو وہ جواباً کہیں گے اللہ پس آپ کہیے جب حقیقت یہ ہے تو تم شرک سے کیوں نہیں بچتے؟

شاهد(۱۳) اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم هل من شر کا ئکم من یفعل من ذالکم من شئی ء سبحا نه وتعا لی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عما یشرکون (پ: ۲۱، س: الروم، آیت: ۴۰)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر تمہیں رزق دیا پھر مقرر وقت پر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کریگا کیا تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں بھی کوئی ہے جو کر سکتا ہو ان کاموں میں سے کوئی؟ پاک ہے اللہ تعالیٰ ہر عیب سے اور بلند ہے ان سے جنہیں یہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

﴿عقیدہ شیعہ و بریلویہ﴾

شیعہ و بریلویہ کا عقیدہ یہ ہے کہ رزق کے تمام خزانے انبیاءؑ و اولیاءؒ اور ائمہ کرام کے سپرد ہیں جیسا کہ تنقیح عقائد میں عبارات گزر چکی ہیں۔ تعجب کا مقام ہے کہ جن امور میں مشرکین عرب کو بھی اللہ تعالیٰ کا شریک بنانے کی جرأت نہ ہوئی بریلویہ اور شیعہ نے ایسے معاملات میں بھی اللہ تعالیٰ کے کئی شریک بنا ڈالے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

﴿ہمارا مطالبہ﴾

تمام غالی صاحبان شیعہ بریلویہ سے ہمارا مطالبہ ہے کہ جس طرح ہم نے اپنے دعویٰ پر آیات بینات پیش کی ہیں آپ زیادہ نہیں صرف ایک آیت صریح الدلالت ایسی پیش کر دیں جس کا ترجمہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمام خزائن رزق کسی پیر، فقیر، امام، ولی، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، علیؓ، نبی، مرسل کے سپرد کر دیے ہیں اور اب یہی پیر فقیر یا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ یا کوئی امام مخلوق میں رزق تقسیم کرتا ہے۔ اگر ایسی آیت نہ مل سکے اور یقیناً نہیں مل سکے گی تو ایک ایسی حدیث متواتر یا مشہور صریح الدلالت پیش کر دیں لیکن یقین جانیے تمام غالی صاحبان اکٹھے ہو کر اپنے سب اگلے پچھلوں کو جمع کر لیں تو بھی ایسی نص ہرگز پیش نہیں کر سکتے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿عنوان ہشتم﴾

"لا مسخر للشمس والقمر الا اللہ وحدہ لا شریك له ولا متصرف فی اللیل والنهار الا اللہ وحدہ لا شریك له"

تسخیر شمس وقمر اور لیل ونہار کے تمام تصرفات واختیارات اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں یعنی سورج، چاند کا طلوع وغروب اور اسکے ذریعہ پیدا ہونے والی ساعات، ایام، ہفتے، مہینے، سال، صدیوں، رات اور دن کی ذات اور کیفیات میں متصرف ومختار مصرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ذوالجلال ہے۔ مخلوق کی کوئی ہستی اللہ تعالیٰ کی اس شان میں کسی طرح ذاتاً یا عطاء بالفعل یا بالقوۃ ہرگز شریک نہیں ہے۔ یعنی مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، علی، اور نبی مرسل میں یہ قدرت، طاقت اور اختیار نہیں ہے کہ شمس وقمر کے غروب کو طلوع سے یا طلوع کو غروب سے بدل سکے یا دن کو رات اور رات کو دن میں بدل دے یا دن رات کی کیفیات اور ساعات، ایام، ہفتے، مہینے اور سال، صدیوں میں پیش آنے والے امور کو اپنے حکم واختیار سے انجام دے سکے۔

﴿عقیدہ مشرکین عرب﴾

فائدہ: یہ صفت اللہ تعالیٰ کا ایسا خاصہ ہے کہ مشرکین عرب بھی اللہ تعالیٰ کے اس خاصہ میں اپنے معبودین کو شریک نہیں کرتے تھے بلکہ وہ بھی اہل اسلام کی طرح اس بات کا عقیدہ رکھتے تھے کہ لا مسخر للشمس ولا للقمر الا اللہ ولا متصرف فی اللیل والنہار الا اللہ وحدہ لا شریك له

شاهد(۱) ولئن سالتهم من خلق السموٰت والارض سخر الشمس والقمر لیقولن اللہ فانی یؤفکون (پ:۲۱، س: العنکبوت ع:۶)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: اور اگر تو لوگوں سے پوچھے کہ کس نے بنایا ہے آسمانوں اور زمین کو اور کام میں لگایا ہے سورج اور چاند کو تو کہیں گے اللہ تعالیٰ نے پھر کہاں سے الٹ جاتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں، ای اذا کان الامر کذالک فکیف یصرفون عن الاقرار بتفرده عزوجل فی الالوهیة مع اقرارهم بتفرده سبحانه فیما ذکر من الخلق والتسخیر(روح المعانی : ص۱۱، ج۲۱) یعنی جب معاملہ اسی طرح ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی توحید الوہیت کے اقرار سے کہاں پھیر کھاتے ہیں توحید خلق اور تسخیر شمس وقمر کا اقرار کرنے کے باوجود۔

شاهد(۲) قل ارء یتم ان جعل الله علیکم اللیل سرمدا الی یوم القیامة من اله غیر الله یاتیکم بضیاء افلا تسمعون قل ارء یتم ان جعل الله علیکم النهار سرمدا الی یوم القیامة من اله غیر الله یاتیکم بلیل تسکنون فیه افلا تبصرون (پ:۲۰، س: القصص، ع:۷)

ترجمہ: تو کہہ بھلا بتاؤ اگر کر دے اللہ تم پر رات ہمیشہ قیامت کے دن تک کون حاکم ہے اللہ کے سوا جو لا دے تم کو کہیں سے روشنی پھر تم کیا سنتے نہیں تو کہہ بھلا بتاؤ اگر کر دے اللہ تم پر دن ہمیشہ قیامت کے دن تک کون حاکم ہے اللہ کے سوا کہ لا دے تم کو رات جس میں آرام کرو پھر کیا تم نہیں دیکھتے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں۔ فاذا اقررتم بانه لا یقدر علی ابتاء اللیل والنهار غیره فلم تشرکون به (قرطبی: ص ۳۰۸، ج:۱۳) پس جب تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ رات اور دن کے لانے پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہستی قدرت نہیں رکھتی تو پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبادت میں غیروں کو کیوں شریک کرتے ہو۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد(۳) الم تر ان اللہ یو لج اللیل فی النھار ویولج النھار فی اللیل وسخر الشمس والقمر کل یجری الی اجل مسمی و ان اللہ بما تعملو ن خبیر (پ:۲۱، س: لقمان ، ع:۳)

ترجمہ: تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور کام میں لگا دیا ہے سورج اور چاند کو ہر ایک چلتا ہے ایک مقرر وقت تک اور یہ کہ اللہ خبر رکھتا ہے اس کی جو تم کرتے ہو۔

﴿نوٹ﴾: اس عنوان کے تحت بے شمار آیات موجود ہیں لیکن بخوف طوالت ہم انہی پر ہی اکتفاء کرتے ہیں۔ کیونکہ ان مذکورہ بالا آیات سے ہمارا مقصود فقط یہ دکھلانا ہے کہ مشرکین عرب ان امور میں اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے تھے لیکن مشرکین عجم ان امور میں بھی اللہ تعالیٰ کے کئی شریک ٹھہراتے ہیں۔

﴿عقیدہ غالیہ﴾

ناظرین! مشرکین عرب کا عقیدہ آپ نے ملاحظہ فرمالیا، اب ذرا عاشقان ہند کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔ کہ شمس وقمر، شب وروز پر حکمران اور ان میں تصرف کرنے والے نبی کریم ﷺ اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہیں۔

(۱) موجد بریلویت بریلوی اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں، نبی پاک ﷺ کا حکم شمس وقمر، تمام ملکوت السموت والارض پر جاری ہے۔ آفتاب کو حکم دیا فوراً ٹھہر گیا اسی طرح چاند (الامن والعلیٰ: ص ۱۴۰)

نیز لکھتے ہیں، الحمدللہ خلافت رب العزت کہتے ہیں کہ ملکوت السموات والارض میں انکا حکم جاری ہے، (الامن والعلیٰ: ص ۱۴۱) (الامان والحفظ من ھذا المشرک العنید)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۲) شیخ احمد یار گجراتی لکھتے ہیں، حضورؐ نے بیدار ہو کر ڈوبے ہوئے سورج کو واپس لوٹایا گئے ہوئے دن کو عصر بنایا (سلطنت مصطفیٰ: ص ۲۶)

(۳) آفتاب و مہتاب در کنار و اللہ العظیم ملا ئکہ مدبرات الا مر خلیفۃ اللہ الاعظم ﷺ کے دائرہ حکم سے باہر نہیں نکل سکتے (الامن والعلیٰ) شروع بحث میں بقیہ عبارات گزر چکی ہیں وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

﴿ہمارا مطالبہ﴾

ہم تمام غالی صاحبان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر آپ حضرات میں جرأت ہے تو صرف ایک آیت صریح الدلالت پیش کر دیں جس کا ترجمہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے لیلی نہاری، شمسی، قمری نظام کے اختیارات و تصرفات کسی پیر، فقیر، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت علیؓ وغیرھم کے سپرد کر دیے ہیں اگر ایسی آیت نہ مل سکے اور یقیناً نہیں مل سکتی تو صرف ایک حدیث متواتر یا مشہور اپنے اس عقیدہ پر پیش کر دیں۔ یہ ورق تمہیں پکار پکار کے دعوت دے رہے ہیں۔ لیکن یقین کیجئے سب اگلے پچھلوں کو جمع کر لاؤ تو بھی ایسی نص قیامت تک پیش نہیں کر سکتے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا خوف کیجئے اور اتنے بدترین شرک سے توبہ کر کے اپنی عاقبت سنوار لیجئے۔

﴿عنوان ہشتم﴾

لا منزل من السماء الا اللہ ولا یحی الارض بعد موتہا الا اللہ وحدہ لا شریک لہ انزال مطر و احیاء ارض میں متصرف و مختار ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت مختصہ ہے یعنی بارش اور تمام نباتی چیزوں پر حکم چلانا اور تصرف کرنا اللہ جل جلالہ کا ہی خاصہ ہے اور مخلوق کی کوئی ہستی اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں کسی طرح ذاتاً یا عطاءً ہرگز شریک نہیں ہے۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عقیدہ مشرکین عرب

مشرکین عرب کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ بارش نازل کرنے کا اختیار اور زمین سے نباتات کھتیاں وغیرہ اگانے کے تصرفات ان بڑے بڑے کاموں میں سے ایک ہیں جن میں اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے، ہمارے معبودوں کو یہ اختیارات عطا نہیں کیے گئے۔

شاھد(۱) افرئیتم ما تحرثو ن ء انتم تزرعونه ام نحن الزرعون

(پ:۲۷، س: الواقعه ، رکوع: ۲)

ترجمہ: بھلا بتاؤ جو تم بوتے ہو کیا تم اس کو کرتے ہو کھیتی یا ہم ہیں کھیتی کردینے والے۔

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں، فاذا اقررتم بان اخراج السنبل من الحب لیس الیکم (قرطبی : ص ۲۱۷، ج ۱۷) پس جب تم اقرار کرتے ہو کہ خوشے کا نکالنا دانے سے ساری مخلوق کے اختیار میں نہیں ہے۔

شاھد(۲) افرء یتم الماء الذی تشربو ن ء انتم انزلتموه من المزن ام نحن المنزلو ن (پ:۲۷، س: الواقعه ،رکوع: ۲)

ترجمہ: بھلا بتاؤ تو پانی کو جو تم پیتے ہو کیا تم نے اتارا اس کو بادل سے یا ہم ہیں اتارنے والے۔

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں، فاذا عرفتم بانی انزلته فلم لا تشکرونی باخلاص العبادة لی (قرطبی :ص ۲۲۱، ج ۱۷) جب یہ بات پہچانتے ہو کہ میں نے اتارا ہے پانی کو تمہاری طرف تو تم میرا یہ شکریہ کیوں نہیں ادا کرتے ہو کہ عبادت میرے لئے خاص کردو۔

شاھد(۳) افرء یتم النار التی تورو ن ء انتم انشأتم شجرتها ام

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نحن المنشئون (پ:۲۷، س: الواقعہ ، ع:۳)

ترجمہ: بھلا بتلاؤ تو آگ کو، جس کو سلگاتے ہو کیا تم نے پیدا کئے اس کا درخت یا ہم ہیں پیدا کرنے والے۔

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں، فاذا عرفتم قدرتی فاشکرونی (قرطبی: ص۲۲۱، ج:۱۷) جب میری اس قدرت کو پہچانتے ہو تو میرا شکر کرو۔

شاهد(۴) قل ارءیتم ان اصبح ماؤکم غورا فمن یاتیکم بماء معین (پ:۲۹، س: الملک ، ع:۲)

ترجمہ: تو کہہ بھلا بتاؤ تو اگر ہو جائے تمہارا پانی خشک پھر کون ہے جو لائے تمہارے پاس پانی نتھرا۔

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں، فلا بد لهم من ان یقولوا لا یاتینا به الا الله فقل لهم لم تشرکون به من لا یقدر علی ان یاتیکم (قرطبی: ص ۲۲۳، ج:۱۸) انہیں اس اقرار سے چارہ نہیں کہ اس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں لا سکتا پس فرما دو ان سے کیوں شریک کرتے ہو اس کے ساتھ ان معبودوں کو جو تمہارے پاس اس پانی کے لانے کی طاقت نہیں رکھتے۔

شاهد(۵) ولئن سالتهم من نزل من السماء ماء فاحیا به الارض من بعد موتها لیقولن الله قل الحمد لله بل اکثرهم لا یعقلون (پ:۲۱، س: العنکبوت، آیت:۶۳)

ترجمہ: اور جو تو پوچھے ان سے کس نے اتارا آسمان سے پانی پھر زندہ کر دیا اس سے زمین کو اس کے مر جانے کے بعد تو کہیں گے اللہ تعالیٰ تو کہہ سب خوبی اللہ کو ہے پر بہت لوگ نہیں سمجھتے۔

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں، ای فاذا اقررتم بذلك فلم تشرکون به (قرطبی:

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ص ۳۶۱، ج ۱۳) اس بات کا کہ (اللہ تعالیٰ بارش اور نباتات کے تصرف میں یگانہ ہے) تو عبادت میں اس کے ساتھ کیوں شریک ٹھہراتے ہو۔

حضرت شیخ القرآنؒ فرماتے ہیں، یہ چوتھی دلیل علی سبیل الاعتراف علی الخصم، مشرکین مانتے ہیں کہ آسمان سے باران رحمت نازل فرما کر زمین سے انواع واقسام کے غلے اور پھل وہی پیدا کرتا ہے تو پھر ان پر حیف ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو برکات دہندہ اور کارساز سمجھ کر پکارتے ہیں، قل الحمد للہ۔۔الخ، یہ دلائل عقلیہ مذکورہ کا ثمرہ ہے۔ جب مشرکین کے اپنے اقرار واعتراف ہی سے ثابت ہوگیا کہ ساری کائنات اور اس میں متصرف ومختار اللہ تعالیٰ ہی ہے تو آپ اعلان فرما دیجئے کہ اس سے معلوم ہوا کہ تمام صفات کارسازی ذات باری تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں اور ان صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں لیکن دلائل کے اس قدر وضوح وظہور کے باوجود اکثر لوگ ان میں غور وتدبر نہیں کرتے۔

شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی کا اعتراف

شیخ سعیدی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اگر آپ ان سے سوال کریں کہ کس نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر اس سے زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد اس کو زندہ فرمایا تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے، آیت کے اس حصہ میں یہ دلیل ہے کہ تم بار بار دیکھتے ہو کہ وہی مردہ زمینوں کو زندہ کرتا ہے اور قحط اور خشک سالی کے بعد خوش حالی، تروتازگی اور فصلوں کی زرخیزی لاتا ہے۔ تو جو مردہ زمینوں کو زندہ کر رہا ہے اور جو زمینوں کو بار بار مردہ کرتا ہے اور پھر زندہ کرتا ہے وہ اس پوری کائنات اور تمام انسانوں کو مردہ کر کے ان کو زندہ کیوں نہیں کر سکتا۔ اس نے ابتداء اس کائنات کو بنایا پھر اس کائنات کو اور خصوصاً تمہیں باقی اور زندگی پر قائم رکھنے کے لئے زمین کی فصلیں اگانے اور بارش نازل کرنے کا نظام بنایا اور تمہارے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

رزق کا سبب بنایا سو وہی ہر نعمت پر ہر انسان سے ہر زمانہ میں حمد اور تعریف کا مستحق ہے اور جو محمود ہے وہی معبود ہے۔ اس لئے آپ کہیے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

بلکہ ان کے اکثر لوگ نہیں سمجھتے کوئی بتوں کی پرستش کرتا ہے کوئی حضرت عیسیٰ کی عبادت کر رہا ہے اور کوئی اپنی خواہشوں کے آگے سر جھکا رہا ہے اللہ کے حکم کے مقابلہ میں اپنے نفس کے حکم کی بڑھائی ظاہر کر رہا ہے۔ پھر زبان سے کہتا ہے اللہ اکبر، اللہ ہر چیز سے بڑا ہے۔ سو یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے، اس طرح یہ مشرکین کہتے ہیں کہ سب کچھ اللہ نے بنایا اسی نے چلایا ہے پھر اس کی مخلوق کے آگے سر جھکاتے ہیں اور شرک کرتے ہیں (تبیان القرآن: ص ۱۱۲، ج ۹)

اس مضمون کی اور بھی متعدد آیات موجود ہیں لیکن ہمارا مقصود اس مقام پر فقط یہ ہے کہ مذکورہ امور میں مشرکین عرب بھی اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے تھے لیکن مشرکین ہند نے ان امور میں بھی اللہ تعالیٰ کے کئی شریک بنا رکھے ہیں۔

﴿خلاصہ﴾ آیت مذکورہ اور اس کی تفسیر سے اور شیخ سعیدی کے اعتراف سے یہ بات واضح ہوگئی کہ بارشیں برسانے اور تمام نباتی چیزوں پر حکم چلانا ان امور عظام میں سے کہ ان میں صرف اللہ تعالیٰ ہی متصرف ومختار ہے اور مسلمانوں کی طرح مشرکین عرب بھی اس بات کو مانتے تھے اور عقیدہ رکھتے تھے کہ ان چیزوں میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں اور ہمارے (مزعومہ) معبودوں کو بھی یہ اختیارات حاصل نہیں۔ اب ذرا شرک کی ترقی ملاحظہ فرمائیں۔

﴿عقیدہ غالیہ در بارہ انزال مطر واحیاء ارض﴾

حکیم امت بریلویہ شیخ مفتی احمد یار صاحب ایک معجزہ کی حدیث کی بدترین تحریف کرتے ہوئے اور اسلام کش مطلب کشید کرتے ہوئے لکھتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بادلوں پر بھی حکومت مصطفیٰ ﷺ کی ہے کہ بلانے پر چلے آتے ہیں اور اشارے سے لوٹ جاتے ہیں (سلطنت مصطفیٰ، ص:۲۷)

اسی طرح ایک دوسری حدیث معجزہ کی تحریف اور دھاندلی کرتے ہوئے یوں بیان زوری فرماتے ہیں، مگر اس بادشاہ ﷺ کی سلطنت درختوں اور بادلوں پر بھی ہے کہ وہ اپنے اس مالک کو پہچان کر خدمت بجالاتے ہیں۔ (سلطنت مصطفیٰ: ص ۲۷)

مزید عبارات کے لئے شروع بحث کی طرف رجوع فرمائیں۔

﴿ہمارا مطالبہ﴾

ہم تمام غالی صاحبان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ زیادہ نہیں صرف ایک آیت ایسی پیش کردیں کہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بارش اتارنے اور زمین سے باغات، کھیتیاں وغیرہ اگانے کے تمام اختیارات کسی پیر، فقیر، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ یا کسی اور ہستی کو عطا کر دیے ہیں۔ اگر آیت نہ مل سکے اور یقیناً نہیں مل سکے گی تو صرف ایک حدیث متواتر یا مشہور ایسی پیش کردیں لیکن ہم وثوق سے کہتے ہیں کہ قیامت تو ضرور آجائے گی لیکن غالی صاحبان ہمارا مطالبہ کبھی پورا نہیں کرسکیں گے۔

﴿عنوان نہم﴾

لامخرج الحیّ من المیت ولا مخرج المیت من الحی الا اللہ وحدہٗ لا شریک زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالنا اور تمام بری، بحری مخلوق کے سلسلہ توالد و تناسل پر حکم چلانا کما یا کیفا ان امور میں سے ہے کہ ان میں متصرف و مختار ہونا صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کا خاصہ ہے۔ مخلوق کی کوئی ہستی سلسلہ توالد و تناسل میں مافوق الاسباب کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں رکھتی۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿عقیدہ مشرکین عرب﴾

مشرکین عرب اس بات کو بھی تسلیم کرتے تھے کہ سلسلہ توالد وتناسل ان امور عظام میں سے ہے کہ جن میں اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اور ہمارے معبودوں کو سلسلہ توالد وتناسل کے اختیارات عطا نہیں کیے گئے۔

شاهد(۱) افرئیتم ماتمنون ء انتم تخلقونه ام نحن الخٰلقون

(پ:۲۷، س: الواقعه ، آیت: ۵۸،۵۹)

ترجمہ: بلا بتاؤ جو پانی تم ٹپکاتے ہو کیا اس سے بچہ تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں۔

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں، ای اذا اقررتم بانا خالقوه لا غیرنا فا عترفوا بالبعث (قرطبی: ص۲۱۶، ج۱۷)

تفسیر: بھلا یہ تو بتلاؤ کہ بیویوں کے رحموں میں تم جو مادہ منویہ ڈالتے ہو کیا اس سے کامل ومکمل انسان تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں۔

مشرکین اس بات کے معترف تھے خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

﴿عقیدہ غالیات﴾

غالی صاحبان کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیروں، فقیروں، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ وغیرہ کو توالد وتناسل کے سارے اختیارات عطا کر دیے ہیں۔ اس لئے غالی صاحبان اپنے اس عقیدہ باطلہ پر کئی واقعات تراشتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ جبرائیلؑ نے حضرت مریم کو بیٹا دیا تو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہمیں بیٹا کیوں نہیں دے سکتا؟ اور کبھی غالی واعظین عجیب وغریب بوڑھیوں کے واقعات سناتے ہیں کہ فلاں بڑھیا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ہاں بیٹا لینے گئی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے لوح محفوظ پر دیکھا تو تقدیر میں بڑھیا کا بیٹا لکھا ہوا نہیں تھا تو

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے تقدیر میں بیٹا لکھ دیا کبھی وعظ ہوتا ہے کہ فلاں بڑھیا کی بیٹیاں تھیں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ان کی جنس تبدیل کر کے انہیں بیٹے بنا دیا۔ واعظین کے ایسے اوٹ پٹانگ واقعات سن کر بقول بریلوی اعلیٰ حضرت (بریلوی) عوام بھولی بھیڑیں اولاد کے حصول کے لئے قبروں، مزاروں اور تھانوں کا رخ کرتی ہے۔ بہر حال بریلویہ کی کچھ عبارات ہم نے ماقبل میں ذکر کر دی ہیں یہاں بخوف طوالت ان واقعات و حکایات کی تفصیل ترک کی جاتی ہے۔

ہمارا مطالبہ

ہم تمام غالی صاحبان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ زیادہ نہیں صرف ایک آیت اگر نہ مل سکے اور یقیناً نہیں مل سکے گی تو صرف ایک حدیث متواتر یا مشہور صریح ایسی پیش کر دیں جس کا ترجمہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد عطا کرنے اور اس طرح توالد و تناسل کے دوسرے اختیارات کسی پیر، فقیر، ولی وغیرہ کو عطا کر دیے ہیں۔ لیکن یقین کیجئے کہ تمام غالی اگلے پچھلے، زندہ، مردہ کسی میدان میں جمع ہو جائیں ایسی نص کبھی پیش نہیں کر سکیں گے۔

عنوان دہم

لا مالك للسمع والبصر والقلب الا الله وحده لا شريك له تمام مخلوق بڑی یا بحری، چھوٹی یا بڑی کے دل، آنکھ، کان میں حکم چلانے کے تصرفات و اختیارات اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مخلوق کی کوئی ہستی اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں کسی طرح ذاتاً یا عطاءً ہرگز شریک نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص مخلوق کی کسی ہستی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ دل، کان، آنکھوں میں اس کو مافوق الاسباب تصرفات حاصل ہیں یعنی قوت سامعہ عطا کرنے کے اور سلب کرنے کے، قوت باصرہ عطا کرنے کے اور سلب کرنے کے، احوال قلب کے بدلنے کے اختیارات حاصل ہیں تو وہ شخص دین حنیف سے خارج ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿عقیدہ مشرکین عرب﴾

تمام مشرکین عرب مذہبی لحاظ سے تسلیم کرتے تھے کہ دل، آنکھوں، کانوں پر حکمرانی اور تصرف کرنا ان امور عظام میں سے ہے کہ جن میں اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے۔ ہمارے معبودوں کو یہ تصرفات عطا نہیں کیے گئے۔

شاھد(۱) قل ارئیتم ان اخذ اللہ سمعکم وابصارکم وختم علی قلوبکم من الہ غیر اللہ یاتیکم بہ انظر کیف نصرف الآیٰت ثم ھم یصدفون (پ:۷، س: الانعام، آیت:

ترجمہ: تو کہہ دیکھو تو اگر چھین لے اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور آنکھیں اور مہر کر دے تمہارے دلوں پر تو کون ایسا رب ہے اللہ کے سوا جو تم کو یہ چیزیں لا دیوے دیکھ ہم کیوں طرح طرح سے بیان کرتے ہیں باتیں پھر بھی وہ کنارہ کرتے ہیں۔

قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی فرماتے ہیں: والاستفہام للتقریر یعنی قد علمتم انہ لا یاتیکم احد بشیء مما ذکرہ ان اخذہ اللہ (تفسیر مظہری: ص ۲۶۵، ج ۳) استفہام تقریری ہے مراد الٰہی یہ ہے کہ تحقیق تم جانتے ہو کہ کوئی ہستی ایسی نہیں ہے جو لے آوے تمہارے پاس کوئی شیء ان چیزوں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے اگر اللہ تعالیٰ لے لے ان کو۔

شاھد(۲) قل من یرزقکم من السماء والارض امن یملک السمع والابصار ومن یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ومن یدبر الامر فسیقولون اللہ فقل افلا تتقون (پ:۱۱، س: یونس، آیت:۳۱)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: تو پوچھ کون روزی دیتا ہے تم کو آسمان سے اور زمین سے یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور کون تدبیر کرتا ہے کاموں کی؟ سو بول اٹھیں گے اللہ تو تو کہہ کہ پھر ڈرتے نہیں ہو۔

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں، یعنی لا یقدرون علی اسناد ھذہ الامور الی ما یدعونہ الٰھۃ لظھور بطلانہ (تفسیر مظہری: ص۲۵، ج۵) مراد والی اس آیت سے یہ ہے کہ مشرکین ان امور کی نسبت اپنے معبودان باطلہ کی طرف نہیں کرتے تھے کیونکہ اس کا بطلان بالکل ظاہر ہے۔

تفسیر از حضرت شیخ القرآنؒ: یہ توحید پر پانچویں عقلی دلیل ہے لیکن علی سبیل الاعتراف من الخصم یعنی ایسے عقلی امور کو بطور دلیل پیش کیا گیا ہے جو فریق مخالف یعنی مشرکین کے نزدیک مسلم ہیں اور فریق مخالف انکو مانتا ہے، یہ دلیل ایسے چھ امور پر مشتمل ہے جن کو مشرکین تسلیم کرتے تھے یہ دلیل سابقہ دلیلوں سے بطور ترقی ہے یعنی یہ ایسے امور ہیں کہ مخالف بھی ان کا اقرار کرتے ہیں کما قیل اصح الشھادات ما یشھد بہ الاعداء جب کافر ان باتوں کو مانتے اور اللہ تعالیٰ کی مذکورہ صفات کا اقرار کرتے ہیں تو پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات کارسازی کو بھی مان لینا چاہیے کہ وہی مالک و مختار اور متصرف و کارساز ہے۔ اول زمین و آسمان سے تمام بنی آدم بلکہ تمام جاندار مخلوق کی روزی کا انتظام اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے، دوم سننے کی قوت بھی اللہ ہی نے عطا کی ہے۔ سوم اسی طرح دیکھنے کی طاقت بھی اللہ تعالیٰ ہی کا عطیہ ہے اور وہ ان دونوں قوتوں کو سلب کر لینے کی قدرت رکھتا ہے۔ چہارم بے جان انڈے اور نطفہ سے جاندار بچہ پیدا کرنا اور پنجم جاندار یعنی انسان اور پرندے سے بے جان نطفہ اور انڈا پیدا کرنا اسی کا کام ہے۔ یا میت سے مراد کافر ہے کیونکہ وہ ایمان سے محروم ہونے کی وجہ سے مردہ ہے اور حی سے مراد مؤمن جو دولت ایمان کی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

برکت سے زندہ جاوید ہے، یا حی سے مراد کھیتی اور میت سے مراد زمین ہے، ای النبات من الارض والانسان من النطفة والسنبلة من الحبة والطير من البيضة والمؤمن من الكافر (قرطبی : ج۸، ص۳۳۵) حق بات یہ ہے کہ یہ جملہ اپنی جامعیت کے اعتبار سے ان تمام اشیاء کو شامل ہے۔ ششم زمین و آسمان کا سارا کاروبار اور نظام عالم اسی کی تدبیر سے چل رہا ہے تدبیر عالم میں وہ یکتا و یگانہ ہے اور اس میں کوئی اس کا شریک نہیں، فقل افلا تتقون ، یعنی جب تم یہ ساری باتیں جانتے اور مانتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اعتراف کرتے ہو تو پھر شرک سے کیوں نہیں بچتے اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو کارساز اور متصرف علی الاطلاق کیوں نہیں مانتے، افلا تتقون الشرك فی العبودية اذا اعترفتم بالربوبية (مدارك : ج۲، ص ۱۲۳)

مشرکین مکہ کا عقیدہ تو یہ تھا کہ مذکورہ بالا امور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت میں ہیں اور ان کے مزعومہ معبودوں میں ان کاموں کی طاقت نہیں یعنی انهم يعترفون ان فاعل هذه الاشياء هو الله تعالى (خازن: ج۳، ص ۱۸۸) يعني لا يقدرون على اسناد هذه الامور الى ما يدعونه الهة لظهور بطلانه (مظہری : ص۲۵، ج۵) مگر آجکل کے مشرک ان سے بھی بازی لے گئے، مشرکین مکہ نے اعتراف کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مدبر عالم نہیں مگر چودھویں صدی کے ایک مدعی اسلام نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو برملا مدبر عالم کا خطاب دیا ہے ؎

ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی ہے مختار بھی ہے
کارعالم کا مدبر بھی ہے عبدالقادر (تفسیر جواہر القرآن: ص۴۷۴، ج:۲)

علامہ عبدالماجد دریا آبادیؒ فرماتے ہیں، یہ سارے سوالات مشرکین سے بطور جرح ہو رہے ہیں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ سوالات میں ایک خاص ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے، پہلا سوال رزق سے متعلق ہے جو سلسلہ ربوبیت میں نمبر اول پر ہے پھر انسان کے حواس

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ظاہری کے متعلق ہے جن کے بغیر بشر و جماد سب برابر ہیں، پھر حیات و موت سے متعلق ہے اور آخری انتظام امور سے متعلق ہے، من یرزقکم من السماء والارض یعنی کون ہوائیں چلاتا ہے، کون پانی برساتا ہے، کون سورج کی روشنی اور گرمی پہنچاتا ہے، کون بارش کے وقت مناسب فصل اور مناسب مقدار کا فیصلہ کرتا ہے اور پھر کون زمین کو گرماتا ہے اسے زرخیز بناتا ہے اس سے نباتات اگاتا ہے غرض زمین و آسمان دونوں جگہ اس کی قدرت وحکمت کی مستقل کارفرمائیاں ہیں اور السماء اور الارض دونوں ناموں میں سے کوئی نام بے کار نہیں لایا گیا، من یخرج ۔۔۔ الحی ، بے جان سے جاندار جیسے انڈے سے مرغی، جاندار سے بے جان جیسے مرغی سے انڈہ، من یدبر الامر ، میں الف لام استغراق کا ہے یعنی چھوٹے بڑے ہر کام کا انتظام کون کرتا ہے، افلا تتقون ، پھر کیوں نہیں بچتے ہو شرک سے اور افعال شرکیہ سے۔ حق کو چھوڑے ہوئے اور باطل کی طرف رخ کیے ہوئے ہو ۔۔ الخ (تفسیر ماجدی: ص ۴۴۰)

شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی کا اعتراف: شیخ سعیدی لکھتے ہیں، اے مشرکو! جب تمہیں یہ اعتراف اور اقرار ہے کہ زمین اور آسمان سے رزق دینے والا اللہ اور انسان کو حواس دینے والا اور موت و حیاۃ کو پیدا کرنے والا اور اس تمام نظام کائنات کو چلانے والا صرف اللہ ہے تو پھر تم اللہ کے لئے شریک کیوں بناتے ہو اور شریک بنانے پر اللہ تعالیٰ کی گرفت اور عذاب سے کیوں نہیں ڈرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہی اللہ ہے جو تمہارا برحق رب ہے یعنی جس کی عظیم الشان قدرت ہے جس سے اس نے اس ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے اور جس کی ایسی وسیع رحمت ہے کہ جس سے وہ اس ساری مخلوق کی پرورش کر رہا ہے۔ یہی تو درحقیقت تمہارا رب ہے تم اس کو چھوڑ کر کہاں مارے مارے پھر رہے ہو، انگنت دروازوں پر گدا کرنے کی کیا ضرورت ہے کسی ایک در کے ہو رہو۔ (تبیان القرآن: ۳۶۲، ج ۵)

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الحاصل

قرآن پاک کی اس آیت اور تصریحات اکابر و اعتراف سعیدی سے یہ بات واضح ہو گئی کہ درج ذیل ۵ امور میں مشرکین عرب اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے تھے

(۱) زمین و آسمان سے تمام بنی آدم کی روزی کا انتظام کرنا۔

(۲) سننے کی قوت عطا کرنا اور سلب کرنا۔

(۳) دیکھنے کی قوت عطا کرنا اور سلب کرنا۔

(۴) مردہ سے زندہ نکالنا اور زندہ سے مردہ نکالنا۔

(۵) تمام امور کائنات کی تدبیر کرنا۔

عقیدہ غالیہ

عقیدہ متقدمین بریلویہ: آنکھ اور کان کیا انسان کے تمام اعضاء و قوی ظاہری و باطنی میں حکم آنحضرت ﷺ کا جاری ہے۔

حکیم امت بریلویہ مفتی احمد یار کی شہادت: شیخ مفتی احمد یار ایک معجزہ کی روایت کی بدترین تحریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں، معلوم ہوا کہ انسان کے اعضاء کی قوت و حرکت حضور ﷺ کے حکم میں ہے (سلطنت مصطفیٰ، ص ۲۷)

حضور ﷺ کا قبضہ ظاہر و باطن پر ایسا ہے کہ ابو ہریرہؓ کو قوت حافظہ بخش دی (سلطنت مصطفیٰ: ص ۲۴)

مشکلیں میری آساں فرمایئے — میرے مشکل کشا احمد رضا

کون دیتا ہے مجھے کس نے دیا — جو کچھ دیا تم نے دیا احمد رضا

ایسا ہے مرشد میرا احمد رضا — سب کا ہے مشکل کشا احمد رضا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

دل ملا آنکھیں ملیں ایماں ملا جو کچھ ملا تم سے ملا اللہ ملا

(حدائق اعلیٰ حضرت ص۱۰)

اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتا ہے،

ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی ہے مختار بھی ہے
کار عالم کا مدبر بھی ہے عبد القادر

(حدائق بخشش: حصہ اول، از اعلیٰ حضرت بریلوی)

﴿عنوان یازدہم﴾

نفی تصرف واختیارات کلیہ از جمیع مخلوق

اس عنوان کے تحت ہم وہ آیات بینات ذکر کریں گے کہ جن میں تمام مخلوقات جن، فقیروں، اولیاءؒ، ائمہؒ، انبیاء کرام، سید الانبیاء والمرسلین ﷺ اور ہر ناری، نوری وخاکی، فوقانی، تحتانی مخلوقات سے مافوق الاسباب اختیارات کی صراحتاً نفی ہوگی۔

شاهد (۱) وربك يخلق ما يشاء ويختار ما كان لهم الخيرة سبحٰن الله وتعالى عما يشركون (پ:۲۰، س: القصص، آیت:۶۸)

ترجمہ: اور رب تیرا پیدا کرتا ہے جو چاہے اور وہی مختار ہے نہیں ہے واسطے ان (جنس مخلوق) کے کوئی اختیار پاک ہے اللہ اور بلند ہے اس سے کہ شریک کرتے ہیں۔

فائدہ (۱) ربك يخلق ۔۔۔ الخ سے صراحتاً معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق اور مختار کل ہے۔

فائدہ (۲) ما كان لهم الخيرة ، کے کلمات مبارکہ اپنے مدلول پر صریح دلالت کر

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا صفت خلق میں کوئی شریک نہیں اسی طرح صفت اختیار میں بھی کسی قسم کا کوئی شریک نہیں ہے۔ الہام کی ضمیر سے مراد جنس مخلوق ہے۔

شاهد(۲) وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو و ان يمسسك بخير وهو على كل شيء قدير (الانعام، آیت: ۱۷)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور اگر پہنچائے تجھے اللہ تعالیٰ کوئی دکھ تو نہیں کوئی دور کرنے والا اس دکھ کو سوائے اس کے اور اگر پہنچائے تجھے کوئی بھلائی (اس کو کوئی روک نہیں سکتا) وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

﴿طرز استدلال﴾

آیت بالا اپنے اس مدلول میں روز روشن سے زیادہ واضح ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف دے تو اس کائنات میں کوئی بھی پیر، فقیر، ناری، نوری، بشری، خاکی وغیرہ اس تکلیف کو دور نہیں کر سکتا اور اگر اللہ تعالیٰ کوئی نفع دینا چاہیں تو پوری مخلوق مل کر بھی اس نفع کو ذرہ برابر روک نہیں سکتی۔ تمام اختیارات کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے باقی سب مخلوق اس کی شان کے آگے مجبور، بے بس اور بے اختیار ہے۔

اعتراف پیر کرم شاہ بریلوی: تکلیف اور راحت، بیماری اور صحت، ناکامی اور کامیابی، ذلت اور عزت سب اللہ تعالیٰ وحدہ کے دست قدرت میں ہے، اگر اللہ تعالیٰ کسی کو فقر، مرض یا قرض میں مبتلا کر دے تو کسی کے بس میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور مرضی کے بغیر ان امور سے اسے نجات دے دے اور اگر اللہ تعالیٰ کسی پر اپنا فضل و کرم فرمائے اور اسے اپنے انعامات سے سرفراز فرما دے تو کسی کو طاقت نہیں کہ اس سے چھین لے۔ وہی مالک حقیقی ہے وہی قادر مطلق ہے اس کے اذن کے بغیر کوئی پتہ، کوئی ذرہ اور کوئی قطرہ اپنی جگہ سے جنبش نہیں کر سکتا۔ مشرک قوموں نے نیکی، بدی، بارش، فتح، دولت اور علم وغیرہ کے لئے الگ الگ خدا بنا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ے ہوئے تھے ان سب کے خیالات فاسدہ کی تردید فرمادی۔ (ضیاء القرآن)

(اعتراف شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی): شیخ سعیدی بریلوی آیت مذکورہ کا ترجمہ ذکر کرنے کے بعد اس مضمون کی ایک دوسری آیت ما یفتح اللہ للناس الآیۃ کا حوالہ دیتے ہوئے آخر میں متقدمین بریلویہ کے زخموں پر نمک پاشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قرآن مجید کی ان آیات اور احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ انسان کو فقر، مرض، غم اور ذلت کی وجہ سے جو مصیبت اور تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ کے سوا ان مصائب اور شدائد کو کوئی اور دور کرنے والا نہیں ہے اور رنج و الم کو اس کے سوا کوئی زائل کرنے والا نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز پر قادر ہے اسی طرح صحت،

دولت، عزت اور اولاد کا بھی صرف وہی دینے والا ہے۔ دنیا اور آخرت میں اس کی سلطنت اور فرمانروائی ہے، اسی کا غلبہ اور اسی کی کبریائی ہے بڑے بڑے بادشاہوں اور جابر حکمرانوں کی گردنیں اسی کے سامنے جھکتی ہیں۔ تمام انبیاء، رسل اور فرشتے اسی کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہیں، سب اسی سے سوال اور دعا کرتے ہیں۔ وہی سب کا داتا ہے اور سب کی حاجتیں پوری کرتا ہے وہی کارساز مطلق ہے اور وہی حقیقی حاجت روا ہے اس لئے اسی کے سامنے دست سوال دراز کیا جائے اور اسی سے مدد طلب کی جائے۔ (تبیان القرآن: ص ۴۱۲، ج: ۳)

تفسیر از شیخ القرآنؒ: اور اگر پہنچادے تجھ کو اللہ کچھ سختی تو کوئی اسکو دور کرنے والا نہیں اس کے اور اگر تجھ کو پہنچادے بھلائی تو وہ ہر چیز پر قادر ہے

یہ مسئلہ توحید پر چوتھی عقلی دلیل ہے۔ ضُرٌّ سے مراد ہر تکلیف ہے مثلاً بیماری، تنگدستی، مصیبت وغیرہ اسی طرح خیر سے ہر وہ بھلائی مراد ہے جس سے انسان کو خوشی اور سرور حاصل ہو، مثلاً تندرستی، دولت، آرام و راحت وغیرہ، آیت میں خطاب اگرچہ آنحضرت ﷺ سے ہے لیکن مراد ہر مخاطب ہے یعنی اگر اللہ کی طرف سے کوئی مصیبت یا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تکلیف آجائے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسے دور نہیں کرسکتا نہ کوئی پیغمبر، نہ کوئی ولی اور نہ کوئی فرشتہ اور نہ کوئی جن۔ اور اگر اللہ تعالیٰ آرام و راحت پہنچانا چاہے تو اسے بھی کوئی نہیں روک سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ تکلیف پہنچانے پر بھی اور خیر پہنچانے پر بھی۔ فھو علی کل شی قدیر ماقبل کی علت ہے اور وان یمسسک بخیر کی جزا محذوف ہے ای فلا راد لفضلہ بقرینۃ وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ۔ وھو القاھر فوق عبادہ، یہ بھی دلیل ہی کا حصہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہی اپنی مخلوق پر غالب و قاہر ہے اور کسی کے سامنے عاجز و مغلوب نہیں ہوسکتا۔ وھو الحکیم الخبیر اور وہی حکمت والا اور وہی ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔ تینوں صفت کے صیغوں پر الف لام افادہ حصر کے لئے ہے، واللام ھنا وفیما تقدم للقصر (روح: ص ۱۱۷، ج:۷) اس عقلی دلیل سے اللہ تعالیٰ کا کمال قدرت اور کمال علم ثابت ہوگیا لہذا جب اس کے سوا کوئی قادر مطلق اور غیب دان نہیں تو اس کے سوا کارساز بھی کوئی نہیں۔ ھو القاھر فوق عبادہ اشارۃ الی کمال القدرۃ وھو الحکیم الخبیر اشارۃ الی کمال العلم (بحر: ج۴، ص ۸۹) (تفسیر جواھر القرآن: ص ۳۱۲، ج:اول)

شاھد(۳) وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ یصیب بہ من یشآء من عبادہ وھو الغفور الرحیم (پ: ۱۱، س: یونس، آیت: ۱۰۷)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور اگر پہنچائے تجھے اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف تو نہیں کوئی دور کرنے والا اسے بجز اس کے اور اگر ارادہ فرمائے تیرے لئے کسی بھلائی کا تو کوئی رد کرنے والا نہیں اس کے فضل کو، سرفراز فرماتا ہے اپنے فضل و کرم سے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں سے اور وہی بہت مغفرت فرمانے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اعتراف پیر کرم شاہ بریلوی: پیر صاحب اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں، جب نفع وضرر کا کلی اختیار اسی کے دست قدرت میں ہے تو پھر اس کو چھوڑ کر کسی غیر کی عبادت کرنا کتنی بڑی نادانی ہے لا تدع ، لا تعبد (تفسیر ضیاء القرآن: ص ۳۳۵، ج ۲)

اعتراف شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی: یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ ہر قسم کا نقصان اور ہر طرح کا نفع ، اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی قضاء وقدر کے تحت واقع ہوتا ہے، اس میں کفر اور ایمان ، اطاعت اور معصیت ، راحت اور مصیبت ، آلام اور لذات سب داخل ہیں اور جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کسی مصیبت کو مقدر کر دے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے اور جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کسی راحت کو مقدر کر دے تو اس کو کوئی چھیننے والا نہیں ہے ، آیت کے پہلے حصہ میں یہ فرمایا ہے کہ وہی تکلیفوں کو دور کرنے والا ہے اور دوسرے حصہ میں یہ فرمایا ہے کہ وہی خیر عطا کرنے والا اور فضل فرمانے والا ہے اور اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا اصل مقصود خیر پہنچانا ہے اور شر پہنچانا اس کا اصل مقصود نہیں ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب میں لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے (تبیان القرآن: ج ۵: ۴۸۲، ۴۸۳)

تفسیر از شیخ الاسلام علامہ عثمانیؒ: قل یا ایہا الناس ۔۔تا۔۔ آیت مذکورہ یعنی اگر میرا طریقہ اور مسلک دینی تمہاری سمجھ میں نہیں آیا اس لئے اس کی نسبت شکوک وشبہات میں پھنسے ہوئے ہو، تو میں تمہیں اپنے دین کا اصل اصول (جو توحید خالص ہے) سمجھائے دیتا ہوں۔ خلاصہ یہ ہے کہ میں تمہارے ان فرضی معبودوں کی عبادت سے سخت نفور اور بیزار ہوں جس کے اختیار کرنے کا امکان بھی کبھی میری طرف سے دل میں نہ لانا۔ میری عبادت خالص اس خداوند قدوس کے لئے ہے جس کے قبضہ میں تمہاری سب کی جانیں ہیں کہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جب تک چاہے انہیں جسموں میں چھوڑے رکھے اور جب چاہے ایک دم میں کھینچ لے گویا موت وحیات کا رشتہ جسکے ہاتھ میں ہے بندگی اسی کی ہوسکتی ہے۔ نہ صرف یہ کہ جوارح سے اس کی بندگی کی جائے ضروری ہے کہ دل میں اس کی توحید وتفرید پر پورا یقین وایمان ہو اور ظاہر وباطن میں اسی دین حنیف پر جو ابراہیم خلیل اللہ کا دین ہے پوری ہمت اور توجہ سے مستقیم رہ کر شرک جلی وخفی کا تسمہ نہ لگا رہنے دیا جائے جس طرح عبادت صرف اسی کی کریں استعانت کے لئے بھی اسی کو پکاریں کیونکہ ہر قسم کا نفع نقصان اور بھلائی، برائی تنہا اسی کے بس میں ہے۔ مشرکین کی طرح ایسی چیزوں کو مدد کے لئے پکارنا جو کسی نفع نقصان کے مالک نہ ہوں سخت بے موقع بات بلکہ ظلم عظیم (یعنی شرک) کا ایک شعبہ ہے۔ اگر بفرض محال نبی سے ایسی حرکت صادر ہو تو ان کی عظیم الشان شخصیت کو لحاظ کرتے ہوئے ظلم اعظم ہوگا۔ (تفسیر عثمانی: ص:۲۹۱)

شاهد(۴) ما يفتح الله للناس من رحمة فلا ممسك لها وما يمسك فلا مرسل له من بعده وهو العزيز الحكيم (پ: ۲۲، س: فاطر، آیت: ۲)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: جو عطا فرمائے اللہ تعالیٰ لوگوں کو (اپنی) رحمت سے تو اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو روک دے تو اسے کوئی دینے والا نہیں اس کے روکنے کے بعد اور وہی سب پر غالب بڑا دانا ہے۔

فائدہ: عامر بن عبد قیس نے کہا اللہ کی کتاب میں تین آیات ایسی ہیں جو انسان کو تمام مخلوقات سے کفایت کرتی ہیں اور اس کو ان سے مستغنی کر دیتی ہیں، وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو وان يردك بخير فلا راد لفضله، (اے مخاطب) اور اللہ اگر تجھے کوئی ضرر پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تیرے لئے کسی خیر کا ارادہ کرے تو اس کے سوا کوئی اور اس کے فضل کو روکنے والا نہیں

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

۔ ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ وھو العزیز الحکیم ، اللہ لوگوں کے لئے جو رحمت کھولتا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو وہ روک لے تو اس کے بعد اسے کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہی غالب ہے حکمت والا ہے ، وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا ویعلم مستقرھا ومستودعھا کل فی کتاب مبین ، اور زمین پر چلنے والے ہر جاندار کا رزق اللہ (کے ذمہ کرم) پر ہے وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ اور اس کے سپرد کیے جانے کی جگہ کو جانتا ہے ، سب کچھ روشن کتاب میں ہے۔

اصمعی بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا ، اے بھائی تم طالب بھی ہو اور مطلوب بھی ، تم کو وہ طلب کرتا ہے جو فوت ہونے والا نہیں ہے اور تم اس چیز کو طلب کرتے ہو جس سے تم مستغنی کر دیئے گئے ہو ، اے بھائی ! تم دیکھتے ہو کہ کئی حریص لوگ محروم رہ جاتے ہیں اور کئی بے رغبت لوگ نواز دیئے جاتے ہیں۔ (شعب الایمان)

شاھد (۵) یوم لا تملک نفس لنفس شیئا والامر یومئذ للہ (پ: ۳۰، س: الانفطار ، آیت: ۱۹)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: (یہ وہ دن ہوگا) جس روز کسی کے لئے کچھ کرنا کسی کے بس میں نہ ہوگا اور سارا حکم اس روز اللہ ہی کا ہوگا (ضیاء القرآن: ص ۵۱۱، ج: ۵)

فوائد

فائدہ نمبر (۱) لا تملک نفی فعل پر داخل ہے تو ہر قسم کے اختیار کی نفی ہوگی ، کما مر مرارا

فائدہ نمبر (۲) لفظ نفس نکرہ ہے پھر سیاق نفی میں ہے نفی اختیار مخلوق کے ہر فرد کو شامل ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فائدہ نمبر (۳) شیئا مادۃ نکرہ ہے پھر سیاق نفی میں ہے مطلب یہ ہے کہ ذرہ برابر اختیار کسی کو نہیں ہوگا۔

فائدہ نمبر (۴) والامر پر الف لام استغراق کا ہے یعنی تمام کے تمام اختیارات صرف اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہونگے۔

فائدہ نمبر (۵) یوم منذ کو اس لئے ذکر فرمایا کہ دنیا میں مشرکین اللہ تعالیٰ کے اختیارات میں مخلوق کو شریک ٹھہراتے ہیں جتنے دلائل پیش کیے جائیں تو ماننے کے لئے قطعا تیار نہیں ہوتے۔ لیکن قیامت کے دن مشرکین بھی اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا منظر دیکھ لیں گے اور مان لیں گے، واللہ اعلم

﴿طرز استدلال﴾

یہ آیت اپنے مدلول میں قطعی الدلالت ہے کہ جس طرح دنیا میں تمام اختیارات اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں قیامت کے دن بھی تمام تصرفات و اختیارات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے دست قدرت میں ہونگے اور مخلوق کی کسی ہستی کو کسی کے لئے کوئی اختیار حاصل نہیں ہوگا حتی کہ شفاعت بھی اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی نہیں کر سکے گا۔ اس مضمون کی آیات کثیر ہیں لا یتکلمو ن الا من اذن له الرحمن، الا یة ، لا یملکون منه خطا با ، الایة، لا یشفع الا با ذنه ،الایة ، کل اتوه داخرین،الایة ، ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمن عبدا وغیره ذالك من الایات۔

شاهد(٦) قل ادعوا الذین زعمتم من دو ن الله لا یملکو ن مثقال ذرة فی السمٰوٰت وما فی الا رض وما لهم فیهما من شر ك وما له منهم من ظهیر (پ: ۲۲، س: سبا ، آیت: ۲۲)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: آپ فرمائیے (اے مشرکو!) تم اپنا وہ معبود جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا معبود خیال کرتے تھے، یہ تو ذرہ برابر کسی کے بھی مالک نہیں ہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ان کا زمین و آسمان میں کچھ حصہ ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کا ان میں سے کوئی مددگار ہے۔

فوائد

فائدہ نمبر(۱) لفظ من دون اللہ، اپنے عموم کے اعتبار سے مشرکین کے تمام معبودین انبیاء، اولیاء وغیرہ کو شامل ہے۔

فائدہ نمبر(۲): لا یملکون، میں نفی مطلق اختیار کی ہے خواہ ذاتی ہو یا عطائی۔

فائدہ نمبر(۳): مثقال ذرۃ، میں ذرہ سے مراد خیر اور شر ہے۔ کما فی الجلالین

فائدہ نمبر(۴): ومالہ کا معنی ای لا خلقا ولا ملکا ولا تصرفا (روح المعانی)

فائدہ نمبر(۵): من ظہیر، کا معنی ای معین یعینہ سبحانہ وتعالی فی تدبیر امرھما (روح المعانی)

طرز استدلال

یہ آیت بھی اپنے اس مدلول پر بطور نص قطعی کے دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا مشرکین جس مخلوق کو بھی اپنی مشکلات میں پکارتے ہیں وہ مخلوق خواہ کوئی مقرب فرشتہ ہو یا نبی مرسل ہو یا ولی ہو یا عالم ہو یا پیر ہو یا فقیر ہو یا کوئی امام ہو ان مشرکین کے لئے ذرہ بھر خیر و شر نفع و نقصان کے مالک و مختار نہیں ہے نہ خود انکی مشکلات حل کرنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کو مجبور کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر قسم کے وزیروں، مشیروں، معینوں اور شفیع قہریوں سے پاک ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تفسیر: علامہ دریا آبادیؒ فرماتے ہیں، آپ کہیے تم انہیں پکارو تو جنہیں تم اللہ کے سوا (شریک خدائی) سمجھ رہے ہو وہ ذرہ بھر بھی اختیار نہیں رکھتے (نہ) آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ان کی ان دونوں میں شرکت ہے اور نہ ان دونوں میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔ (ایجاد و تخلیق عالم سے لے کر روزانہ کے تصرفات تک کسی چیز میں بھی) مثقال سے مراد وہ اقل ترین مقدار ہے جس سے کم ذہن میں بھی نہ آئے۔ شرک کی جتنی قسمیں عام طور پر پھیلی ہوئی ہیں سب کی تردید آیت میں آگئی ۔۔۔۔ نہ کوئی کسی چیز کا مستقلاً مالک ہے، نہ کوئی حق تعالیٰ کی صفت مالکیت میں شریک ہے اور نہ کسی کو چیز حق تعالیٰ نے اپنے اختیارات نیابۃ منسوب کر دیئے ہیں۔

شاهد(۷) قل افرئیتم ما تدعون من دو ن اللہ ان ارا دنی اللہ بضر هل هن کشفت ضره اوارادنی برحمة هل هن ممسکت رحمته قل حسبی اللہ علیه یتو کل المتو کلو ن (پ: ۲۴، س: الزمر، آیت: ۳۸)

ترجمہ از غلام رسول سعیدی بریلوی: بتاؤ کہ تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی پرستش کرتے ہو، اگر اللہ مجھے کوئی ضرر دینا چاہے تو کیا یہ اس کے پہنچائے ہوئے ضرر کو دور کر سکیں گے؟ یا اگر وہ مجھ پر رحمت کا ارادہ کرے تو کیا وہ اللہ کی رحمت کو دور کر سکیں گے؟ آپ کہیے مجھے اللہ ہی کافی ہے اسی پر توکل کرنے والے توکل کرتے ہیں (تبیان القرآن)

﴿فوائد﴾

فائدہ نمبر(۱) لفظ من دون اللہ اپنے عموم کے اعتبار سے تمام مخلوق کو شامل ہے۔

فائدہ نمبر(۲) ان ارادنی بضر هل هن کاشفت ضره او ارادنی برحمة

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

۔۔الخ کا مضمون یعنی ان یمسسك اللہ بضر ،الایۃ اور ما یفتح اللہ للناس ،الایۃ کی طرح ہے۔

فائدہ نمبر(۳): حسبی اللہ سے پہلے مخلوقات سے ہر قسم کے نفع ونقصان کے اختیارات کی نفی فرما کر اس جملہ میں ہر قسم کے اختیارات کو اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت فرمایا گیا ہے اور علیہ یتوکل ، سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ جب ہر قسم کا نفع ونقصان اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے تو پھر مافوق الاسباب امور میں بھروسہ بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی پر کرنا ہے۔

فائدہ نمبر(۴): توکل کا مفہوم یہ ہے کہ اسباب استعمال کرنے کے بعد مافوق الاسباب بھروسہ اللہ تعالیٰ پر کرنا ہے۔

طرز استدلال

یہ آیت بھی اپنے اس مدلول پر آفتاب نیمروز کی طرح دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن ہستیوں کو بھی مشرکین اپنی مشکلات میں پکارتے ہیں تو وہ ہستیاں خواہ جو بھی ہوں نہ تو ان کی تکلیف کو دور کر سکنے کی طاقت رکھتی ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کوئی رحمت کرنا چاہے تو یہ ہستیاں اس رحمت کو ہرگز روک نہیں سکتیں۔

شاھد(۸) قل من ذاالذی یعصمکم من اللہ ان اراد بکم سوء او اراد بکم رحمۃ ولا یجدون لھم من دون اللہ ولیا ولا نصیرا

(پ: ۲۱، س: الاحزاب، آیت: ۱۷)

ترجمہ از شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی: آپ کہیے اگر اللہ تم کو مصیبت میں ڈالنا چاہے تو تمہیں اس سے کون بچا سکتا ہے؟ اور اگر وہ تم پر فضل کرنا چاہے (تو اس کو کون روک سکتا ہے) اور وہ اللہ کو چھوڑ کر اپنے لئے کوئی حامی اور مددگار نہیں پائیں گے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فائدہ: اس آیت کا مضمون بھی شاہد اول، دوم، سوم وغیرہ کی طرح ہے اس لئے اس سے طرز استدلال اسی طرح ہوگا۔

حضرت شیخ القرآنؒ فرماتے ہیں، اس آیت میں حذف ہے از قبیل علفتها تبنا وماء باردا، اصل میں تبنا اومن ذاالذی یمنع رحمة الله منکم ان اراد بکم رحمة (روح المعانی: ج ۲۱، ص ۱۲۳) اس آیت میں پہلی آیت ہی کے مضمون کو ایک نئے انداز میں اور ذرا تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر کے آگے کسی کا بس نہیں چل سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے جو تکلیف اور دکھ مقدر ہے اس سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ اللہ کی رحمت ہی سے تمہیں کوئی محروم کر سکتا ہے اللہ کے سوا کوئی کسی کا کارساز اور یار و مددگار نہیں جو تکلیف اور مصیبت سے کسی کو بچا سکے۔

عنوان دوازدہم

نفی تصرف واختیارات از انبیاء کرامؑ، اولیائے عظامؒ وسید المرسلین ﷺ اس عنوان میں ہم چند وہ آیات بینات ذکر کریں گے کہ جن میں نفی اختیارات خاص طور پر انبیاء کرامؑ اور اولیاء عظامؒ سے ہوگی۔

شاهد(۱) ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستهم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین امنوا معه متی نصر الله الا ان نصر الله قریب (پ: ۲، س: البقرہ، آیت: ۲۱۴)

ترجمہ: کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تم کو ابھی تک ان لوگوں کے سے واقعات پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کو بڑی سختی اور تکلیف پہنچی اور مصائب کی کثرت سے وہ ہلا ہلا گئے (لرز

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اٹھے) یہاں تک رسول اور اس کے ساتھی ایمان لانے والے کہہ اٹھے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کب آئے گی؟ سن رکھو بے شک اللہ تعالیٰ کی مدد بہت ہی قریب ہے۔

﴿خلاصہ مضمون آیت﴾

یہ آیت اپنے اس مدلول پر شاہد عدل کہ انبیاء کرامؑ اور ان کے ساتھ اہل ایمان اولیاء کرامؒ پر ہوش ربا مصیبتیں، کڑی آزمائشیں اور لرزہ خیز امتحان آئے اور اپنے ان مصائب و ابتلاء میں انبیاء کرامؑ اور ان کے صحابہ کرامؓ اللہ تعالیٰ سے فریادیں کرتے رہے حتیٰ کہ جب تکالیف کی شدت اور نصرت الٰہی کی تاخیر کی وجہ سے پیمانہ صبر لبریز ہونے لگا تو اللہ تعالیٰ نے نصرت کی خوشخبری دے دی۔

﴿طرز استدلال﴾

اس آیت سے ہمارا استدلال دو وجہ پر مبنی ہے۔

(وجہ اول) مستھم البأساء والضراء وزلزلوا کے کلمات مبارکہ اپنے اس مدلول پر قطعی طور پر دال ہیں کہ انبیاء کرامؑ اور ان کے ساتھ مومنین پر سخت مصائب اور کڑی آزمائشیں آئیں جو خود مختار کل ہو اس پر مصائب اور آزمائشیں آ ہی نہیں سکتیں۔ تو اس سے واضح ہو گیا کہ مختار کل ہونا اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے، انبیاء کرامؑ اللہ تعالیٰ کی اس شان میں ہرگز شریک نہیں ہیں۔

(وجہ دوم) حتیٰ یقول الرسول کے کلمات مبارکہ اس مدلول پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتے ہیں کہ انبیائے کرامؑ اپنے مصائب و تکالیف میں اللہ تعالیٰ ہی سے فریادیں کرتے رہے اور جو ہستی مختار کل ہو وہ کسی کے سامنے فریادیں نہیں کرتی۔ تو معلوم ہوا کہ انبیائے کرامؑ کو خدائی قدرتیں اور الٰہی اختیارات ہرگز حاصل نہیں تھے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد (۲): ما كان لرسول ان يأتي باية الا باذن الله لكل اجل كتاب (پ:۱۳، س: الرعد، آیت: ۳۰)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور نہیں ممکن کسی رسول کے لئے کہ وہ لے آئے کوئی نشانی اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر ہر میعاد کے لئے ایک نوشتہ ہے۔

شاهد (۳): قالت لهم رسلهم ان نحن الا بشر مثلكم ولكن الله يمن على من يشاء من عباده وما كان لنا ان نأتيكم بسلطن الا باذن الله (پ:۱۳، س: ابراهیم، آیت: ۱۱)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: کہا انہیں ان کے رسولوں نے کہ ہم تمہاری طرح انسان ہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ احسان فرماتا ہے جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں سے اور ہمیں یہ طاقت نہیں کہ ہم لے آئیں تمہارے پاس کوئی دلیل بجز اذن خداوندی کے۔

﴿پیر کرم شاہ کا تفسیری نکتہ﴾

اللہ تعالیٰ کے رسولوں نے فرمایا کہ ہم کب انکار کرتے ہیں کہ ہم بشر نہیں ہے اور ہم نے کب دعویٰ کیا ہے کہ ہم فرشتے ہیں ہم بھی تمہاری طرح بشر ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔ یعنی معجزات کا ظہور اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوتا ہے ہم اپنی مرضی سے تمہیں کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتے (ضیاء القرآن: ص: ۵۰۸، ج: ۲)

﴿طرز استدلال﴾

یہ دونوں آیتیں اپنے اس مدلول پر برہان قاطع اور صریح ہیں کہ معجزات ظاہر کرنا انبیاء کرام کی طاقت، قدرت اور اختیار میں ہرگز نہیں تھا۔ انبیاء کرام سے کیسے صاف اور دوٹوک اور صریح الدلالت الفاظ سے اس حقیقت کا اعلان کروایا گیا اور انبیاء کرام نے کیسے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

صاف طور پر اپنی پوزیشن اور منصب صاف صاف بیان فرمایا کہ معجزات دکھلانا ہمارے قبضہ قدرت اور تصرف و اختیار میں ہرگز نہیں ہے کیونکہ معجزہ میں تصرف اور اختیار و قدرت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہوتی ہے ہماری اس میں کوئی قدرت اور طاقت نہیں تو جب وہ کسی معجزے کو ظاہر کرنا چاہتا ہے تو ظاہر فرما دیتا ہے۔ اب ایسے قطعی اور واضح ارشادات کے ہوتے ہوئے بھی کوئی آدمی انبیاء کرامؑ کے لئے اختیارات و تصرفات کا عقیدہ رکھے بلاشک و شبہ وہ شخص پورے دین حنیف کی تکذیب کرنے والا ہے۔

شاهد(۴) قد كانت لكم اسوة حسنة في ابراهيم والذين معه اذ قالوا لقومهم انا برئوا منكم ومما تعبدون من دون الله كفرنا بكم وبدا بيننا وبينكم العداوة والبغضاء ابدا حتى تؤمنوا بالله وحده الا قول ابراهيم لابيه لاستغفرن لك وما املك لك من الله من شيء ربنا عليك توكلنا واليك انبنا واليك المصير (پ: ۲۸، س: الممتحنة، آیت: ۴)

ترجمہ: تم کو چال چلنی چاہیے اچھی ابراہیم کی اور جو اس کے ساتھ تھے جب انھوں نے کہا اپنی قوم کو ہم الگ ہیں تم سے اور ان سے کہ جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے ہم منکر ہوئے تم سے اور کھل پڑی ہم میں اور تم میں دشمنی اور بیر ہمیشہ کو یہاں تک کہ تم کو یقین لاؤ اللہ اکیلے پر مگر ایک کہنا ابراہیم کا اپنے باپ کو کہ میں مانگوں گا معافی تیرے لئے اور مالک نہیں میں تیرے نفع کا اللہ کے ہاتھ سے کسی چیز کا اے رب ہمارے ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیرے طرف رجوع ہوئے اور تیری طرف ہے سب کو پھر آنا۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فوائد آیت

فائدہ (۱) حضرت ابراہیمؑ چاہتے تھے کہ میرے باپ کو ایمان نصیب ہو جائے لیکن باوجود دلی چاہت و تبلیغ کے اپنے باپ کو ایمان کی دولت نصیب نہیں کر سکے۔ تو معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ جیسے جلیل القدر نبی بھی اختیارات کلیہ کے مالک ہرگز نہیں تھے۔

فائدہ (۲) حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ کی بخشش کی دعا کرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے دعا کرنے سے بھی منع کر دیا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بعض دعائیں اپنے مقربین کی بھی قبول نہیں فرماتے، مشرکین میں یہ بات جو مشہور ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پہنچے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی کسی بات کو موڑتا نہیں یہ آیت اس قول مشرکانہ کو بھی مردود ٹھہراتی ہے۔

طرز استدلال

وما املك لك من الله من شیء (یعنی میں اختیار نہیں رکھتا تیرے نفع کا اللہ کی طرف سے) والا جملہ نص صریح ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو اپنے باپ کے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں دیا گیا کہ اس کو ایمان نصیب کر کے جہنم سے بچا لیں۔ تو جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ جیسے جلیل القدر پیغمبر کو اپنے باپ کے بارے میں یہ اختیارات حاصل نہیں تو اور کسی کو کیسے اور کہاں سے اور کب یہ اختیارات حاصل ہو سکتے ہیں؟

شاهد(۵) قل من رب السموٰت والارض قل الله قل افا تخذتم من دونه اولیاء لایملکون لانفسهم نفعا ولاضرا (الرعد، ۱۶)

ترجمہ از غلام رسول سعیدی بریلوی: آپ (ان سے) پوچھئے آسمانوں اور زمینوں کا رب کون ہے؟ آپ کہیے اللہ، آپ کہیے کیا تم نے اللہ کے سوا ایسے مددگار بنا لیے ہیں جو خود اپنے لیے (بھی) کسی نفع کے مالک نہیں ہیں اور نہ کسی ضرر کے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فوائد

فائدہ (۱) من ذو نہ اپنے عموم کے اعتبار سے انبیاءؑ و اولیاءؒ سب کو شامل ہے۔

فائدہ (۲) لا یملکون میں نفی اختیار کی عام ہے خواہ ذاتی ہو یا عطائی۔

فائدہ (۳) نفعا و لا ضرا، دونوں لفظ نکرہ ہیں اور سیاق نفی میں ہیں۔

طرز استدلال

یہ آیت بھی اپنے اس مدلول پر واضح طور پر دال ہے کہ مشرکین جن ہستیوں کو ماوق الاسباب امور میں حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر پکارتے ہیں وہ تو اپنے جان کے بھی نفع و نقصان کا ذرہ بھر اختیار نہیں رکھتیں۔ جب اپنے لئے نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتیں تو ان مشرکین کی کیسے حاجت روائی کر سکتی ہیں؟

تفسیر: علامہ دریا آبادی فرماتے ہیں، آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمینوں کا پروردگار کون ہے؟ آپ ہی کہہ دیجئے کہ اللہ، (پھر) کہیے تو کیا تم نے (پھر بھی) اس کے سوا (اور کارساز) قرار دے لئے ہیں جو اپنی ہی ذات کے لئے بھی نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتے (چہ جائیکہ اپنے پرستاروں کی سن سکیں یا ان کی کچھ مدد کر سکیں) مطلب یہ ہوا کہ ان مشرکین عرب سے بھی اگر یہ سوال کر دیجئے کہ اس سارے نظام کائنات کا خالق و موجد حافظ و متکفل، مدبر، حاکم کون ہے تو یہ باوجود اپنے شرک کے اس کے قائل نکلیں گے کہ واقعی ایک ہی خدائے قادر و توانا ہے جسے عرب کی بولی میں اللہ کہتے ہیں، پس اس پر ان کی گرفت کیجئے اور ان سے یہ کہیے اس صحیح بنیادی عقیدہ کے باوجود پھر یہ تم پر کیا شامت سوار ہے کہ تم تعدد الٰہ کی لعنت میں گرفتار ہو اور چھوٹے چھوٹے خداؤں اور دیوی دیتاؤں کے چکر میں پھنسے ہوئے ہو؟ جب ایک خدا کو مان لیا تو پھر اب دوسرے بیچاروں کے پاس کس قسم کا اختیار و تصرف سرے سے باقی ہی کہاں رہ جاتا ہے؟ (تفسیر ماجدی: ص ۵۱۵)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاھد(٦) قل ادعوا الذين زعمتم من دونه فلا يملكون كشف الضر عنكم ولا تحويلا اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة ايهم اقرب ويرجون رحمته ويخافون عذابه ان عذاب ربك كان محذورا (پ: ١٥، س: بنی اسرائیل ، آیت: ٥٦)

ترجمہ غلام رسول سعیدی بریلوی: آپ کہیے کہ تم انکو پکارو جو تمہارے زعم میں اللہ کے سوا (عبادت کے مستحق) ہیں سو وہ تم سے نہ کسی ضرر کو دور کرنے کے مالک ہیں اور نہ اس کو بدلنے کے (مالک ہیں) جن لوگوں کی یہ (مشرکین) عبادت کرتے ہیں وہ خود ہی اپنے رب کی طرف قریب ترین وسیلہ تلاش کرتے ہیں اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں بیشک آپ کے رب کے عذاب سے ڈرنا ہی چاہیے۔

فائدہ: من دونہ اور اولئك سے مراد اس مقام پر انبیاء، اولیاء اور نیک جنات وغیرہ ذوالعقول مخلوق ہے۔

﴿تصریحات اکابرینؒ﴾

(١) حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں: قال ابن عباسؓ فی عزیر والمسیح وامه ----والمعنی ادعوهم فلا يستطيعون ان يكشفوا عنكم الضر من مرض اوفقر اوعذاب ولا ام يحولوه من واحد الى واحد اخر (بحر: ج:٦، ص ٥١)

(٢) امام قرطبیؒ فرماتے ہیں، ای ادعوا الذين تعبدون من دون الله وزعمتم انهم الهة وقال الحسن يعني الملائكة وعيسى وعزيرا (قرطبی: ج:١٠، ص ٢٧٩)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۳)علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں: ای اولئك الذین ای المعبودون یطلب

هو اقرب منهم الوسیلة الی الله تعالی بطاعته فکیف بما لا بعد ـــالخ

روح المعانی :ج۵، ص ۹۳).

(۴)امام نسفیؒ فرماتے ہیں، وهم الملائکة او عیسی وعزیر ـــالخ

(مدارك : ج۲، ص ۳۳۵)

(۵)علامہ ابوبکر الجزائری خطیب مسجد نبوی فرماتے ہیں، یخبر الله تعالی بان

اولئك الذین یعبدونهم من الجن او الملائکة او الانبیاء او الصالحین هم

انفسهم یدعون ربهم ویتوسلون للحصول رضاه بشتی انواع الطاعات

والقربات فالذی یعبد لا یعبد والذی یتقرب الی الله بالطاعة لا یتقرب الیه

انما یتقرب من هو یتقرب الیه ـــالخ (ایسر التفاسیر :ص:۶۰۹، ج:۱)

(۶)سلطان العلماء عزالدین السلمیؒ فرماتے ہیں، او عزیز و عیسی و امه وهم

المعنیون بقوله ادعوا الذین(تفسیر القرآن:ص:۲۹۵) کذا فی الماوردی

:ص:۲۹۱، ج:۳۔التفسیر المنیر:ص:۱۱۷، ج:۸، تفسیر جامع البیان: ص:۳۹۸،

ج:۳، تفسیر الطبری:ص:۷۲، ج:۸، جز :۱۵، مظہری:ص:۳۵۰، ج:۵وغیرہ

ذالك

فائدہ: اس آیت میں مشرکین جن مقربان الٰہی کو مشکل کشا، حاجت روا سمجھ کر اپنی مشکلات وحاجات میں پکارتے ہیں ان کی پانچ حالتیں ذکر کی گئی ہیں۔

(۱) ان کا پہلا حال یہ بیان ہوا ہے کہ وہ ہستیاں خواہ انبیاءؑ ہوں یا اولیاءؒ، کبھی ہوئی تکلیف کو دور نہیں کر سکتیں اور آنے والی تکلیف کو روک نہیں سکتیں یا شدت تکلیف کو خفت سے بدل نہیں سکتیں۔

(۲) جن ہستیوں کو مشرکین مشکل کشا، حاجت روا سمجھ کر پکارتے ہیں وہ تو خود

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حاجات ومشکلات میں پھنس کر مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے رہے۔

(۳) مشرکین جن کے بارے میں عقیدہ رکھ کر پکارتے ہیں کہ یہ ہمارے حیلے وسیلے ہیں ما نعبد هم الا ليقربو نا الى الله زلفى ،اللہ ہماری منتا نہیں اوران کی موزتا نہیں، وہ ہستیاں تو خود اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ قرب کی متلاشی ہیں۔

(۴) مشرکین جن ہستیوں کو مشکل کشا، حاجت روا سمجھ کر پکارتے ہیں وہ ہستیاں تو اپنے ہر معاملہ میں اور ہر کام میں مشکل کشائی کے لئے رحمت الٰہی کی امیدیں لگانے والی ہیں۔

(۵) مشرکین جن ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا مشکل کشا، حاجت روا سمجھ کے پکارتے ہیں وہ ہستیاں تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہر وقت ترساں ولرزاں ہیں۔

نوٹ: اس آیت سے طرز استدلال واضح ہے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

شاهد(۷) واتخذوا من دو نه الهة لا يخلقون شيئا وهم يخلقون ولا يملكون لانفسهم ضرا ولا نفعا ولا يملكو ن موتا ولا حيوة ولا نشورا (پ: ۱۸، س: الفرقان ، آیت: ۳)

ترجمہ از شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی: اور لوگوں نے اللہ کے سوا اور معبود قرار دے لیے جو کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے وہ خود پیدا کیے گئے ہیں اور نہ وہ اپنے لئے کسی ضرر اور نفع کے مالک ہیں اور نہ وہ موت کے مالک ہیں اور نہ حیات کے اور نہ مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کے۔

الحاصل

یہاں پر مشرکین کے مزعومہ معبودوں کے متعلق تین امور ذکر کیے گئے ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۱) وہ خود مخلوق ہیں کسی چیز کے خالق نہیں۔

(۲) وہ اپنی جانوں کے نفع نقصان کے مالک نہیں۔

(۳) وہ موت وحیات اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کے مالک [illegible]

خلاصہ: تینوں امور کی دلالت ہمارے مدعا پر صریح ہے کہ مشرکین جن [illegible] حاجت روا مشکل کشا سمجھ کر پکارتے ہیں خواہ وہ ہستیاں انبیاء کرام کی [illegible] کی ان کو مشکل کشائی حاجت روائی اور فریاد رسی کے اختیارات ہرگز حاصل نہیں۔

شاهد(۸) ويعبدون من دون الله ما لا ينفعهم ولا يضرهم وكان الكافر على ربه ظهيرا (پ: ۱۹، س: الفرقان، آیت: ۵۵)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور وہ پوجتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا ان چیزوں کو جو نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں انہیں اور نہ نقصان اور کافر اپنے رب کے مقابلے میں (ہمیشہ شیطان کا) مددگار ہوتا ہے

پیر کرم شاہ کی ترجمہ میں دھاندلی: پیر صاحب نے اپنے بریلوی بھائیوں کو خوش کرنے کے لئے اس مقام پر قرآن پاک کے لفظی ترجمہ میں لفظ "چیزوں" کا اپنی طرف سے اضافہ کر دیا ہے، آیت میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے کہ جس کا ترجمہ چیزیں ہو۔ بہر حال قرآن پاک کے لفظی ترجمہ میں مسلکی تعصب کی خاطر اپنی طرف سے زیادتی کر کے آیت کا ترجمہ کرنا پیر صاحب کی شان کے مناسب نہیں تھا۔

ترجمہ از شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی: اور وہ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں اور کافر اپنے رب کی مخالفت کرنے پر کمر بستہ رہتا ہے۔

قارئین! شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی کے ترجمہ کو دیکھ کر پیر کرم شاہ کی کرم فرمائی ملاحظہ فرمائیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد(۹) قل لا املك لنفسی نفعا ولا ضرا الا ماشاء الله (پ: ۹، س: الاعراف ، آیت: ۱۸۸)

ترجمہ: آپ فرمادیجئے کہ میں اپنی ذات کے لئے نہ کسی نفع کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی ضرر کا مگر جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے۔

شاهد(۱۰) قل لا املك لنفسی ضرا ولا نفعا الا ما شاء الله لكل امة اجل اذا جاء اجلهم فلا يستا خرون ساعة ولا يستقدمون (پ: ۱۱، س: یونس ، آیت: ۴۹)

ترجمہ: آپ فرمادیجئے کہ میں تو اپنے لئے بھی کسی نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے ہاں ہر قوم کے لئے ایک وقت مقرر ہے جب ان کا وہ مقررہ وقت آجاتا ہے تو اس وقت سے نہ گھڑی بھر پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ اسوقت سے آگے بڑھ سکتے۔

طرز استدلال

یہ دونوں آیتیں اس بات پر قطعی دلیل ہیں کہ ہر قسم کے تصرفات مافوق الاسباب اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ سید الاولین والآخرین رحمت عالمیاں محبوب کبریا ﷺ کو بھی اپنی ذات مبارکہ کے نفع ونقصان کے اختیارات حاصل نہیں ہیں اور جب آپ ﷺ کو یہ اختیارات حاصل نہیں ہیں تو اور کسی کو کیسے اور کہاں سے اور کب حاصل ہو سکتے ہیں؟

اعتراف سعیدی

شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی لکھتے ہیں "خلاصہ یہ ہے کہ دشمنوں پر عذاب کا نازل کرنا اور دوستوں کے لئے مدد ظاہر کرنا صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت واختیار میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ اور وعید کو پورا کرنے کے لئے ایک وقت معین کر دیا ہے اور اس وقت کا

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تعیین اللہ کی مشیت پر موقوف ہے اور جب وہ وقت آجائے گا تو وہ وعدہ لا محالہ پورا ہوگا

(تبیان القرآن، ص ۳۷۳، ج ۵)

﴿الحاصل﴾

شیخ سعیدی صاحب نے اپنی اس عبارت میں واضح طور پر اعتراف فرمایا ہے کہ دشمنوں پر عذاب نازل کرنا اور اپنوں کے لئے مدد ظاہر کرنا یہ صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اختیار میں ہے۔ کاش علمائے بریلویہ کو سعیدی صاحب کا یہ لفظ "صرف" سمجھ آجائے تو سب جھگڑا ہی ختم ہو جائے۔

شاھد(۱۱) قل انی لا املك لكم ضرا ولا رشدا قل انی لن يجيرنی من الله احد ولن اجد من دونه ملتحدا (الجن، آیت: ۲۱)

ترجمہ: تو کہہ میرے اختیار میں نہیں تمہارا برا اور نہ بھلا تو کہہ مجھ کو نہ بچائیگا اللہ کے ہاتھ سے کوئی اور نہ پاؤنگا اس کے سوا کہیں پناہ لینے کی جگہ۔

﴿طرز استدلال﴾

یہ آیت بھی اس بات کی دلیل قطعی ہے کہ تمام تصرفات و اختیارات اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ امام الانبیاء والمرسلین سردار دو جہاں اور خاتمہ کائنات ﷺ کو جس طرح اپنی ذات اقدس کے نفع و نقصان کے اختیارات حاصل نہیں اسی طرح اپنی امت کے بھی نفع و نقصان اور ہدایت و ضلالت کے اختیارات ہرگز حاصل نہیں ہیں اور جب سید الاولین والآخرین افضل الخلق علی الاطلاق محمد رسول اللہ ﷺ کو یہ اختیارات حاصل نہیں ہیں تو اور کسی کو کیسے؟ کہاں سے؟ اور کس طرح؟ حاصل ہو سکتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تصریحات مفسرین

(۱) علامہ سید محمود آلوسیؒ اور علامہ نسفیؒ فرماتے ہیں، یعنی لا استطیع ان اضر کم او انفعکم لا ن الضار والنافع هو الله (مدارك :ص ۲۲۹، ج:۴، روح المعانی: ص ۹۳، ج:۲۹)

ترجمہ: یعنی میں تمہیں نقصان اور نفع دینے کا اختیار نہیں رکھتا اس لئے کہ نقصان اور نفع دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

(۲) مفسر ابن جریرؒ فرماتے ہیں، انی لا املك لكم ضرا فی دینكم و لا دنیا كم ولا رشد ارشدكم لا ن الذی یملك ذا لك الذی له ملك كل شیء (تفسیر ابن جریر: ص ۱۳۰، ج:۲۷)

ترجمہ: بے شک میں نہیں اختیار رکھتا تمہارے لئے نقصان دینی کا اور نہ نقصان دنیوی کا اور نہ بھلائی کا کہ بھلائی پہنچاؤں تم کو اس لئے کہ جو ذات اختیار رکھتی ان چیزوں کا وہ صرف وہی ذات ہے جس کے اختیار میں ہے ہر چیز یعنی اللہ تعالیٰ۔

(۳) مفسر ابن کثیرؒ فرماتے ہیں، ای انما انا بشر مثلكم یو حی الی وعبد من عباد الله لیس الی من الا مر شیء فی هدا یتكم ولا فی غوایتكم بل المرجع فی ذالك كله الی الله عزوجل (تفسیر ابن کثیر: ص: ۴۳۲، ج:۴)

ترجمہ: یعنی بے شک میں آدمی ہوں مثل تمہارے وحی کی جاتی ہے میری طرف اور میں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں تمہاری ہدایت اور ضلالت کے معاملہ میں سے میری طرف سونپی ہوئی اور میرے حوالے کی ہوئی کوئی چیز نہیں ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فائدہ: آیت میں صنعت احتباک یعنی ضرا کے ساتھ نفعا مقدر ہے اور رشدا کے ساتھ غیا مقدر ہے، دیکھیں شیخ زادہ علی البیضاوی: ص: ۵۶۰، ج: ۳۔

مفہوم آیت یعنی میرے اختیار میں نہیں کہ تم کو بھی راہ پر لے آؤں اور نہ آؤں تو کچھ نقصان پہنچادوں سب نفع نقصان اور سود و زیاں اسی اللہ وحدہ لاشریک کے قبضہ قدرت میں ہے۔ تم کو نفع و نقصان پہنچانا تو کجا اپنا نفع و نقصان بھی میرے قبضے میں نہیں اگر بالفرض میں اپنے فرائض میں تقصیر کروں تو کوئی شخص نہیں جو مجھے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے بچالے اور کوئی جگہ نہیں کہ جہاں پر بھاگ کر پناہ حاصل کرسکوں۔

الحاصل

مندرجہ بالا عبارات سے درج ذیل امور واضح ہوئے۔

(۱) قرآن و سنت کی روشنی میں اکابرین اہل السنت والجماعت کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو خدائی اختیارات ہرگز حاصل نہیں تھے۔

(۲) آپ ﷺ سے ان اختیارات کی نفی کرنا آپ ﷺ کے منصب شان کے ہرگز منافی نہیں ہے۔

(۳) اگر نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ آپ ﷺ سے ان اختیارات کی نفی کرنا بے ادبانہ گستاخی ہوتا تو اللہ رب العزت جس نے آپ ﷺ کو تمام کائنات سے بلند مقام عطا فرمایا ہے آپ کو اپنی ذات سے ان اختیارات کی نفی کا اعلان کرنے کا کبھی حکم نہ دیتا اگر آپ ﷺ سے خدائی اختیارات کی نفی آپ ﷺ کی شان گھٹانے والی بات ہوتی تو اکابرین امت بھی ان اختیارات کی نفی پر تصریحات نہ فرماتے۔

(۴) تمام مخلوق سے اور آپ ﷺ سے خدائی اختیارات کی نفی کرنا آپ ﷺ کے ساتھ حقیقی محبت کا ثبوت ہے کیونکہ یہ آپ ﷺ کے مقصد بعثت اور مشن رسالت کے ساتھ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ذمہ داری ہے اور آپ ﷺ کے لئے خدائی اختیارات اور الٰہی قدرتیں حاصل ہونے کا نظریہ رکھنا آپ ﷺ کے منکر سے غداری اور بغاوت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو محفوظ فرما ئے اور آپ ﷺ کی حقیقی محبت اور ثنائی پر استقامت نصیب فرمائے (آمین)

شاهد(۱۲) انك لا تهدی من احببت ولكن الله يهدی من يشآء وهو اعلم بالمهتدين (پ:۲۰، س: القصص، آیت: ۵۶)

ترجمہ آیت از پیر کرم شاہ بریلوی: بے شک آپ ہدایت نہیں دے سکتے جس کو آپ پسند کریں البتہ اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت یافتہ لوگوں کو۔

ترجمہ از شیخ الاسلام رسول سعیدی بریلوی: بے شک آپ جس کو پسند کریں اس کو ہدایت یافتہ نہیں بنا سکتے لیکن اللہ جس کو چاہے اس کو ہدایت یافتہ بنا دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔

طرز استدلال

اس آیت سے ہمارا استدلال دو وجہ پر مبنی ہے۔

(وجہ اول) انك لا تهدی من احببت کے الفاظ اپنے اس مدلول میں نص صریح ہیں کہ کسی آدمی کو ہدایت دینے کے اختیارات آپ ﷺ کو حاصل نہیں ہیں۔

(وجہ دوم) یہ آیت اپنے اس مدلول میں صریح الدلالت ہے کہ آپ ﷺ کو خدائی اختیارات والٰہی قدرتیں ہرگز حاصل نہیں تھیں۔ اگر آپ ﷺ کو یہ اختیارات و قدرتیں حاصل ہوتیں تو اپنے مہربان چچا کو جس نے زندگی بھر آپ کی پوری ہمدردی اور خدمت کی، ایمان و ہدایت نصیب کر دیتے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یہ آیت جناب ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی

تصریحات اکابر

(۱) حدیث: سعید ابن مسیبؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت آیا تو اس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے اس کے پاس ابوجہل، عبداللہ ابن ابی امیہ ابن المغیرہ کو پایا، آپ نے فرمایا: اے چچا لا الہ الا اللہ کہیے، میں اس کلمہ کی وجہ سے اللہ کے پاس آپ کی شفاعت کروں گا، تو ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا کیا تم عبدالمطلب کی ملت سے اعراض کرو گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر مسلسل کلمہ توحید پیش کرتے رہے، اور وہ دونوں اپنی بات دہراتے رہے، حتی کہ ابوطالب نے آخر میں یہ کہا کہ وہ عبدالمطلب کی ملت پر ہے اور لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہارے لئے اس وقت تک استغفار کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے اس سے منع کر دیا جائے، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین (التوبہ، آیت: ۱۱۳)

اللہ تعالیٰ نے ابوطالب کے لئے یہی آیت نازل فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ، انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء (صحیح بخاری: رقم الحدیث: ۴۷۷۲، ۱۳۶۰، صحیح مسلم: رقم الحدیث ۲۴، سنن نسائی: رقم الحدیث: ۲۰۳۵، مسند احمد رقم الحدیث: ۲۳۰۷۴)

(۲) علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی ۶۶۸ھ لکھتے ہیں، مسلمانوں کا اجماع ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے متعلق نازل ہوئی (الجامع الاحکام، ج: ۱۳، ص: ۲۶۶)

(۳) زجاج نے کہا، کہ مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے متعلق نازل

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہوئی (تفسیر کبیر: ج ۹، ص ۵)

(۴) علامہ عبدالرحمٰن بن علی بن محمد جوزی حنبلی نے بھی اتفاق ذکر کیا ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی (زادالمسیر: ص ۲۳۱، ج ۶)

(۵) علامہ ابوالحیان محمد بن یوسف اندلسی غرناطی متوفی ۷۵۴ھ فرماتے ہیں، مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے متعلق نازل ہوئی ہے (البحرالمحیط: ج ۸، ص ۳۱۵)

(۶) علامہ اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی متوفی ۷۷۴ھ فرماتے ہیں، جب ابوطالب کی موت کا وقت آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایمان اور اسلام میں دخول کی دعوت دی لیکن تقدیر غالب آگئی اور وہ اپنے کفر پر مستمر رہا (ابن کثیر: ج ۳، ص ۳۳۲)

(۷) اسی طرح بریلوی صدرالافاضل نعیم الدین مرادآبادی نے خزائن العرفان اور بریلوی پیر محمد کرم شاہ الازہری نے ضیاء القرآن میں لکھا ہے۔

﴿ایک اہم فائدہ﴾

ھو اعلم بالمھتدین سے اشارہ کر دیا کہ استعداد و قابلیت و صلاحیت قلب کا جاننے والا بھی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کس کا دل ہدایت قبول کرنے کے لائق ہے اور کس کے دل میں یہ صلاحیت نہیں ہے۔ اس سے یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ دلوں کے حالات کو جاننے والا بھی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ بریلوی مسلک کے ترجمان شیخ غلام رسول سعیدی بھی اس مقام پر یہ حقیقت ماننے پر مجبور نظر آتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اس کو علم ہے کہ کس کا دل ہدایت قبول کرنے کے قابل اور کس کے دل پر مہر لگی ہے لہذا کس کو ہدایت دینی ہے اور کس کو ہدایت نہیں دینی اس کے برخلاف آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہیں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کو وعظ اور تبلیغ کریں گے خواہ اس کے دل پر مہر لگی ہو یا نہ ہو۔ (تبیان القرآن، ص ۸۴۴، ج ۸) الفضل ماشہدت بہ الاعداء

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿ آیت مذکورہ پر بریلوی مجادلین کا اعتراض اور اس کا جواب ﴾

جب یہ آیت پیش کی جاتی ہے تو بریلوی مجادلین فوراً اس کے مقابلے میں دوسری آیت پڑھ دیتے ہیں، انك لتهدی الی صراط مستقیم، بے شک آپ راہنمائی کرتے ہیں سیدھے راستے کی طرف۔ حالانکہ مبتدی طالب علم بھی جانتا ہے کہ ہدایت کے کئی معنے ہیں، ارائۃ الطریق، راہنمائی کرنا، راستہ دکھلانا اور ایصال الی المطلوب یعنی مقصود تک پہنچانا یا ہدایت نصیب کر دینا تو انك لتهدی ۔۔الخ والی آیت میں ہدایت سے مراد راہنمائی کرنا نہیں یا راستہ دکھانا نہیں بلکہ ہدایت نصیب کر دینا اور ہدایت پانے تک دینا ہے اور انك لتهدی ۔۔الخ والی آیت میں ہدایت نصیب کر دینا نہیں بلکہ راہنمائی کرنا اور راستہ دکھلانا ہے۔ اس لئے دونوں آیتوں میں کوئی تعارض نہیں۔ چنانچہ شیخ غلام رسول سعیدی اسی حقیقت کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں، بظاہر ان دونوں آیتوں (انك لا تهدی ۔۔الخ اور انك لتهدی ۔۔الخ) میں تعارض ہے اس کے حسب ذیل جوابات ہیں: آپ ارائۃ الطریق کرتے ہیں (راستہ دکھاتے ہیں) اور ایصال الی المطلوب اللہ تعالیٰ کرتا ہے یعنی وہ مطلوب تک پہنچا دیتا ہے۔ دنیا میں مومن بنا دیتا ہے اور آخرت میں جنت عطا فرماتا ہے۔ (تبیان القرآن: ص ۸۴۳، ج ۸)

شاهد (۱۳) ان تحرص علی هدٰهم فان الله لا یهدی من یضل وما لهم من نصرین (پ: ۱۴، س: النحل، آیت: ۳۷)

ترجمہ از شیخ غلام رسول سعیدی: اگر آپ ان کی ہدایت پر حریص ہیں (تو نہ لیں کہ) بے شک اللہ اسکو ہدایت نہیں دیتا جس کو وہ گمراہ کر دے اور ان کے لئے کوئی مددگار نہیں ہے۔

شیخ غلام رسول سعیدی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اس آیت میں آپ کو تسلی دینے کا پہلو یہ ہے کہ آپ کا منصب اللہ کا پیغام پہنچا دینا اور دین اسلام کی تبلیغ کرنا ہے، سو آپ نے اللہ کے پیغام کو احسن اور کامل طریقہ سے پہنچا دیا، اب اگر آپ کی پیہم تبلیغ کے باوجود یہ ایمان نہیں لاتے تو آپ غم نہ کریں کیونکہ ان کے دل میں ایمان کو پیدا کر دینا اور کفر کو ایمان سے اور گمراہی کو ہدایت سے بدل دینا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں ہے اور نہ یہ آپ کی قدرت اور اختیار میں ہے یہ صرف اللہ عزوجل کا کام ہے اور اس کو ازل میں علم تھا کہ یہ ایمان کو اختیار نہیں کریں گے اور کفر پر اصرار کریں گے سو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کفر اور گمراہی کو مقدر کر دیا اور اللہ کے لکھے کو کوئی ٹال نہیں سکتا (تبیان القرآن: ص ۳۱۵، ج: ۶)

شیخ غلام رسول نے تو فیصلہ ہی کر دیا کہ کفر کو ایمان سے بدلنا اور گمراہی کو ہدایت سے بدلنا یہ آپ کی قدرت اور اختیار میں نہیں ہیں۔ غالی صاحبان سے ہماری گزارش ہے کہ شیخ سعیدی صاحب کی مذکورہ عبارت کو بار بار پڑھیں اور ایک دوسرے کو تکرار کرائیں شاید کہ تمہارے دل میں اتر جائے شیخ سعیدی کی بات۔

شاهد(۱۴) وما اكثر الناس ولو حرصت بمؤمنين (پ: ۱۳، س: یوسف ؛ آیت: ۱۰۳)

ترجمہ: اور اکثر لوگ نہیں ہیں یقین کرنے والے اگرچہ تو کتنا ہی چاہے۔

﴿شان نزول﴾

امام عبدالرحمٰن بن علی محمد ابن جوزیؒ متوفی ۵۹۷ھ فرماتے ہیں: قال ابن الانباری ان قريشا واليهود سألت رسول الله ﷺ عن قصة يوسف واخوته ، فشرحها شرحا شافيا ، وهو يؤمل ان يكون ذالك سببا لاسلامهم ، فخالفو ظنه ، فحزن رسول الله ﷺ ، فعزاه الله تعالى بهذه الاية

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(زادالمسیر :ص ۴۷۶، ج۲) یعنی ابن الانباری فرماتے ہیں کہ قریش اور یہود نے آنحضرت ﷺ سے حضرت یوسف اور ان کے بھائیوں کا قصہ پوچھا، حضرت ﷺ نے بہت تفصیل سے یہ واقعہ بیان فرمادیا آپ ﷺ کو امید تھی کہ سورۃ یوسف سن کر یہ لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن انھوں نے آپ ﷺ کی امید کے برخلاف ایمان قبول نہ کیا اس پر آپ ﷺ بہت رنجیدہ اور غمگین ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا غم دور کرنے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔

شاہد(۱۵) لیس علیك هداهم ولكن الله يهدى من يشآء (پ: ۳، س: البقرہ، آیت: ۲۷۲)

ترجمہ: تیرا ذمہ نہیں ان کو راہ پر لانا اور لیکن اللہ راہ پر لاوے جس کو چاہے۔

شاہد(۱۶) لعلك باخع نفسك الا يكونوا مؤمنين (پ: ۱۹، س: الشعراء، آیت: ۳)

ترجمہ از پیر کرم شاہ صاحب بریلوی: شاید آپ ہلاک کردیں گے اپنے آپ کو اس غم میں کہ وہ ایمان نہیں لا رہے (ضیاء القرآن: ص ۳۸۳، ج ۳)

شاہد(۱۷) فلعلك باخع نفسك على اثارهم ان لم يؤمنوا بهذا الحديث اسفا (پ: ۱۵، س: الکہف، آیت: ۶)

ترجمہ: سو شاید آپ اسکے پیچھے اگر یہ لوگ اس مضمون پر ایمان نہ لائے تو غم سے اپنی جان دے دیں گے۔

شاہد(۱۸) فان الله يضل من يشآء ويهدى من يشآء فلا تذهب نفسك عليهم حسرٰت ان الله عليم بما يصنعون (پ: ۲۲، س: فاطر، آیت: ۸)

ترجمہ: سو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہے تو ان پر افسوس کر کے کہیں آپ کی جان نہ جاتی رہے، اللہ تعالیٰ کو انکے سب کاموں کی خبر ہے۔

طرز استدلال

مذکور الصدر تمام آیات بینات اپنے اس مدلول پر بالکل صریح ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو خدائی اختیارات اور الٰہی قدرتیں ہرگز حاصل نہیں تھیں اور آپ ﷺ کا منصب اور مقام رسالت و نبوت کا ہے۔ دلوں پر قبضہ و اختیار صرف اور صرف اللہ جل جلالہ ہی کا خاصہ ہے جس کے لئے چاہے ہدایت اور ایمان نصیب کرنے کا فیصلہ کرے اور جس کے لئے چاہے گمراہ اور کفر کا فیصلہ کرے، لا یسئل عما یفعل۔

شاهد(۱۹) ومن یرد الله فتنته فلن تملك له من الله شیئا اولئك الذین لم یرد الله ان یطهر قلوبهم لهم فی الدنیا خزی ولهم فی الاخرة عذاب عظیم (پ: ۶، س: المائدة، آیت: ۴۱)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: اور جس کو اراد فرمائے اللہ تعالیٰ فتنہ میں ڈالنے کا تو نہیں طاقت رکھتا تو اس کے لئے اللہ سے کسی چیز کی یہی لوگ ہیں کہ نہیں ارادہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ پاک کرے ان کے دلوں کو ان کے لئے دنیا میں ذلت ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

طرز استدلال

فلن تملك له من الله شیئا کے الفاظ اس مدلول پر قطعی الدلالت ہیں کہ آپ ﷺ کو خدائی قدرتیں اور الٰہی اختیارات ہرگز حاصل نہیں تھے اسلئے فرمایا کہ جس کو میں پکڑنا چاہوں آپ اسے میری پکڑ سے چھڑانے کا ذرہ بھر بھی اختیار نہیں رکھتے۔ اتنی صاف اور صریح آیت کے ہوتے ہوئے بھی کوئی شخص اس مدعا پر نبی ﷺ کے بارے میں خدائی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اختیارات اور الٰہی قدرتیں تسلیم کرے تو ایسے شخص کے کفر میں کیا توقف ہو سکتا ہے؟

اعتراف سعیدی

شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

یہودیوں کے ایمان نہ لانے پر نبی پاک ﷺ کو تسلی دینا: جس کو اللہ تعالیٰ فتنہ میں ڈالنا چاہے اس کا معنی ہے جس کو اللہ دنیا میں گمراہ اور رسوا کرنا چاہے اور آخرت میں عذاب دینا چاہے تو اے مخاطب تو اللہ تعالیٰ کے گمراہ کرنے اور اس کے عذاب کو اس شخص سے دور کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یعنی جس شخص کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرنا چاہے آپ اسے ہدایت نہیں دے سکتے۔ نفع، نقصان، ہدایت، ضلالت اللہ کے قبضے میں ہیں اس کے علاوہ ان چیزوں پر کسی کا کوئی اختیار نہیں، جیسا کہ ماقبل بیان ہو چکا ہے۔ (تبیان القرآن، تحت آیت مذکورہ)

شیخ سعیدی صاحب کی عبارت اپنے مضمون میں بالکل واضح ہے، کاش علمائے بریلویہ اسی راستہ پر چل پڑتے جو راستہ شیخ غلام رسول سعیدی اور پیر نصیر الدین گولڑوی وغیرہ سمجھدار لوگوں نے اختیار کیا ہے۔

شاهد (۳۰) لیس لك من الامر شیء او یتوب علیهم او یعذبهم فانهم ظالمون ولله ما فی السموٰت وما فی الارض یغفر لمن یشآء ویعذب من یشاء والله غفور رحیم (پ: ۳، س: ال عمران، آیت: ۱۲۹،۱۲۸)

ترجمہ از غلام رسول سعیدی بریلوی: آپ کو ان میں سے کسی چیز کے مالک نہیں اللہ (چاہے تو) ان (کافروں) کی توبہ قبول فرمائے یا ان کو عذاب دے کیونکہ بے شک وہ ظلم کرنے والے ہیں اور اللہ ہی کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے وہ جسے چاہے بخش دیتا ہے اور

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جسے چاہے عذاب دیتا ہے اور اللہ نہایت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔

﴿شان نزول﴾

اس آیت کا تعلق جنگ احد سے ہے۔ جنگ احد میں جب آپ ﷺ کا دانت مبارک شہید کر دیا گیا اور سر مبارک زخمی کر دیا گیا تو آپ ﷺ اپنا خون مبارک چہرہ اقدس سے پونچھ رہے تھے اور ساتھ یہ فرما رہے تھے، کیف یفلح قوم شجوا نبیهم و کسروا رباعیته وهو یدعوهم الی الله، کما فی المسلم یعنی وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جس نے اپنے نبی ﷺ کو زخمی کر دیا حالانکہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی توحید کی دعوت دیتا ہے۔ گویا آپ نے مشرکین کے ایمان سے مایوس ہو کر ان کی ہلاکت کی دعا فرمائی اور بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے بعض مشرکین کی ہلاکت کے لئے چالیس دن تک دعا فرمائی تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

﴿مختصر تشریح آیت﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان مشرکین کی عاقبت اور انجام کار کو میں ہی جانتا ہوں اور ان کے تمام امور اور معاملات صرف میرے ہی اختیار و تصرف میں ہیں اس لئے میری مرضی ہے کہ جس کو ایمان کی توفیق دے کر اس کی توبہ قبول کر لوں اور جس کو چاہوں عذاب دوں۔ آپ ﷺ کو نہ تو ان کے انجام کار کا علم ہے اور نہ ہی ان کے معاملات کے اختیارات آپ ﷺ کے سپرد ہیں اس لئے آپ ﷺ ان کے خلاف دعا نہ کریں۔

﴿طرز استدلال﴾

اس آیت سے استدلال دو وجہ پر مبنی ہے۔

(وجہ اول): لیس لك من الامر شیء کے الفاظ نص قطعی ہیں اس دلیل پر کہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

آپ ﷺ کو ذرہ بھر خدائی اختیار ہرگز حاصل نہیں جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے کسی کو ایمان کی توفیق دینا اور کسی کی توفیق ایمان سلب کرنا، کسی کو بخش دینا اور کسی کو عذاب میں مبتلا کرنا وغیرہ کے اختیارات اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں جو ساری کائنات کا مختار کل ہے۔

(وجہ دوم) لیس لك من الامر کے بعد وللہ ما فی السموات، الا یذکر کی ہے جو کہ آپ ﷺ سے نفی اختیارات کی تاکید مزید ہے۔ اور اس کی بحث ہم ماقبل کر چکے ہیں، للہ کا لام تخصیص کا اور للہ کی ظرف تقدیم کے لئے ہے اور ما اپنی عموم کے اعتبار سے ہر چیز کو شامل ہے پھر جملہ اسمیہ ہے جو دوام و استمرار پر دلالت کرتا ہے وغیرہ من الفوائد۔ تو مطلب یہ ہوگا کہ یا رسول اللہ! آپ کو ذرہ بھر خدائی اختیار حاصل نہیں ہے کیونکہ زمین و آسمان کی ہر چیز کے تمام اختیارات صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہیں۔ مخلوق کی کوئی ہستی کسی طرح ذاتاً یا عطاءً ان اختیارات میں ہرگز شریک نہیں ہے۔

شاهد (۲۱) وان كان كبر عليك اعراضهم فان استطعت ان تبتغی نفقا فی الارض اوسلما فی السماء فتاتیهم بایة ولو شآء اللہ لجمعهم علی الهدی فلا تكونن من الجهلین (ب:۷، س: الانعام، آیت: ۳۵)

ترجمہ از غلام رسول سعیدی بریلوی: اور اگر ان لوگوں کی بے اعتنائی آپ پر دشوار ہے تو آپ اگر زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی تلاش کر سکتے ہیں تا کہ ان کے پاس (انکا مطلوبہ) معجزہ لے آئیں (تو لے آئیں) اور اگر چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا، (تو اے مخاطب!) تو ہرگز نادانوں میں سے نہ ہو جانا۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شان نزول

حضرت علامہ سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں، بعض آثار میں ہے کہ حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف قریش کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور کہا اے محمد ﷺ ہمارے پاس اللہ کے پاس سے کوئی نشانی لائیے جیسا کہ انبیاء سابقین نشانیاں لاتے تھے۔ پھر ہم آپ کی تصدیق کریں گے، اللہ تعالیٰ نے ان کی مطلوبہ نشانیاں عطا فرما نے سے انکار فرمایا، تو انھوں نے نبی پاک ﷺ سے منہ پھیر لیا، نبی پاک ﷺ پر ان کا اعراض کرنا بہت دشوار ہوا، کیونکہ آپ ﷺ اپنی قوم کے ایمان لانے پر بہت حریص تھے اور جب بھی کسی نشانی کا مطالبہ کرتے تو ان کے ایمان لانے کی طمع میں آپ کی یہ شدید خواہش ہوتی کہ وہ نشانی (معجزہ) نازل کردی جائے، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(روح المعانی، جز: ۷، ص ۱۳۸، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

طرز استدلال

آیت مذکور الصدر اس بات پر حجت قاطعہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو فرمائشی معجزات دکھانے کے اختیارات حاصل نہیں تھے۔ معجزات وغیرہ کے اختیارات اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں جب چاہے اپنی قدرت و اختیار سے اپنے نبی کے ہاتھ پر کوئی معجزہ ظاہر کر دے اور جب وہ نہ چاہے تو کوئی بھی اس کے سامنے دم مارنے کی قدرت و طاقت نہیں رکھتا۔ تعالی اللہ عما یقول الظلمون۔

تصریحات اکابرؒ

مفسر ابن جریرؒ فرماتے ہیں، عن ابن عباسؓ لنا تیقم با یۃ افضل مما اتینا ھم فالفعل (تفسیر ابن جریر: ص ۱۸۴، ج: ۷) یعنی اگر آپ طاقت رکھتے ہیں تو پس لے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

آئے آپ ان کے پاس کوئی نشانی بہتر ان نشانیوں سے جو دی ہیں ہم نے ان کو پس کر لو۔

علامہ نسفیؒ اور سیوطیؒ فرماتے ہیں: فتا تیهم بآیة مما اقترحوا فا فعل العلی انك لا تستطیع ذالك فاصبر حتی یحکم الله (مدارک تحت آیت مذکورہ وجلالین) یعنی پس لے آؤ آپ ان کے پاس وہ معجزہ جو طلب کرتے ہیں پس کر لو مطلب یہ ہے کہ بے شک آپ قدرت نہیں رکھتے اس بات کی یعنی معجزات کے لانے کی پس صبر فرماؤ یہاں تک کہ فیصلہ فرمادے اللہ تعالیٰ۔

علامہ ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں، والحاصل انك لا تقدر علی اتیان ایة فلاتتعب (تفسیر مظہری: ص ۲۶۱، ج:۳) یعنی خلاصہ یہ ہے کہ بے شک آپ نہیں قدرت رکھتے معجزہ کے لانے کی پس مت تھکان میں ڈالو اپنے آپ کو۔

مفسر بیضاویؒ فرماتے ہیں، والمقصود بیان حرصه البالغ علی اسلام قومه وانه لو قدر ان یاتیهم بایة من تحت الارض او من فوق السماء لاتی بها رجاء ایمانهم (بیضاوی: ص ۲۵۹، ج:۱) یعنی اور مقصود بیان کرنا انتہائی حرص حضور ﷺ اپنی قوم کے اسلام پر اور یہ کہ حضور ﷺ کو قدرت ہوتی معجزہ لانے کی زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے البتہ آپ ﷺ ضرور لے آتے اس معجزہ کو ان کے ایمان کی امید کی وجہ سے۔

شاهد(۲۲) قل انی علی بینة من ربی وکذبتم به ما عندی ما تستعجلون به ان الحکم الا لله یقص الحق وهو خیر الفاصلین ،قل لو ان عندی ما تستعجلون به لقضی الامر بینی و بینکم والله اعلم بالظلمین (س: الانعام، پ:۷، رکوع ۷)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: آپ فرمایئے بے شک میں قائم ہوں ایک روشن دلیل پر اپنے رب کی طرف سے اور جھٹلا دیا تم نے اسے نہیں ہے میرے پاس

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جس کی تم جلدی مچا رہے ہو نہیں ہے حکم (کسی کا) سوائے اللہ کے وہی بتاتا ہے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے، آپ فرمائیے اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو (کبھی کا) فیصلہ ہو گیا ہوتا اس بات کا میرے درمیان اور تمہارے درمیان اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔

﴿شان نزول﴾

امام ابن جوزیؒ لکھتے ہیں، ابو صالح حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نضر بن الحارث اور باقی قریش نے نبی پاک ﷺ سے استہزاء کہا اے (سیدنا) محمد (ﷺ) ہمارے پاس وہ عذاب لے کر آئیں جس سے آپ ہم کو ڈراتے ہیں، اور نضر نے کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر کہا اے اللہ! جو یہ کہتے ہیں اگر وہ حق ہے تو، تو ہمارے اوپر عذاب بھیج دے۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی، جس چیز کو تم عجلت سے طلب کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے، نیز فرمایا آپ کہیے اگر میرے پاس وہ چیز ہوتی جس کو تم بہ عجلت طلب کر رہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان (کبھی کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا (زاد المسیر ج:۳۔ص۵۱)

﴿طرز استدلال﴾

اس آیت سے ہمارا استدلال تین وجہ پر مبنی ہے۔

(وجہ اول) قل ما عندی، یعنی نہیں ہے میرے اختیار و تصرف میں وہ چیز جس کی تم جلدی مچا رہے ہو۔ قل ما عندی کے یہ الفاظ نص صریح ہیں آپ ﷺ سے خدائی اختیارات کی نفی میں جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے۔

(وجہ دوم) قل لو ان عندی، یعنی اگر وہ چیز میرے اختیار و تصرف میں ہوتی جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا میرے اور تمہارے درمیان۔ تو یہ الفاظ بھی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نص قطعی ہیں اپنے مدلول پر کہ آپ ﷺ کو مطلوبہ چیز (عذاب وغیرہ) کے اختیارات حاصل نہیں تھے۔ گویا کہ قل لو ان عندی، کو ما عندی کے لئے بطور تاکید کے لایا گیا ہے۔

(وجہ سوم) ان الحکم الا للہ، یہ جملہ ما عندی اور لو ان عندی کے درمیان میں ذکر کر کے گویا کے آپ ﷺ سے نفی اختیارات کی علت کی طرف اشارہ کر دیا۔ مطلب یہ ہے کہ عذاب نازل کرنا یا دوسرے خدائی اختیارات مجھے حاصل نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ تمام اختیارات و تصرفات اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مخلوق کی کسی ہستی میں نہیں پائے جا سکتے۔

﴿اعتراف سعیدی﴾

شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں، اس آیت سے مراد یہ ہے کہ اس عذاب کو نازل کرنا صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے اختیار میں ہے۔ وہ اگر چاہے گا تو عذاب کو نازل فرمائے گا اور اگر وہ اپنی کسی حکمت کی بناء پر عذاب کو نہ نازل کرنا چاہیے تو نہیں نازل فرمائے گا، مجھے اس عذاب کے نازل کرنے یا اس کو مقدم اور مؤخر کرنے پر قدرت نہیں ہے اور اگر بالفرض یہ معاملہ میرے اختیار میں ہوتا تو میں تمہارے مطالبہ پر عذاب کو لا چکا ہوتا (تبیان القرآن، ص ۴۹۵، ج ۳)

﴿الحاصل﴾

سعیدی صاحب نے تو فیصلہ ہی کر دیا اور صاف صاف اقرار فرما دیا کہ عذاب نازل کرنا یا عذاب کو مقدم مؤخر کرنا آپ ﷺ کی قدرت و اختیار میں نہیں تھا۔ بلکہ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالیٰ شیخ سعیدی صاحب کے سینے کو انوار توحید سے روشن کر دے اور پوری طرح قبول توحید کے لئے ان کے دل کو متوجہ کر دے۔ (آمین)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد(۲۳) واقسموا بالله جهد ايمانهم لئن جاءتهم اية ليؤمنن بها قل انما الأيٰت عند الله وما يشعركم انها اذاجاءت لا يؤمنون(پ:۷،س: الا نعام ، آیت:۱۱۰)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور وہ قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی پوری کوشش سے کہ اگر آگئی ان کے پاس کوئی نشانی تو ضرور ایمان لائیں گے اس کے ساتھ، آپ فرمایئے کہ نشانیاں تو صرف اللہ ہی کے پاس ہیں اور (اے مسلمانو!) تمہیں کیا خبر کہ جب یہ نشانی آجائے گی تو (تب بھی) یہ ایمان نہیں لائیں گے۔

﴿طرز استدلال﴾

یہ آیت بھی اپنے مدلول پر صریح ہے کہ آپ ﷺ کو دوسرے خدائی اختیارات کی طرح معجزہ دکھلانے کی قدرت اور طاقت بھی عطا نہیں کی گئی کہ جب چاہیں اور جو معجزہ چاہیں ظاہر فرمادیں بلکہ معجزہ ظاہر کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ جب چاہے ظاہر فرمائے اور جب نہ چاہے تو کسی کا بس اس کے سامنے نہیں چل سکتا۔

سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں، انما الا يٰت عند الله لا عندی فکیف اجیکم بها او اتیکم بها او المعنی هو القادر علیها لا انا حتی اتیکم بها (روح المعانی: ص ۲۵۳، ج۷)

صاحب روح المعانی کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ انما کلمہ حصر کا ہے مطلب یہ ہے کہ معجزات دکھانا میری قدرت اور اختیار میں نہیں ہے اس میں تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا اختیار اور قدرت ہے۔ وہ چاہے تو ظاہر کردے اور چاہے تو نہ کرے۔

شاهد(۲۴) افمن حق عليه كلمة العذاب افانت تنقذ من فی النار (س: الزمر ، رکوع:۶)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ از شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی: جس کے متعلق عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے کیا آپ اس کو دوزخ سے چھڑا لیں گے؟ (تبیان القرآن، ج:۱۰، ص:۱۹۷)

﴿طرز استدلال﴾

یہ آیت بھی اس بات پر قطعی طور پر دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو بایں عزوشان خدائی اختیارات ہرگز حاصل نہیں اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ پکڑ لے تو آپ اس کو خدا کی پکڑ سے ہرگز چھڑا نہیں سکتے جیسا کہ انت تنقض من فی النار، کی نص صریح سے ظاہر ہے۔

﴿مقام عبرت﴾

قارئین ان آیات بینات کو بھی دیکھیں اور حکیم امت بریلویہ مفتی احمد یار گجراتی کی جرأت بھی ملاحظہ فرمائیں۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں ؎

خدا جس کو پکڑے چھڑا لیں محمد ﷺ
محمد ﷺ جو پکڑے چھڑا کوئی نہیں سکتا

(شان حبیب الرحمٰن، ص:۷۸)

شاهد(۲۵) واذ تتلی علیهم ایٰتنا بینات قال الذین لا یرجون لقائنا ائت بقرآن غیر هذا اوبدله قل ما یکو ن لی ان ابدله من تلقائی نفسی ان اتبع الا ما یو حی الی انی اخاف ان عصیت ربی عذا ب یو م عظیم (پ:۱۱، س: یو نس، رکوع:۲)

ترجمہ از پیر کرم علی بریلوی: اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں (تو) کہنے لگتے ہیں وہ جو توقع نہیں رکھتے ہم سے ملنے کی کہ لے آیئے (دوسرا)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قرآن اس (قرآن) کے علاوہ یا ردوبدل کر دیجئے اسی میں فرمایئے مجھے اختیار نہیں کہ ردوبدل کردوں اس میں اپنی مرضی سے میں نہیں پیروی کرتا (کسی چیز کی) بجز اس کے جو وحی کی جاتی ہے میری طرف میں ڈرتا ہوں اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں، بڑے دن کے عذاب سے۔

طرز استدلال

اس آیت سے استدلال دو وجہ پر مبنی ہے۔

(وجہ اول) مشرکین نے مطالبہ میں دو چیزیں ذکر کیں یا تو اس پورے قرآن کے بجائے دوسرا قرآن لے آئیں یا اسی قرآن میں تبدیلی کر کے آیات توحید وغیرہ نکال دیں۔ قل ما یکون لی کے الفاظ سے مشرکین کے مطالبہ اور ان کے اس نظریہ کا رد ہے کہ آنحضرت ﷺ قرآن بدلنے کا اختیار رکھتے ہیں، جواب میں پہلی چیز کو چھوڑ دیا گیا ہے کیونکہ وہ خود بخود سمجھ میں آجائے گی اور دوسری چیز کے متعلق ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ ارشاد فرمائیں کہ مجھے قرآن بدلنے کا قطعاً کوئی اختیار نہیں ہے۔ جب قرآن کا کچھ حصہ بدلنے کا اختیار نہیں تو پورے قرآن بدلنے کا اختیار کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟ بہرحال قل ما یکون لی کے الفاظ مبارکہ سے بالکل ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کو قرآن کے کسی حصہ کو اپنی طرف سے بدلنے کا قطعاً کوئی اختیار حاصل نہیں ہے بلکہ بیشمار آیات میں آپ ﷺ کو قرآن پاک کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔

(وجہ دوم): ان اتبع الا ما یوحی ۔۔۔۔ان عصیت ربی الایۃ کے الفاظ اس بات کی قطعی اور صریح دلیل ہیں کہ آنحضرت ﷺ احکام الٰہی کے مکلف اور پابند ہیں اور جو کسی کے احکام کا مکلف اور پابند ہو وہ مختار کل قطعاً نہیں ہوتا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح آپ ﷺ کے لئے خدائی اختیارات ماننا اللہ تعالیٰ کی توحید سے بغاوت ہے اسی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

طرح آپ ﷺ کے منصب رسالت میں بھی بدترین بے ادبی اور گستاخی ہے اور آپ ﷺ کی عبدیت و رسالت کا صریح انکار ہے۔

شاهد(۲۹) ولا تقولن لشیء انی فاعل ذالك غدا الا ان یشاء الله

. (س: الکہف، پ:۱۵، آیت: ۲۳)

ترجمہ پیر کرم علی بریلوی: ہرگز نہ کہنا کسی چیز کے متعلق کہ میں اسے کرنیوالا ہوں کل مگر (یہ کہ ساتھ یہ بھی کہو) اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے۔

﴿طرز استدلال﴾

یہ آیت بھی توحید فی التصرف پر قطعی اور صریح دلالت کرتی ہے۔ اس آیت سے ہمارا استدلال دو وجہ پر مبنی ہے۔

(وجہ اول): اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر پابندی لگادی ہے کہ آئندہ جس کام کا بھی ارادہ ہو تو ہرگز یوں نہیں کہنا کہ میں یہ کام کل کروں گا بلکہ یوں کہنا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ کام کروں گا۔ جو مختار کل ہو وہ کسی کام میں کسی کی چاہت کا ہرگز محتاج نہیں ہوتا اور جو ہر کام میں کسی کی چاہت و مشیت کا محتاج ہو وہ مختار کل ہرگز نہیں ہو سکتا۔

(وجہ دوم) آپ ﷺ نے مشرکین سے وعدہ فرمایا کہ ان سوالوں کا جواب کل دوں گا لیکن ان شاء اللہ کہنا بھول گئے اور دس روز تک وحی بند رہی اور آپ ﷺ ہر روز فرماتے کہ کل بتاؤں گا لیکن پھر وحی نہ آئی تو اس سے یہ بھی بات بھی قطعی طور پر معلوم ہوگئی کہ قرآن عظیم جو آپ کا عظیم الشان معجزہ ہے اس کا نزول بھی آپ ﷺ کی قدرت و اختیار میں ہرگز نہیں تھا کہ جب چاہیں نازل فرمالیں۔ جب قرآن عظیم جیسے معجزہ کا نزول بھی آپ ﷺ کے اختیار و قدرت میں نہیں تو اور کسی معجزہ کا ظاہر کرنے کا اختیار یا دوسرے خدائی اختیارات والی قدرتیں آپ ﷺ کو کیسے حاصل ہو سکتی ہیں؟

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

سعیدی صاحب کا اعتراف حق

شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی لکھتے ہیں: کفار مکہ نے النضر بن الحارث اور عقبہ بن ابی المعیط کو مدینہ میں علماء یہود کے پاس بھیجا اور ان سے کہا کہ تم ان کے سامنے (سیدنا) محمد (ﷺ) کا ذکر کرو اور ان کے سامنے آپ کے دعوی کو بیان کرو وہ لوگ اہل کتاب ہیں اور ان کو انبیاء کے متعلق ایسی معلومات ہیں جو ہم کو نہیں ہیں۔ تب علماء یہود نے کہا تم ان سے تین باتوں کے متعلق سوال کرو اگر انہوں ان کا جواب دے دیا تو وہ واقعی نبی مرسل ہیں اور اگر وہ ان کے متعلق نہیں بتا سکے تو پھر وہ جھوٹے شخص ہیں، پھر تم ان کے ساتھ جو چاہو سلوک کرو۔ تم ان سے ان نوجوانوں کے متعلق پوچھو جو پہلے زمانے میں نکلے تھے، ان کا کیا ہوا؟ ان کا بہت تعجب خیز واقعہ ہے، اور ان سے اس شخص کے متعلق پوچھو جس نے زمین کے تمام مشارق اور مغارب کا سفر کیا تھا، اس کی کیا خبر ہے، اور ان سے روح کے متعلق سوال کرو اس کی کیا حقیقت ہے؟ انھوں نے نبی پاک ﷺ سے یہ سوالات کیے۔ آپ ﷺ کو یہ اعتماد تھا کہ آپ کے پاس وحی آ جائے گی تو آپ ان کو کل بتا دیں گے۔ آپ نے فرمایا میں کل تمہارے سوالات کا جواب دے دوں گا۔ لیکن آپ ﷺ انشاء اللہ کہنا بھول گئے۔ رسول اللہ ﷺ پندرہ دن تک انتظار فرماتے رہے اور وحی نہیں آئی اور نہ آپ کے پاس حضرت جبرائیلؑ آئے، اور اہل مکہ نے آپ ﷺ کے متعلق بری باتیں کہنا شروع کریں اور رسول اللہ ﷺ ان کی باتیں سن سن کر غمگین ہوئے۔ اس کے بعد اللہ تعالی نے ان نوجوانوں (اصحاب کہف) اور اس شخص کے متعلق قرآن مجید کی آیات نازل کیں جس نے زمین کے مشارق و مغارب کا سفر کیا تھا (ذوالقرنین) اور روح کے متعلق اس سے متصل پہلی سورت (بنی اسرائیل) میں اللہ تعالی نے آیات نازل فرما دیں تھیں۔ (تبیان القرآن)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اعتراف سعیدی کے چند قابل غور امور

(۱) آنحضرت ﷺ نزول قرآن سے پہلے قرآن پاک نہیں جانتے تھے۔ جیسا کہ حکیم امت بریلویہ مفتی احمد یار گجراتی و دیگر علمائے بریلویہ کا عقیدہ باطلہ ہے۔

(۲) آنحضرت ﷺ غیب دان یا عالم جمیع ما کان و ما یکون نہیں تھے ورنہ اصحاب کہف، ذوالقرنین وغیرہ کا حال آپ ﷺ کو معلوم ہوتا اور آپ ﷺ فوراً بتا دیتے، ۱۵ روز تک پریشان ہونے کی ضرورت ہی نہیں تھی نیز جو بھول جائے وہ غیب دان اور عالم جمیع ما کان و مایکون نہیں ہوتا۔

(۳) آپ ﷺ ہر زمان و ہر مکان میں حاضر ناظر نہیں تھے اگر آپ ﷺ ذوالقرنین اور اصحاب کہف وغیرہ کے ساتھ حاضر ناظر ہوتے تو آپ ﷺ کو مشاہدہ کی وجہ سے سب کچھ معلوم ہوتا۔ ۱۵ دن وحی کے انتظار میں غمگین رہنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں تھی۔

(۴) اس سے یہ بات بھی واضح طور پر معلوم ہوگئی کہ جب تک اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بذریعہ وحی کے انباء غیب کی کسی بات پر اطلاع نہ دے تو اس وقت تک آپ ﷺ نہ تو اس چیز کو لوح محفوظ کا براہ راست مطالعہ کر کے معلوم فرما سکتے ہیں اور نہ ہی کسی دوسرے ذریعہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر آپ ﷺ لوح محفوظ کا مطالعہ کر سکتے ہوتے پھر بھی آپ ﷺ کو ۱۵ دن تک غمگین رہنے اور وحی کے انتظار کی ضرورت نہیں تھی۔ فوراً لوح محفوظ سے دیکھ کر بتلا دیتے ہمارے اس عنوان کی بہت سی آیات باقی ہیں لیکن طوالت سے بچتے ہوئے انہی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ غیب کے لئے تو ایک آیت بھی کافی ہے اور ضدی آدمی کے لئے دفتر کے دفتر بھی ناکافی ہیں۔ اب ہم اپنی اس بحث کے خاتمہ کے طور پر غیر اللہ کو مختار کل ماننے کی چند خرابیاں اس انداز میں ذکر کرتے ہیں کہ ہر خرابی ایک مستقل عنوان ہوگی۔ طلباء کرام خود اس عنوان کے مطابق آیات جمع کر لیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حضور اکرم ﷺ کو مختار کل ماننے کی خرابیاں

خرابی نمبر (۱) مختار کل سفارشی نہیں ہو سکتا، جو خود مختار ہو وہ کسی کے آگے رو رو کر سفارشیں نہیں کیا کرتا۔ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے لیکن امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں تمام امت کا اجماع کہ آپ ﷺ قیامت کے دن عرش الٰہی کے سامنے سجدہ ریز ہو کر شفاعت کی اجازت طلب فرما کر امت کی شفاعت فرمائیں گے۔ جو شخص حضرت نبی کریم ﷺ کے لئے اختیارات کلیہ ذاتیا یا عطاء مانے وہ آپ ﷺ کی شفاعت کا منکر ہے۔

خرابی نمبر (۲) مختار کل کسی کے امر و نہی کا پابند نہیں ہوتا اور اسے کوئی کسی کام سے روک نہیں سکتا حالانکہ قرآن و سنت کی بے شمار نصوص اس پر موجود ہیں کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کے تمام مخلوق سے زیادہ پابند ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا حکم دیا ہے اس کے خلاف کرنے کا یا جس چیز سے منع کیا ہے اس چیز کے کرنے کا قطعاً اختیار نہیں رکھتے۔ تو جو شخص امام الانبیاء ﷺ کے لئے اختیارات کلیہ کا عقیدہ رکھے تو وہ آدمی ان تمام آیات قرآنیہ کا منکر ہے جن میں آپ ﷺ کو اوامر و نواہی کا مکلف بتایا گیا ہے۔

خرابی نمبر (۳) مختار کل کسی کا محکوم نہیں ہوتا اور کسی کے سامنے مجبور نہیں ہوتا حالانکہ قرآن و سنت کی بے شمار نصوص اس پر موجود ہیں کہ امام الانبیاء ﷺ سمیت پوری مخلوق اللہ تعالیٰ کی محکوم اور اس کے سامنے مجبور ہے۔ جو شخص مخلوق کی کسی ہستی کو مختار کل سمجھتا ہے تو وہ تمام ان نصوص قطعیہ کا منکر ہے جو جمیع خلق کی محکومیت پر دلالت کرتی ہیں۔

خرابی نمبر (۴) مختار کل کبھی مغموم اور کسی سے خائف نہیں ہوتا حالانکہ قرآن و حدیث کی بے شمار نصوص موجود ہیں کہ انبیاء کرام حتیٰ کہ امام الانبیاء ﷺ کو بھی غم و حزن اور خوف طبعی عارض ہوا تو جو شخص امام الانبیاء ﷺ یا دیگر انبیاء کرام کے لئے اختیارات کلیہ کا عقیدہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

رکھتا ہے وہ قرآن پاک کی ان تمام آیات مبارکہ کا اور احادیث مبارکہ کے اس ذخیرہ کا منکر ہے جس میں انبیاء کرامؑ کی طرف حزن وملال کی نسبت کی گئی ہے۔

خرابی نمبر (۵) جو مختار کل ہو وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا کیونکہ احتیاجی و اختیار دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں جب کہ قرآن پاک کی بے شمار نصوص موجود ہیں کہ امام الانبیاء ﷺ سمیت تمام مخلوقات اپنے وجود اور بقاء، فنا، مبداء، معاد جملہ حاجات ہر ہر حرکت اور سکون میں اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے تو جو شخص مخلوق کی کسی ہستی کو مختار کل مانتا ہے تو قرآن پاک کی اور احادیث مبارکہ کی ان بے شمار نصوص کا منکر ہے کہ جن میں تمام مخلوق کی احتیاجی کو بیان کیا گیا ہے۔

خرابی نمبر (۶) مختار کل سے کوئی باز پرس نہیں کر سکتا جبکہ قرآن وسنت کی بے شمار نصوص موجود ہیں کہ تمام انبیاء کرامؑ سمیت تمام مخلوقات سے اللہ تعالیٰ باز پرس کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی مخلوق میں سے باز پرس نہیں کر سکتا، لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون، یعنی اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی کرے اس سے کوئی باز پرس نہیں کی جا سکتی اور انبیاء کرامؑ کے بارے میں فلنسئلن الذین ارسل الیھم ولنسئلن المرسلین، یعنی سو ہم ان لوگوں سے بھی ضرور پوچھیں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور پیغمبروں سے بھی ہم ضرور پوچھیں گے۔ اسی طرح کئی نصوص موجود ہیں تو جو شخص انبیاء کرامؑ میں سے کسی کو مختار کل مانتا ہے تو وہ ان تمام نصوص کا منکر ہے جن میں انبیاء کرامؑ اور امام الانبیاء ﷺ سے باز پرس کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔

خرابی نمبر (۷) مختار کل کسی سے معافیاں نہیں مانگتا اور قرآن پاک کی بے شمار نصوص اس پر موجود ہیں کہ انبیائے کرامؑ اور خصوصاً امام الانبیاء ﷺ اللہ تعالیٰ کے سامنے روتے رہے زاریاں کرتے رہے اور معافیاں مانگتے رہے۔ تو جو شخص امام الانبیاء ﷺ کے لئے یا دیگر انبیاء کرامؑ کے لئے مختار کل ہونے کا نظریہ رکھے وہ قرآن پاک کی ان تمام نصوص کا منکر

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہے جن میں انبیاء کرامؑ کی استغفار کا ذکر ہے۔

خرابی نمبر (۸) مختار کل اپنی حاجات میں کسی سے دعا نہیں کرتا بلکہ خود ہی اپنی حاجات پوری کر لیتا ہے اور مشکلات حل کر لیتا ہے حالانکہ قرآن پاک کی بے شمار نصوص موجود ہیں کہ حضرت آدمؑ سے لے کر امام الانبیاء ﷺ تک ہر پیغمبر اپنی حاجات و مشکلات میں رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے رہے۔ تو جو شخص امام الانبیاء ﷺ یا کسی اور نبیؑ کے بارے میں مختار کل ہونے کا نظریہ رکھتا ہے وہ قرآن پاک کی ان تمام آیات کا منکر ہے جن میں انبیائے کرامؑ اور امام الانبیاء ﷺ کی دعا و پکار کا ذکر ہے۔

خرابی نمبر (۹) مختار کل کسی کا عبد نہیں ہو سکتا حالانکہ قرآن پاک کی بے شمار نصوص موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انبیاء کرامؑ اور خصوصاً امام الانبیاء ﷺ کا بڑا اشرف و منصب انکی عبدیت کاملہ ہے تو جو شخص امام الانبیاء ﷺ یا کسی نبی کے بارے میں مختار کل ہونے کا عقیدہ رکھے تو وہ تمام ان نصوص کا منکر ہے جن میں عبدیت انبیاء کرامؑ کا بیان ہے۔

خرابی نمبر (۱۰) مختار کل وہ ہوتا ہے کہ جس کا ہر ارادہ اور مرضی و مشیت پوری ہو جبکہ قرآن پاک کی بے شمار نصوص اس مسئلہ پر موجود ہیں کہ

انبیائے کرامؑ حتیٰ کہ امام الانبیاء ﷺ کی بھی مرضی اور مشیت بہت سے امور میں پوری نہیں ہو سکی حتیٰ کہ انبیائے کرامؑ اور امام الانبیاء ﷺ کی بعض دعائیں بھی پوری نہ ہو سکیں جیسے حضرت نوحؑ کی دعا بیٹے کے حق میں، حضرت ابراہیمؑ کی اپنے باپ کے حق میں، امام الانبیاء ﷺ کی امت کے حق میں اور ابو طالب کے حق میں۔ تو جو شخص آپ ﷺ یا کسی اور کو مختار کل ہونے کا عقیدہ رکھے تو وہ ان تمام نصوص قطعیہ کا منکر ہے جن میں ذکر کیا گیا ہے کہ مرضی و مشیت و ارادہ صرف اللہ تعالیٰ کا پورا ہوتا ہے اور بڑی سے بڑی عظمت والی مخلوق کو بھی لا تقولن لشیء انی فاعل ذالك غدا الا ان یشاء اللہ کے قانون کا پابند کر دیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اسی طرح جو مختار کل ہو اس پر عوارض بشریہ بیماری، بھوک، پیاس، نیند، اونگھ، زخمی ہونا، بے ہوشی، غشی طاری ہونا اور موت جو عجز خالص کا نام ہے نہیں آسکتیں۔ تو جو شخص امام الانبیاء ﷺ یا دیگر انبیاء، اولیاء کو مختار کل سمجھتا ہے تو وہ ان سینکڑوں نصوص قطعیہ کا منکر ہے جن میں انبیاء کرام کی بشریت مقدسہ اور عوارض بشری کا ذکر کیا گیا ہے۔

﴿تمت﴾

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

المقصد الثانی

بحث دوم در مسئلہ علم غیب

تنقیح عقائد

عقیدہ علم غیب کا بریلوی عجائب گھر

مجتہدین بریلویہ اپنے دیگر مخصوص عقائد کی طرح مسئلہ علم غیب میں بھی انتہائی سرگردان و پریشان نظر آتے ہیں۔ راقم الحروف نے مجتہدین بریلویہ کا عقیدہ علم غیب سمجھنے کے لئے بریلوی اعلیٰ حضرت سے لیکر زمانہ حال کے علمائے بریلویہ کا اکثر لٹریچر و مواد بنظر عمیق دیکھا ہے اور پھر کئی بریلوی مناظرین سے گفتگو کرنے کا موقع بھی ملا ہے لیکن مختلف قسم کی بولیاں سنائی دی ہیں اور ہر مجتہد کے پراگندہ اقوال اور متصادم نظریات سامنے آئے ہیں۔ اس مناسبت سے ہم نے اس عنوان کو عقیدہ علم غیب کا بریلوی عجائب گھر کے نام سے معنون کیا ہے۔ اس مختصر میں ہم بریلوی مجتہدین کی چند عبارات بطور نمونہ کے ذکر کریں گے۔

عبارات بریلویہ

عبارت نمبر ۱: بریلوی مناظر اعظم مولوی محمد اچھروی صاحب لکھتے ہیں، از ابتدائے آفرینش حضور ﷺ کو تا قیامت اور قیامت کے بعد تک بھی اور جنت اور دوزخ وغیرھم کا تمام علم غیب بلکہ اس سے بھی زیادہ جس کو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور مخلوق کی عقلوں سے بالاتر ہے آپ ﷺ کی شان نبوت کو حاصل ہے (مقیاس حنفیت: ص ۲۹۱)

عبارت نمبر ۲: ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ کو کل شی ء کا علم یعنی علم کلی آپ ﷺ کے بعض

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مغیبات سے ہے جس کے علم میں کل علم غیب اس کے علم کا بعض حصہ ہے تو اس کے کل علم غیب کی انسان کو کیا طاقت ہے کہ سمجھ سکے؟ (مقیاس حنفیت: ص ۲۹۵)

عبارت نمبر ۳: جب عطا کنندہ نبی ﷺ کو اپنا کل غیب عطا کر کے سرائے تو اس کے انکار کرنے والے کو کیسے صحیح مومن سمجھا جا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے عموم کا احصا نبی ﷺ کے واسطے کل شیء کو ہے جس کی تمام تخصیص نہیں کر سکتے (مقیاس حنفیت: ص ۳۱۷)

عبارت نمبر ۴: نبی ﷺ کو غیب کل کا علم تھا (مقیاس حنفیت: ص ۳۳۲)

عبارت نمبر ۵: بریلوی حکیم الامت لکھتے ہیں، اس آیت اور تفسیر سے علم غیب کلی ثابت ہوا (جاء الحق: ص ۵۹)

عبارت نمبر (۶) اس آیت اور ان تفاسیر سے معلوم ہوا کہ خدائے قدوس کا خاص علم غیب حتی کہ قیامت کا علم بھی حضور ﷺ کو عطا فرمایا گیا۔ اب کیا شیء ہے جو علم مصطفیٰ ﷺ سے باقی رہ گئی؟ (جاء الحق: ص ۶۰)

عبارت نمبر (۷) ما کان وما یکون تو صرف بیان کے لئے ورنہ اس سے بھی کہیں زیادہ کی عطا ہوئی (جاء الحق: ص ۶۱)

عبارت نمبر (۸) تیسرے یہ معلوم ہوا کہ تاریک راتوں میں تنہائی کے اندر جو کام کیے جاویں وہ بھی نگاہ مصطفیٰ ﷺ سے پوشیدہ نہیں کہ عبد اللہ کے والد حذیفہ کو بتایا۔ چوتھے یہ معلوم ہوا کہ کون کب مرے گا کہاں مرے گا کس حال میں مرے گا، کافر یا مومن؟ عورت کے پیٹ میں کیا ہے؟ یہ بھی میرے حضور ﷺ پر مخفی نہیں۔ غرضیکہ ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ علم میں ہے۔ ﷺ (جاء الحق: ص ۷۲)

عبارت نمبر (۹) تو معلوم ہوا کہ ما کان وما یکون کا علم حضور ﷺ کے علم کے دفتر کا ایک نقطہ ہے۔ (جاء الحق: ص ۷۷)

عبارت نمبر (۱۰) معلوم ہوا کہ علم غیب نبی کے معنے میں داخل ہے مگر مغیبات کا مطلق

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

علم تفصیلی بعطائے الٰہی ضرور تمام انبیاء کرام کے لئے ثابت ہے انبیاء سے اس کی نفی مطلقاً ان کی نبوت سے ہی منکر ہونا ہے (جاء الحق: ص ۸۵)

عبارت نمبر (۱۱) بریلوی اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں، مگر مغیبات کا مطلق علم تفصیلی بعطائے الٰہی ضرور تمام انبیاء کرام کے لئے ثابت ہے، انبیاء سے اس کی نفی مطلقاً ان کی نبوت سے ہی منکر ہونا ہے (احکام شریعت: حصہ سوم: ص ۲۵۵)

عبارت نمبر (۱۲) بے شک حضرت عزت عظمت نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کو تمامی اولین و آخرین کا علم عطا فرمایا، شرق تا غرب، عرش تا فرش سب انہیں دکھایا، ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا، روز اول سے روز آخر تک سب ما کان و ما یکون انہیں بتایا، اشیائے مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا، علم عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر و کبیر، ہر رطب و یابس، بس جو پتہ گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے۔ سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا، والحمد للہ حمداً کثیراً بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں ﷺ بلکہ علم حضور ﷺ سے ایک چھوٹا حصہ ہے ہنوز احاطہ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار بحر و بیکنار، سمندر لبریز ہے بیں (انباء المصطفیٰ ﷺ: ص ۳۰۴)

عبارت نمبر (۱۳): بریلوی اعلیٰ حضرت ایک موضوع روایت کا سہارا لیتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں: "رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔۔۔۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی ہے تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو اور حضور کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور کے غلاموں کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا ایک بزرگ فرماتے ہیں وہ مرد نہیں جو تمام دنیا کو مثل ہتھیلی کے نہ دیکھے انہوں نے سچ فرمایا اپنے مرتبے کو اظہار کیا ان کے بعد حضرت شیخ بہاؤ الملت والدین نقشبند قدس سرہ نے فرمایا میں کہتا ہوں مرد وہ نہیں جو تمام عالم کو انگوٹھے کے ناخن کی مثل نہ دیکھے اور وہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جو نسب میں حضور کے صاحبزادے اور نسبت میں حضور کے ایک اعلیٰ جاہ کفش بردار ہیں اعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصیدہ غوثیہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔ یعنی میں نے اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں کو مثل ان کے دانے کے ملاحظہ کیا اور یہ دیکھنا کسی خاص وقت سے خاص نہ تھا بلکہ علی الاتصال یہی حکم ہے اور فرماتے ہیں میری آنکھ کی پتلی لوح محفوظ میں لگی ہے" (ملفوظات: حصہ اول، ص: ۴۶، ۴۷)

عبارت نمبر (۱۴): مولوی سلطان محمود صاحب پیلانوی میانوالوی لکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے علم غیب کے منکر کو کافر فرمایا ہے اگر چہ کلمہ شریف پڑھتا ہو (نجم الرحمٰن: ص ۷۲)

عبارت نمبر (۱۵) نیز لکھتے ہیں، اہل السنۃ والجماعۃ کا اس پر اتفاق ہے اور اعتقاد ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ آقائے نامدار سید الابرار احمد مختار ختم الانبیاء احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ جل شانہ وعم نوالہ نے اپنے فضل وکرم سے اولین وآخرین وعلم ما کان ومایکون وعلم ما فی السموات وما فی الارض عطا فرمایا ہے اور ایسا اعتقاد رکھنے والا مؤمن ہے اور جو شخص یہ اعتقاد نہ رکھتا ہو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (نجم الرحمٰن: ص ۷۵)

عقیدہ شیعہ در مسئلہ علم غیب

شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ اور باقی ائمہ کو تمام ما کان وما یکون کا علم غیب حاصل ہے آسمان اور زمین، جنت اور جہنم کی ہر چیز کو وہ جانتے ہیں، کوئی شئی ان سے مخفی نہیں ہے۔

عبارات شیعہ در مسئلہ علم غیب

عبارت نمبر (۱): کلینی صاحب لکھتے ہیں، ان الائمۃ علیہم السلام یعلمون

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

علم ما کان وما یکون وانه لا یخفی علیهم الشیء صلوات الله علیهم

(اصول کافی ص ۳۸۱، ج:۱)

ترجمہ: بے شک ائمہ علیہم السلام جانتے ہیں علم ان چیزوں کا جو ہو چکی ہیں اور جو آئیں گی اور بے شک ان پر کوئی چیز مخفی نہیں رہتی۔

عبارت نمبر(۲): قال ابو عبد الله لو کنت بین موسی والخضر علیهما السلام لاخبرتهما انی اعلم منهما ولا نبأتهما بما لیس فی ایدیهما لان موسی والخضر علیهما السلام اعطیا علم ما کان ولم یعطیا علم ما یکون وما هو کائن حتی تقوم الساعة وقد ورثناه من رسول الله ﷺ وراثة

(اصول کافی مع شرح: ص: ۳۸۸، ج:۱)

ترجمہ: ابو عبداللہ نے فرمایا اگر میں موسیٰ اور خضر علیہما السلام کے پاس ہوتا تو ان کو خبریں دیتا ایسی چیزوں کی جو ان کے پاس نہیں تھیں، میں ان دونوں سے زیادہ علم رکھنے والا ہوں اس لئے کہ موسیٰ اور خضر علیہما السلام کو صرف ان چیزوں کو علم عطا کیا گیا تھا جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اس کا علم ان کو نہیں دے گیا تھا، لیکن ہم اس کو رسول خدا ﷺ کی طرف سے وراثت حاصل کر چکے ہیں۔

عبارت نمبر(۳): قال ابو عبد الله انی لا علم ما فی السموات وما فی الارض واعلم ما فی الجنة واعلم ما فی النار واعلم ما کان وما یکون

(اصول کافی مع شرح: ص: ۳۸۸، ج:۱)

ترجمہ: ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں جانتا ہوں جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور جو کچھ جنت اور جہنم میں ہے، اور جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہوگا ان سب کو میں جانتا ہوں۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عبارت نمبر(۴) نیز لکھتے ہیں،قال ابو عبد اللہ ان الا ما م اذا شاء ان یعلم اعلم (اصول کا فی :ص ۳۸۲، ج:۱)

ترجمہ: ابی عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ امام جب ہی کسی چیز کا علم حاصل کرنا چاہے تو اس کو جان لیتا ہے۔

عبارت نمبر(۵): نیز لکھتے ہیں، ان الا ئمة علیهم السلا م یعلمون متی یموتون وانهم لا یموتون الا با ختیار منهم (اصول کا فی :ص : ۳۸۳، ج:۱)

ترجمہ: امام اپنے مرنے کا وقت جانتے ہیں اور نہیں مرتے مگر اپنے اختیار اور مرضی سے۔

عبارت نمبر(۶) نیز لکھتے ہیں،ان عند نا الجفر وما یدریهم ما الجفر قال وعاءٌ من اُدمٍ فیه علم النبیین والوصیین وعلم العلماء الذین مضوا من بنی اسرا ئیل ثم قال ان عندنا علم ما کا ن وعلم ما هو کا ئن الی ان تقوم الساعة (اصول کا فی مع شرح:ص : ۳۴۵، ج۱)

ترجمہ: اور ہمارے پاس جفر ہے ان کو کیا خبر کہ جفر کیا ہے میں نے کہا کہ کیا ہے۔ وہ جفر فرمایا تھیلا ہے چمڑے کا۔اس میں تمام انبیاءؑ اور اولیاءؑ اور بنی اسرائیل کے تمام گزشتہ علماء کے علوم موجود ہیں۔ پھر فرمایا ہمارے پاس علم ہے ان واقعات کا جو ہو چکے ہیں اور ان کو جو قیامت تک ہونے والے ہیں۔

عبارت نمبر(۷): نیز لکھتے ہیں،ان رسول اللہ ﷺ لما اسری به لم یهبط حتی اعلمه اللہ جل ذکره علم ما قد کا ن وما سیکون (اصول کا فی مع شرح:ص : ۳۶۸، ج:۱)

ترجمہ: بے شک جب رسول اللہ ﷺ کو شب معراج میں سیر کرائی گئی تو آپ کو زمین پر اترنے سے پہلے ہی اللہ تعالی نے ما کان وما یکون کا علم عطا فرما دیا۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عبارت نمبر (۸): حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی الحنبلی شیعی عقیدہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں، ومن ذالك ان الا مام يعلم كل شيء ما كا ن وما يكو ن من امر الدنيا والدين حتى عدد الحصا وقطر الامطار وورق الاشجار (غنية الطالبين: ص: ۹۸، ج:۱)

ترجمہ: شیعی عقائد سے یہ بھی ہے کہ امام دینی اور دنیوی واقعات جو ہو چکے ہیں اور جو آئندہ ہونے والے ہیں ان کی ہر چیز کو جانتے ہیں تا آنکہ کنکریاں اور بارش کی بوندیں اور درختوں کے پتوں کی تعداد بھی جانتے ہیں۔

عبارت نمبر (۹) امام قرآن شریف کا ماہر اور ما کان و ما یکون علوم اولین واخرین جاننے والا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے علم غیب کا واقف ہوتا ہے۔ (مذہب شیعہ: ص: ۱۳۶)

عبارت نمبر (۱۰) یہ صرف خاصہ محمد وآل محمد ہے کہ تمام عالمین کی ہر لحہ آوازوں کو سن رہے ہیں اور ہر آواز کو علیحدہ علیحدہ شناخت بھی کر رہے ہیں اور جواب بھی دے رہے ہیں (جلاء العیون: ص: ۶۹)

عبارت نمبر (۱۱) اللہ نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور ان کو جو خلقت محمد سے پہلے تھا اور جو خلقت محمد کے بعد تھا تا قیام قیامت اور بعد قیامت ہوگا وہ سب علم دے دیا۔

(جلاء العیون: ص: ۷۴)

عبارت نمبر (۱۲) اللہ تعالیٰ نے محمد وآل محمد کو علم غیب عطا فرمایا ہے (ص: ۷۴)

عبارت نمبر (۱۳) اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے، الغیب اور آسمانوں اور زمینوں کے علوم کی چابیاں محمد ﷺ کے پاس ہیں اور کوئی نہیں جانتا۔ (ص: ۷۵)

﴿عقیدہ اسلامیہ در بارہ علم غیب﴾

تمہید: اللہ تعالیٰ نے تمام انبیائے کرام کو اور بالخصوص امام الانبیاء والمرسلین

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

سید الاولین والاخرین ﷺ کو جس طرح تمام مخلوقات سے زیادہ شرف وفضیلت عطا فرمائی ہے اسی طرح تمام مخلوقات سے افضل واعلیٰ علوم سے بھی نوازا ہے اور ان کی شان نبوت کے مناسب حسب مراتب ودرجات اخبار غیب اور انباء غیب کے جتنے علوم مرحمت فرمائے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں سے کسی کو حاصل نہیں ہیں۔

رخ مصطفیٰ ﷺ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دوکان آئینہ ساز میں

(حبیب کبریا ﷺ کی عظمتوں کی جھلکیاں دیکھنی ہوں تو بندہ کی تصنیف "ذکر الحبیب" میں ملاحظہ فرمائیں جو عنقریب میسر ہو سکے گی)

عقیدہ: یہ عقیدہ رکھنا ضروریات دین سے ہے کہ علیم بکل شیء، عالم الغیب، علیم بذات الصدور ہونا، علم جمیع ما کان وما یکون کائنات ارضی سماوی کا علم محیط تمام احوال خلق کا علم محیط اللہ تعالیٰ کی صفات مختصہ میں سے ہے اور مخلوقات کی کوئی ہستی پیر، فقیر، ولی، امام، اور نبی مکرم کسی طرح ذاتی یا عطائی طور پر اللہ تعالیٰ کے ان خواص علمیہ میں ہرگز شریک نہیں ہے۔

حکم: خواص علمیہ باری تعالیٰ یعنی علم کے وہ درجات جو شرعاً اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں جو شخص ان میں سے کسی خاصہ میں مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی، مرسل، فرشتہ مقرب کو کسی طرح ذاتی یا عطائی طور شریک ٹھہرائے وہ شخص شرک کا مرتکب ہے۔

تعریف علم غیب

علامہ عبدالعزیز فرہاروی فرماتے ہیں، والتحقیق ان الغیب ما غاب عن الحواس والعلم الضروری والعلم الاستدلال وقد نطق القرآن بنفی علمه عمن سواه تعالیٰ فمن ادعی انه یعلمه کفر ومن صدق المدعی کفر واما ما

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

علم بحاسته او ضرورة او دليل فليس بغيب ولا كفر فى دعواه ولا فى تصديقه على الجزم فى اليقينى والظن فى الظنى عند المحققين وبهذا التحقيق اندفع الاشكال فى الامور التى يزعم انها من الغيب وليست منه لكونها مدركة بالسمع اوالبصر او الدليل فاحدها اخبار الانبياء لانها مستفادة من الوحى ومن خلق العلم الضرورى فيهم او من انكشاف الكوائن على حواسهم (النبراس على شرح العقائد :ص: ۵۷۴)

ترجمہ: اور تحقیق شدہ بات یہ ہے کہ غیب وہ ہے جو ہمارے حواس اور علم بدیہی اور نظری سے غائب ہو قرآن پاک نے اللہ تعالیٰ کے سوا سب سے علم غیب کی نفی کی ہے، پس جو شخص دعویٰ کرے کہ وہ علم غیب رکھتا ہے تو وہ شخص کافر ہے اور جو ایسے شخص کی تصدیق کرے وہ بھی کافر ٹھہرے گا بانی جو علم حواس خمسہ میں سے کسی راہ سے آئے یا بداہۃ حاصل ہو یا کسی دلیل سے ملے وہ علم غیب شمار نہیں ہوگا نہ محققین کے نزدیک ایسے علم کا دعویٰ کفر ہوگا نہ ایسے دعویٰ کی تصدیق کرنا کفر ہوگا۔ اس تحقیق سے ان امور سے متعلق اشکال رفع ہو گیا کہ جن کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ وہ علم غیب میں سے ہیں حقیقت یہ ہے کہ وہ علم غیب میں سے نہیں۔ کیونکہ یہ حس و بصر یا دلیل سے حاصل ہوتے ہیں۔ انہی امور میں سے اخبار انبیاء بھی ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کو خبریں وحی سے ملتی ہیں یا ان میں علم ضروری پیدا کر دیا جاتا ہے یا ان کے حواس پر خفائق کائنات منکشف ہوتے ہیں۔

ماخذ نمبر ۲: علامہ علی قاری اور علامہ تفتازانی فرماتے ہیں: وبالجملة العلم بالغيب امر تفرد به الله تعالى لا سبيل اليه للعباد الا بما علاه منه او الهام وطريق الصحيحة او الكرامة او ارشاد الى الاستدلال بالامارات فيما يمكن فيه

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ذالك ۔الخ (شرح فقہ اکبر :ص ۱۵۵، شرح لشرح العقائد :ص: ۵۷۴)

ترجمہ: حاصل یہ ہے کہ علم غیب ایسی چیز ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ منفرد ہیں۔ بندوں کے لئے اس کی طرف کوئی سبیل نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے یا معجزہ یا کرامت کے طور پر الہام کرنے سے یا ان چیزوں میں علامات سے استدلال کی طرف راہنمائی کر کے جن میں ایسا ممکن ہے۔

خلاصہ: ان تعریفات کے مطابق علم غیب وہ ہے جو حواس ظاہری، علم ضروری اور علم استدلالی وغیرہ عادی وسائل واسباب کے بغیر حاصل ہو۔

﴿بعض الفاظ کی تشریح اور فوائد﴾

(۱) حواس: حواس حس کی جمع ہے عربی میں حس کے معنی ماحس بہ کے ہیں یعنی وہ چیز جس کے ذریعے کسی دوسری چیز کو محسوس کیا جائے۔

حواس کی دو قسمیں ہیں (۱) حواس ظاہرہ (۲) حواس باطنہ (عند الفلاسفہ)

حواس ظاہرہ: حواس ظاہرہ پانچ ہیں:

(۱) باصرہ (۲) سامعہ (۳) شامہ (۴) ذائقہ (۵) لامسہ

حواس باطنہ: حواس باطنہ بھی پانچ بتائے جاتے ہیں (۱) حس مشترک (۲) خیال (۳) متصرفہ (۴) وہمیہ (۵) حافظہ منطقی ان حواس عشرہ کو مشاہدات سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔

حواس عشرہ کے معانی:

حواس ظاہرہ مثلاً باصرہ: دیکھنے کی قوت، سامعہ: سننے کی قوت، شامہ: سونگھنے کی قوت، ذائقہ: چکھنے کی قوت، لامسہ: چھونے کی قوت۔ منطقی ان کو حسیات سے تعبیر کرتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حواس باطنہ کے معانی:

مثلاً حس مشترک: صورتوں کا ادراک کرنے والی قوت، خیال: ادراک کردہ صورتوں کا خزانہ، متصرفہ: مذکورہ خزانہ میں تصرف کرنے والی قوت، واہمہ: شخصی معانی کا ادراک کرنے والی قوت، حافظہ: قوت وہمہ کے مدرکات کا خزانہ۔ منطقی حضرات ان پانچ حواس باطنہ کو وجدانیات سے تعبیر کرتے ہیں۔

علم ضروری: علم ضروری وہی ہے جس کو منطقی اپنی اصطلاح میں تصدیق بدیہی کہتے ہیں۔ مگر علمائے اصولیین نے اسے علم ضروری کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یعنی وہ چیز جو بدون غور وفکر کیے معلوم ہو جائے وہ علم ضروری ہے اکثر علماء کے نزدیک اس کی سات قسمیں ہیں۔

بدیہیات، حسیات، وجدانیات، فطریات، حدسیات، مجربات، متواترات

بدیہیات: بدیہیات کا مطلب بالکل واضح ہے اس کو کبھی کبھی اولیات سے بھی تعبیر کر دیتے ہیں۔

حسیات: حس اس ملکہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ عقل فوراً کسی چیز کا احساس کر لیتی ہے جیسے کسی کی غم یا خوشی کا احساس۔

وجدانیات: وجدان بھی حس ہی کا ہم معنی لفظ ہے یہی وجہ ہے کہ حسیات اور وجدانیات کو کبھی کبھی مشاہدات سے بھی تعبیر کر دیتے ہیں۔

فطریات: وہ چیزیں جن کے یقین کرنے کے لئے کسی دوسرے واسطے کی ضرورت نہ ہو مثلاً چار جفت ہے۔

حدسیات: حدس اس ملکہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ آدمی فوراً کسی چیز کو جان لیتا ہے۔ اسی کو حدیث میں فراست سے تعبیر فرمایا گیا ہے، اتقوا فراسة المؤمن مومن کی فراست

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

سے ڈر دو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

علم استدلالی: علم استدلالی وہی ہے جس کو منطقی تصدیق نظری کہتے ہیں، علمائے اصول نے اس کا نام علم استدلالی رکھ دیا ہے جیسے قواعد نجوم، اشکال رمل، اصول طب، علم حساب، برقی ایجادات، ڈاکٹری آلات وغیرہ سے کسی شئ کو معلوم کرنا۔

فائدہ نمبر۱: علم غیب کی مذکورہ بالا تعریف سے انباء غیب اور اخبار غیب جن کا سرچشمہ وحی الٰہی ہے خارج ہو گئیں۔

فائدہ نمبر۲: اجتہاد، قیاس، تعبیر رؤیا، حیلہ، قیافہ، خرس وغیرہ امور جو علم استدلالی کے کرشمے ہیں وہ بھی علم غیب کی تعریف سے خارج ہو گئے۔

فائدہ نمبر۳: اولیائے کرامؒ جو بعض اوقات بطور کرامت غیب کی خبر بتائیں وہ بھی علم غیب کی تعریف سے خارج ہو گئیں کیونکہ ان کی بنیاد بھی الہام وغیرہ پر ہوتی ہے۔

فائدہ نمبر۴: ماہرین موسمیات وحساب دانوں کی اخبار بھی علم غیب کی تعریف سے خارج ہو گئے کیونکہ ان کا انحصار دلائل ہندسہ پر ہوتا ہے جیسے یہ مہینہ اتنے دنوں کا ہوگا فلاں دن سورج یا چاند گرہن ہوگا اور فلاں دن بارش ہوگی اتنے سیکنڈ زلزلہ رہے گا وغیرہ۔

نجومی اور رمل کرنے والوں کی اخبار بھی علم غیب کی تعریف سے خارج ہو گئیں کیونکہ یہ دونوں علم استدلالی ہیں۔

فائدہ نمبر۵: اسی طرح موجودہ ڈاکٹری آلات، برقی ایجادات، سائنسی تجربات کے ذریعے سے معلوم ہونے والی اخبار بھی علم غیب کی تعریف سے خارج ہو گئیں مثلاً ٹیلی فون، ریڈیو، ٹیلی ویژن، وائرلس، راڈار، کمپیوٹر، کیلکولیٹر کی خبر یا ڈاکٹری آلات مثلاً ایکسرے، سکرین، تھرمامیٹر، اسٹیتھو سکوپ، بی پی اپریٹس، مائیکروسکوپ یا ای سی جی وغیرہ آلات و اوزار کے ذریعے بچہ، بچی، گرمی، سردی، بیماری، تندرستی یا دیگر اندرونی آلات معلوم کر لینا بھی علم غیب کی تعریف سے خارج ہو گیا۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ایک لطیف نکتہ

حضرات صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک علمائے اسلام کا اس بات پر اتفاق رہا ہے کہ غیب کا معنی ہے ماغاب عن العباد، یعنی غیب کہتے ہی اس کو ہیں جو تمام بندوں سے غیب ہو۔

ماخذ نمبر(۱): علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں، عن اناس من اصحاب النبی ﷺ اما الغیب فما غیب عن العباد (تفسیر ابن کثیر: ص:۴۱، ج:۱)۔

ترجمہ: آنحضور ﷺ کے متعدد صحابہ کرامؓ سے مروی ہے کہ غیب وہ ہے جو بندوں سے غائب ہو۔

ماخذ نمبر(۲): عالم الغیب ای ما غاب عن العباد۔

(تنویر المقباس: ج:۲، ص:۱۹۲)

ماخذ نمبر(۳): امام راغب اصفہانیؒ فرماتے ہیں، استعمل فی کل غیب عن الحواس ---- یقال للشیء غیب و غائب باعتبار الناس لا باللہ تعالی فانہ لا یغیب عنہ شیء (المفردات از راغب)

ترجمہ: غیب کا لفظ ہر اس چیز کے لئے آتا ہے جو حواس سے غائب ہو کسی چیز کو غیب یا غائب بندوں کی نسبت سے کہا جاتا ہے۔۔۔الخ۔

ماخذ نمبر(۴): علامہ نسفیؒ فرماتے ہیں، للہ غیب السموات والارض ای یختص بہ علم ما غاب فیہما عن العباد وخفی علیہم علمہ (مدارک: ج:۲، ص:۲۲۷)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کا غیب اس کا مطلب یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بندوں سے غائب ہے اور ان سے چھپا ہوا ہے اس کا علم اللہ ہی سے مختص ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ماخذ نمبر (۵): علامہ خطیب شربینیؒ فرماتے ہیں، ولله لا لغیره غیب السموات والارض وهو ما غاب عن العباد بان لم یکن محسوسا ولم یدل علیه محسوس (تفسیر السراج المنیر: ص:۲۵۰، ج:۲)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کا غیب اس کا معنی یہ ہے کہ یہ اور کسی کے پاس نہیں اور غیب سے مراد وہ ہے جو بندوں سے پوشیدہ ہو وہ کسی طرح حواس میں نہ آئے اور نہ اس پر کوئی محسوس چیز دلالت کرے۔

ماخذ نمبر (۶): شارح بخاری علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں، ای انه تعالیٰ یعلم ماغاب عن العباد من الثواب والعقاب والاجال والاحوال (ارشاد الساری شرح بخاری: ص:۲۹۵، ج:۱۰)

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ جانتے ہیں جو چیز بندوں سے غائب ہو اعمال کے ثواب و عقاب اور اوقات و احوال کہ ایسا ہونا کب ہوگا اور اس کے حالات کیا ہوں گے؟

خلاصہ عبارات

عبارات مذکورہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ علم غیب کہتے ہی ماغاب عن العباد کو ہیں یعنی جو چیز بندوں سے غائب ہو۔ فلہٰذا جو شخص انبیائے کرام یا دوسرے کسی عبد کے لئے علم غیب کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ آدمی عبدیت انبیاءؑ کا منکر ہے اور ان تمام نصوص قطعیہ جو عبدیت انبیاءؑ کے بارے میں وارد ہوئی ہیں کا منکر ہونے کے ساتھ کلمہ شہادت جس میں عبد و رسول کی شہادت موجود ہے کا بھی منکر ہوگا کیونکہ جو علم غیب ہے: بندوں سے غیب ہے اور جو بندوں کا علم ہے وہ علم غیب نہیں اور بندے کے لئے علم غیب کا دعویٰ بندے کی عبدیت کا انکار ہوگا۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

خواص علمیہ باری تعالیٰ کے چند عنوان

عنوان اول

عالم الغیب ہونا و علم الغیب جاننا صرف اللہ تعالیٰ کی صفات مختصہ میں سے ہے۔ مخلوق کی کوئی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی، مرسل، کسی طرح ذاتی طور پر یا عطائی طور پر عالم الغیب نہیں ہے۔ اس مختصر میں چند وہ آیات ذکر کی جاتی ہیں کہ جن میں صفت مذکورہ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص بتلایا گیا ہے۔ زیادہ تر ہم مقام استدلال پر ہی اکتفاء کریں گے اور پارہ، سورت اور آیت نمبر ذکر کریں گے۔ اہل ذوق حضرات قرآن پاک میں اور تفاسیر معتبرہ میں ملاحظہ فرمالیں۔

تمام انبیاءؑ و رسلؑ کا اجماعی عقیدہ

شاهد(۱) انك انت علام الغيوب (پ:۷، س: المائدہ، آیت:۱۰۹)

ترجمہ غلام رسول سعیدی بریلوی: بے شک تو ہی تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ (تبیان)

شاهد (۲) قل ان ربی یقذف بالحق علام الغیوب (پ:۲۲، س: سباء، آیت: ۴۸)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: فرمایئے بے شک میرا رب باطل پر حق سے ضرب لگاتا ہے وہ سب غیبوں کا جاننے والا ہے۔

شاهد(۳) الم یعلموا ان اللہ یعلم سرهم ونجواهم وان اللہ علام الغیوب (پ:۱۰، س: التوبہ، آیت: ۷۸)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: کیا وہ نہیں جانتے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ان کے راز کو اور ان کی سرگوشی کو اور یقیناً اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے سارے غیبوں کو۔

شاهد(۴) ویقولون لو لا انزل علیه اية من ربه فقل انما الغیب لله فانتظروا انی معکم من المنتظرین (پ:۱۱، س: یونس ، آیت: ۲۰)

ترجمہ از پیر کرم بریلوی: اور کہتے ہیں کیوں نہ نازل کی گئی کوئی آیت ان کے رب کی طرف سے؟ سو آپ فرمایئے غیب تو صرف اللہ کے لئے ہے پس انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں۔ (ضیاء القرآن)

ترجمہ از غلام رسول سعیدی بریلوی: اور کہتے ہیں اس رسول پر اس کے رب کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا آپ کہیے کہ غیب تو صرف اللہ ہی کے لئے ہے سو تم بھی انتظار کرو اور میں انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

فائدہ: انما کلمہ حصر ہے، الغیب میں لام استغراقی ہے، لفظ للہ میں لام تخصیص کا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ علم الغیب اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے۔ مخلوق کا کوئی فرد کسی طرح بھی خاصہ باری میں ہرگز شریک نہیں ہے۔

تصریحات اکابرؒ

(۱) امام نسفی الحنفیؒ فرماتے ہیں: فقل انما الغیب لله ای هو المختص به العلم الغیب فهو العالم بالصارف عن انزال الایات المقترحة لا غیر (تفسیر مدارک: ص ۳۶۷)

(۲) مفسر ابن جریرؒ فرماتے ہیں: یقول تعالی ذکره ویقول هولاء المشرکون هلا انزل علی محمد اية من ربه ---- ---- قال الله له فقل یا محمد! انما الغیب لله ای لا یعلم احد یفعل ذالك الا هو لانه لا یعلم

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الغیب (وھو السر الخفی من الأمور)الا اللہ (تفسیر طبری : ج:۱۱،ص: ۷۰)

(۳) مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں : قل انما الغیب للہ ای ان ما اقترحتموہ وزعمتم انہ من لوازم النبوۃ وعلقتم ایمانکم بنزولہ من الغیب الذی لایعلمہ الا اللہ ولا علم لی بہ فان کا ن قدر انزال اٰیۃ علیہا فھو یعلم وقتہا وینزل فیہ ولا اعلم الا ما اوحی الی (تفسیر مراغی:ص:۸۶،جز:۱۱)

(۴) مفسر خازنؒ فرماتے ہیں :انما الغیب للہ یعنی ان الذی سالتموہ ھو من الغیب وانما الغیب للہ لا یعلمہ احد ذالک الا ھو والمعنی لا یعلم احد متی نزول الاٰیۃ الا ھو (تفسیر خازن:ص ۲۸۶، ج:۲)

(۵) مفسر بیضاویؒ فرماتے ہیں: انما الغیب للہ ای ھو المختص بعلمہ (بیضاوی:ص: ۴۴۳، ج۱)

(۶) مفسر ابوالسعودؒ فرماتے ہیں:واللام للاختصاص العلمی دون التکوینی فان الغیب والشہادۃ فی ذالک الاختصاص سیان والمعنی ان ما اقترحتموہ وزعمتم انہ من لوازم النبوت وعلقتم ایمانکم بنزولہ من الغیوب المختصۃ باللہ تعالی لا وقوف لی علیہ (تفسیر ابو السعود:ص ۱۳۳،جز:ثالث)

(۷) واعظ مسجد نبوی ومفسر مدینہؒ فرماتے ہیں: ای ان امر الاٰیۃ ما ھی منی ولا تاتی من الغیب والغیب للہ وحدہ فلا انا ولا انتم تعلمون اذا فانتظروا انا معکم من المنتظرین (ایسر التفاسیر:ص: ۲۶۲، ج:۲)

(۸) علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں: ھو المختص بعلمہ فیہ العالم بالصارف عن انزال الاٰیات المقترحۃ لا غیر والمعنی الغیب بعنی ماغاب عن الناس (تفسیر مظہری:ص: ۱۷، ج:۵)

اسی طرح دیکھیں ابن کثیر:ص ۴۲۶، جز:۱۱)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۹) مفسر زحیلیؒ فرماتے ہیں: فقل لهم انما الغيب لله وهو ما غاب عن العباد لامر الله فهو المختص بعلمه ولا يأتي بها الا هو ---------- والمعنى من انزالها امر مغيب لا يعلمه الا هو (التفسير المنير: ص: ۱۳۶، جز: ۱۱)

شاهد(۵) تعلم ما في نفسي ولا اعلم ما في نفسك انك انت علام الغيوب (پ: ۷، س: المائدہ ، آیت: ۱۱۶)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بے شک تو ہی خوب جاننے والا ہے تمام غیبوں کا۔ (ضیاء)

شاهد(٦) وله الملك يوم ينفخ في الصور عالم الغيب والشهادة وهو الحكيم الخبير (پ:۷، س: الانعام ، آیت : ۷۳)

ترجمہ از غلام رسول سعیدی بریلوی: اور اسی کی حکومت ہوگی جس دن صور میں پھونکا جائے گا وہ ہر غیب اور ہر ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہی نہایت حکمت والا بہت خبر رکھنے والا ہے۔ (تبیان)

شاهد(۷) ثم تردون الى عالم الغيب والشهادة فينبئكم بما كنتم تعملون (پ:۱۱، س: التوبہ ، آیت :۹۴)

ترجمہ از شیخ سعیدی بریلوی: پھر تم اس ذات کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو ہر غیب اور ہر ظاہر کو جاننے والا ہے پس تم کو ان کاموں کی خبر دے گا جو تم کرتے رہے تھے۔ (تبیان)

شاهد(۸) وستردون الى عالم الغيب والشهادة فينبئكم بما كنتم تعملون (پ:۱۱، س: التوبہ، آیت : ۱۰۵)

ترجمہ شیخ سعیدی بریلوی: اور عنقریب تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو ہر غیب اور ہر ظاہر کو جاننے والا ہے پھر وہ تم کو ان کاموں کی خبر دے گا جن کو تم

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کرتے رہے تھے۔(تبیان)

شاهد(۹)اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما تزدادو کل شی ء عندہ بمقدار عالم الغیب والشہا دۃ الکبیر المتعا ل (پ:۱۳، س: الرعد ، آیت :۹)

ترجمہ شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی: ہر مادہ کے حمل کو اللہ ہی جانتا ہے اور ہر رحم میں جو کمی اور زیادتی ہوتی ہے اس کو بھی وہی جانتا ہے اور ہر چیز کا اسے کے نزدیک ایک اندازہ ہے وہ ہر غیب اور ہر ظاہر کو جاننے والا ہے سب سے بڑا نہایت بلند ہے۔

شاهد(۱۰) سبحا ن اللہ عما یصفون عالم الغیب والشہا دۃ فتعلی عما یشر کو ن (پ: ۱۸، س: المؤمنو ن ، آیت: ۹۲)

ترجمہ از پیر کرم بریلوی: پاک اللہ تعالی ان تمام (نازیبا) باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں وہ جاننے والا ہے ہر پوشیدہ اور ظاہر کو پس وہ بلند ہے اس شرک سے جو وہ کرتے ہیں۔

شاهد(۱۱)یدبر الا مر من السمآء الی الا رض ثم یعرج الیہ فی یوم کا ن مقدارہ الف سنۃ مما تعدون ، ذالك علم الغیب والشہادۃ العزیز الرحیم (پ:۲۱، س: حم السجدہ ، آیت: ۵،۶)

ترجمہ از شیخ سعیدی بریلوی: وہ آسمان سے زمین تک ہر کام کی تدبیر کرتا ہے پھر وہ کام اس کی طرف اس دن میں چڑھے گا جس کی مقدار تمہارے گننے کے مطابق ایک ہزار سال ہے وہی عالم الغیب ہے اور عالم الظاہر ہے بہت غالب اور بے حد رحم فرمانے والا ہے۔(تبیان)

شاهد(۱۲) وقا ل الذین کفروا لا تا تینا السا عۃ قل بلی وربی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

لتاتينكم علم الغيب لا يعزب عنه مثقال ذرة فى السموات ولا فى الا رض ولا اصغر من ذلك ولا اكبر الا فى كتب مبين

(پ:۲۲، س: السباء ، آیت :۳)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور کفار کہتے ہیں ہم پر قیامت نہیں آئے گی آپ فرمایئے ضرور آئے گی مجھے اپنے رب کی قسم جو عالم الغیب ہے تم پر قیامت ضرور آئے گی نہیں چھپی ہوئی اس سے ذرا برابر کوئی چیز آسمانوں اور زمین میں اور نہ چھوٹی چیز ذرہ اور نہ بڑی چیز مگر وہ کتاب مبین میں درج ہے (ضیاء)

شاهد(۱۳) ان الله علم غيب السموت والأرض انه عليم بذات الصدور (پ:۲۲، س: الفاطر ، آیت : ۳۸)

ترجمہ شیخ سعیدی بریلوی: بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب کا عالم ہے بے شک وہ سینوں کی باتوں کا جاننے والا ہے۔

شاهد(۱۴) قل اللهم فاطر السموت والارض علم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك فى ما كانوا فيه يختلفون (پ:۲۴، س: الزمر ، آیت : ۴۶)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: آپ عرض کیجئے اے اللہ ! پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے اے جاننے والے غیب اور شہادۃ کے تو ہی فیصلہ فرمائے گا اپنے بندوں کے درمیان ان امور میں جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ (ضیاء القرآن)

شاهد(۱۵) هو الله الذى لا اله الا هو علم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم (پ:۲۸، س: الحشر، آیت : ۲۲)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جانے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

والا ہر چھپی اور ہر ظاہر چیز کا وہی بہت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

شاھد(۱۶) قل ان الموت الذی تفرون منه فانه ملقیکم ثم تردون الی عٰلم الغیب والشهادة فینبئکم بما کنتم تعملون

(پ:۲۸، س: الجمعه ، آیت : ۸)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: آپ انہیں فرمایئے یقیناً وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہیں مل کر رہے گی پھر لوٹا دیا جائے گا تمہیں اس کی طرف جو جاننے والا ہے ہر چھپے اور ظاہر کو پس وہ آگاہ کرے گا ان اعمال سے جو تم کیا کرتے تھے۔

﴿ہمارا مطالبہ﴾

ہم تمام غالی صاحبان شیعہ، بریلویہ سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے اپنے دعوی پر پندرہ آیات بینات صریح الدلالت پیش کی ہیں اسی طرح آپ بھی زیادہ نہ سہی صرف ایک آیت مبارکہ صریح الدلالت ایسی پیش فرمادیں جس میں لفظ "عالم الغیب" یا لفظ "علام الغیوب" یا لفظ "علم الغیب" کا مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی یا نبی مکرم کی ذات پر اطلاق کیا گیا ہو۔ ہاں ہاں تمام بریلویہ، رافضیہ سب کو دعوت عام ہے، فاجمعوا شرکاءکم چھوٹے بڑے سب اکٹھے ہو کر ایک ہی آیت قطعی الدلالت پیش فرمادیں یا ایک حدیث متواتر یفید الافادۃ چھانٹ لائیں جس میں صریح طور پر لفظ "عالم الغیب"، "علام الغیوب" یا "علم الغیب" کا مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی مکرم یا امام الانبیاء ﷺ کی ذات اقدس پر اطلاق کیا گیا ہو، فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارة ، اگر ایسی نص نہ لا سکو اور ہم کہہ دیتے ہیں کہ ہرگز نہ کر سکو گے تو اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لا کر جہنم سے بچ جاؤ۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عنوان دوم

ہر چیز کو ہر وقت جاننا یعنی علیم بکل شی ء اور محیط بکل شی ء ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت مختصہ ہے، مخلوق کی کوئی بستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی، مرسل، فرشتہ مقرب اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں کسی طرح ہرگز شریک نہیں۔

شاھد نمبر (۱) بدیع السموٰت والارض انی یکون له ولد ولم تکن له صاحبة وخلق کل شیء وھو بکل شیء علیم (پ: ۷، س: الانعام، آیت: ۱۰۱)

ترجمہ از شیخ سعیدی بریلوی: وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے اس کی اولاد کیونکر ہوگی حالانکہ اس کی بیوی ہی نہیں ہے اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

شاھد (۲) ذٰلك لتعلموا ان الله یعلم ما فی السموٰت وما فی الارض وان الله بکل شیء علیم (س: المائدہ، آیت: ۹۷)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: تاکہ تم خوب جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

شاھد (۳) ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا ثم استوٰی الی السماء فسوٰھن سبع سموت وھو بکلشی ء علیم (پ: ۱، س: البقرہ، آیت: ۲۹)

ترجمہ از سعیدی بریلوی: اور اللہ وہی جس نے تمہارے نفع کے لئے زمین میں سب چیزوں کو پیدا کیا پھر وہ آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے سات آسمان بنا دیئے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد(۴) واتقوا الله واعلموا ان الله بكل شيء عليم (پ:۳، س: البقره ، آيت : ۲۳۱)

ترجمہ از غلام رسول سعیدی: اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

شاهد(۵) واتقوا الله ويعلمكم الله والله بكل شيء عليم (پ:۳، س: البقره ، آيت : ۲۸۲)

ترجمہ از پیر کرم : اور ڈرا کرو اللہ سے اور سکھاتا ہے تمہیں اللہ تعالیٰ آداب معاشرت اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

شاهد(۶) الا ان لله ما في السموات والارض قد يعلم ما انتم عليه ويوم يرجعون اليه فينبئهم بما عملوا والله بكل شيء عليم (پ:۱۸، س: النور ، آيت :۶۴)

ترجمہ از غلام رسول سعیدی: سنو بے شک اللہ ہی کی ملکیت ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے اللہ کو خوب علم ہے تم جس حال میں ہو اور جس دن وہ اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے تو وہ ان کے کیے ہوئے سب کاموں کی خبر دے گا اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

شاهد(۷) وما كان الله ليضل قوما بعد اذ هداهم حتى يبين لهم مايتقون ان الله بكل شيء عليم (پ:۱۱، س: التوبه ، آيت : ۱۱۵)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا دستور کہ گمراہ کر دے کسی قوم کو اسے ہدایت دینے کے بعد یہاں تک کہ بیان کر دے ان کے لئے وہ چیزیں جن سے انہیں بچنا چاہیے بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتے والا ہے۔

شاهد(۸) ويضرب الله الامثال للناس والله بكل شيء عليم

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(پ:۱۸، س: النور ، آیت:۳۵)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: اور بیان فرماتا ہے اللہ تعالیٰ طرح طرح کی مثالیں لوگوں کی ہدایت کے لئے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے۔

شاهد(۹) وهو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم (پ: ۲۷، س: الحديد ، آیت: ۳)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

شاهد(۱۰) الم تر ان الله يعلم ما في السموت وما في الارض مايكون من نجوى ثلاثة الا هو رابعهم ولا خمسة الا هو سادسهم ولا ادنى من ذلك ولا اكثر الا هو معهم اين ما كانوا ثم ينبئهم بما عملوا يوم القيامة ان الله بكل شيء عليم (پ: ۲۸، س: المجادلة ، آیت: ۷)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے نہیں ہوتی کوئی سرگوشی تین آدمیوں میں مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ میں مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم میں اور نہ زیادہ میں مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں وہ ہوں پھر وہ انہیں آگاہ کرے گا جو کرتوت وہ کرتے رہے قیامت کے دن بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ (ضیاء القرآن)

شاهد(۱۲) وسئلوا الله من فضله ان الله كان بكل شيء عليما (پ:۵، س: النساء ، آیت: ۳۲)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور مانگتے رہو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل و کرم کو

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

شاھد(۱۳) انما الٰھکم اللہ الذی لا الہ الا ھو وسع کل شی ء علما (پ:۱۶، س: طه ، آیت: ۹۸)

ترجمہ از غلام رسول سعیدی: تمہارا معبود تو صرف اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے اس کے علم نے ہر چیز کو احاطہ کر لیا ہے

شاھد(۱۴) وھو بکل خلق علیم (پ:۲۳، س:یٰس ، آیت:۷۹)

شاھد(۱۵) ان اللہ بکل شی ء علیم (پ:۱۰، س: التوبہ، آیت:۷۵)

شاھد(۱۶) ان اللہ بکل شیء علیم (س: العنکبوت ، آیت: ۶۲)

شاھد(۱۷) انه بکل شی ء علیم (پ:۲۵، س: الشوریٰ :آیت:۱۲)

شاھد(۱۸) واللہ بکل شی ء علیم (س: الحجرات ، آیت : ۱۶)

شاھد(۱۹) واللہ بکل شیء علیم (پ:۲۸، س: التغابن ، آیت: ۱۱)

شاھد(۲۰) وکا ن اللہ بکل شی ء علیما (الا حزاب ، آیت : ۴۰)

شاھد(۲۱) ان تبدوا شیء اوتخفوہ فا ن اللہ کا ن بکل شیء علیما (پ : ۲۲، س : الا حزاب ، آیت: ۵۴)

شاھد(۲۲) وکا ن اللہ بکل شی ء علیما (س: الفتح، آیت: ۲۶)

شاھد(۲۳) وسع ربی کل شی ء علما افلا تتذکرو ن (پ:۷، س: الا نعام ، آیت: ۸۰)

شاھد(۲۴) وسع ربنا کل شی ء علما علی اللہ تو کلنا (پ:۹، س: الا عراف، آیت: ۸۹)

شاھد(۲۵) ربنا وسعت کل شیء رحمة و علما (پ: ۲۴، س: المؤمن ، آیت ۷۰)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد(۲۶) لتعلموا ان الله كل شيء قدير و ان الله قد احاط بكل شيء علما (پ:۲۸، س: الاطلاق ، آیت:۱۲)

ہمارا مطالبہ

تمام غالی صاحبان رافضیہ ، بریلویہ سے ہمارا بھرپور مطالبہ ہے کہ جس طرح ہم نے اپنے دعوی پر ۲۶ آیات بینات ذکر کی ہیں آپ زیادہ نہیں صرف ایک صریح الدلالت ایسی آیت پیش کر دیں کہ جس میں "بکل شیء علیم" یا "بکل شیء محیط" کا لفظ مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی یا کسی نبی مکرم کی ذات پر اطلاق کیا گیا ہو۔ اگر آیت پیش نہ کر سکیں تو صرف ایک حدیث متواتر حسب تصریح مذکور قطعی الدلالت ایسی پیش فرما دیں۔ لیکن یقین جانیے تمام غالی صاحبان اپنے اگلے پچھلے سب جمع کر لیں قیامت کی صبح تک ہمارا یہ قرض ہرگز نہیں اتار سکیں گے ہماری تمام غالیوں کو دعوت عام ہے۔

عنوان سوم

زمین و آسمان کے تمام غیوب جاننا اللہ تبارک و تعالی ہی کا خاصہ اور شان ہے۔ مخلوق کی کوئی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی مکرم اللہ تعالی کے اس خاصہ میں کسی طرح ہرگز شریک نہیں۔

شاهد(۱) قل الله اعلم بما لبثوا له غيب السموت و الارض ابصر به واسمع ما لهم من دونه من ولي ولا يشرك في حكمه احدا (پ: ۱۵، س: الکہف ، آیت: ۲۶)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: آپ فرمائیے اللہ تعالی بہتر جانتا ہے جتنی مدت وہ ٹھہرے اسی کے لئے علم غیب ہے آسمانوں اور زمین کا وہ بڑا دیکھنے والا ہے اور سب باتیں سننے والا ہے نہیں ان کا اس کے سوا کوئی دوست اور وہ نہیں شریک

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کرتا اپنے حکم میں کسی کو۔

ترجمہ از غلام رسول سعیدی بریلوی: آسمانوں اور زمینوں کے غیب اسی کے پاس ہیں وہ کتنا زیادہ دیکھنے والا اور کتنا زیادہ سننے والا ہے اس کے سوا ان کا کوئی کارساز نہیں ہے اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

فوائد

فائدہ نمبر(۱): "لہ" کا لام اختصاص کے لئے ہے۔

فائدہ نمبر(۲): "لہ" ظرف کی تقدیم حصر کے لئے ہے۔

فائدہ نمبر(۳) حصر بھی کسی خاص مخلوق کے اعتبار سے نہیں ہے بلکہ ہر ما سوا اللہ کے اعتبار سے ہے۔

فائدہ نمبر(۴): له غیب السموٰت والارض جملہ اسمیہ ہے جو دوام و استمرار پر دلالت کر رہا ہے۔

فائدہ نمبر(۵): له غیب السموٰت والارض جملہ خبریہ ہے جو ہر قسم کے نسخ اور ترمیم سے پاک ہے۔

فائدہ نمبر(۶): غیب کی اضافت السموٰت کی طرف استغراقی ہے۔ پس مطلب یہ ہوگا کہ زمین و آسمان کے تمام غیوب جاننا اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ اور شان ہے۔ مخلوق کی کوئی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی مکرم اللہ تعالیٰ کی اس شان میں کسی طرح ہرگز شریک نہیں۔

فائدہ نمبر(۷): لا یشرك فی حکمه حکم سے دو چیزیں مراد ہیں (۱) قضا و قدر (۲) علم غیب

فائدہ نمبر(۸): احدا، مادۃ نکرہ ہونے کی وجہ سے عام ہے۔ پھر سیاق نفی میں واقع ہے۔ پس لا یشرك فی حکمه احدا کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے قضا و قدر کے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اختیارات اور علم غیب میں مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، انبیاء ورسل کو ہرگز شریک نہیں کرتا یعنی علم غیب اور اختیارات کلیہ کسی کو عطا نہیں کرتا۔ جیسا کہ لایشرک کے لفظ سے واضح ہے۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱) مفسر نسفیؒ فرماتے ہیں، ذکر اختصاصه بعلم ما غاب فی السموات والارض و خفی فیهما من احوال اهلها ابصر به واسمع والمعنی ما ابصره بکل موجود وما اسمع لکل مسموع وما لهم من اهل السموات والارض من دونه من ولی من متول لا مورهم ولا یشرك فی حکمه ای قضائه احد منهم (تفسیر مدارك:ص ۲۳۹)

(۲) علامہ ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں: یعنی مختص به تعالی ماغاب من غیره فی السموات والارض ابصربه ای با لله تعالیٰ واسمع ذکرکماله تعالی فی الابصار والسمع بصیغة التعجب للدلالة علی ان امره تعالی فی الادراك خارج عما علیه ادارك السامعین والمبصرین اذ لا یحجبه شیء ولا یتفاوت دونه لطیف وکثیف وصغیر وکبیر وخفی وجلی ما لهم مالا هل السموات والارض من دونه ای من دو ن الله من ولی ینصرهم ویتولی امرهم ولا یشرك فی حکمه ای قضائه او فی امر ه ونهیه احدا منهم ولا یجعل لاحد فیه مدخلا قیل الحکم هٰهنا بمعنی علم الغیب ای لا یشرك فی علم غیبه احدا (تفسیر مظهری:ص ۲۸، ج:۶)

(۳) صاحب ماوردیؒ فرماتے ہیں: لا یشرك فی حکمه احدا ولا یشرك فی علم غیبه احدا (تفسیر ماوردی:ص ۳۰۰، ج:۳)

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۴) مفسر مرالیؒ فرماتے ہیں: ولا یشارك فی حکمه احدا ای انه تعالیٰ هو
لذی له الخلق والامر لا معقب لحکمه ولیس له ولی ولا نصیر ولا
شریك تعالی الله وتقدست اسماله (فوالجلین ص ۱۱۱ ج ۱۵)

(۵) علامہ العز بن عبدالسلامؒ فرماتے ہیں: لا یشارك فی حکمه ای علمه
الغیب او الحکم (تفسیر القرآن)

شاهد(۲) ولله غیب السموات والارض والیه یرجع الامر کله
فاعبده و توکل علیه و ما ربك بغافل عما تعملون (ھود، آیت: ۱۲۳)

ترجمہ از غلام رسول سعیدی: اور آسمانوں اور زمینوں کے سب غیب اللہ ہی کے ساتھ مختص ہیں اور اسی کی طرف ہر کام لوٹایا جاتا ہے پس آپ اسی کی عبادت کیجئے اور اسی پر توکل کیجئے اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اس سے آپ کا رب غافل نہیں ہے۔

﴿تشریحات اکابرؒ﴾

(۱) علامہ سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں: ای انه سبحانه یعلم کل ما یغیب فی السموات والارض ولا یعلم ذالك احد سواه جل وعلا یعنی اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی ہر چھپی چیز کو جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی زمین و آسمان کا کوئی غیب نہیں جانتا۔ (روح المعانی: جز: ۱۲، ص: ۱۶۷)

(۲) مفسر ابو حیان اندلسیؒ فرماتے ہیں: لا یخفی علیه شیء من اعمالکم ولاحظ لمخلوق فی علم الغیب (تفسیر البحر المحیط: ج ۵، ص ۲۰۰)
یعنی اس پر تمہارے اعمال میں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور مخلوق کا علم غیب میں کوئی حصہ نہیں

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۳) مفسر بیضاویؒ فرماتے ہیں: ولله غیب السموات والارض خاصة لایخفی علیه خافیة فیهما، زمین وآسمان کا کل غیب اللہ ہی کے لئے مخصوص ہے (تفسیر بیضاوی: ۴۵۸، ج۱)

(۴) علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں: ای له تعالی خاصة علم ماغاب عن العباد فیهما لا یخفی علیه خافیة من ما بینهما فلا یخفی علیه اعمالهم (تفسیر مظہری: ص ۱۳۰، ج:۵)

(۵) مفسر ابن جریرؒ فرماتے ہیں: یقول الله تعالی ذکره لنبیه محمد ﷺ یامحمد! (ﷺ) ملك کل ما غاب عنك فی السموات والارض فلم تطلع علیه ولم تعلمه کل ذالك بیده وبعلمه (تفسیر ابن جریر: ج۷، ص:۸۹)

(۶) مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں، ای انه سبحانه یعلم کل ما هو غائب عن علمك ایها الرسول و عن علمهم (تفسیر مراغی: ص۱۰۱، ج۴)

(۷) (والیه یرجع الامر کله) کی تفسیر میں مفسر خازنؒ فرماتے ہیں: والیه یرجع الامر کله یعنی الی الله یرجع امر الخلق کلهم فی الدنیا والاخرة وتوکل علیه وثق به فی جمیع امورك فانه یکفیك (تفسیر خازن: ص ۳۵، ج:۴) (تفسیر بیضاوی: ص ۴۸۵، ج۱، نسفی: ص ۳۵۰)

شاهد(۳) ولله غیب السموٰت والارض (پ:۱۴، س: النحل)

ترجمہ از سعیدی بریلوی: اور آسمانوں اور زمینوں کا سب غیب کا علم اللہ ہی کے ساتھ خاص ہے۔

پیر کرم شاہ صاحب کی رقم فرمائی: اب اللہ تعالی کے علم اور قدرت کی دلیل پیش کی جارہی ہے کہ اللہ تعالی کی وہ ذات ہے کہ آسمانوں اور زمینوں کے تمام غیبوں کا جاننا اسی کے ساتھ مخصوص ہے۔ کوئی انسان اپنے حواس کے ذریعہ یا اپنی عقل کے زور سے ان کو نہیں

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جان سکنا۔ غیب اسے کہتے ہیں کہ جس کا ادراک نہ حواس سے ہو سکے اور نہ عقل سے الخ (ضیاء القرآن: ص ۵۸۹)۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱) مفسر ابو السعودؒ فرماتے ہیں: ولله تعالى خاصة لا لاحد غيره استقلالا ولااشتراكا ـــــــ والمراد بيا ن الاختصا ص به تعالى (تفسیر ابو السعود: ص ۱۳۱، ۱۳۰، ج: ۵)

(۲) مفسر ابن جریرؒ فرماتے ہیں: يقول الله تعالى ذكره لله ايها الناس ملك ماغاب عن ابصاركم فى السموات والارض دون الهتكم التى تدعون من دونه ودون كل ما سواه لا يملك ذالك احد سواه (تفسیر الطبری: ص ۱۰۲، ج: سابع)

(۳) مفسر خازنؒ فرماتے ہیں: اخبر الله عز وجل فى الا ية عن كمال علمه وانه عالم بجميع الغيو ب فلا تخفى عليه خا فية ولا يخفى عليه شيء منها (تفسیر خازن: ص ۱۲۷، ج: ۳)

(۴) مفسر ابن کثیرؒ وقاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں: يخبر الله تعالى عن كمال علمه وقدرته على الا شيا ء فى علمه غيب السموات والارض واختصاصه بعلم الغيب (تفسیر ابن کثیر: ص ۶۰۰، ج: ۲، تفسیر مظہری: ص ۱۵۹، ج ۵)

(۵) مفسر معین الدین حنفیؒ لکھتے ہیں: يختص به علم ما غاب فيهما عن العباد وخفى عليهم علمه (تفسیر مدارک و نیشاپوری بر حاشیہ ابن جریر) جو چیزیں بندوں سے پوشیدہ ہے اور جن چیزوں کا علم بندوں کو نہیں ان سب چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مخصوص ہے۔

(۶) مفسر رازیؒ فرماتے ہیں: قوله ولله غيب السموات والارض، يفيد الحصر معنا و ان العلم بهذه الغيوب ليس الا لله، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ولله غيب السموات والارض حصر کا فائدہ دیتا ہے اور مطلب یہ ہے کہ زمین وآسمان کے کل غیوب کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ (تفسیر کبیر: ص ۳۹۹، ج:۵)

(۷، ۸) علامہ ابوالسعود حنفیؒ، علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں، ولله تعالى خاصة لا لاحد غيره استقلالا ولا اشتراكا غيب السموات والأرض، آسمان وزمین کا کل غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور اس کے سوا کسی کو حاصل نہیں نہ مستقل طور پر نہ اشتراک کے طور پر (تفسیر ابوالسعود وروح المعانی)

(۹) مفسر ابن جریرؒ فرماتے ہیں: فان ذالك لا يعلمه سوى الذى يعلم غيب السموات والارض وليس ذالك الا الله واحد القهار (تفسیر ابن جریر: ص ۱۴۳، ج:۱۵)

اس لئے کہ اس بات کو صرف وہی جانتا ہے جو آسمان وزمین کا غیب جانتا ہو اور یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے جو واحد ویکتا اور زبردست ہے۔

(۱۰) مفسر اندلسیؒ فرماتے ہیں: ثم ذكر اختصاصه بما غاب فى السموات والارض وخفى فيهما من احوال اهليهما، پھر اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان میں جو کچھ پوشیدہ ہے اور ان میں رہنے والوں کے مخفی احوال کے علم کا اپنا ساتھ خاص ہونا بیان فرمایا ہے۔ (تفسیر البحر المحیط: ج ۶، ص:۱۱۷)

فائدہ: ان دونوں آیتوں میں وہی چھ فوائد ملحوظ رہیں جو شاہد اول کے ضمن میں ذکر کیے گئے ہیں یعنی لام میں تخصیص، تقدیم ظرف، اسمیت جملہ، خبریت جملہ، استغراق اضافت۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تصریحات اکابرؒ

نمبر۱: آیت ہود کی تفسیر میں خاتم المفسرین علامہ سید محمود آلوسی بغدادی نضر اللہ وجہہ فرماتے ہیں لا یعلم ذلك احد سواء جلا وعلی ،ترجمہ: اور نہیں جانتا ہے اس کو (آسمان وزمین کے کل غیب) کوئی ایک سوائے اللہ تعالی کے، تفسیر روح المعانی: ص:۱۶۷، ج:۱۲)

نمبر۲: علامہ بیضاویؒ فرماتے ہیں، خاصة لا یخفی علیه خافیة فیهما ،یعنی آسمان وزمین کے کل غیب جاننا اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہے۔ علامہ خفاجیؒ لکھتے ہیں، هو بیان لمعنی العام والا ختصاص المستفاد منها ومن التقدیم ، آیت النحل کی تفسیر میں۔

نمبر۳،۴: علامہ آلوسی اور علامہ عمادی لکھتے ہیں خاصة لا لاحد غیره استقلالا ولا اشتراکا، (تفسیر ابو سعود :ص ۲۸۲، ج۳، روح المعانی : ص :۱۹۸، ج:۱۳)

نمبر۵: علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں، واختصاصه بعلم الغیب فلا اطلاع لاحد علی ذالك الا ان یطلعه تعالی علی ما یشاء (تفسیر ابن کثیر : ص:۵۷۹، ج:۲)

نمبر۷: علامہ ابن جریر فرماتے ہیں، ودون کل ما سواه لا یملك ذالك احد سواه (تفسیر ابن جریر، ص : ۱۵۱، ج ۱۴)

نمبر۸،۹: آیت کہف کی تفسیر میں علامہ ثعالبیؒ اور علامہ آلوسی لکھتے ہیں واللام للاختصاص علمی ای له تعالی ذالك علما (تفسیر روح المعانی : ۲۵۴، ج:۱۵، ابو سعود : ص: ۲۷۶، ج:۳)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اسی طرح تمام مفسرین نے ذکر کیا ہے، تفصیل دیکھیں (تفسیر خازن: ص ۲۱۲، ج: ۳، تفسیر مدارک، ص ۱۶۱، ج: ۲، تفسیر السراج المنیر، ص ۸۵، ج: ۲، تفسیر جامع البیان: ص ۱۸۷، ج: ۱، تفسیر بیضاوی، ص: ۳۳۹، ج: ۱)

شاهد(۴) قال الم اقل لکم انی اعلم غیب السموات والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون (سورۃ البقرہ، آیت: ۳۳)

ترجمہ غلام رسول سعیدی بریلوی: تو فرمایا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں ہی آسمانوں اور زمین کا غیب جاننے والا ہوں اور جس کو تم ظاہر کرتے ہو اور جس کو تم چھپاتے تھے میں وہ سب جانتا ہوں۔ (تبیان القرآن)

شاهد(۵) قل ربی یعلم القول فی السمآء والارض وهو السمیع العلیم (پ: ۱۷، س: الانبیآء، آیت: ۴)

ترجمہ: (نبی کریم ﷺ نے اعلان) فرمایا میرا رب جانتا ہے جو بات کہی جاتی ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہ ہی سننے والا ہے ہر بات کا اور جاننے والا ہے ہر حال کا۔

﴿شبہہ اول﴾ ان آیات سے تو فقط اتنا ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کے تمام غیوب جانتا ہے اور مخلوق میں سے کسی کی نفی آپ نے کہاں سے نکالی ہے؟

﴿ازالہ شبہہ﴾ یہ شبہہ قوانین عربیت سے جہالت کا نتیجہ ہے کیونکہ ہم نے باحوالہ بحث ذکر کر دی ہے کہ ان تینوں آیات میں بوجہ تقدیم خبر کے حصر ہے اور حصر میں نفی اور اثبات دونوں مراد ہوتے ہیں ورنہ حصر، حصر ہی نہیں رہتا ہے۔

﴿شبہہ دوم﴾ ان آیات میں انبیاء، اولیاء اور خصوصاً نبی پاک ﷺ کا ذکر نہیں ہے؟

﴿ازالہ شبہہ﴾ تمام مفسرین کے نزدیک ان آیات کے کلمات حصر میں عموم ہے یعنی ہر ماسوا اللہ اور مخلوق سے ہے، چنانچہ مفسرین حضرات نے لا الا حد دون کل

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ماسوا ہ جیسے الفاظ ذکر کیے ہیں۔تو مفسرین حضرات کے نزدیک ہر مخلوق نوری، ناری، خاکی کو بلا تخصیص یہ آیات شامل ہیں۔لیکن مزید تسلی کے لئے چند اور حوالہ جات ذکر کیے جاتے ہیں۔

نمبر ۱: مفسر ابن جریرؒ فرماتے ہیں یقول تعالی ذکرہ لنبیہ محمد ﷺ وللہ یامحمد ملك كل ما غاب عنك في السمٰوٰت وا لارض فلم تطلع عليه ولم تعلمه كل ذالك بيده وبعلمه لا يخفى عليه منه شيء ترجمہ: فرماتا ہے اللہ تعالی اپنے نبی محمد ﷺ سے کہ اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہے اے محمد ﷺ تحقیق ان چیزوں کا جو آپ ﷺ سے غائب ہیں آسمانوں اور زمینوں میں سو آپ کو اس کی اطلاع نہیں دی گئی (اللہ تعالی کی طرف سے) اور آپ نہیں جانتے اس کو یہ سب غیوب اسی کے اختیار اور اسی کے علم میں ہیں، ان غیوب میں سے کوئی شیء اس پر پوشیدہ نہیں (تفسیر ابن جریر: ص ۱۴۸، ج:۱۲)

نمبر ۲: مفسر مراغی اور علامہ عبدہ مصری فرماتے ہیں، ای وله وحده ما هو غائب عن علمك ايها الرسول وعن علمهم من فوقك او من تحت ارجلكم مما تنتظر من وعد الله لك ووعيده لهم (تفسیر المنار: ص ۱۹۷، ج:۱۲، تفسیر مراغی، ص: ۱۰۱، ج:۱۲)

﴿ہمارا مطالبہ﴾ ہم تمام زائغین سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے مفسرین حضرات کے کلام سے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت نبی پاک ﷺ ان آیات میں داخل ہیں، اگر تم سچے ہو تو بہت نہ سہی بلکہ صرف ایک ہی حوالہ کسی معتبر تفسیر کا پیش کر دیں کہ حضور ﷺ ان آیات میں داخل نہیں ہیں لیکن یقین جانیے قیامت تو ضرور آجائے گی مگر ایسا حوالہ سب مل کر بھی کبھی پیش نہیں کر سکتے۔

﴿شبہ سوم﴾ آسمانوں اور زمینوں کے تمام غیوب غیر اللہ کے لئے ماننا شرک نہیں

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہے بلکہ شرک تو تب بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برابر علم مانا جائے؟

﴿ازالہ شبہہ﴾ یہ بھی ایک زبردست قسم کا دھوکہ ہے کیونکہ جس طرح علم محیط اللہ تعالیٰ خاصہ ہے اسی طرح آسمانوں اور زمینوں کے تمام غیوب کا علم بھی خاصہ باری تعالیٰ ہے اور شرک نام ہے خواص الٰہیہ میں مخلوق کو شریک کرنا تو جس طرح علم محیط میں کسی کو شریک کرنا شرک ہے اسی طرح غیب السموات والارض میں بھی کسی کو شریک کرنا شرک ہے۔ نیز اگر شرک صرف برابری کرنے میں منحصر ہے تو پھر تو مشرکین عرب بھی اپنے معبودوں کی صفات اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں مانتے تھے جیسا کہ ہم نے مقدمہ میں ذکر کر دیا ہے تو انکو بھی مشرک کہنا غلط ٹھہرے گا جو کہ نصوص قرآنیہ کی تکذیب ہے۔

﴿فیصلہ امام رازیؒ﴾

امام رازیؒ فرماتے ہیں، اعلم انه ليس في العالم احد يثبت لله شريكا يساويه في الوجود والقدرة والعلم والحكمة وهذا مما لم يوجد الى الان

(تفسیر کبیر: ص:۱۱۲، ج:۲)

ترجمہ: یقین جانیے کہ سارے جہان میں کوئی ایک مشرک بھی ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایسے شریک مانے جو قدرت اور وجود اور علم وحکمت میں اس کے برابر ہوں اور یہ عقیدہ مساوات والا ایسی چیز ہے جو اب تک جہان میں نہیں پایا گیا۔

اسی طرح تفسیر عزیزی میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے اور صراط مستقیم میں امام ابن تیمیہؒ نے صراحت فرمائی ہے۔

﴿شبہہ چہارم﴾ یہ تو آپ حضرات بھی مانتے ہیں کہ بعض غیوب سماویہ وارضیہ کی اطلاع حضرات انبیاء کرامؑ خصوصاً حضرت امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کو دی گئی ہے تو پھر

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تمہارے نزدیک یہ خاصہ کیسے خاصہ رہے گا؟

﴿ازالہ شبہہ﴾ یہ خاصہ باری تعالیٰ باعتبار علم غیب کلی کے ہے جو غیب مصدر مضاف سے سمجھا جاتا ہے یعنی آسمانوں اور زمینوں کا علم غیب کلی اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے، اس لئے اگر بعض غیوب کی اللہ تعالیٰ کسی کو اطلاع دے دیں تو یہ حصر اور خاصہ ہونے کے خلاف نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص آسمان وزمین کے تمام غیوب کسی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی مکرمؐ کے لئے ثابت کرے تو یقیناً ان آیات کے خلاف ہوگا اور شرک ہوگا جیسا کہ روافض واخوانہا رضاخانیوں کا عقیدہ ہے۔

﴿تائید﴾ علامہ خفاجیؒ لکھتے ہیں وکونہ لا یخفی علیہ خافیۃ من عموم المصدر المضاف فانہ من طرق العموم فافاد انہ یعلم کل غیب وانہ لایعلم ذالک سواہ (حاشیہ علی البیضاوی: ص ۱۵۱، ج:۵) ترجمہ: اور قاضی صاحب کا (لا یخفی علیہ خافیۃ) فرمانا یہ حاصل ہے عموم مصدر مضاف سے کیونکہ یہ بھی طرق عموم سے ہے، پس حاصل یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمام غیوب (آسمانوں اور زمینوں کے) اور اس کے سوا کوئی بھی (تمام غیوب) نہیں جانتا۔

﴿ہمارا مطالبہ﴾ ہم تمام عالی صاحبان شیعہ بریلویہ سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے اپنے دعوی پر صریح الدلالت آیات بینات پیش کی ہیں۔ آپ حضرات زیادہ نہیں صرف ایک آیت قطعی الدلالت پیش کردیں جس کا یہ ترجمہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کے تمام غیوب کسی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی، مرسل کو عطا فرمادیے ہیں اور اگر ایسی آیت نہ مل سکے اور ہم کہتے ہیں یقیناً نہیں مل سکے گی تو صرف ایک حدیث متواتر صریح الدلالت ایسی پیش فرمادیں۔ لیکن ہماری پیشگوئی ہے کہ تمام عالی صاحبان مل کر بھی ہمارا مطالبہ قیامت کی صبح تک پورا نہیں کرسکیں گے۔ (انشاء اللہ) ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿عنوان چہارم﴾

دلوں کے تمام رازوں، دھڑکنوں اور غیوب کو مافوق الاسباب جاننا خاصہ باری تعالیٰ ہے مخلوق کی کوئی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی، مرسل اللہ تعالیٰ کی اس شان میں کسی طرح شریک نہیں۔

شاهد(۱) قل موتوا بغيظكم ان الله عليم بذات الصدور (پ:۴، س: ال عمران، آیت: ۱۱۹)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: آپ فرمایئے کہ مرجاؤ اپنے غصہ کی آگ میں جل کر یقیناً اللہ خوب جاننے والا ہے دلوں کی باتوں کا۔

شاهد(۲) والله عليم بذات الصدور (س: ال عمران، آیت: ۱۵۴)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہی خوب جاننے والا ہے سینوں کے رازوں کو۔

شاهد(۳) واتقوا الله ان الله عليم بذات الصدور (پ:۷، س: المائدہ: آیت: ۷)

ترجمہ از سعیدی بریلوی: اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک دلوں کی باتوں کو جاننے والا ہے۔

شاهد(۴) وان ربك ليعلم ما تكن صدورهم وما يعلنون (پ:۲۰، س: النمل، آیت: ۷۵)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: اور یقیناً آپ کا رب خوب جانتا ہے جو کچھ چھپا رکھا ہے ان کے سینوں نے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

شاهد(۵) وربك يعلم ما تكن صدورهم وما يعلنون (پ:۲۰، س: القصص، آیت: ۶۹، ۷۰)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: اور آپ کا رب ہی جانتا ہے جو چھپائے ہوئے ہیں انکے سینے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

شاھد(٦) واللہ یعلم ما فی قلوبکم وکان اللہ علیما حلیما (پ:۲۲، س: الاحزاب، آیت: ۵۱)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بڑا بردبار ہے۔

شاھد(۷)ویولج اللیل فی النھار ویولج النھار فی اللیل وھو علیم بذات الصدور (پ: ۲۷، س: الحدید، آیت: ۷)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: داخل فرماتا ہے رات کا کچھ حصہ دن میں اور داخل کرتا ہے دن کا کچھ حصہ رات میں اور وہ خوب جانتا ہے جو سینوں میں پوشیدہ ہے۔ (ضیاء القرآن)

شاھد(۸) یعلم ما فی السموٰت والارض ویعلم ما تسرون وما تعلنون واللہ علیم بذات الصدور (پ:۲۸، س: التغابن، آیت:۴)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے نیز جانتا ہے جسے تم چھپاتے ہو اور جسے تم ظاہر کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو سینوں میں پوشیدہ ہے۔

شاھد(۹) ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس بہ نفسہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید (پ:۲۶، س: ق، آیت: ۱۶)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: اور البتہ ہم نے بنایا انسان کو اور ہم جانتے ہیں جو باتیں آتی رہتی ہیں اس کے جی میں اور ہم اس کے نزدیک ہیں دھڑکنی رگ سے زیادہ۔

شاھد(۱۰) واللہ یعلم ما تبدون وما تکتمون (النور، آیت: ۲۹)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

شاھد(۱۱) اولا یعلمون ان اللہ یعلم ما یسرون وما یعلنون (پ:۱، س: البقرہ، آیت: ۷۷)

ترجمہ: کیا وہ نہیں جانتے تھے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

شاھد(۱۲) واسر واقولکم واجھروا بہ انہ علیم بذات الصدور (پ:۲۹، س: الملک، آیت: ۱۳)

ترجمہ: تم اپنی بات آہستہ کہو یا بلند آواز سے (اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا) بے شک وہ خوب جاننے والا ہے جو کچھ سینوں میں ہے۔

شاھد(۱۳) اولئک الذین یعلم اللہ ما فی قلوبھم (پ:۵، س: النساء، آیت: ۶۳)

ترجمہ: یہ لوگ ہیں جنہیں خوب جانتا ہے اللہ تعالیٰ جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔

شاھد(۱۴) الا انھم یثنون صدورھم لیستخفوا منہ الا حین یستغشون ثیابھم یعلم ما یسرون وما یعلنون انہ علیم بذات الصدور (پ:۱۲، س: ھود، آیت: ۵)

ترجمہ: سنو! وہ دوہرا کر رہے ہیں اپنے سینوں کو تاکہ چھپا لے اللہ تعالیٰ سے اپنے دلوں کا بغض سنتے ہو جس وقت وہ خوب اوڑھ لیتے ہیں اپنے کپڑے تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ (ترجمہ از کرم)

شاھد(۱۵) انہ علیم بذات الصدور (س: الانفال، آیت: ۴۳)

شاھد(۱۶) ان اللہ علیم بذات الصدور (س: لقمان، آیت: ۲۳)

شاھد(۱۷) انہ علیم بذات الصدور (س: الفاطر، آیت: ۳۸)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد(۱۸) انه علیم بذات الصدور (پ:۲۵، س: الشوریٰ :۲۴)

ہمارا مطالبہ

ہم تمام غالی صاحبان شیعہ بریلویہ سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے اپنے دعوی پر ۱۸ آیات بینات صریح الدلالت پیش کی ہیں آپ حضرات بھی زیادہ نہیں صرف ایک آیت قطعی الدلالت ایسی پیش فرمادیں کہ جس میں لفظ علیم بذات الصدور کا اطلاق مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی، مرسل کی ذات پر کیا گیا ہو۔ اگر ایسی آیت نہ مل سکے اور یقیناً نہیں مل سکے گی تو ایک حدیث متواتر صریح الدلالت ایسی پیش کردیں لیکن ہمیں یقین ہے کہ ہمارا یہ مطالبہ بھی قیامت تک تمام غالیوں کے ذمہ قرض رہے گا۔

عنوان پنجم

علم جمیع ما کان وما یکون اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے مخلوق کی کوئی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی، مرسل اللہ تعالیٰ کے اس خاصہ میں کسی طرح ہرگز شریک نہیں ہے۔

شاهد(۱) ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقدعلمنا المستا خرین ان ربك هو یحشرهم انه حکیم علیم (پ: ۱۴ ، س: الحجر ، آیت: ۲۴)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: اور یقیناً ہم جانتے ہیں ان کو بھی جو گزر چکے ہیں تم میں سے اور یقیناً ہم جانتے ہیں بعد میں آنے والوں کو اور بے شک آپ کا پروردگار ہی انہیں روز قیامت جمع کرے گا بے شک وہ بڑا دانا سب کچھ جاننے والا ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تصریحات اکابرؒ

(۱) علامہ مظہریؒ فرماتے ہیں، ای لا یخفی علینا شیء من احوالکم بیان لکمال علمه بعد الاحتجاج علی کمال قدرته فانما یدل علی قدرته دلیل علی علمه قال البغویؒ قال ابن عباسؓ اراد بالمستقدمین الاموات بالمستاخرین الاحیاء قال الشعبیؒ الاولین والآخرین قال عکرمة المستقدمین من خلقه الله وخرج من اصلاب الاباء والمستاخرین من لم یخلق ولم یخرج بعد وقال مجاهدؒ المستقدمین الامم السابقة والمستاخرین امة محمد ﷺ (تفسیر مظہری: ص ۲۹۸، ج:۵)

(۲) مفسر بیضاویؒ نے بھی یہی معنے ذکر کیے ہیں، کمافی البیضاوی: ص: ۵۳۰، ج:۱، اسی طرح امام خازنؒ نے بھی یہی تفسیر فرمائی ہے۔ (تفسیر خازن: ص ۹۴، ج:۳)

(۳) علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں، المستقدمین اول الخلق والمستاخرین آخر الخلق (تفسیر قرطبی: ص ۱۹، جز: الخامس)

(۴) مفسر ابن کثیرؒ فرماتے ہیں، قال ابن عباسؓ المستقدمین کل من هلك من لدن آدم والمستاخرون من هو حي ومن سیاتي الی یوم القیامة وروی نحوه عن عکرمه ومجاهد وضحاك وقتاده محمد بن کعب والشعبی وغیرهم وهو اختار ابن جریر (تفسیر ابن کثیر: ص ۵۶۸، ج:۲) (تفسیر جامع البیان: ص ۳۰۹، ج:۲)

(۵) مفسر ابی الحسن علی بن محمد بن حبیب الماوردیؒ فرماتے ہیں، الله عالم بجمیع المخلوقات المتقدم والمتاخر الی یوم القیامة (ما وردی: ص: ۱۵۶، ج:۳) مدارك: ص ۵۸۰، طبع بیروت)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۶)علامہ مراغیؒ فرماتے ہیں، ای ولقد علمنا من مضی منکم واحصیناھم وما کانوا یعملون ومن ھو حی ومن سیاتی بعدکم فلا تخفی علینا احوالکم ولا اعمالکم ۔۔۔الخ (تفسیر مراغی:جز: رابع عاشر:ص:۱۸)

(۷)مفسر زحیلیؒ فرماتے ہیں، واللہ محیط علمہ بجمیع الکائنات ماضیھا وحاضرھا ومستقبلھا ویعلم امور الدنیا وامور الآخرۃ (التفسیر المنیر: ص ۱۸،جز:۳)

(۸) خطیب مسجد نبوی فرماتے ہیں، ای من ھلکوا من بنی آدم الی یومکم ھذا والمتاخرین ممن ھم احیاء لم یوجدوا بعد الی یوم القیامۃ (ایسر التفاسیر :ص ۴۹۸، ج:۲، کذا فی الدر المنثور:ص ۱۸۱، ج۴، تفسیر زادالمسیر: ص ۷۵۹، تفسیر ابو السعود:ص:۸۳، ج:۵ ، تفسیر طبری: جزثالث عشر:ص:۱۹)

﴿خلاصہ﴾تصریحات مفسرین سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ آیت کا معنی یہ ہے کہ جمیع ما کان وما یکون کا علم اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔اور یہ آیت چونکہ اللہ تعالیٰ کے کمال علمی کے بیان کے لئے لائی گئی ہے اس لئے اس میں حصر والا معنی موجود ہے اور معنی یہ ہوگا کہ تمام اگلوں پچھلوں کے ہر حال کو جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

شاھد(۲) یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم (س: البقرہ ،پ:۳)

ترجمہ: وہ (اللہ) جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱)مفسر نسفیؒ فرماتے ہیں، ای ما کان قبلھم وما یکون بعدھم (تفسیر مدارک: ص ۱۳۱، بیروت)

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۲) مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں، ای یعلم امور الدنیا التی خلفوها وامور الآخرة التی یستقبلونها (تفسیر مراغی:ص ۱۳، الجزء الثالث)

(۳) علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں، دلیل علی إحاطة علمه لجمیع الکائنات ماضیها حاضرها ومستقبلها (تفسیر ابن کثیر:ص ۳۱۸، ج:۱)

(۴) علامہ ابی الحسن علی بن محمد بن حبیب الماوردیؒ فرماتے ہیں، فیه وجهان احدهما ما بین ایدیهم هو ما قبل خلقهم وما خلفهم هو ما بعد موتهم والثانی ما بین ایدیهم ما اظهروه وما خلفهم ما کتموه (تفسیر الماوردی: ص ۳۲۳، ج:۱)

(۵) علامہ ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں، ای ما قبلهم وما بعدهم او مایدرکونه وما لا یدرکونه او ما یاخذونه وما یترکونه (تفسیر المظہری:ص:۳۵۸، ج:۱)

(۶) علامہ بیضاویؒ فرماتے ہیں، مابقبلهم وما بعدهم اوبالعکس لانك مستقبل و مستدبر الماضی امور الدنیا وامور الاخرة او عکسه ۔۔۔الخ (تفسیر بیضاوی:ص ۱۳۳، ج:۱)

(۷) مفسر ابن جریرؒ فرماتے ہیں، یعنی تعالی ذکره بذالك المحیط بکل ماکان وبکل ما هو کائن علما لایخفی علیه شیء منه (تفسیر ابن جریر: ص ۷، ج: ثالث)

شاهد(۳) یعلم ما بین ایدیهم وما خلفهم والی الله ترجع الامور

(پ:۱۷، س: الحج، آیت: ۷۶)

ترجمہ از پیر کرم: وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہیں اور جو کچھ ان کے پیچھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹائے جائیں سارے معاملات۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد(۴) یعلم ما بین ایدیهم وما خلفهم ولا یحیطون به علما وعنت الوجوه للحی القیوم (پ:۱۶، س: طه ،آیت: ۱۱۰)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: وہ جانتا ہے لوگوں کے آنے والے حالات کو اور ان کے گزرے ہوئے واقعات کو اور لوگ نہیں احاطہ کر سکتے اس کا اپنے علم سے اور فرط نیاز سے جھک جائیں گے سب لوگوں کے چہرے حی وقوم کے سامنے۔

عنوان ششم

تمام مخلوقات کے تمام احوال مافوق الاسباب جاننا اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے۔ مخلوق کی کوئی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی، مرسل اللہ تعالیٰ کی اس شان میں کسی طرح ہرگز شریک نہیں ہے۔

شاهد(۱) الا یسجدوا لله الذی یخرج الخب ء فی السموٰت والا رض ویعلم ما تخفون وما تعلنون (پ:۱۹، س: النمل ، آیت: ۲۵)

ترجمہ: وہ کیوں نہ سجدہ کریں اللہ تعالیٰ کو جو نکالتا ہے پوشیدہ چیزوں کو آسمانوں اور زمین سے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔

شاهد(۲) ما علی الر سول الا البلغ والله یعلم ما تبد ون وما تکتمون (پ: ۷، س: الما ئد ہ ، آیت: ۹۹)

ترجمہ از غلام رسول سعیدی: رسول پر صرف حکم پہنچانا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

شاهد(۳) هو الله فی السموت وا لا رض یعلم سر کم و جهر کم ویعلم ما تکسبو ن (پ: ۷، س: الا نعام ، آیت: ۳)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: اور وہی اللہ ہے آسمانوں اور زمین میں وہ جانتا ہے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تمہارے بھید بھی اور تمہاری کھلی باتیں بھی اور جانتا ہے جو تم کمار ہے ہو۔

نیز پیر کرم شاہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں، یہاں بتلانا یہ مقصود ہے کہ زمین و آسمان کی ہر چیز کا خالق، مالک، زندہ کرنے والا، مارنے والا، رزق دینے والا، تمام شئون حیات اور امور کائنات کی تدبیر کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر کوئی ایک صفت ذکر کی جاتی تو دوسری صفات نگاہوں سے اوجھل رہتیں اس لئے کسی اسم صفت کے ذکر کی بجائے "اللہ" جو علم (نام) ذاتی ہے اور تمام صفات کمالیہ جامع ہے ذکر کیا تا کہ قاری جب یہ آیت پڑھے تو لفظ اللہ جب اس کی زبان سے نکلے تو تمام صفات الہیہ اس کی آنکھوں کے سامنے آجائیں۔ اور ہر صفت کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ فی السموات والارض کہے۔ (ضیاء القرآن: ص ۵۳۵، ج: اول)

شاهد(۴) الم يعلموا ان الله يعلم سرهم ونجوٰهم ۔۔الخ (پ:۱۰، س: التوبه، آیت: ۷۸)

ترجمہ: کیا وہ نہیں جانتے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے ان کے راز کو اور ان کی سرگوشی کو۔

شاهد(۵) وما تكون في شان وما تتلوا منه من قرآن ولا تعملون من عمل الا كنا عليكم شهودا اذتفيضون فيه وما يعزب عن ربك من مثقال ذرة في الارض ولا في السماء ولا اصغر من ذٰلك ولا اكبر الا في كتاب مبين (پ:۱۱، س: یونس: آیت: ۶۱)

ترجمہ از سعیدی: اے رسول اکرم! آپ جس حال میں بھی ہوتے ہیں اور آپ اللہ کی طرف سے جو کچھ بھی قرآن سے تلاوت کرتے ہیں اور اے مسلمانو! تم جو کام بھی کرتے ہو ہم اس وقت تم سب پر گواہ ہوتے ہیں جس وقت تم ان کاموں میں مشغول ہوتے ہو اور آپ کے رب سے ایک ذرہ کی مقدار کے بھی

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پوشیدہ نہیں نہ زمین میں نہ آسمانوں میں اور نہ اس ذرہ سے کوئی چھوٹی چیز ہے اور نہ بڑی چیز مگر وہ روشن کتاب میں درج ہے۔ (روشن کتاب سے مراد علم الٰہی ہے، از ناقل)

شاهد(٦) ربنا انك تعلم ما نخفي وما نعلن وما يخفى على الله من شيء في الارض ولا في السماء (س: ابراهيم، آيت: ٣٨)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! بے شک تو ہی ان باتوں کو جانتا ہے جن کو ہم چھپاتے ہیں اور جن کو ہم ظاہر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے نہ زمین میں اور نہ آسمانوں میں۔

شاهد(٧) تسرون اليهم بالمودة انا اعلم بما اخفيتم وما اعلنتم ومن يفعله منكم فقد ضل سواء السبيل (الممتحنة، آيت: ١)

ترجمہ: تم بڑی راز داری سے انکی طرف محبت کا پیغام بھیجتے ہو حالانکہ میں جانتا ہوں جو تم نے چھپا رکھا ہے اور جو تم نے ظاہر کیا اور جو ایسا کرے تم میں سے تو وہ بھٹک گیا راہ سے۔

شاهد(٨) والله يعلم ما تسرون وما تعلنون (النحل، آيت: ١٩)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ (ہی) جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔

شاهد(٩) لا جرم ان الله يعلم ما يسرون وما يعلنون (پ:١٤، س: النحل، آيت: ٢٣)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو جانتا ہے جو کو وہ چھپاتے ہیں اور جن کو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

شاهد(١٠) وان ادرى اقريب ام بعيد ما توعدون انه يعلم الجهر من القول ويعلم ما تكتمون (پ: ١٧، س: الانبياء: آيت: ١١٠)

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: (اے محبوب! اعلان فرمادو) اور میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ نزدیک ہے یا دور ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے جو بات تم بلند آواز سے کہتے ہو اور جانتا ہے جو تم (اپنے دلوں میں) چھپاتے ہو۔

شاهد(۱۱) ما للظلمين من حميم ولا شفيع يطاع يعلم خائنة الاعين وما تخفى الصدور (پ:۲۴، س:المؤمن، آیت: ۱۸،۱۹)

شاهد(۱۲) والله يعلم متقلبكم ومثواكم (محمد ، آیت:۱۹)

شاهد(۱۳) والله يعلم اسرارهم (پ:۲۶، س: محمد ، آیت: ۲۶)

شاهد(۱۴) والله يعلم اعمالكم (پ:۲۶، س: محمد ، آیت:۳۰)

شاهد(۱۵) وما تفعلوا من خير يعلمه الله (البقره ، آیت: ۱۹۷)

شاهد(۱۶) وما انفقتم من نفقة او نذرتم من نذر فا ن الله يعلمه وما للظلمين من انصار (پ:۳، س: البقره ، آیت: ۲۷۰)

شاهد(۱۷) قل ان تخفوا ما فى صدو ركم او تبدوه يعلمه الله ويعلم ما فى السموات وما فى الارض والله على كل شىء قدير (پ:۳، س: ال عمران: آیت: ۲۹)

عنوان ہشتم

امور خمسہ کا علم محیط خاصہ باری تعالیٰ ہے مخلوق کی کوئی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی مرسل اللہ تعالیٰ کے اس خاصہ میں کسی طرح ہرگز شریک نہیں ہے۔

شاهد(۱) ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث و يعلم ما فى الارحام وما تدرى نفس ما ذا تكسب غدا وما تدرى نفس باى ارض تموت ان الله عليم خبير (پ:۲۱، س: لقمن ، آیت: ۳۴)

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: بیشک اللہ کے پاس "ہی" ہے قیامت کا علم اور "وہی" اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے رحموں میں ہے اور "کوئی نہیں جانتا" کہ کل وہ کیا کمائے گا اور "کوئی نہیں جانتا" کہ کس سرزمین میں مرے گا بے شک اللہ تعالیٰ علیم اور خبیر ہے۔

فائدہ نمبر (۱): اس آیت میں پانچ امور کے علم کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہونا ذکر کیا گیا ہے (۱) قیامت کب آئے گی (۲) بارش کب ہوگی (۳) مادہ کے رحم میں کیا ہے (۴) آدمی کل کیا کرے گا (۵) اسے موت کہاں آئے گی۔ ان پانچ امور کو مفاتح الغیب یعنی غیب کے خزانوں کی چابیاں کہا جاتا ہے۔

فائدہ نمبر (۲): جملہ اولیٰ میں چار وجہ سے حصر ہے، اول تقدیم اسم ذات۔ دوم تقدیم ظرف۔ سوم تکرار اسناد۔ چہارم کلمہ عندہ، چنانچہ علامہ

خفاجیؒ اور علامہ آلوسیؒ نے اس کی تصریح فرمائی ہے، ملاحظہ فرمائیں حاشیہ شہاب: ص: ۱۴۵، ج ۷، روح المعانی: ص ۱۰۹، ج: ۲۱، جملہ ثانیہ ینزل الغیث کا عطف جملہ ظرفیہ عندہ علم الساعۃ پر ہے اور یہ جملہ اپنے معطوف الیہ کی طرح خبر بن کر اسم ذات پر مبنی ہونے کی وجہ سے حصر کا فائدہ دے گا، جملہ ثالثہ ویعلم کا عطف ینزل کی طرح جملہ ظرفیہ پر ہے اور اسی کی طرح حصر کا فائدہ دے رہا ہے، جملہ رابعہ ما تدری نفس ما ذا تکسب غدا اور جملہ خامسہ ما تدری نفس بای ارض تموت ان دونوں جملوں میں حصر ہے اس طرح کہ نفسٌ نکرہ تحت النفی ہے تو یہ نفی استغراقی جمیع ماسوا اللہ سے ہوگی جس سے حصر و اختصاص ثابت ہو جائے گا۔ دیکھیں حاشیہ شہاب: ص ۱۴۵، ج: ۷)

فائدہ نمبر (۳): یہ ہے کہ مفسرین کے کلام سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان پانچوں جملوں میں حصر ہے اور حصر کے معنے میں نفی و اثبات دونوں پہلو ملحوظ ہوتے ہیں مطلب یہ ہوگا کہ علوم خمسہ کا علم محیط اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فیصلہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم در بارہ امور خمسہ

(ماخذ نمبر۱): عن ابن عمرؓ قال النبی ﷺ مفتاح الغیب خمس لایعلمها الا اللہ لا یعلم احد ما یکون فی غد ولا یعلم احد ما یکون فی الارحام ولا تعلم نفس ما ذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت وما یدری احد متی یجیء المطر (بخاری: ج:۱، ص: ۱۴۱، ج:۲، ۶۸۱، ج:۲، ۱۰۹۷) اسی طرح یہ حدیث مسلم، در مسند احمد: رقم حدیث: ۵۱۳۳، در منثور وغیرہ میں بھی آئی ہے۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غیب کی کنجیاں یہ پانچ چیزیں ہیں جن کو سوا اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا واقعات رونما ہونگے اور سوا خدا کے اور کوئی نہیں جانتا کہ ارحام میں کیا ہے اور اس کے سوا کسی کو خبر نہیں کہ بارش کب ہوگی اور کسی نفس کو معلوم نہیں کہ اس کو موت کس سرزمین میں واقع ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی؟

(ماخذ نمبر۲): عن ربعی بن حراشؒ قال حدثنی رجل من بنی عامر انه قال یا رسول اللہ ﷺ هل بقی من العلم شیء لا تعلمه فقال لقد علمنی اللہ عز و جل خیرا و ان من العلم ما لا یعلمه الا اللہ عز و جل الخمس ان اللہ عنده علم الساعة وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام (درمنثور: ص۱۶۹، ج:۵، قال ابن کثیر هذا اسناد صحیح (ابن کثیر: ص ۳۵۵، ج:۳،))

ترجمہ: بنی عامر کے ایک شخص (صحابیؓ) راوی ہیں کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یارسول اللہ ﷺ کوئی علم ایسا باقی ہے جس کو آپ نہ جانتے ہوں؟ ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے (بہت کچھ) خبر بتلایا ہے اور بے شک بعض علوم وہ بھی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا (چنانچہ) پانچ چیزوں کا علم سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں (علم قیامت وغیرہ جو اوپر مذکور ہوئے) اور حضور ﷺ نے سورہ لقمان کی آخری آیت، ان اللہ عندہ علم الساعۃ، (الایۃ) تلاوت فرمائی۔

فائدہ: اب تو آنحضرت ﷺ نے اپنے متعلق خود فیصلہ فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت علوم عطا فرمائے لیکن امور خمسہ کا علم تفصیلی عطا نہیں فرمایا کیونکہ سائل نے لا تعلمه سے آپ ﷺ کی اپنی ذات کا حال پوچھا ہے اور آپ ﷺ نے بھی قد علمنی سے اپنا حال ذکر فرمایا ہے تو اس حدیث سے دو باتیں واضح ہوگئیں کہ (۱) یہ آیت آنحضرت ﷺ سے بھی علوم خمسہ کی نفی کرتی ہے (۲) اور اس آیت میں جس طرح آپ ﷺ سے علم ذاتی کی نفی ہے اسی طرح عطائی کی بھی نفی ہے۔

(ما خذ نمبر ۳): عن سلمه بن الاکوعؓ قال کان رسول الله ﷺ فی قبة حمرا اذا جاء رجل علی فرس فقال من انت قال انا رسول الله، قال متی الساعة؟ قال غیب وما یعلم الغیب الا الله، وما فی بطن فرسی؟ قال غیب وما یعلم الغیب الاالله، قال فمتی مطر؟ قال غیب وما یعلم الغیب الا الله۔

حضرت سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ حضور ﷺ ایک سرخ خیمے میں رونق افروز تھے ایک شخص گھوڑی پر سوار آیا اور دریافت کیا کہ آپ کون ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے دریافت کیا کہ قیامت کب آئے گی ارشاد فرمایا یہ غیب ہے اور اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا پھر اس نے عرض کیا کہ بتلایئے میری گھوڑی کے پیٹ میں کیا ہے ارشاد فرمایا یہ بھی غیب

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہے اور اللہ کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا، پھر اس نے عرض کیا کہ اچھا بتلائیے ہم پر بارش کب ہوگی ارشاد فرمایا کہ یہ بھی غیب ہے اور اس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا (درمنثور: ص: ۱۷۰، ج: ۵)

(ماخذ نمبر ۴): حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں:

سمعت رسول اللہ ﷺ یقول خمس لا یعلمھن الا اللہ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وماتدری نفس ما ذا تکسب غدا وما تدری نفس باری ارض تموت ان اللہ علیم خبیر (مسند احمد: ج: ۵، ص: ۳۵۳ طبع قدیم، مسند احمد رقم الحدیث: ۲۲۸۸۲ دار الحدیث قاہرہ)

ترجمہ: میں نے جناب رسول کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، بے شک خدا تعالیٰ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا، اور وہی (اپنے علم کے مطابق) اتارتا ہے بارش اور وہی جانتا ہے جو کچھ ارحام میں ہے اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کس زمین میں مرے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ ہی ان چیزوں کا جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔

﴿فیصلہ ام المؤمنین حضرت صدیقہ کائناتؓ درباره علوم خمسہ﴾

ام المؤمنین طیبہ طاہرہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:

"من حدثك انه یعلم ما فی غد فقد کذب ثم قرأت ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث، الایۃ (مسند ابی عوانہ: ص: ۱۵۵، ج: ۱)

ترجمہ: یعنی جو شخص تجھے یہ بیان کرے کہ آپ ﷺ کل کے حوادث کو جانتے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہیں تو بے شک اس نے جھوٹ کہا پھر سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر بطور دلیل کے یہ آیت پڑھی، ان اللہ عندہ علم الساعۃ۔

﴿فتوی صدیقہ کائناتؓ در بارہ علوم خمسہ﴾

ام المومنین حضرت سیدہ طاہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں،

من اخبرك ان محمدا رأى ربه او كتم شيئا مما امر به او يعلم الخمس التي قال الله تعالى ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث فقد اعظم الفرية (ترمذی:ص:۱۶۰، ج:۲، مشکو: مشکوۃ: ص:۵۰۱، ج:۲)

ترجمہ: جو شخص یہ تجھے یہ کہے کہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو شب معراج آنکھوں سے دیکھا ہے یا جو احکام اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دیے ہیں ان میں سے کسی حکم کو چھپایا ہے یا ان پانچ چیزوں کا آپ ﷺ کو علم ہے جن کا ذکر ان اللہ عندہ علم الساعۃ میں کیا گیا ہے تو اس شخص نے ایک عظیم بہتان باندھا ہے۔

﴿فیصلہ عبداللہ ابن مسعودؓ در بارہ علوم خمسہ﴾

عبداللہ بن مسلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا پانچ چیزوں کے سوا تمہارے نبی ﷺ کو ہر چیز دی گئی ہے پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ لقمان کی مذکورہ آیت (ان اللہ عندہ علم الساعۃ الایۃ) پڑھی۔ (تبیان القرآن از شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی)

فائدہ: شیخ سعیدی صاحب نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کا یہی فیصلہ آیت مذکورہ کی تفسیر میں لکھ کر اس کی تصدیق پر مہر ثبت فرما رہے ہیں اسی طرح شیخ سعیدی صاحب نے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مسند احمد کے حوالہ سے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے ایک مرفوع حدیث بھی ذکر کی ہے، جس میں صراحتاً موجود ہے کہ ان پانچ چیزوں کا علم آنحضرت ﷺ کو عطا نہیں کیا گیا، یہ روایت لکھنے کے بعد شیخ سعیدی صاحب لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

فائدہ: شیخ سعیدی صاحب نے یہ دو حدیثیں آیت کی تفسیر میں لکھ کر تسلیم فرمایا ہے کہ علوم خمسہ کا تفصیلی علم امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کو بھی عطا نہیں کیا گیا، تفصیل دیکھیں (تبیان القرآن: ص: ۲۸۶، ج: ۹)

فیصلہ ابن عباسؓ در بارہ علوم خمسہ

قال ابن عباسؓ هذه الخمسة لا يعلمها ملك مقرب ولا نبي مصطفى فمن ادعى انه يعلم شيئا من هذه فانه كفر بالقرآن لانه خالفه (تفسیر خازن: ص: ۱۸۳، ج:۵، الجامع لاحکام القرآن: جز: ۱۴، ص: ۷۷)

ترجمہ: یہ پانچ چیزیں وہ ہیں کہ جن کا علم نہ تو کسی مقرب فرشتہ کو ہے اور نہ جناب نبی مصطفیٰ ﷺ کو۔ جو کوئی ان میں سے کسی چیز کے علم کا دعویٰ کرے تو اس نے قرآن کریم کا انکار کیا ہے کیونکہ اس نے اس کی مخالفت کی ہے۔

فائدہ: شیئا من هذه سے مراد ان پانچ چیزوں میں سے کسی ایک چیز کا دعویٰ بھی کرے کہ مجھے یا کسی اور کو اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کلی طور پر علم ہے تو وہ کافر بالقرآن ہے۔

فیصلہ علی المرتضیٰؓ در بارہ امور خمسہ

ومن خطبة له عليه السلام فيما يخبر به عن الملاحم في البصرة ووصف التتار وصاحب الزنج فقال له بعض اصحابه لقد اعطيت يا امير المؤمنين علم الغيب فضحك عليه السلام وقال

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

للرجل (وكان كلبيا) يا اخا كلب ليس هو بعلم غيب وانما هو تعلم من ذى علم وانما علم الغيب علم الساعة وما عدد الله تعالى بقول ان الله عنده علم الساعة ،الآية ، يعلم سبحانه ما فى الارحام من ذكر او انثى وقبيح او جميل و سخى او بخيل وشقى او سعيد و من يكون فى النار حطبا او فى الجنان للنبيين مرافقا فهذا علم الغيب الذى لا يعلمه احد الا الله وما سوى ذالك فعلم علمه الله تعالى نبيه فعلمنيه ودعا لى بان يعيه صدرى وتضطم عليه جوانحى (نہج البلاغہ: ص:۳۰۰، ج:۱)

ترجمہ: ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ بصرہ میں اس طرح جنگی کارروائیاں ہوں گی، تاتار کا فتنہ یوں برپا ہوگا، زنگی کا واقعہ اس طرح پیش آئے گا (وغیرہ وغیرہ) تو ایک صاحب نے سوال کیا یا امیر المومنینؑ! آپ کو تو علم غیب عطا کیا گیا ہے، حضرت علیؑ ہنس پڑے اور اس شخص سے فرمایا اے قبیلہ بنو کلب کے نوجوان! یہ علم غیب نہیں ہے، یہ تو علم والے سے سیکھی ہوئی چند باتیں ہیں۔ علم غیب تو قیامت کا علم ہے اور وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے ان اللہ عندہ علم الساعۃ، الآیۃ، میں بیان فرمائی ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ ہی بچہ دانیوں کے علم کو جانتا ہے کہ آیا رحم میں لڑکا ہے یا لڑکی، خوبصورت ہے یا بدصورت، سخی ہے یا بخیل، بدبخت ہے یا نیک بخت؟ اور کون دوزخ کی آگ کا ایندھن ہوگا اور کون جنت میں اپنی اولاد کا رفیق بنے گا؟ یہ ہے علم غیب جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا رہا، ان امور کے علاوہ اور چیزوں کا علم تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا ہے اور اس کو میں بھی جانتا ہوں اور آپ نے میرے لئے دعا فرمائی ہے کہ میں اس کو محفوظ رکھ سکوں سو وہ میرے سینہ میں محفوظ ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فائدہ: فیصلہ حیدریؒ سے درج ذیل چند امور واضح ہوئے۔

(۱) علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اس کو سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی بھی نہیں جانتا فھذا علم الغیب الذی لا یعلمہ احد الا اللہ۔

(۲) جو علم تعلیم و تعلم کے ذریعے حاصل ہوا سے علم غیب نہیں کہتے۔ وانما ھو تعلم

(۳) آنحضرت ﷺ نے بذریعہ وحی جو امور مستقبلہ کی خبریں دی ہیں تو وہ بھی علم غیب کی تعریف سے خارج ہیں۔ لیس ھو بعلم غیب

(۴) علوم خمسہ علوم غیبیہ میں سے ہیں ان کا تفصیلی علم اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو عطا نہیں فرمایا۔ وما سوا ذالك فعلم علمہ اللہ تعالیٰ نبیہ۔

ہمارا مطالبہ

ہم تمام غالی صاحبان شیعہ بریلویہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے اپنے دعویٰ پر آیت مذکورہ بالا کی تفسیر میں احادیث رسول ﷺ اور اقوال صحابہ کرامؓ ذکر کیے ہیں۔ آپ بھی آیت مذکورہ کی تفسیر میں زیادہ نہیں صرف ایک حدیث صریح صحیح ایسی پیش کر دیں کہ جس میں مذکور ہو کہ اللہ تعالیٰ نے علوم خمسہ کا تفصیلی علم مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی، مرسل کو عطا فرما دیا ہے اور اگر ایسی حدیث نہ مل سکے اور یقیناً نہیں مل سکے گی تو صرف ایک صحابیؓ کا ایک ایسا قول صریح سند صحیح اس آیت کی تفسیر میں پیش کر دیں۔ لیکن ہم یقین سے کہتے ہیں کہ تمام غالی صاحبان مل کر بھی ہمارا مطالبہ قطعاً کبھی پورا نہیں کر سکتے۔

فیصلہ حضرت قتادہؒ تابعی در بارہ علوم خمسہ

علامہ ابن کثیرؒ اور مفسر ابن جریرؒ فرماتے ہیں عن قتادۃ ان اللہ عندہ علم الساعۃ (الایۃ) اشیاء من الغیب استاثر اللہ بھن فلم یطلع علیھن ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا، ان اللہ عندہ علم الساعۃ، فلا یدری احد من الناس متی تقوم

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الساعة في اى سنة او فى اى شهر او ليل اونهار اوينز ل الغيث ، فلا يعلم احد متى ينزل الغيث ليلا او نهارا ينز ل اويعلم ما فى الا رحا م ، فلا يعلم احد ما فى الا رحا م اذكر اوانثى احمر اواسود اوما هووما تد رى نفس ماذا تكسب غدا خير ام شر ولا تدرى يا بن آدم متى تموت لعلك الميت غدا لعل المصاب غدا وما تد رى نفس با ى ارض تمو ت ليس احد من الناس بد رى اين مضجعه من الارض فى بحر اوبرّ اوسهل او جبل تعالى وتبارك (تفسیر ابن جریر : ص۸۸، ج:۲۱، ابن کثیر : ص ۴۵۵، ج:۳)

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں غیب میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے مختص کرلیا ہے اس نے ان پر نہ تو کسی فرشتہ مقرب کو اطلاع دی ہے اور نہ کسی نبی مرسل کو بے شک قیامت کا علم بس خدا ہی کو ہے اور کوئی بھی انسانوں میں سے یہ نہیں جانتا ہے قیامت کب قائم ہوگی، کس سال، کس مہینہ، رات میں یا دن میں اور وہی نازل کرتا ہے بارش، سو کسی کو خبر نہیں کہ کب بارش ہوگی، رات کو یا دن کو اور وہی جانتا ہے جو کچھ کہ رحموں میں ہے، سو کسی کو علم نہیں کہ نر ہے یا مادہ سرخ ہے یا سیاہ اور پھر وہ کیا ہے (سعید ہے یا شقی وغیرہ) اور کسی کو پتہ نہیں کہ وہ کل کو کیا کرے گا، اچھا کرے گا یا برا، اور اے فرزند آدم! تو کیا جانتا ہے، کہ شاید تو کل مرنے والے اور شاید کہ کل تجھ پر کوئی مصیبت نازل ہو اور کوئی نفس خبردار نہیں کہ کس زمین میں اس کو موت آئے گی یعنی کسی انسان کو پتہ نہیں کہ زمین کے کس حصہ میں اس کی قبر ہوگی، آیا دریا میں یا خشکی میں نرم زمین میں یا پہاڑ میں سخت جگہ میں (بس خدا ہی ان باتوں کا جاننے والا اور ان سے خبردار ہے)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿فیصلہ حضرت مجاہد تابعیؒ دربارہ علوم خمسہ﴾

حضرت مجاہد تابعیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں، وھی مفاتیح الغیب التی قال اللہ تعالی وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو (تفسیر ابن کثیر: ص:۴۵۵، ج:۳)

ترجمہ: یہ پانچ چیزیں وہی مفاتح الغیب ہیں جن کے متعلق اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ مفاتح الغیب کا علم صرف اللہ تعالی ہی کے پاس ہے اس کے سوا ان کو کوئی بھی نہیں جانتا۔

﴿فیصلہ امام ابوحنیفہؒ تابعی دربارہ علوم خمسہ﴾

صاحب نورالانوار ملا جیون الحنفی، صاحب کنز الدقائق علامہ نسفی الحنفی، قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ الحنفی وغیرھم فرماتے ہیں، رأی المنصور فی منامہ صورۃ ملک الموت وسألہ عن مدۃ عمرہ فاشار باصابعہ الخمس فعبر ھا المعبرون بخمس سنوات وبخمسۃ اشھر وبخمسۃ ایام فقال ابو حنیفۃؒ ھو اشارۃ الی ھذہ الآیۃ فان ھذہ العلوم الخمس لا یعلمھا الا اللہ تعالی (تفسیر مدارک: ص:۲۱۹، ج:۳، تفسیر مظھری: ص:۲۸۰، ج:۷، تفسیر احمدی: ص:۲۹۶)

ترجمہ: خلیفہ منصور عباسی نے خواب میں ملک الموت کو دیکھا اور اپنی مدت عمر کے متعلق دریافت کیا ملک الموت نے اپنی پانچ انگلیوں سے اشارہ کیا، تعبیر بتانے والوں نے اس کی مختلف تعبیریں بتائی کسی نے پانچ سال، کسی نے پانچ مہینے اور کسی نے پانچ دن بتلائے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ درحقیقت یہ سورہ لقمان کی اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ موت ان پانچ چیزوں میں ہے جن کا علم اللہ تعالی کے بغیر اور کسی کو بھی نہیں ہے۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فائدہ (۱): اس سے معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہؒ کا عقیدہ بھی قرآن وسنت کی روشنی میں یہی ہے کہ ان پانچ چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔ اب جو شخص غیر اللہ کے لئے علوم خمسہ کا تفصیلی علم تسلیم کرے تو حنفیت سے خارج ہے۔

فائدہ نمبر (۲): علامہ ابن کثیرؒ اور مفسر ابن جریرؒ نے حضرت قتادہؒ تابعی کا فیصلہ آیت مذکورہ کی تفسیر میں لکھ کر اپنا موقف بھی واضح کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علوم خمسہ کا تفصیلی علم مخلوق کی کسی ہستی فرشتہ مقرب اور نبی مرسل کو عطا نہیں فرمایا۔ اسی طرح تمام مفسرین اہل السنۃ والجماعۃ نے اس آیت کی تفسیر میں یہی بات ذکر فرمائی ہے۔ تفصیل کے لئے تفاسیر کی طرف مراجعت فرمائیں۔

فائدہ نمبر (۳): آیت میں غیر اللہ سے علوم خمسہ کے تفصیلی علم کی نفی عام ہے خواہ ذاتی طور پر ہو خواہ عطائی طور پر۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث ابن عمرؓ، فیصلہ ابن مسعودؓ، فیصلہ حضرت قتادہؒ و دیگر مفسرین نے اس کی خوب تصریح فرما دی ہے۔ فتامل وتدبر ولا تکن من المشرکین۔

﴿ذکر امور خمسہ کی وجہ تخصیص﴾

سوال: ہزاروں اور لاکھوں ہی نہیں بلکہ کروڑوں چیزیں ایسی ہیں جن کا تفصیلی علم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات عالی ہی کا خاصہ ہے تو ان پانچ اشیاء کی تخصیص کی کیا حکمت ہے؟

الجواب: حضرات مفسرین نے اس کی کئی وجوہات اور حکمتیں ذکر کی ہیں جن میں سے دو حکمتوں کو ہم ذکر کریں گے۔

﴿حکمت اول﴾: چونکہ سوال کرنے والوں نے انہی پانچ چیزوں کے متعلق سوال کیا تھا لہٰذا جواب میں بھی ان پانچ اشیاء کو ملحوظ رکھا گیا۔ چنانچہ علامہ سید محمود آلوسیؒ وسیوطیؒ و علامہ عینیؒ وعلامہ بغویؒ اور ملا احمد جیون الحنفیؒ لکھتے ہیں:

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نقل فی نزولها ان حارث بن عمرؓ جاء الی رسول اللہ ﷺ وقال اخبر نی عن الساعة ایا ن مرسٰها وقد زرعت بذرا فاخبرنی متی ینزل الغیث وا مرأتی حا ملة فاخبر نی عما فی بطنها ذکر ام انثی واعلم ما وقع امس واخبر نی عما یقع غدا وعلمت ارضا ولدت فیها اخبر نی عما ادفن فیها فنزلت الایة المذکورة فی جوا به یعنی ان هذه الخمسة فی خزا نة غیب اللہ لا یطلع علیه احد من البشر والملك والجن (ابن کثیر: ص:۴۵۵، ج: ۳، معا لم التنزیل : ص ۱۵۶، ج :۲، عمدة القا ری : ص۵۱۹، ج:۱۰، دُرمنثور: ص:۱۷۰، ج۵، رو ح المعا نی : ص: ۹۷، ج: ۱، تفسیر احمد ی : ۳۹۲)

ترجمہ: اس کا شان نزول یہ نقل کیا گیا ہے کہ حارث بن عمرؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے سوال کیا مجھے بتایئے کہ قیامت کب آئے گی؟ اور کب اس کا قیام ہوگا؟ اور میں نے کھیتی بو کر اس میں بیج ڈالا ہے، بتایئے بارش کب ہوگی؟ اور میری بیوی حاملہ ہے، فرمایئے اس کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی؟ مجھے یہ تو علم ہے کہ گزشتہ کل میں کیا کچھ ہوا؟ آپ مجھے یہ بتایئے کہ آنے والے کل میں کیا کچھ ہوگا؟ اور مجھے علم ہے کہ میں کس زمین میں پیدا ہوا، آپ مجھے یہ بتائیں کہ میں دفن کہاں ہوں گا؟ اس کے جواب میں یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی کہ یہ پانچ چیزیں اللہ تعالیٰ کے خزانہ غیب میں ہیں ان پر نہ تو کوئی بشر اور فرشتہ مطلع ہو سکا ہے اور نہ جن۔

﴿حکمت دوم﴾ ان پانچ چیزوں کے اندر حصر کی حکمت یہ ہے کہ عالم پانچ قسم کے ہیں: (۱) "عا لم حیوا ن " یعلم ما فی الا رحا م ، اسی کی طرف اشارہ ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۲)''عالم نباتات یا بالفاظ دیگر عالم علوی جو نباتات کا سبب اور ذریعہ ہے'' وینزل الغیث میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔(۳)''عالم سفلی یا بالفاظ دیگر عالم برزخ'' بای ارض تموت میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔(۴)''عالم زمان اور جو کچھ اس میں حوادث ہوتے ہیں'' ماذا تکسب غدا میں اسی کی طرف اشارہ ہے(۵)''عالم آخرت'' عندہ علم الساعۃ اسی کی طرف مشیر ہے۔

﴿علوم خمسہ کی تخصیص باعتبار کلیات کے ہے﴾

علم خواص علم الٰہیہ خمسہ میں سے علم قیامت چونکہ خاصہ بسیطہ اور صرف ایک فرد کا علم ہے اس لئے اس کا مطلقاً علم کسی ہستی کو نہیں دیا گیا ورنہ خاصہ، خاصہ نہ رہتا بخلاف باقی چہار خواص کے کہ وہ کلیات ہیں اور ہر خاصہ کے نیچے بے شمار جزئیات اور افراد ہیں تو انکا خاصہ ہونا باعتبار ان امور خمسہ کا علم کلی محیط اور تفصیلی علم کے اعتبار سے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان اشیاء کے کلیات کو بطور کلی علم صرف ذات حق تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے یعنی ہر وقت ہر خاصہ کی ہر جزئی کو بالتفصیل مافوق الاسباب جاننا خاصہ باری تعالیٰ ہے، بہر حال بعض افراد کا علم بعض اوقات کسی نبی کو بطور معجزہ کے اور کسی ولی کو بطور کرامت حاصل ہونا جس طرح اہل حق کا مذہب ہے یہ خاص ہونے کے قطعاً قطعاً منافی نہیں جن بعض احادیث اور آثار و اقوال علماء سے ان میں سے بعض جزئیات کا علم غیر اللہ کے لئے ثابت ہوتا ہے تو وہ صرف علم جزئی ہے اور ایجاب جزئی اور رفع ایجاب کلی میں کوئی منافات نہیں ہوتی۔

﴿محاکمہ علامہ آلوسیؒ﴾

خاتم المفسرین سید محمد آلوسی بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ و علمہا الخاص بہ جل وعلا ما کان علی وجہ الاحاطۃ والشمول لا حوال کل منہا و تفصیلہ علی الوجہ الاتم وفی شرح المناوی الکبیر للجامع الصغیر فی الکلام

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

علی حدیث بریرہ السابق خمس لا یعلمھن الا اللہ علی وجہ الاحاطۃ والشمول کلیا و جزئیا فلا ینا فیہ اطلاع اللہ تعالی بعض خواصہ علی بعض المغیبات حتی من ھذہ الخمس لانھا جزئیات معدودۃ (روح المعانی: ص ۱۱۴، ج :۲۱)

ترجمہ: ان امور مذکورہ کا جو علم اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہے وہ علم ہے جو محیط اور شامل ہو ان امور کے ہر ہر فرد کے احوال اور اس کی مکمل تفصیل کو جامع صغیر کی شرح میں علامہ مناویؒ لکھتے ہیں کہ حضرت بریدہ کی (سابق) حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ پانچ چیزوں کا علم سوائے باری تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی تمام کلیات اور جزئیات کا علی سبیل الاحاطۃ والشمول علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور یہ اس کے منافی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض خاص خاص بندوں کو ان پانچ میں سے بعض مغیبات پر مطلع کردے کیونکہ یہ تو چند گنے چنے واقعات اور معدودے چند جزئیات ہیں۔

﴿محاکمہ علامہ علی قاریؒ﴾

حضرت ملا علی قاریؒ الحنفی فرماتے ہیں، فان قلت قد اخبر الانبیاء والاولیاء بشیء کثیر من ذالک فکیف الحصر قلت باعتبار کلیاتھا دون جزئیاتھا (مرقاۃ : ج:۱، ص:۲۲)

ترجمہ: اگر تو یہ اعتراض کرے کہ حضرات انبیاء کرام، اولیائے عظامؒ ان پانچ میں سے کئی سی چیزوں کے بارے میں خبر دی ہے تو حصر کیسے صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے ان کا علم؟ میں اس کے جواب میں کہوں گا کہ حصر کلیات کے اعتبار سے ہے جزئیات کے لحاظ سے نہیں ہے۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿فیصلہ علامہ عثمانی الحنفیؒ﴾

شیخ الاسلام علامہ عثمانیؒ فرماتے ہیں (تنبیہ) یاد رکھنا چاہیے کہ مغیبات جنس احکام سے ہونگی یا جنس اکوان سے، پھر اکوان غیبیہ زمانی ہیں یا مکانی اور زمانی کی باعتبار ماضی، مستقبل، حال کے تین قسمیں کی گئی ہیں۔ ان میں سے احکام غیبیہ (احکام شرعیہ) الیوم اکملت ۔۔الخ (الایۃ) کی طرف اشارہ ہے از نا قل) کا کلی علم پیغمبر ﷺ کو عطا فرمایا گیا فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول الی اخر الایۃ (س:جن، رکوع، ۲) جس کی جزئیات کی تفصیل وتبویب اذکیائے امت نے کی اور اکوان غیبیہ کی کلیات واصول کا علم حق تعالیٰ نے اپنے ساتھ مختص رکھا ہاں جزئیات منتشرہ پر بہت سے لوگوں کو حسب استعداد اطلاع دی اور نبی کریم ﷺ کو اس سے بھی اتنا وافر اور عظیم الشان حصہ ملا جس کا کوئی اندازہ نہیں ہوسکتا۔ تاہم اکوان غیبیہ کا علم کلی رب العزت ہی کے ساتھ مختص رہا، آیت ہذا میں جو پانچ چیزیں مذکور ہیں احادیث میں ان کو مفاتح الغیب فرمایا ہے جن کا علم (یعنی علم کلی) بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔

فی الحقیقت ان پانچ چیزوں میں کل اکوان غیبیہ کی انواع کی طرف اشارہ ہوگیا۔ بای ارض رموت میں غیوب مکانیہ اور بنزل الغیث میں غالباً زمانیہ ماضیہ پر تنبیہ ہے۔ یعنی بارش آتی ہوئی معلوم ہوتی ہے لیکن یہ کس کو معلوم نہیں کہ پہلے سے کیا ایسے اسباب فراہم ہو رہے تھے کہ ٹھیک اسی وقت اسی جگہ اسی مقدار میں بارش ہوئی۔ ماں بچہ کو پیٹ میں لئے پھرتی ہے پر اسے پتہ نہیں کہ پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی؟ انسان واقعات آئندہ پر حاوی ہونا چاہتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ کل میں خود کیا کام کرونگا؟ میری موت کہاں واقع ہوگی؟ اس جہل وبیچارگی کے باوجود تعجب ہے کہ دنیوی زندگی پر مفتوں ہو کر خالق حقیقی کو اور اس دن کو بھول جائے جب پروردگار کی عدالت میں کشاں کشاں حاضر ہونا پڑے گا۔ بہرحال ان

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پانچ چیزوں کے ذکر سے تمام اکوان غیبیہ کے علم کلی کی طرف اشارہ کرنا ہے حصر مقصود نہیں اور غالباً ذکر میں ان پانچ کی تخصیص اس لئے ہوئی کہ ایک سائل نے سوال انہی پانچ باتوں کی نسبت کیا تھا جس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی کما فی الحدیث

(تفسیر عثمانی : ص:۵۵۲، مطبوعہ سعودی عرب)

﴿الحاصل﴾

اس مسئلہ کی تحقیق پر متعدد عبارات موجود ہیں مگر اس مختصر میں تمام عبارات کا استیعاب مقصود نہیں صرف اپنے دعوی کو مدلل کرنا ہے، علامہ عبدالرؤف مناویؒ اور علامہ آلوسیؒ، علامہ ملا علی قاریؒ اور علامہ عثمانیؒ کے ارشادات سے یہ بات بالکل روشن ہوگئی ہے کہ ان امور خمسہ کا احاطہ اور شمول کے طور پر علم صرف باری تعالی سے مخصوص ہے۔ ان میں سے بعض جزئیات کا علم باعلام خداوندی انبیاء کرامؑ کو بھی ہوا ہے اور سب سے زیادہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی علم دیا گیا ہے جس کو علم غیب نہیں کہا جاتا بلکہ انباء غیب، اخبار غیب اور اظہار غیب کہا جاتا ہے۔

﴿ہمارا موقف﴾ علم غیب ، عالم الغیب ، عالم جمیع ما کان ومایکون ، علیم بذات الصدور کا مفہوم الگ اور جدا ہے اور اخبار غیب، انباء غیب پر مطلع ہونا جدا مفہوم ہے، دوسری بات کا آنحضرت ﷺ کے لئے اور دیگر انبیاء کرام کے لئے منکر ملحد، زندیق ہے اور پہلی بات کا مثبت مشرک اور کافر ہے۔

﴿شیخ سعیدی بریلوی کا اعتراف حق﴾

شیخ غلام رسول سعیدی نے مسئلہ علم غیب اور خصوصا علوم خمسہ کے بارہ میں بریلویت کو مسترد کرتے ہوئے اہل حق کے موقف کو تسلیم کرلیا ہے چنانچہ علوم خمسہ کی بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”جن احادیث میں مخلوق سے ان پانچ چیزوں کو مفاتح الغیب فرمایا ہے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

سو مفاتح الغیب سے مراد ان پانچ چیزوں کا کلی علم ہا یں طور کے ان پانچ چیزوں کی ہر ہر جزئی کا علم ہو اور ان پانچ چیزوں کی کوئی جزئی بھی اس علم سے خارج نہ ہو مثلاً ابتداء آفرینش سے قیامت تک تمام ہونے والی بارشوں کا علم ہو اور تمام انسانوں، حیوانوں، چرندوں، پرندوں، درندوں اور حشرات الارض کی ماداؤں کے پیٹ میں کیا ہے اس کا علم ہو اور ہر جاندار کے متعلق علم ہو کہ وہ کل کیا کرے گا اور ہر جاندار کے متعلق علم ہو کہ وہ کس جگہ مرے گا؟ ایسا علم محیط صرف اللہ عزوجل کو ہے اور یہ علم کسی مخلوق کو نہیں دیا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے مجھے ان پانچ چیزوں کے سوا ہر چیز کی چابیاں دی گئی ہیں اسی طرح حضرت ابن مسعودؓ نے جو فرمایا پانچ چیزوں کے سوا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز دی گئی ہے اس کا یہی محمل ہے اور ان پانچ چیزوں کی چابیوں سے ان پانچ چیزوں کے علم کلی سے بعض جزئیات کا علم مخلوق کو بھی عطا کیا گیا ہے (تبیان القرآن: ص: ۲۸۶، ج: ۸)

خلاصہ اعتراف سعیدی

اعتراف سعیدی کا خلاصہ درج ذیل امور ہیں۔

(۱) علوم خمسہ کا علم محیط اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔

(۲) علوم خمسہ کا کلی علم مخلوق کی کسی ہستی کو عطا نہیں کیا گیا۔

(۳) احادیث اور اقوال صحابہؓ مثلاً ابن مسعودؓ سے یہی بات ثابت ہے کہ ان پانچ چیزوں کا تفصیلی علم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عطا نہیں کیا گیا۔

(۴) علوم خمسہ کی بعض جزئیات پر انبیاء کرام وغیرہ کو حسب مراتب مطلع کیا جاتا ہے۔

لطیفہ: بریلویوں کے نزدیک چونکہ مردے بھی سنتے، دیکھتے ہیں تو علامہ سعیدی کے اس اعتراف حق سے اعلیٰ حضرت کی روح بھی تڑپ اٹھی ہوگی جو کہ وصیت کر گئے تھے کہ میری کتابوں پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے اور ان کتابوں میں اپنا عقیدہ یوں بیان کر گئے

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تھے،" کہ کوئی ذرہ حضور ﷺ کے علم سے باہر نہ رہا علم عظیم حبیب کریم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالا بلکہ ہر صغیر و کبیر، ہر رطب و یابس جو پتہ گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں، جو دانہ نہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا جان لیا" (انباء، ص:۴۰) (تفصیل تنقیح عقائد میں ملاحظہ فرمائیں)

﴿تنبیہ﴾ بعض زائغین شیعہ و بریلویہ غیر اللہ کے لئے امور خمسہ کا علم محیط ثابت کرنے کے لئے ان بعض احادیث کا سہارا لیتے ہیں کہ جن میں بعض جزئیات کا ذکر ہوتا ہے اور سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ لو جی ہم نے علوم خمسہ کا علم محیط غیر اللہ کے لئے ثابت کر دکھلایا ہے، مثلاً آنحضرت ﷺ نے بذریعہ وحی بطور معجزہ ان چار خواص کے بعض جزئیات کو بیان فرمایا ہے جیسے حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر میں آپ ﷺ ہاتھ مبارک رکھتے اور فرماتے کہ یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے چنانچہ بعینہ ایسا ہی ہوا۔ یہ بای ارض تموت کی جزئی ہے۔

(۲) آپ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا کہ کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا کہ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ خیبر کو فتح کر دے گا چنانچہ دوسرے دن حضرت علیؓ کو جھنڈا عطا فرمایا یہ ماذا تکسب غدا کی جزئی ہے۔

(۳) آنحضرت ﷺ نے خبر دی کہ بی بی فاطمہؓ کا فرزند پیدا ہوگا جو تمہاری پرورش میں رہے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ جزئی ہے، ما فی الارحام کی۔

(۴) آپ ﷺ نے فرمایا یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد ایک عالمگیر بارش ہوگی جس سے کوئی جگہ خالی نہ رہے گی یہ ینزل الغیث کی جزئی ہے وغیرہ۔

اسی طرح جاء الحق نامی کتاب اور مقیاس حنفیت و دیگر رسائل اعلیٰ حضرت بریلوی وغیرہ میں ایسی جزئیات کو لے کر خلط مبحث کا ارتکاب کیا گیا ہے اور مسئلہ کو الجھانے کی سعی نامشکور کی گئی ہے۔ اسی لئے ہم تمام غالی صاحبان شیعہ و بریلویان کی خدمت میں عرض

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کرتے ہیں کہ یہ دلائل قطعاً تمہیں مفید نہیں کیونکہ تمہارا دعوی امور خمسہ کے علم محیط کا ہے اور یہ واقعات جزئیہ مخصوصہ، معدودہ ہیں جس سے قطعاً تقریب تام نہیں ہو سکتی، اگر آپ اپنے دعوی میں سچے ہیں تو دعوی کے مطابق دلیل پیش فرمائیں۔

﴿چیلنج﴾ ہم تمام غالی صاحبان شیعہ و بریلویان کو بابانگ دہل چیلنج کرتے ہیں کہ اگر کسی غالی صاحب میں ہمت ہو تو قرآن پاک کی صرف ایک آیت صریح پیش فرمادے کہ امور خمسہ کا علم محیط اللہ تعالی نے مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، علی یا رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمادیا ہے۔ اگر آیت نہ مل سکے اور یقیناً نہیں مل سکتی تو اصول عقائد کے مطابق صرف ایسی ایک حدیث متواتر یا مشہور صریح الدلالۃ پیش فرمادیں جس کا ترجمہ یہ ہو کہ اللہ تعالی نے امور خمسہ کا علم محیط مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، علی یا آنحضرت ﷺ کو عطا فرمادیا ہے، لیکن ہم وثوق سے کہتے ہیں کہ قیامت تو ضرور آجائے گی لیکن اگلے پچھلے تمام غالی صاحبان مل کر بھی ہمارا مطالبہ ہرگز پورا نہیں کر سکتے۔

﴿عنوان ہشتم﴾

نفی علم غیب و علم جمیع ما کان و ما یکون از جمیع خلق

(۱) قل لا یعلم من فی السموت و الارض الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون (پ:۲۰، س: النمل، رکوع: ۵)

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ فرمادیجئے کہ نہیں علم رکھتے غیب کا وہ جو آسمانوں میں ہیں اور وہ جو زمین میں ہیں مگر صرف اللہ تعالی اور مخلوق کو یہ علم اور خبر بھی نہیں کہ کب زندہ کیے جاویں گے؟

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تصریحات اکابرؒ

(۱) :علامہ خازنؒ فرماتے ہیں،والمعنی ان اللہ ھو الذی یعلم الغیب وحدہ ویعلم متی تقوم الساعۃ وما یشعرون ایا ن یبعثو ن یعنی ان من فی السموات وھم الملا ئکۃ ومن فی الا رض وھم بنو آدم لا یعلمون متی یبعثون واللہ تعا لی تفرد بعلم ذالك (تفسیر خازن : ج۵، ص: ۱۲۵)

ترجمہ: معنی آیت کا یہ ہے کہ بس حق تعالیٰ ہی کو علم غیب ہے اور وہی جانتا ہے قیامت کب آئے گی اور انکو یہ خبر نہیں کہ کب دوبارہ زندہ کیے جائیں گے یعنی جو مخلوق کہ آسمانوں میں ہے اور وہ فرشتے ہیں اور جو زمین میں ہے اور وہ اولاد آدم ہیں ان کو یہ معلوم نہیں کہ وہ کب زندہ کیے جاویں گے؟ اور اللہ تعالیٰ ہی اس کے علم کے ساتھ متفرد ہے (اسکے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا)

(۲) علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ یقول تعا لی امر الرسولہ ان یقول معلما لجمیع الخلق انہ لا یعلم احد من اھل السموات وا لا رض الغیب الا اللہ وقولہ الغیب الا اللہ استثنا ء منقطع ای لا یعلم احد ذالك الا اللہ عزوجل فانہ المتفرد بذالك لا شریك لہ کما قا ل اللہ تعا لی عندہ مفاتیح الغیب لا یعلمھا الا ھو الا یۃ وقا ل اللہ تعا لی ان اللہ عندہ علم الساعۃ الی اخر سورۃ والایات فی ھذا کثیرۃ (تفسیر ابن کثیر : ص: ۳۷۲، ج:۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ تمام مخلوق کو تعلیم دیتے ہوئے یہ بتلادیں کہ آسمان اور زمین کے رہنے والوں میں سے کوئی ایک بھی حق تعالیٰ کے سوا غیب کا علم نہیں رکھتا اور الا اللہ کی استثناء منقطع ہے اور مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کو بھی غیب کا علم نہیں ہے اور وہی اس کے

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ساتھ متفرد ہے اس میں اس کا کوئی شریک نہیں جیسا کہ وہ دوسری جگہ فرماتا ہے وعندہ مفاتیح الغیب اور فرماتا ہے عند علم الساعۃ اور اس بارے بہت سی آیات قرآن کریم میں موجود ہیں۔

(۳): قاضی ثناء اللہ پانی پتی الحنفیؒ فرماتے ہیں، قل یا محمد! فی جوابهم لایعلم من فی السموات من الملائکة ومن فی الارض من الجن والانس ومنهم الانبیاء من موصول او موصوف الغیب یعنی ماغاب عن مشاعرهم ولا یقم علیه دلیل عقلی الا الله (تفسیر مظهری تحت مذکورہ)

ترجمہ: اے محمد ﷺ! آپ فرما دیجئے کہ غیب بجز اللہ تعالیٰ کے نہیں جانتے وہ جو آسمانوں میں ہیں یعنی فرشتے اور وہ جو زمین میں ہیں یعنی جن اور انسان اور انہی انسانوں میں سے حضرات انبیاء کرام بھی ہیں، حرف من موصول یا موصوف ہے اور غیب وہ چیز ہے جو ان کے حواس سے اوجھل ہو اور اس پر کوئی عقلی دلیل بھی قائم نہ ہو۔

عبارات مذکورہ کا خلاصہ

علامہ خازن اور علامہ ابن کثیرؒ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کی تصریحات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ آیت کا معنی یہ ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد خواہ فرشتے ہوں یا جن ہوں یا انسان اور انسانوں میں انبیاء وغیرھم کوئی بھی کسی طرح علم غیب نہیں جانتا کیونکہ علم غیب اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کے ساتھ متفرد ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی اس کو نہیں جانتا۔

فائدہ: اس آیت میں الا نافیہ ہے فعل یعلم پر داخل ہے اور حنفیہ کا مسلم قانون ہے کہ جب نفی فعل پر داخل ہو اور قرینہ تخصیص کا نہ ہو تو وہاں مطلق فعل کی نفی مراد ہوتی ہے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اس لئے ہر ماسوا اللہ سے نفی مطلق علم غیب کی ہوگی خواہ ذاتی ہو یا عطائی لیکن مشرکین چونکہ ہر دور میں عطائی ہی کے قائل رہے ہیں اس لئے حضرات مفسرین نے عطائی کی نفی کی تصریح فرمادی ہے، چنانچہ علامہ قرطبیؒ اور علامہ نیشاپوریؒ فرماتے ہیں، اخفاء غیبہ علی الخلق ولم یطلع علیہ احدا (قرطبی : ص ۲۲۵، ج: ۱۳، غرائب القرآن :ص ۸، ج:۲۰)

اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب کو اپنی مخلوق سے پوشیدہ رکھا اور اس پر کسی ایک کو بھی مطلع نہیں کیا۔

﴿شبہہ﴾ اس آیت کے عموم میں آنحضرت ﷺ داخل ہی نہیں ہیں؟

﴿ازالہ شبہہ﴾ (۱) آنحضرت ﷺ کو اس آیت سے خاص کرنا اصول احناف سے بدترین قسم کی جہالت ہے، حنفیہ کا مسلمہ ضابطہ ہے کہ کلمہ مَن کا اصلی اور وضعی معنی جو کسی قرینہ کا محتاج نہیں ہے وہ صرف عموم ہے (نورالانوار: ص ۷۵، حسامی وغیرہ کتب اصول)

(۲) معتبر مفسرین نے اس آیت کو اپنے عموم پر ہی رکھا ہے اور علم غیب کی نفی جمیع خلق سے فرمائی ہے اور تصریح کی ہے کہ اللہ تعالیٰ صفت علم غیب میں متفرد اور لاشریک ہے جیسا کہ پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں۔ اگر آنحضرت ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ علم غیب میں شریک ہوں تو شرکت کے ہوتے ہوئے انفراد وحدہ اور لاشریک لہ کہاں صحیح رہے گا؟ مزید تسلی کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔

مفسر قرطبیؒ، علامہ خازنؒ اور علامہ بغویؒ فرماتے ہیں، والمعنی ان اللہ ھو الذی یعلم الغیب وحدہ (قرطبی : ۲۲۵، ج:۱۳) اور اسی طرح خازن : ۱۲۸، ج:۵، معالم : ۱۲۸، ج:۵)

ترجمہ: مطلب یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی اکیلا غیب جانتا ہے۔

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ اور علامہ ابن کثیرؒ کی عبارات قریب ہی مذکور ہو چکی ہیں

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جن میں لا یعلم احد من اھل السموات والارض کے الفاظ اور پھر لفظ الانبیاء کی تصریح موجود ہے اور لفظ الانبیاء جمع معرف باللام ہے جو کہ اپنے عموم کے اعتبار سے جمیع انبیاء کو شامل ہے۔ (مظہری: ص ۱۶۶، ج: ۷، ابن کثیر: ۲۷۲، ج: ۳)

اگر پھر بھی کسی مریض کو شفاء نصیب نہ ہو تو ہم ایک خصوصی نسخہ پیش کیے دیتے ہیں۔

﴿فیصلہ سیدہ صدیقہؓ﴾

عن عائشۃؓ قالت من زعم انہ ﷺ یخبر بما یقول فی غد فقد اعظم علی اللہ الفریہ واللہ یقول قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ۔

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ گمان کرے کہ نبی اکرم ﷺ خبر دیتے ہیں کل کے ہر واقعہ کی پس بے شک اس نے اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا کہ فرما دو نہیں جانتے آسمان اور زمین والے غیب کو مگر اللہ۔

فائدہ: ام المؤمنین طیبہ طاہرہ حضرت صدیقہ کائناتؓ کے اس فرمان عالی شان سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔ (۱) حضور اکرم ﷺ جمیع ما کان وما یکون کا علم نہیں رکھتے (۲) جو کوئی آنحضرت ﷺ کے لئے جمیع ما کان وما یکون کا علم مانے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہت بڑا بہتان باندھنے والا ہے (۳) یہ آیت عام ہے اور تمام مخلوقات، ارضی، سماوی سے نفی علم غیب میں صریح الدلالۃ ہے جس کے عموم میں رحمت کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بھی داخل ہیں۔

﴿فتوی سیدہ صدیقہؓ بنت صدیقؓ﴾

ام المؤمنین حضرت صدیقہؓ فرماتی ہیں: من حدثك انہ یعلم الغیب فقد کذب

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وھو یقول لا یعلم الغیب الا اللہ ، جوکوئی شخص تجھے یہ بیان کرے کہ آپ ﷺ غیب
دان تھے تو بیشک وہ شخص جھوٹا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ،قل لا یعلم من فی
السموات والارض الغیب الااللہ ۔

شاھد(۲) وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو ویعلم ما فی البر
وما فی البحر وما تسقط من ورقۃ الا یعلمھا ولا حبۃ فی ظلمات
الا رض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین (پ:۷، س:
الانعام، آیت :۵۹)

فائدہ: یہ قاعدہ کلیہ ہے عندہ ظرف کی تقدیم افادہ حصر کے لئے ہے ویعلم ما فی البر
والبحر یہ قاعدہ کلیہ کی جزئیات ہیں اور یہاں بھی حصر ہے وما تسقط من ورقۃ یعنی
ان اشیاء اور جزئیات کے احوال متغیرہ کو بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا
کتاب مبین سے مراد علم الٰہی ہے (مدارک :ص:۱۳۰) یہ آیت جمیع خلق سے نفی علم غیب میں
صریح الدلالۃ ہے اور جیسا کہ امور خمسہ کی بحث میں احادیث مذکور ہو چکی ہیں کہ مفاتح
الغیب سے مراد وہی امور خمسہ ہیں جن کا علم محیط اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

﴿طرز استدلال﴾ یہ آیت اپنے مدلول میں بالکل واضح ہے، لا یعلمھا الا ھو کا
جملہ ایسے ہی حصر کے ساتھ ہے جیسے لا الہ الا ھو اور لا یعلم نفی فعل پر داخل ہے۔ مطلب یہ ہے
کہ مفاتح الغیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اور مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی،
مرسل، فرشتہ مقرب کے پاس کسی طرح ذاتی یا عطائی طور پر نہیں ہیں۔

شاھد (۳) الم یاتکم نباء الذین من قبلکم قوم نوح و عاد وثمود
والذین من بعدھم لا یعلمھم الا اللہ (پ: ابراھیم، رکوع :۲)

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿فیصلہ ابن عباسؓ﴾

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں انه قال بين ابراهيم وعدنان ثلاثون قرنا لا يعلمهم الا الله ، کہ حضرت ابراہیم اور عدنان کے درمیان تیس قرن ایسے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا (معالم وخازن، تفسیر ابوسعود: ص ۱۸۸، ج:۶، مدارک: ص ۳۱۲، ۱۹۷، ج:۲، کبیر: ۳۱۳، ۲۲۱، ج:۵، سراج منیر: ۳۱۴، ۱۶۹، ج:۲ وغیرہ میں بھی اسی طرح کا قول موجود ہے۔

﴿فیصلہ حیدریؓ﴾

حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں قال رجل لعلی ابن ابی طالب انا انسب الناس قال انك لا تنسب الناس قال بلى فقال علی ارئیت قوله تعالى وآدم وثمود واصحاب الرس وقرونا بين ذالك كثيرا قال انا انسب ذالك الكثير قال ارئیت قوله الم ياتكم نباء الذين من قبلكم قوم نوح و عاد وثمود والذين من بعدهم لا يعلمهم الا الله فسكت ،

ایک شخص نے امیر المؤمنین سے عرض کیا کہ میں بڑا نسب دان ہوں تمام لوگوں کا نسب بیان کر سکتا ہوں حضرت علیؓ نے فرمایا تم سب کا نسب بیان نہیں کر سکتے اس نے کہا کیوں نہیں؟ آپؓ نے فرمایا کیا تم کو اللہ تعالیٰ کا یہ قول معلوم ہے، اور عاد و ثمود اور اصحاب الرس اور ان کے درمیان بہت سے قرون، (حضرت علیؓ کا مطلب یہ تھا کہ حق تعالیٰ نے جن اقوام خامدہ کا ذکر "وقرونا بين ذالك كثيرا" کے الفاظ میں کیا ہے کیا تم ان کو بھی جانتے ہو؟ اس نے عرض کیا ہاں میں ان قرون کثیرہ کا بھی نسب بیان کر سکتا ہوں آپؓ نے فرمایا کہ اچھا تم کو حق تعالیٰ کا ارشاد "..... والذين من بعدهم لا يعلمهم الا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اللہ" معلوم ہے (آپکا مطلب یہ تھا کہ جن اقوام کے متعلق اس آیت میں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ انکو ہمارے سوا کوئی نہیں جانتا، ان کا نام تم کو کیونکر ہو سکتا ہے) اس پر علم انساب کے اس مدعی کو خاموش ہو جانا پڑا۔

فیصلہ ابن مسعودؓ

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آپؐ جب اس آیت کو تلاوت فرماتے تو کہا کرتے تھے کذب النسابون (در منثور: ص: ۲۷۰، ج: ۴، معالم، خازن، لباب، ابو سعود، کبیر، سراج منیر وغیرہ میں بھی موجود ہے)

فائدہ: اس آیت مذکورہ اور حضرت عبداللہ ابن عباسؓ، ابن مسعودؓ، حضرت علیؓ کی تفسیر سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔

(۱) قرون ماضی میں بعض قومیں تھی کہ آنحضرت ﷺ کے ہی سلسلہ نسب میں بعض ایسے آباؤ اجداد بھی ہیں جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں (۲) رہی وہ عشرین جو آنحضرت ﷺ کا نسب مبارک حضرت آدم تک تسلسل کے ساتھ بیان کرتے ہیں کذاب ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔

طرز استدلال: آیت مذکورہ میں لا یعلمہم الا اللہ کا جملہ نص صریح ہے عموم جمیع ما کان کی نفی میں اور لا یعلمہم نفی فعل پر داخل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ قوم نوح اور ثمود کے بعد ایسی قومیں گزری ہیں کہ جن کے حالات کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی نہیں ہے اور اصحاب رسول ﷺ نے بھی اس آیت کا یہی معنی سمجھا ہے۔

(۴) وما یعلم جنود ربك الا ھو (پ: مدثر، پ: ۲۹)

شان نزول

امام بغویؒ اور مفسر ابن جریرؒ وغیرہ نے اس آیت کا شان نزول حضرت عبداللہ ابن

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عباسؓ اور حضرت قتادہؒ وغیرہ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ جب اس سورت کی پہلی آیات میں جہنم کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بتلایا گیا کہ علیہا تسعۃ عشر اس پر اللہ کی طرف سے انیس فرشتے مسلط ہیں، تو ابوجہل وغیرہ بعض احمق اور سرکش کافروں نے کہا کہ انیس سے نبٹ لینا تو کچھ مشکل نہیں ہے ہم بہت آسانی سے ان سے نبٹ لیں گے تو یہ آیات نازل ہوئیں۔ جنہیں پہلے تو یہ بتلایا گیا کہ یہ انیس تم جیسے انسان نہیں ہیں کہ ان سے نبٹنا آسان ہو بلکہ وہ فرشتے ہیں جن میں سے ایک ایک زمین کے تختہ کو الٹ سکتا ہے پھر خاص انیس کے عدد کی حکمت کی طرف اشارہ کیا گیا پھر اس آیت میں بتلایا کہ یہ مت سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بس یہ ہی انیس فرشتے ہیں بلکہ اس کا لشکر اتنا کثیر ہے کہ اس کا اللہ کے سوا کسی کو بھی علم نہیں۔

طرز استدلال

یہ آیت بھی اپنے مدلول میں نص صریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لشکر اتنے کثرت سے ہیں کہ ان کی تعداد اور گنتی کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔

توضیح ضروری

گزشتہ آٹھ عنوانات کے تحت جتنی آیات مذکور ہوئی ہیں وہ سب کی سب جس طرح دوسری مخلوقات سے نفی علم غیب و نفی علم جمیع ما کان و ما یکون وغیرہ کے لئے برہان قاطع ہیں اسی طرح تمام انبیاء کرام اور امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نفی علم غیب و نفی علم محیط اور نفی علم جمیع ما کان کے لئے حجج صریحہ ہیں لیکن اب ہم عنوان نہم خاص کر انبیاء کرام ہے اور عنوان دہم اخص بالخصوص اعلم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے نفی علم غیب و نفی علم جمیع ما کان و ما یکون کے لئے بطور تاکید ذکر کرتے ہیں تاکہ ہر غیب کے لئے واضح ہو جائے کہ مخلوق کا کوئی فرد بھی اللہ تعالیٰ کی صفات و خواص میں کسی طرح ہرگز شریک نہیں ہے اور ضدی و عاند

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پر اتمام البرہان ہو جائے۔

﴿عنوان نہم خاص﴾

نفی علم غیب و علم جمیع ما کان از جمیع انبیاء کرام علیہم السلام

اس عنوان کے تحت آیات مبارکہ کثیر ہیں۔ حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت لوطؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت عزیرؑ، حضرت یونسؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلمانؑ وغیرھم کے مستقل واقعات قرآن مقدس نے اس مسئلہ پر ذکر فرمائے ہیں، جن واقعات کی ایک ایک کڑی نص صریح ہے کہ انبیاء کرامؑ جن کا رتبہ اور شان تمام مخلوق سے افضل و برتر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کئی مخصوص فضائل و محاسن سے نوازا ہے اور اللہ تعالیٰ نے انکو علم و عمل و عرفان کے ایسے بلند درجہ پر فائز فرمایا ہے کہ وہاں تک نوری فرشتوں کے تخیل کی بھی رسائی ممکن نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے انکو بے شمار معجزات حسی و معنوی عطا فرمائے ہیں لیکن بایں عز و شان یہ ہستیاں بھی اللہ تعالیٰ کی صفت غیب دانی، اور علم غیب میں کسی طرح شریک نہیں ہیں۔ اس مختصر میں چونکہ دلائل کا استیعاب مقصود نہیں ہے بلکہ صرف چند نمونے اور عنوانات ذکر کرنا مقصود ہے جن حضرات کو تفصیل مقصود ہو تو ملاحظہ فرمائیں، جواہر التوحید مصنفہ حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان نصر اللہ وجہہ۔

یہاں ہم بطور نمونہ ایک ایسی آیت ذکر کرتے ہیں کہ جو تمام انبیاء کرامؑ کو شامل ہے اور اپنے مدلول میں قطعی الدلالت ہے۔

شاهد (۱) يوم يجمع الله الرسل فيقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انك انت علام الغيوب (پ:۷، س: المائدہ)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: جس دن اللہ تعالیٰ جمع کرے گا سب پیغمبروں کو پھر سوال کرے گا تمہیں کیا جواب دیا گیا تھا وہ فرمائیں گے ہم کو علم نہیں تو ہی ہے سب غیبوں کا جاننے والا۔

فائدہ: اس آیت میں یوم سے مراد قیامت کا دن ہے اور رسل پر الف لام داخل ہے اور ضابطہ ہے کہ جمع معرف باللام ادات عموم سے ہے فلہذا کلمہ الرسل اپنے عموم کے اعتبار سے تمام انبیاء کرام ورسل عظام کو شامل ہے۔

﴿طرز استدلال﴾ اس آیت سے ہمارا استدلال دو وجہ پر مبنی ہے۔

وجہ اول: انك انت علام الغیوب کے جملہ میں حصر ہے۔ مقصود یہ ہے کہ انبیاء کرام قیامت کے دن متفقہ طور پر اپنے عقیدے کا اعلان فرمائیں گے انك انت علام الغیوب کہ یا اللہ بے شک صرف تو ہی ہے تمام غیبوں کا جاننے والا، اس سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کرام ورسل عظام کا اجماعی عقیدہ یہی ہے کہ سب غیبوں کا جاننا اور جمیع ما کان ومایکون کا جاننا صرف اللہ جل جلالہ کی ہی شان ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا سب غیبوں کو جاننے والا کوئی بھی نہیں۔

وجہ دوم: تمام انبیاء کرام تمام مخلوق کے روبرو قیامت کے میدان میں اعلان فرمائیں گے لا علم لنا کہ ہم غیب نہیں جانتے۔

اس سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ انبیاء کرام کے لئے غیب دانی کا عقیدہ رکھنا جس طرح اللہ تعالیٰ کی شان الوہیت کے خلاف ہو کر شرک صریح ہے اسی طرح تمام انبیاء و رسل کے اجماعی عقیدہ کی بھی تکذیب وتردید ہو کر سب سے بڑی ان کی بے ادبی اور گستاخی ہے۔

﴿جملہ ما ذا اجبتم کا مفہوم﴾ ما ذا اجبتم کے دو مفہوم بیان کیے گئے ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿مفہوم اول﴾

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں معناہ لا علم لنا کعلمك فیهم لانك تعلم ما اضمروا وما اظهروا فعلمك فیهم انفذ من علمنا وابلغ۔

ترجمہ: اس کا معنی یہ ہے کہ ہم کو ان کے متعلق اے اللہ تعالیٰ! تیری طرح کا علم نہیں ہے کیونکہ تو ان کے پوشیدہ اور ظاہری سب حالات کو جانتا ہے (اور ہم کو تو صرف ظاہری حال کا علم تھا) اور تیرا علم زیادہ گہرا اور بلیغ ہے۔

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں، لا علم لنا بباطن ما اجاب به امممنا (قرطبی: ج:۱، ص: ۳۶۱) یعنی ان کے باطن کو ہم نہیں جانتے تھے ہمیں صرف ان کے ظاہر کا علم تھا۔

علامہ خطیب شربینیؒ فرماتے ہیں، لا علم لنا بما انت تعلم انك انت علام الغیوب فتعلم ما اجابوا وما اظهروه لنا وما نعلمه مما اضمروه فی قلوبهم (سراج منیر: ص ۴۰۲، ج:۱) ہم کو اس چیز کا علم نہیں جس کا تجھے ہے کیونکہ تو ہی سب غیبوں کا جاننے والا ہے پس تو ہی جانتا ہے جو انھوں نے جواب دیا اور جو ظاہر کیا اور تو ہی جانتا ہے جس کو ہم نہیں جانتے جو انھوں نے اپنے دلوں میں مخفی رکھا۔

اسی طرح تفصیل دیکھیں، تفسیر ابو السعود: ج:۴، ص: ۸۳، تفسیر بیضاوی: ص: ۲۱۰، ج:۱۔

صاحب کنز الدقائق علامہ نسفی الحنفیؒ اسی قول کو اختیار کرتے ہوئے، انك انت علام الغیوب کے جملے کو اس کی دلیل ذکر کرتے ہیں، فرماتے ہیں، قالوا لا علمنا باخلاص قومنا دلیله انك انت علام الغیوب، پیغمبر فرمائیں گے کہ ہم اپنی قوم کے اخلاص کا علم نہیں اور اس قول کی دلیل انت علام الغیوب کا ارشاد ہے۔ (تفسیر مدارک التنزیل)

علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں، انه قول حسن هو باب التاد ب مع رب جل

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جلاله ای لا علم لنا بنسبة الی علمك المحیط لكل شی ء ونحن و ان كنا قد اجبنا وعرفنا من اجا بنا ولكن منهم من كنا انما نطلع علی ظا هره لاعلم لنا ببا طنه وانت العلیم بكل شی ء المطلع علی كل شی ء فعلمنا بالنسبة الی علمك كلا علم انك انت علا م الغیو ب (تفسیر ابن کثیر : ص ۱۱۴، ج ۲) اس قول کو امام ابن جریرؒ نے (حضرت ابن عباسؓ سے سند کے ساتھ) روایت کیا ہے اور باقی کے تین اقوال پر اس کو ترجیح دی ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ قول اچھا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ادب کا ایک بہترین نمونہ ہے کہ اے باری تعالیٰ، تیرے علم محیط کے مقابلے میں ہم کو کچھ علم نہیں ہے اور ہم کو اگر چہ جواب ملا تھا اور ہم ان کو بھی جانتے ہیں جنھوں نے ہماری دعوت قبول کی تھی لیکن ان میں وہ بھی تھے کہ ہم کو ان کے صرف ظاہری حال کی اطلاع تھی اور ان کے باطن کا علم ہم کو نہیں اور تو ہر چیز کو جاننے والا اور ہر چیز پر اطلاع رکھنے والا ہے پس ہمارا علم تیرے علم کے مقابلے میں مثل عدم علم کے ہے کیونکہ تو ہی علام الغیوب ہے۔

﴿خلاصہ﴾ ماذا اجبتم کے سوال کا تعلق تبلیغ کے وقت کے ساتھ ہے کہ انبیاء کرام کے جواب لاعلم لنا کا مطلب یہ ہے کہ ہم تو ان کے صرف ظاہری انقیاد کو جانتے تھے ان کے دلوں کے اسرار اور بھید جو غیب سے تعلق رکھتے ہیں وہ ہمیں معلوم نہیں تھے کیونکہ ہم غیب دان نہیں تھے غیب دان ہونا تو صرف تیری ہی شان ہے۔

﴿مفہوم دوم﴾

ما ذا اجبتم کا سوال انبیاء کرام سے ان کی وفات سے بعد کے حالات کے متعلق ہوگا کہ تمہاری وفات کے بعد ان لوگوں کے کیا حالات تھے؟ کہ یہ تمہیں پکارتے رہے اور کیا تمہیں اسکا علم ہے؟ تو اس کے جواب میں انبیاء کرام کہیں گے اے اللہ! بعد کے حالات کا تو ہمیں کوئی علم نہیں کیونکہ جب ہم دنیا سے وفات پا گئے اور عالم برزخ میں پہنچ گئے تو دنیا

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کا جہان ہم سے ہماری نسبت غیب تھا اور ہم غیب دان نہیں تھے کیونکہ غیب دان ہونا تو صرف تیری ہی شان ہے۔

کثیر مفسرین نے اس آیت کا یہی دوسرا مفہوم مراد لیا ہے،

امام رازیؒ فرماتے ہیں، لا علم لنا الا ان علمنا جوابھم لنا وقت حیاتنا ولا نعلم ما کان منھم بعد وفاتنا۔

مزید تفصیل دیکھیں ابن کثیر: ج:۲، ص:۱۴۴، معالم: ج:۲، ص ۸۹، تفسیر خازن: ج:۲، ص:۸۹، تفسیر ابوسعود: ج ۴، ص ۸۳، مدارک: ج ۱، ص ۲۳۹، بیضاوی ج ۱، ص ۲۱۰، جامع البیان: ج ۱، ص ۱۰۸، اور تفسیر کبیر: ج ۳، ص: ۴۴۸، تفسیر جواہر القرآن: ص:۳۰۱ ج:۱)

مفہوم دوم پر تائیدات مزیدہ

اس دوسرے مفہوم پر کئی تائیدات موجود ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

(۱) اگلی آیت سے اس کی تائید ہوتی ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ بھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سوال کے جواب میں یہی کہیں گے کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم ولما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔

(۲) انبیاء، اولیاء کو مشرکین دنیا میں اپنے مصائب و مشکلات میں پکارتے رہے قیامت کے دن وہ صاف کہیں گے ہمیں تو ان کی پکار وغیرہ کا کوئی علم نہیں، ان کنا عن عبادتکم لغافلین۔

(۳) سورۃ فاطر میں ہے جن ہستیوں کی دنیا میں پکار کی گئی ہے وہ قیامت کے دن پکارنے والوں کی پکار کا انکار کر دیں گے ویوم القیامۃ یکفرون بشرککم۔

(۴) سورۃ الاحقاف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن ہستیوں کو مشرکین پکارتے ہیں وہ ان کی پکاروں سے بے خبر ہیں اور قیامت کے دن پکارنے والوں کے دشمن ہو گئے

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اوران کی پکار کے منکر ہونگے۔

(۵) سورۃ النحل میں بھی اسی طرح کی آیت موجود ہے۔ان آیات کی تفصیل مسئلہ دعا وپکار کی بحث میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۶) حدیث حوض جو کہ سندا متواتر ہے سے بھی اسی معنی کی تائید ہوتی ہے۔جس کا ہم عنقریب ذکر کریں گے،جس میں فرشتے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کریں گے انك لا تدری ما احدثوا بعدك کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ کو علم نہیں انکی بدعات کا جو انھوں نے آپ ﷺ کی وفات کے بعد نکالی ہیں (بخاری)

(۷) اسی معنی کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے،جس میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جس طرح حضرت عیسیٰؑ سے سوال ہوگا اسی طرح مجھ سے بھی سوال ہوگا اور میں بھی وہی جواب دوں گا جو حضرت عیسیٰؑ دیں گے فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم ولما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم (بخاری)

یعنی جب تک میں ان میں رہا تو ان سے خبردار تھا اور جو تو نے مجھے ان سے اٹھا لیا تو پھر بعد کے حالات کا تو ہی جاننے والا ہے مجھے کوئی علم نہیں۔

فائدہ: آیت مذکور کے دونوں مفہوم یہاں مراد ہیں کیونکہ اصول تفسیر کا ضابطہ ہے کہ اگر ایک آیت کی دو توجیہات آپس میں متضاد نہ ہوں تو دونوں مراد ہونگی جیسے کہ شیخ زادہ نے حواشی بیضاوی میں تصریح کی ہے۔

خلاصہ: آیت مذکورہ دونوں معنوں کے اعتبار سے حضرات انبیاء کرامؑ سے علم غیب وعلم جمیع ما کان وما یکون کی نفی پر برہان قاطع ہے جو کسی قسم کی تاویل کو قبول نہیں کرتی۔

غالی صاحبان سے اس نص قطعی کا نہ تو کوئی جواب بن سکا ہے اور نہ ہی قیامت تک ان شاء اللہ بن سکے گا،قیامت ہی کے روز جب انبیاء کرامؑ دربار الٰہی میں ان غالی صاحبان

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کو انکم لکاذبون اور سحقا سحقا لمن غیر بعدی کے انعام سے نوازیں گے تو تب ان کی آنکھیں کھلیں گی (انشاء اللہ) عوام کو دھوکہ دینے کے لئے غالی صاحبان قیل قال کا سہارا ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔

﴿غالیانہ ہیرا پھیری (۱)﴾

غالی صاحبان اس آیت کا ایک جواب یہ دیتے ہیں کہ انبیاء کرام کو معلوم تو سب کچھ ہوگا لیکن قیامت کی سختی اور ہولناکی کی وجہ سے (معاذ اللہ) حواس کھو بیٹھیں گے اور ذہول ہو جائے گا اس لئے جواب میں لاعلم لنا کہیں گے۔

الجواب: غالیوں کا یہ بہانہ اور جواب انتہائی خطرناک ہونے کے ساتھ نصوص قرآنیہ کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ ایک تو اسی آیت میں ہی انك انت علام الغیوب کا جملہ لاعلم لنا کی علت واقع ہوا ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ہمارے نہ جاننے کی وجہ یہ ہے کہ ہم غیب دان نہیں کیونکہ غیب دان ہونا یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مقربین کی شان میں ارشاد فرمایا ہے، لا یحزنھم الفزع الاکبر (س: الانبیاء، رکوع ۷، آیت: ۱۰۳) یعنی جن لوگوں کے لئے حسنیٰ جنت کا وعدہ ہو چکا ہے تو وہ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے غمگین نہیں ہونگے۔ اس لئے آیت کا یہ مطلب لینا کہ انبیاء کرام کو علم تو ہوگا لیکن خوف و گھبراہٹ کی وجہ سے ذہول ہو جائے گا نصوص قرآنیہ کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ شان انبیاء کرام کے بھی خلاف ہے۔ تفصیل کشف الشبہات میں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿غالیانہ ہیرا پھیری (۲)﴾

غالیوں کی طرف سے دوسرا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ انبیاء کرام کو علم تو ہوگا لیکن انکار وتواضع انکار کر دیں گے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الجواب: غالی صاحبان کا یہ بہانہ بھی بالکل مردود و مطرود ہے، اولاً تو اس لئے کہ تواضع کی دو قسمیں ہیں، اول تواضع حقیقی وہ یہ ہے کہ جو درجہ انسان کو حاصل نہ ہو یا نہ ہو سکتا ہو اس کی اپنی ذات سے نفی کرنا لغتاً شرعاً عرفاً صرف اسی کو تواضع کہتے ہیں، دوم تواضع مصنوعی وہ یہ ہے کہ جو مقام انسان کو من جانب اللہ یقیناً حاصل ہو اس کا انکار کرنا، یہ تواضع نہیں ہے بلکہ جھوٹ، مکر و فریب اور کفران نعمت ہے۔ علامہ تفتازانی جھوٹ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں یعنی جھوٹ کہتے ہیں کہ خبر کا واقع کے مطابق نہ ہونا دیکھیں المختصر المعانی: ص ۳۹۔

نیز فرماتے ہیں کذب کہتے ہیں خبر کا مخبر کے اعتقاد کے مطابق نہ ہونا، تو اگر تواضع سے مراد تواضع حقیقی ہو تو ہمارے مدعا کے خلاف نہیں اور اگر تواضع سے مراد تواضع مصنوعی ہو تو یہ انبیاء کرامؑ کی شان میں بدترین گستاخی ہے اور عصمت انبیاءؑ کا انکار ہے۔ اس لئے غالی حضرات کو مل بیٹھ کر فکر کرنی چاہیے کہ کون سی صورت اختیار فرمائیں گے؟

عنوان دہم اخص

نفی علم غیب و علم جمیع ما کان و ما یکون از اعلم الانبیاء والمرسلین حضرت نبی کریم ﷺ اس عنوان پر کثیر آیات موجود ہیں اور انشاء اللہ ان کو تفصیلاً کسی اور مقام پر ذکر کریں گے۔ یہاں صرف بطور نمونہ چند آیات مبارکہ ذکر کی جاتی ہیں۔

شاهد(۱) یسئلونك عن الساعة ایان مرسٰها قل انما علمها عند ربی لا یجلیها لوقتها الا هو ثقلت فی السموات والارض لاتاتیکم الا بغتة ، یسئلونك کانك حفی عنها قل انما علمها عند الله ولکن اکثر الناس لا یعلمون (پ:الاعراف آیت: ۱۸۷)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: وہ دریافت کرتے ہیں آپ سے قیامت کے متعلق

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کہ کب ہوگا اس کا وقوع؟ آپ کہیے کہ اس کا علم تو میرے رب "ہی" کے پاس ہے نہیں ظاہر کرے گا اسے مگر "وہی" یہ حادثہ بہت گراں ہے آسمانوں اور زمین میں نہ آئے گی تم پر مگر اچانک وہ پوچھتے ہیں آپ سے گویا آپ خوب تحقیق کر چکے ہیں اس کے متعلق آپ فرمایئے اس کا علم تو اللہ "ہی" کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

ترجمہ از شیخ سعیدی بریلوی: یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ کب آئے گی؟ آپ کہیے کہ اس کا علم تو "صرف" میرے رب کے پاس ہے اس کے وقت پر "صرف وہی" اس کو ظہور میں لائے گا، آسمانوں اور زمینوں پر قیامت بہت بھاری ہے وہ تمہاری پاس اچانک "ہی" آئے گی وہ آپ سے اس کے متعلق اس طرح سوال کرتے ہیں کہ گویا آپ اس کی جستجو میں ہیں آپ کہیے اس کا علم تو "صرف" اللہ کے پاس ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے (یعنی بہت سارے لوگ نہیں جانتے کہ وقوع قیامت کا علم اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی کسی ہستی کو عطا نہیں کیا، از ناقل)

فوائد

فائدہ (۱) یہ آیت لوگوں کے مشہور سوال کے جواب میں نازل فرمائی گئی۔ بعض لوگوں نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ اگر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں تو ہمیں بتایئے کہ وہ قیامت کب آئے گی؟ جس سے آپ ہمیں بار بار ڈراتے ہیں۔ چونکہ مشرکین کا ذہن یہ تھا کہ پیغمبر کے لئے علم غیب جاننا ضروری ہے اس لئے بار بار ایسے امور کے متعلق سوال کرتے رہتے تھے۔

آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے اس عقیدہ باطلہ (کہ پیغمبر کے لئے علم

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

غیب ضروری ہے) کا نہایت ہی بلیغ طریقہ سے رد فرمایا ہے اور آنحضرت ﷺ کو علم قیامت کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص کرنے اور اپنی ذات سے اس کی نفی کا حکم دیا ہے۔

فائدہ (۲) اس آیت مبارکہ میں سات مختلف پیرایوں میں اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے کہ وقوع قیامت کا علم صرف اللہ ہی کے پاس ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ علم امام الانبیاء ﷺ کو بھی عطا نہیں فرمایا۔

(۱) کلمہ حصر "انما" کے ساتھ امام الانبیاء ﷺ کو اس بات کا اعلان کرنے کا حکم دیا کہ قیامت کا علم صرف میرے پروردگار ہی کے پاس ہے اور میرے سمیت مخلوق کی کسی ہستی کو یہ علم مخصوص عطا نہیں فرمایا گیا۔

(۲) لا یجلیها لوقتها الا هو سے معلوم ہوا کہ جس طرح قیامت قائم کرنے کی قدرت و طاقت مخلوق کی کسی ہستی کو عطا نہیں ہوئی اسی طرح قیامت کی مخصوص گھڑی کا علم بھی کسی ہستی کو عطا نہیں کیا گیا۔ جب قیامت کے ظہور کا وقت آئے گا تو اس وقت اسکو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں ظاہر کر سکے گا اللہ تعالیٰ ہی ظاہر فرمائیں گے۔

(۳) ثقلت فی السموات والارض سے معلوم ہوا کہ قیامت کا علم زمین و آسمان کی ساری مخلوق سے پوشیدہ اور مخفی ہے۔

(۴) لا تاتیکم الا بغتة ، یعنی قیامت کا علم مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں اس لئے جب بھی آئے گی اچانک آئے گی حتی کہ خود حضرت اسرافیل فرشتہ جو صور پھونکنے پر مامور ہے انہیں بھی معلوم نہیں ہے کہ صور پھونکنے کا کب حکم ملنے والا ہے؟ اسی لئے حدیث مبارکہ میں موجود ہے کہ اسرافیل نے اپنا صور منہ پر رکھا ہوا ہے اور گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر اذن خداوندی کے منتظر ہیں کہ کب حکم آتا ہے؟

(۵) یسئلونك كانك حفی عنها ، یعنی آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں اس طرح سوال کرتے ہیں گویا کہ آپ ﷺ اس کی تحقیق کر چکے ہیں اور اس کا علم رکھتے ہیں

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حالانکہ ایسا قطعاً نہیں ہے۔

(۶) قل انما علمها عند ربی ، یہاں پھر کلمہ حصر کو دوبارہ ذکر کر کے اعلان مذکور کو مؤکد فرمادیا اور صاف صاف اعلان فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا قیامت کی مخصوص گھڑی کا علم کسی کے پاس نہیں۔

(۷) ولکن اکثر الناس لا یعلمون کا مفہوم یہ ہے کہ ای لا یعلمون ان علمها استأثر ء الله ولم یعطه احدا من خلقه (تفسیر مظہری : ص: ۹۵، ج:۳) یعنی اکثر لوگ نہیں جانتے وقوع قیامت کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ خاص کرلیا ہے اور مخلوقات میں سے کسی کو بھی یہ علم عطا نہیں کیا۔

﴿فیصلہ ابن عباسؓ در بارہ علم قیامت﴾

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں لما سئل الناس محمدا عن الساعة سئلوہ سوال قوم کانهم یرون ان محمدا ﷺ حفا بهم فاوحی الیه انما علمها عند ہ یستأثر بعلمها فلم یطلع علیه ملکا ولا رسولا (تفسیر ابن جریر: ص ۹۸ ، ج ۹ ، درمنثور : ج:۳، ص : ۱۵۱، خازن : ج:۲، ص ۵۶۵)

ترجمہ: جب حضور ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا تو اس طرح سوال کیا کہ گویا کہ حضور ﷺ ان پر بڑے مہربان ہیں پس خدا کی طرف سے وحی نازل ہوئی کہ قیامت کا علم صرف خدا ہی کے لئے ہے اس نے اپنے لئے اس علم کو خاص کرلیا ہے نہ تو اس پر کسی فرشتہ کو اس نے اطلاع دی ہے اور نہ کسی رسول کو۔

شاهد(۲) یسئلك الناس عن الساعة قل انما علمها عند الله ومایدریك لعل الساعة تکون قریبا (س: الاحزاب)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿فیصلہ محدث ابن عیینہؒ دربارہ علم قیامت﴾

حضرت سفیان ابن عیینہ فرماتے ہیں ما کا ن فی القر آن وما ادرا ك فقد اعلمه وما قا ل مایدریك فا نه لم یعلمه (بخا ری: ج۱، ص ۲۷۰)

قرآن کریم میں جہاں وما ادراك ہے سواس کا علم آنحضرت ﷺ کو دے دیا اور جہاں مایدریک آتا ہے اس کا علم آنحضرت ﷺ کو نہیں دیا۔

﴿فیصلہ پیران پیر دربارہ علم قیامت﴾

شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنبلیؒ فرماتے ہیں فکل ما فی القرآن وما ادراك فقد اعلمه الله ایا ہ وما فیه وما ید ریك فلم یدره ولا یطلعه علیه کقوله عزوجل وما بد ریك لعل السا عة تکو ن قریبا ، وما تبین له وقتها (غنیة الطالبین: ص ۲۵۰) ہر وہ چیز جو قرآن میں وما ادراک کے لفظ سے مذکور ہے تو بے شک اس چیز کا علم اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو عطا فرمایا ہے اور جو چیز قرآن میں وما یدریك کے لفظ سے بیان کی گئی ہے اس چیز کا علم اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو نہیں عطا کیا۔ اور نہ اس پر مطلع کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وما یدریك لعل السا عة تکو ن قریبا، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو قیامت کا وقت نہیں بتلایا۔

﴿الحاصل﴾

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور محدث کبیر سفیان ابن عیینہؒ دونوں بزرگوں نے فیصلہ ہی فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ نے وقوع قیامت کا علم آنحضرت ﷺ کو عطا نہیں فرمایا۔ اب کم از کم ان حضرات کو تو یہ بات مان لینی چاہیئے جو ہر مہینے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے نام پر گیارہویں شریف تناول فرماتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿فیصلہ حضرت قتادہ تابعیؒ﴾

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں ولعمری لقد اخفاها الله من الملئكة المقربين ومن الانبياء المرسلين (ابن جریر : ج۶، ص :۹۸، در منثور : ج: ۴، ص ۲۹۴، ابن کثیر : ج:۳) مجھے اپنی جان (کے مالک) کی قسم اللہ تعالیٰ نے قیامت کے وقت کو ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلینؑ سے بھی مخفی رکھا ہے۔

نیز فرماتے ہیں خمس من الغيب استاثر بهن الله فلم يطلع عليهن ملكا مقربا ولا مرسلا (ابن کثیر : ج: ۳، ص : ۳۵۵، السراج المنیر : ص ۲۰۰، در منثور: ج:۵) پانچ چیزیں غیب میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کرلیا ہے سو ان پر اللہ تعالیٰ نے کسی مقرب فرشتہ کو اور کسی نبی مرسل کو اطلاع نہیں دی۔

﴿تصریحات مفسرین﴾

(۱) علامہ بیضاویؒ فرماتے ہیں استاثر به لم يطلع عليه ملكا مقربا ولا نبيا مرسلا (بیضاوی :ص:۳۰۵، ج۱) اللہ تعالیٰ نے قیامت کے علم کو اپنے ہی ساتھ خاص کرلیا ہے نہ کسی مقرب فرشتہ کو اس کی اطلاع دی ہے اور نہ نبی مرسل کو۔

(۲) علامہ نسفی حنفی فرماتے ہیں قد استاثر به لم يخبر به احدا من ملك مقرب ونبي مرسل (مدارك : ج:۴، ص : ۶۸) اللہ تعالیٰ نے علم قیامت کو اپنے لئے خاص کرلیا ہے اس نے اس کی اطلاع فرشتہ مقرب اور نبی مرسل کو نہیں دی۔

(۳) علامہ ابوسعود حنفیؒ فرماتے ہیں، معنى كونه عنده تعالى خاصة انه تعالى قد استاثر به بحيث لم يخبر به احدا من ملك مقرب ونبي مرسل (ابوسعود : ج۴، ص: ۵۴۲) علم قیامت کے صرف خدا ہی کے پاس ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس نے اپنے ہی واسطے اس کو خاص کر رکھا ہے بایں طور کہ کسی فرشتہ مقرب اور نبی

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مرسل کو بھی اس نے اس کی خبر نہیں دی۔

(۴) امام رازیؒ فرماتے ہیں، انه لا یطلع احدا من الخلق علی وقت المعین (تفسیر کبیر: ج:۵، ص: ۴۰۴) وہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی قیامت کے وقت مقرر کی اطلاع نہیں دے گا۔

(۵) مفسر شربینیؒ فرماتے ہیں لم یطلع علیه احدا من خلقه علی وقته (تفسیر السراج المنیر: ج:۱، ص ۵۴۴) اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو اس کے وقت پر اطلاع نہیں دی۔

(۶) علامہ معین بن صفیؒ فرماتے ہیں لم یطلع علیه احدا، یعنی اللہ تعالیٰ نے وقت وقوع قیامت کی اطلاع کسی ایک کو بھی نہیں دی۔

(۷) اور بریلوی حضرات کے معتمد علیہ محدث شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں، وے تعالی ہیچ کس رااز ملا ئکة ورسل بر ان اطلا ع نه دارند (اشعة اللمعات: ج:۱، ص: ۴۱)

(۸) حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی الحنفیؒ فرماتے ہیں، انما علمها عند ربی استا ثر بعلمها لا یعلمها الا هو لم یطلع علیه ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا (تفسیر مظہری: ص ۴۹۵، ج:۳)

نیز تحریر فرماتے ہیں، ولکن اکثر الناس لا یعلمون ان علمها استا ثره الله ولم یؤتهه احدا من خلقه (تفسیر مظہری: ص ۴۹۲، ج:۳)

اکابرین کی اس مسئلہ پر سینکڑوں عبارات موجود ہیں لیکن طوالت کے خوف سے ذکر کرنے سے قاصر ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

خلاصہ تصریحات اکابرینؒ

تمام اکابرین امت نے قرآن وسنت سے یہی عقیدہ سمجھا ہے کہ وقوع قیامت کے وقت کا علم اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی کسی ہستی حتی کہ افضل الخلق علی الاطلاق آنحضرت ﷺ کو بھی عطا نہیں کیا جس سے واضح ہو گیا کہ آنحضور ﷺ کو بھی بایں عزوشان علم جمیع ما کان وما یکون حاصل ہرگز نہیں تھا تو جب آپ ﷺ جن کی شان جمیع کمالات علمیہ وعملیہ میں بعد از خدا بزرگ توہی قصہ مختصر کا مصداق ہے کو علم جمیع ما کان وما یکون حاصل نہیں ہے تو اور کسی کو کیسے کہاں سے اور کب حاصل ہو سکتا ہے؟

شاهد(۳) قل لا اقول لکم عندی خزائن الله ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملك ان اتبع الا ما یوحی الی قل هل یستوی الاعمٰی والبصیر افلا تتفکرون (پ:۷، س: الانعام، آیت: ۵۰)

ترجمہ: یارسول اللہ! فرما دیجئے کہ میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں جانتا ہوں غیب اور نہ میں کہتا ہوں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں میں نہیں پیروی کرتا مگر صرف اس چیز کی جو میری طرف وحی کی جاتی ہے، آپ فرما دیجئے کیا برابر ہو سکتا ہے اندھا اور دیکھنے والا سو کیا تم غور نہیں کرتے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم حضرت محمد ﷺ سے تین امور کے متعلق اعلان کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

(۱) کہ آپ ﷺ اعلان فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا میں مالک نہیں ہوں یعنی مختار کل اور متصرف فی الامور نہیں ہوں۔

(۲) آپ ﷺ اعلان فرمائیں کہ میں غیب دان نہیں ہوں۔

(۳) آپ ﷺ اعلان فرمائیں کہ میں فرشتہ نہیں ہوں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فائدہ: یہ آیت نص قطعی ہے اس بات میں کہ آنحضرت ﷺ مختار کل اور غیب دان نہیں ہیں کیونکہ اختیارات کلیہ اور صفت غیب دانی صفات الوہیت سے ہیں۔

تصریحات اکابرؒ

(۱) علامہ بیضاویؒ فرماتے ہیں تبراء عن دعوی الالهية والملكية وادعى النبوة التي هي من كمالات البشر ، یعنی آنحضرت ﷺ نے بیزاری ظاہر فرمائی ہے دعوی الوہیت اور ملکیت سے اور دعوی فرمایا ہے نبوت کا جو بشری کمالات میں سے ہے (بیضاوی: ص ۲۶۱، ج:۱)

(۲) مفسر علامہ خفاجیؒ اس پر حاشیہ لکھتے ہیں، جعل مجموع قوله عندى خزائن الله ولا اعلم الغيب عبارة عن نفي الالوهية لا ن قسمة الارزاق بين العباد ومعرفة علم الغيب مخصوصا ن به تعالى (حاشیہ شہاب : ص ۶۵، ج: ۴) قاضی بیضاویؒ نے اللہ تعالی کے دونوں قول عندی خزائن اللہ اور لا اعلم الغیب سے مراد نفی الوہیت لی ہے اس لئے کہ بندوں کے درمیان روزی کا تقسیم کرنا اور علم غیب جاننا مخصوص ہیں اللہ تعالی کے ساتھ۔

(۳) مفسر ابن جریرؒ فرماتے ہیں: يقول تعالى ذكره قل لهؤلاء المنكرين نبوتك لست اقول لكم انى الرب الذى له خزائن السموات والارض واعلم غيوب الاشياء الخفية التى لا يعلمها الا الرب الذى لا يخفى عليه شيء فتكذبونى فيم اقول من ذالك لا نه لا ينبغى ان يكون ربا الا من له ملك كل شيء وبيده كل شيء ومن لا يخفى عليه خافية وذالك هو الذى لا اله غيره (تفسیر ابن جریر : ص ۱۹۹، ج:۷)

اللہ تعالی فرماتے ہیں آپ ﷺ اپنی نبوت کے منکروں کو فرمادیں کہ نہیں کہتا میں تم

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

سے، کہ میں رب ہوں جس کے لئے زمین وآسمان کے خزانے ہیں اور (اور نہیں کہتا کہ) جانتا ہوں میں غیب اشیاء پوشیدہ کے، جن کو نہیں جانتا مگر رب تعالیٰ جس پر کوئی شیٔ پوشیدہ نہیں ہے پھر تو تکذیب کرو تم میری ان چیزوں کے دعوی میں اس لئے کہ نہیں لائق رب ہونا مگر اس ہستی کے لئے جس کے ملک میں ہو ہر شیٔ اور جس کے ہاتھ میں ہو ہر شیٔ اور اس ہستی کے لئے جس پر نہ چھپ سکے کوئی پوشیدہ چیز اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی شان ہے جس کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے

(۴) مفسر خطیب شربینیؒ لکھتے ہیں: لانهم كانوا يقولون للنبى ﷺ ان كنت رسولا من الله فاطلب منه ان يوسع علينا ويغنى فقرنا فاخبر ان ذالك بيد الله لا بيدى (سراج منیر: ص ۴۱۸، ج۱)

مشرکین نبی کریم ﷺ سے کہتے تھے اگر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہو تو اس سے مطالبہ کرو کہ فراخی کرے ہم پر اور ہمارے فقر کو دفع کرے تو آپ نے ان کو خبر دی کہ یہ معاملہ میرے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

(۵) مفسر ابن کثیرؒ فرماتے ہیں، ولا اعلم الغيب اى ولا اقول لكم انى اعلم الغيب انما ذالك من علم الله عز وجل ولا اطلع منه الا على ما اطلعنى عليه (تفسیر ابن کثیر: ص ۱۳۴، ج: ۲) اور میں غیب نہیں جانتا یعنی میں نہیں کہتا تم کو کہ میں غیب جانتا ہوں اس لئے کہ یہ غیب اللہ عزوجل کے علم مخصوص سے ہے اور میں نہیں مطلع ہوتا اس سے مگر اس مقدار پر جس پر وہ مجھ کو مطلع کرتا ہے۔

(۶) علامہ سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں، والمعنى لا ادعى ان هاتيك الخزائن مفوضة الى اتصرف فيها كيف ما اشاء استقلالا او استدعاء حتى تقترحوا على تنزل الايات او انزال العذاب او قلب الجبال ذهبا او غير ذالك مما لا يليق بشانى ـــــ ولا اعلم الغيب ـــــ انما الفائدة للاخبار

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بانی لا اقول ذالك ليكون نفيا لادعاء الامرين الذين هما خواص الالهية ليكون المعنى انى لا ادعى الالهية (روح المعانی:ص ۱۵۵، جز: سابع)

(۷)مفسرابوالسعودؒفرماتے ہیں،ای قل للكفرة الذين يقترحون عليك تارة تنزيل الا يات واخرى غير ذالك لا ادعى ان خزا ئن مقدوراته تعالى مفوضة الى اتصرف فيها كيف ما اشاء استقلالا او استدعاء حتى تقترحوا على تنزيل الا يات او انزال العذاب او قلب الجبا ل ذهبا او غيرذالك مما لا يليق بشانى وجعل هذا تبرء عن دعوى الالهية مما لا وجه له قطعاوقوله تعالى ولا اعلم الغيب ، عطف على محل عندى خزا ئن الله اى ولا ادعى ايضا انى اعلم الغيب من افعاله تعالى حتى تسئلونى عن وقت الساعة اووقت النزول العذاب او نحوهما ۔۔۔الخ (تفسير ابو السعود:ص ۱۳۶،جز:ثالث)

(۸) خطیب مسجد نبوی فرماتے ہیں:تقرير مبدأ ان الرسول لا يعلم الغيب وانه لايتصرف فى شىء من الكون (ايسر التفاسير :ص۲۱۱، ج:۱)

(۹)مفسرمراغیؒفرماتے ہیں:والخلاصة ان الا نبيا ء لم يعطوا علم الغيب بحيث يكو ن ادراكه من علو مهم المكتسبة كذالك لم يعط التصرف فى خزا ئن ملك الله فلم يمكنهم ما لم يمكن البشر من اسبا به حتى يكون من كسبهم وعملهم ولا هو اعطيهم ذالك على سبيل الخصوصية ونفى ادعاء الرسول من الامرين يتضمن التبرؤ من ادعاء الالهية او ادعاء شىء من صفات الاله القادر على كل شىء العليم بكل شىء (تفسير مراغى: ص۴۳۱، جز: ۷)

(۱۰)مفسرزحیلیؒفرماتے ہیں،والمعنى فى هذه الامور الثلاثة انى لست

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ادعی الالهية ولا علم الغيب ولا الملكية حتى تطلبوا منى ما ليس لى طاقتى وقدرتى انما انا بشر مثلكم يوحى الى القرآن وبياند (تفسیر المنیر: ص ۲۱۹، ج:۷)

خلاصہ تصریحات

تصریحات اکابرؒ سے درج ذیل امور واضح ہوئے۔

(۱) غیب دانی وملک خزائن یعنی اختیارات وتصرفات کلیہ خواص الوہیت سے ہیں۔

(۲) آپ ﷺ کا دعوی نبوت ورسالت کا تھا نہ کہ الوہیت کا۔ اس لئے علم غیب اور تصرفات کلیہ جو کہ خواص الوہیت سے ہیں آپ سے بطور اعلان نفی کرادی گئی۔

(۳) نفی دعوی کی علت مدعی کا منتفی ہونا ہے یعنی میں اس لئے ان چیزوں (غیب دانی وتصرفات کلیہ) کا دعوی نہیں کرتا کہ علم غیب اور تصرفات کلیہ میری منصب کے لائق نہیں ہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالی ہی کے ساتھ خاص ہیں۔

(۴) لا اعلم، میں نفی فعل پر داخل ہے، اصول حنفیہ کے مطابق نفی مطلق فعل کی ہوگی خواہ ذاتی ہو یا عطائی۔

(۵) جو شخص آپ ﷺ کے لئے عطائی طور پر صفت غیب دانی اور مختار کل ہونے کا قائل ہو وہ آپ ﷺ کی عطائی الوہیت کا قائل ہوگا اور جو ذاتی طور پر آپ ﷺ کے لئے ان چیزوں کا قائل ہوگا وہ آپ ﷺ کی ذاتی الوہیت کا قائل ہوگا۔ پہلی صورت میں مشرکین عرب کے درجے کا مشرک ہوگا اور دوسری صورت میں مجوس کے درجے کا مشرک ٹھہرے گا۔

شاهد (۴) ولقد ارسلنا رسلا من قبلك منهم من قصصنا عليك ومنهم من لم نقصص عليك (پ:۲۴، س: المؤمن)

ترجمہ: البتہ تحقیق ہم نے آپ سے پہلے بہت رسول بھیجے ان میں سے بعض

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کے احوال ہم نے آپکو بتلائے اور بعض کے احوال ہم نے آپ کو نہیں بتلائے۔

شاهد(۵) ورسلا قد قصصناهم عليك من قبل ورسلا لم نقصصهم عليك (پ:۶، س: النساء)

ترجمہ: اور کتنے ہی رسول بھیجے جن میں سے بعض کے احوال ہم نے آپکو اس کے قبل بتلا دیے ہیں اور ان میں سے بعض کے احوال ہم نے آپکو نہیں بتلائے۔

﴿طرز استدلال﴾

ان دونوں آیات مبارکہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بعض ان رسولوں کے حالات پر جو آپ سے پہلے گزر چکے ہیں مطلع نہیں فرمایا تو اس سے قطعی طور پر آپ ﷺ سے جمیع ما کان کے علم کی نفی ثابت ہوگئی اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ جس طرح آپ ﷺ غیب دان و عالم جمیع ما کان و ما یکون نہیں تھے اسی طرح ہر وقت اور ہر جگہ حاضر ناظر بھی نہیں تھے کیونکہ اگر آپ ﷺ غیب دان یا حاضر ناظر ہوتے تو ان بعض رسولوں کے حالات آپ ﷺ پر مخفی قطعاً نہ رہتے۔

﴿فیصلہ حیدریؓ﴾

امام رابع امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں بعث الله ابدا حبشيا نبيا وهو ممن لم يقص على محمد ﷺ (درمنثور، کنز العمال)

اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک حبشی بندہ کو نبی بنا کر بھیجا تھا اور وہ ان نبیوں میں سے ہیں کہ جن کا قصہ نبی پاک ﷺ کو نہیں بتایا گیا۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فیصلہ محدث دربار نبوت

محدث دربار نبوت حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں قال رسول اللہ ﷺ ما ادری تبع انا نبیا کا ن ام لا و ما ادری ذالقرنین انا نبیا کا ن ام لا وما ادری الحدود کفارات لاھلھا ام لا (مستدرک حاکم)

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نہیں جانتا کہ تبع نبی تھے یا نہیں اور میں نہیں جانتا کہ ذوالقرنین نبی تھے یا نہیں اور میں یہ نہیں جانتا کہ دنیا میں مجرموں پر جو تعزیرات اور حدود قائم کیے جاتے ہیں وہ انکے لئے کفارہ ہو جائیں گے یا نہیں۔

الحاصل

حضرت علی المرتضیٰؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کے فرمودات سے یہ بات بالکل روشن ہوگئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض انبیاء سابقین اور ان کے حالات کا علم نہیں تھا اور ساتھ یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ صحابہ کرام کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع ما کان وما یکون کا علم عطا نہیں ہوا ورنہ حضرت علیؓ جیسے محب صادق اور حضرت ابو ہریرہؓ جیسے پروانہ نبوت یہ کبھی نہ کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تبع، ذوالقرنین وغیرہ کی نبوت کا علم نہیں تھا۔

غالیانہ ہیرا پھیری

یہ دونوں آیتیں غالیوں کے عقیدہ باطلہ کی دھجیاں اڑا کر فضائے آسمانی میں بکھیر رہی ہیں۔ غالی صاحبان نے انکا جواب دینے کے لئے بہت واویلا کیا ہے اور ہاتھ پاؤں مارے ہیں لیکن سو فیصد ناکام رہے ہیں۔ حکیم امت بریلویہ مفتی احمد یار گجراتی فرماتے ہیں، اس آیت کی تفسیر میں چند تو جیہیں فرمائی ہیں، ایک یہ کہ اس میں تمام انبیاء کے علم دینے کی نفی نہیں بلکہ قرآن مجید میں صراحتاً ذکر کی نفی ہے یعنی بعض انبیاء کے واقعات صراحتاً بیان نہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فرمائے، دوسرے یہ کہ ذکر تفصیلی کی نفی ہے اور اجمالی ذکر سب کا فرمایا گیا ہے، تیسرے یہ کہ وحی ظاہر میں سب کا بیان نہ ہوا، وحی خفی میں سب کا ذکر فرمایا گیا (جاء الحق: ص ۱۰۰)

حکیم الامت بریلویہ کے جواب کا خلاصہ تین چیزیں ہیں (۱) تمام انبیاء کے علم دینے کی نفی نہیں بلکہ قرآن کریم میں صراحتاً ذکر کی نفی ہے (۲) ذکر تفصیلی کی نفی ہے (۳) وحی ظاہر یعنی قرآن میں بیان نہ فرمائے وحی خفی میں ذکر کیا اور مفتی صاحب نے اپنے اس دعویٰ پر صوفی صاوی کی ہوائی فائرنگ ذکر کی ہے؟

الجواب: مفتی صاحب کی تینوں باتوں کا مفہوم ایک ہی نکلتا ہے لیکن مفتی صاحب چونکہ قرآن پاک کی آیت سے گھبرائے ہوئے تھے اس لئے ایک بات کی تین باتیں بنا ڈالیں، بہر حال خلاصہ اقوال خلاشہ کا یہ ہے کہ انبیاء کرام کا تفصیلی حال قرآن مقدس میں ذکر نہیں کیا گیا مفتی صاحب کے اس جواب نے بریلویت کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی ہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت بریلوی کی مسلمہ علم غیب میں بقول ان کے سب سے وزنی دلیل قبیان لکل شیء ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں کہ قرآن پاک میں ہر ہر چیز کا مفصل اور روشن بیان ہے (تفصیل دیکھیں، انباء المصطفیٰ) جبکہ مفتی صاحب کہتے ہیں کہ ہر ہر چیز تو درکنار انبیاء کے بھی پورے احوال قرآن میں موجود نہیں ہیں۔ اب اگر اعلیٰ حضرت کی بات سچی ہے تو مفتی احمد یار خان صاحب بالکل شی کا انکار کر کے مزعومہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے اور اگر مفتی صاحب کی بات سچی ہے تو اعلیٰ حضرت بریلوی قرآن پاک کی تحریف کر کے ملت اسلام سے خروج فرما جائیں گے۔ باقی رہی صوفی صاوی کی ہوائی فائرنگ تو یہ مفتی صاحب جیسے حکیم الامت کو مبارک ہو کیونکہ ایک تو صوفی صاوی خالی شیعہ قسم کے آدمی ہے اور دوسرا صوفی صاوی کا یہ شکل حضرت علیؓ، حضرت ابو ہریرہؓ کے فرمودات کے اور خود قرآن پاک کی آیت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہمارا مطالبہ

ہم تمام غالی صاحبان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے دو آیات بینات اس مسئلہ پر پیش کر دی ہیں کہ بعض انبیاء سابقین کے احوال آپ ﷺ کو نہیں بتلائے گئے۔ آپ حضرات زیادہ نہیں صرف ایک آیت صریح الدلالت ایسی پیش فرمادیں جس میں یہ بات ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سابقین کے تمام احوال آپ ﷺ کو بتلا دیے ہیں اور اگر آیت نہ مل سکے اور یقیناً نہیں مل سکتی تو پھر ایک حدیث متواتر صریح الدلالت ایسی پیش فرمادیں اور اگر حدیث متواتر بھی نہ مل سکے اور یقیناً نہیں مل سکتی تو ایک حدیث مشہور ایسی پیش فرمادیں اور اگر حدیث مشہور بھی نہ مل سکے اور یقیناً نہیں مل سکتی تو صرف ایک حدیث خبر واحد صحیح صریح ایسی پیش فرمادیں کہ ان آیات کے نزول کے بعد یا وحی خفی میں آپ ﷺ کو تمام انبیاء کرام کے تمام احوال بتلا دیے ہیں لیکن یقین جانیے ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ غالی صاحبان سب مل کر بھی ہمارا مطالبہ کبھی پورا نہیں کر سکیں گے۔ (انشاء اللہ)

شاهد(٦) ومِمَّن حولكم من الاعراب منٰفقون ومن اهل المدينة مردوا على النفاق لاتعلمهم نحن نعلمهم (پ:١١، س:التوبة، آیت: ١٠١)

ترجمہ: اور بعض مدینے والے اڑے رہے ہیں نفاق پر یا رسول اللہ! آپ انکو نہیں جانتے صرف ہم ہی انکو جانتے ہیں۔

طرز استدلال:

لا تعلمهم نحن نعلمهم، کا جملہ نص قطعی ہے اس بات میں کہ اعلم الانبیاء والمرسلین ﷺ کو دور ہی نہیں بلکہ مدینہ طیبہ میں اور اس صرف معمولی منافقین کو بھی نہیں بلکہ بعض نفاق پر اڑے ہوئے کٹر اور ضدی منافقین کے نفاق کو بھی نہیں جانتے تھے کیونکہ نفاق کا تعلق

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اور دل قلب سے ہے اور علیم بذات الصدور ہونا اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے۔ اگر آپ ﷺ علیم بذات الصدور یا غیب دان ہوتے یا امت کے تمام اعمال آپ ﷺ پر پیش ہوتے تو پھر آپ ﷺ ان منافقین کو ضرور جانتے ہوتے۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱): علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں، لا تعلمهم یعنی لا تعرفهم بعینهم بعلامة النفاق مع کمال فطنتك وصدق فراستك فهو تقریر لجلالتهم وتوقیفهم فی تحامی مواقع التهم الی حد خفی علیك نحن نعلمهم نطلع علی سرائرهم ان قدروا علی ان لبسوا علیك فلا یقدرون ان یلبسوا علینا (تفسیر مظہری: ج:۴، ص:۲۸۹)

ترجمہ: یعنی اے محمد ﷺ! آپ باوجود کمال فطانت اور صحیح فراست کے ان کو بعینہٖ نفاق نہیں جانتے اس میں اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ بڑے ماہر ہیں اور تہمت کے مواقع سے یہاں تک پرہیز کرتے ہیں کہ آپ ان کو نہیں جان سکتے بس ہم ہی ان کو جانتے اور ان کے بھیدوں پر مطلع ہیں اگر وہ آپ ﷺ کو فریب دینے پر قادر ہیں تو ہمیں تو فریب دینے کی ان کو کوئی قدرت نہیں ہے۔

(۲): علامہ نسفی الحنفیؒ فرماتے ہیں، لا تعلمهم ای یخفون علیك مع کمال فطنتك وصدق فراستك لفرط توقیهم فی تحامی ما یشكك فی امرهم ثم قال نحن نعلمهم ای لا یعلمهم الا الله ولا یطلع علی سرهم غیره لانهم یبطنون الكفر فی سویداء قلوبهم ویبرزون لك ظاهرا كظاهر المخلصین من المؤمنین (مدارك التنزیل: ص ۱۸۶، ج۲)

ترجمہ: آپ ان کو نہیں جانتے یعنی وہ آپ پر باوجود آپ کی کمال فطانت اور

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

صدق فراست کے مخفی ہیں کیونکہ وہ ایسے معاملات سے بہت پرہیز کرتے ہیں جو ان کے نفاق پر آپ کو شک میں ڈال دیں ہم ہی ان کو جانتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے بغیر اور کوئی بھی ان کو نہیں جانتا اور نہ ان کے رازوں پر کوئی اور مطلع ہے کیونکہ وہ کفر کو تو دل کی گہرائیوں میں مخفی رکھتے ہیں اور ظاہر میں آپ کے سامنے وہ مخلص مومنوں کی صورت میں پیش آتے ہیں۔

(۳) علامہ سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں،

قال الله تعالى لمحمد ﷺ لا تعلمهم نحن نعلمهم وهذه الآيات ونحوها اقوى دليل فى رد على من يزعم الكشف والاطلاع على مغيبات بمجرد صفاء القلب وتجرد النفس عن الشواغل وبعضهم يتساهلون فى هذا الباب جدا (روح المعانی :ص:۱۰، ج:۱۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ ان کو نہیں جانتے ہم ہی ان کو جانتے ہیں اور یہ اور اس قسم کی دوسری آیات ان لوگوں کی تردید کے لئے قوی ترین دلائل ہیں۔ جو محض صفائی قلب اور شواغل نفس سے الگ ہونے کی وجہ سے کشف اور غیب چیزوں پر مطلع ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے یونہی بلا وجہ اس باب میں تساہل سے کام لیا ہے۔

فائدہ نمبر (۱): یہ آیت سورۃ توبہ میں ہے اور سورۃ توبہ قرآن پاک کی آخری سورت ہے، دیکھیں (تفسیر اتقان وغیرہ)

الحاصل

تصریحات مفسرین سے یہ بات بالکل آفتاب نیمروز کی طرح واضح ہوگئی کہ آپ ﷺ یا کسی اور کے بارے میں غیب دانی اور دل کے رازوں پر مطلع ہونے کا عقیدہ رکھنا نصوص

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قرآنیہ کے خلاف ہے۔

شاهد (۷) ما کان لی من علم با لملا الاعلٰی اذ یختصمون (پ: ۲۳، س: صٓ، آیت: ۶۹)

ترجمہ: مجھ کو کچھ خبر نہ تھی اوپر کی مجلس کی جب وہ آپس میں تکرار کرتے ہیں۔

شاهد (۸) قل ما کنت بدعا من الرسل وما ادری ما یفعل بی ولابکم ان اتبع الا ما یوحی الی وما انا الا نذیر مبین (پ:۲۶، س: الاحقاف، آیت: ۹)

یارسول اللہ فرمادیجئے کہ میں کوئی نیا رسول نہیں آیا اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا پیش آئے گا اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا میں تو صرف اسی راہ پر چلتا ہوں جس کا مجھے حکم آیا اور میرا کام تو درس سنانا ہے کھول کر۔

مطلب یہ ہے کہ میری باتوں سے تم اس قدر بدکتے ہو، میں کوئی نئی اور انوکھی چیز لے کر نہیں آیا مجھ سے پہلے بھی دنیا میں کئی رسول ہو گزرے ہیں، ان رسولوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور میں بھی وہی مسئلہ توحید بیان کرتا ہوں جو انھوں نے بیان کیا تھا، مجھے معلوم نہیں ہے کہ میرے ساتھ کیا معاملہ پیش آنے والا ہے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ ہاں میرا کام صرف وحی الٰہی کی اتباع، مسئلہ توحید کا کھول کر بیان کرنا اور کفر و شرک کے سخت خطرناک نتائج سے آگاہ کرنا ہے۔

﴿وما ادری ما یفعل بی ولا بکم کا صحیح مفہوم﴾

ما ادری ما یفعل بی ولا بکم کے دو مفہوم ہیں۔

مفہوم اول: علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں، قال الضحاك وما ادری ما یفعل بی ولا بکم ای ما ادری بما ذا اؤمر و بما ذا انهی بعد هذا؟ وقال ابوبکر

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الیذلیؒ عن الحسن البصری فی قوله تعالی وما ادری ما یفعل بی ولا بکم وقال اما فی الاخرة فمعاذ الله وقد علم انه فی الجنة ولکن قال لا ادری ما یفعل بی ولابکم فی الدنیا اخرج کما اخرجت الانبیاء علیهم الصلوة السلام من قبلی؟ ام قتل کما قتلت الانبیاء من قبلی ؟ ولا ادری ایخسف بکم او ترمون بالحجارة ؟ وهذا القول هو الذی عول علیه ابن جریر والله لا یجوز غیره ولا شك ان هذا هو اللائق به ﷺ فانه بالنسبة الی الاخرة جازم انه یصیر الی الجنة هو ومن اتبعه ،واما فی الدنیا فلم یدر ما کان یؤل الیه امره وامر مشرکی قریش الی ما ذا؟ ایؤمنون ام یکفرون فیعذبون فیستاصلون بکفرهم (تفسیر ابن کثیر: ج ۴، ص ۱۵۵)

حضرت ضحاکؒ نے فرمایا کہ ما ادری ما یفعل بی ولا بکم کا یہ مطلب ہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد مجھے کس چیز کا حکم دیا جائے گا اور میں کس چیز سے منع کیا جاؤں گا؟ ابوبکر الہذلیؒ، حضرت حسن بصریؒ سے روایت کرتے ہیں کہ معاذ اللہ تعالیٰ کہ اس آیت کا یہ مطلب ہو کہ حضور ﷺ کو اخروی نجات کا علم نہ تھا آپ کو یہ معلوم تھا کہ آپ ﷺ جنت میں جائیں گے لیکن آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ میں یہ نہیں جانتا کہ دنیا میں میرے ساتھ کیا پیش آئے گا، کیا میں ملک سے نکال دیا جاؤں گا جیسے پہلے حضرات انبیاء کرام نکالے گئے؟ یا قتل کیا جاؤں گا جیسے کہ پہلے بہت سے حضرات انبیاء کرام قتل کیے گئے؟ اور میں یہ نہیں جانتا کہ کیا تمہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا یا تم پر پتھر برسائے جائیں گے؟ اور اسی قول پر امام ابن جریرؒ نے اعتماد کیا ہے، اور یہ کہ اس کے بغیر اور کوئی قول جائز ہی نہیں اور کوئی شک نہیں کہ یہی آنحضرت ﷺ کی شان رفیع کے لائق ہے کیونکہ آخرت کے بارے میں تو آپ ﷺ کو یقین تھا کہ آپ ﷺ بھی اور آپ ﷺ کے پیروکار بھی جنت میں جائیں گے ہاں البتہ دنیاوی امور کا علم آپ ﷺ کو نہ تھا کہ آپ ﷺ کا انجام کیا ہوگا؟ اور مشرکین مکہ کا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کیا حشر ہوگا کیا وہ ایمان لائیں گے یا کفر کریں گے اور عذاب میں مبتلا کر کے ان کا استیصال کر دیا جائے گا۔

حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ، لا ادری ۔۔الخ امور دنیوی کے ساتھ مخصوص ہے اور پھر امور دنیوی کی یہ تفسیر کی ہے کہ،

والمراد من الامور الدنيوية با لنسبة اليه ﷺ هى الجوع والعطش والرى والمرض والصحة والفقر والغنى وكذا حال الامة وقيل المعنى اخرج من بلدى ام اقتل كما فعل با لا نبياءٌ من قبلى واترمو ن با لحجا رة ام يخسف بكم كا لمكذبين من قبلكم والحاصل انه يريد نفى علم الغيب عن نفسه وانه ليس بمطلع عليه وانه غير واقف ولا مطلع على المقدولة ولغيره والمكنو ن من امره وامر غيره لا انه متردد فى امره غير متيقن بنجاة لما صح من الا حاديث الدالة على خلا ف ذالك

(مرقات:ص:۴۵۶، ج:۲)

ترجمہ: ''امور دنیوی سے آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے حق میں بھوک، پیاس، تیر شکمی، سیرابی، مرض، صحت، فقر اور غنی (وغیرہ) مراد ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ امور دنیوی سے مراد یہ ہے کہ کیا میں اس طرح شہر بدر کیا جاؤں گا جیسا کہ مجھ سے پہلے حضرات انبیاء کرام شہر بدر کیے جاتے رہے اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ تم سابق مکذبین کی طرح زمین میں خسف کیے جاؤ گے یا تم پر پتھر برسائے جائیں گے اور حاصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ لا ادری فرما کر اپنی ذات مبارک سے علم غیب کی نفی کرنا چاہتے ہیں اور یہ کہ آپ ﷺ غیب پر مطلع نہیں ہیں اور اسی طرح جو آپ ﷺ کے لئے اور دوسروں کے لئے مقدر ہے،

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

آپ ﷺ کو اس پر بھی آگاہ نہیں ہیں یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں کہ آپ ﷺ کو اپنی نجات کے بارے میں تردد تھا اور اس کا آپ ﷺ کو یقین نہیں تھا (حاشا وکلا) کیونکہ صحیح احادیث سے اس کے خلاف ثابت ہو چکا ہے کہ آپ کو نجات اخروی کا کامل یقین تھا"۔

امام بغویؒ فرماتے ہیں کہ "ایک بڑی جماعت نے یہ کہا ہے کہ ما ادری ۔۔الخ کی آیت امور دنیوی کے بارے میں ہے، رہی آخرت تو اس کے بارے میں جناب رسول اللہ ﷺ کو علم تھا کہ آپ ﷺ جنت میں اور آپ کو جھٹلانے والے دوزخ میں جائیں گے۔ پھر ان دنیوی امور کی تفصیل میں بھی اختلاف ہے، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرامؓ پر مصائب کا ہجوم ہوا تو حضور ﷺ نے مکہ مکرمہ میں خواب دیکھا کہ آپ ﷺ کے سامنے ایک ایسی زمین پیش کی گئی ہے جس میں شور اور بکثرت کھجوریں تھیں (جو مدینہ طیبہ کی زمین تھی) آپ ﷺ سے حضرات صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا کہ آپ کب اس سرزمین کی طرف ہجرت کریں گے تو آپ خاموش رہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ فرما دیجئے کہ مجھے معلوم نہیں میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا؟ یعنی کیا میں اور تم اس جگہ میں چھوڑ دیے جائیں گے یا جو زمین خواب میں دکھائی گئی ہے وہاں کی طرف ہجرت کا حکم دیا جائے گا؟ اور بعض حضرات مفسرین کرامؓ یہ فرماتے ہیں کہ ما ادری ۔۔الخ کا مطلب یہ ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے معاملہ کا دنیا میں انجام کیا ہوگا؟ کیا میں شہر سے نکالا جاؤں گا جیسا کہ مجھ سے پہلے رسول نکالے گئے؟ یا میں قتل کیا جاؤں گا جیسا کہ مجھ سے پہلے حضرات انبیاء کرامؑ قتل کیے گئے اور میری تصدیق کرنے والو میں تمہارے متعلق بھی نہیں جانتا کہ کیا تم میرے ساتھ نکالے جاؤ گے یا پیچھے چھوڑ دیے جاؤ گے اور تمہارے ساتھ کیا کچھ پیش آئے گا؟ اور اے میری تکذیب کرنے والو! میں تمہارے متعلق بھی نہیں جانتا کہ کیا تم پر آسمان سے پتھر برسائے جائیں گے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یا تمہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا یا اس کے علاوہ کوئی اور عذاب آئے گا جیسا کہ پہلے جھٹلانے والوں پر آیا تھا؟ (معالم التنزیل: ج ۴، ص ۵۹، ۶۰)

فوائد

فائدہ نمبر (۱): وما ادری ما یفعل بی ولا بکم، کا تعلق امور دنیوی سے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا میں میرے ساتھ اور میرے مخالفین کے ساتھ کیا معاملات و واقعات پیش آئیں گے مجھے اس کی تفصیل کا کوئی علم نہیں۔

فائدہ نمبر (۲): انہی امور دنیویہ کے علم کی آپ ﷺ سے نفی کرنا آپ ﷺ کی شان اور مقام کے زیادہ لائق ہے۔

فائدہ نمبر (۳): ملا علی قاری حنفیؒ نے تصریح فرمادی ہے کہ لا ادری فرما کر آپ ﷺ سے اپنے بارے میں علم غیب کی نفی کرنے کا حکم دیا گیا ہے

فائدہ نمبر (۴): وما ادری کا یہ مطلب لینا کہ آپ ﷺ کو ابتداء اپنی نجات کا علم نہیں تھا درست نہیں ہے۔

فائدہ نمبر (۵): علمائے بریلویہ مفتی احمد یار گجراتی و اعلیٰ حضرت بریلوی کے نزدیک اس آیت کا مفہوم یہ تھا کہ آپ ﷺ کو اپنی نجات کا علم نہیں تھا اور لیغفر لک اللہ ذنبا، الایۃ، سورۃ الفتح کی آیت اتری تو وما ادری والی آیت منسوخ ہوگئی حالانکہ سورۃ الفتح ۶ ہجری کو نازل ہوئی ہے۔ مفتی صاحب اور اعلیٰ حضرت کی بات اگر تسلیم کر لی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ۱۳ سال مکہ میں اور ۶ سال مدینہ میں کل ۱۹ سال نبوت میں آپ ﷺ کو اپنی نجات کا علم نہیں ہو سکا۔ (نعوذ باللہ من شرور المشرکین)

مفہوم ثانی: اس آیت کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اگر لا ادری سے نفی امور آخرت کے بارے میں مراد لی جائے تو پھر درایت تفصیلی مراد ہوگی (دیکھیں مرقاۃ حاشیہ مشکوۃ: ج ۲،

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ص ۳۵۶، اور اسی طرح بخاری کے حاشیہ میں بھی یہی حوالہ موجود ہے ج:۲، ص ۱۰۳۹، تفسیر مظہری: ص ۳۹۷) درایت مفصلہ کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر چہ آنحضرت ﷺ کو اپنی نجات یقین کامل تھا مگر حشر میں آپ ﷺ سے کیا کیا جزئی اور تفصیلی واقعات پیش آئیں گے، اسی طرح جنت کی ابدی زندگی میں کیا کیا جزئی واقعات پیش آئیں گے تفصیلات وغیرہ مراد ہیں۔

﴿خلاصہ﴾ ما ادری سے مراد چاہے امور دنیوی ہوں یا امور آخرت کی تفصیل دونوں صورتوں میں آیت اپنے مدلول اور مفہوم میں نص ہے کہ امام الانبیاء ﷺ کو علم جمیع ماکان وما یکون یا علم الغیب عطا نہیں فرمایا گیا۔

شاهد (۹) قل ان ادری اقریب ما توعدون ام یجعل له ربی امدا

(پ:۲۹، س: جن، آیت: ۲۵)

ترجمہ: تو کہہ میں نہیں جانتا کہ نزدیک ہے جس چیز کا تم سے وعدہ ہوا ہے یا کردے اس کو میرا رب ایک مدت کے بعد۔

شاهد (۱۰) قل انما یوحی الیّ انما الهکم اله واحد فهل انتم مسلمون فان تولوا فقل اذنتکم علی سوآء وان و ان ادری اقریب ام بعید ما توعدون (پ:۱۷، س: الانبیاء، آیت: ۱۰۹)

ترجمہ: اس آیت سے کچھ پہلے قیامت کا ذکر فرمایا گیا ہے اس کے بعد مضمون رسالت ذکر کیا گیا ہے بعد ازاں آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں کو توحید کامل کی دعوت دیجئے اگر وہ بدنصیب اس سے روگردانی کریں تو فرما دیجئے کہ میں نے قیامت اور عذاب سے تم کو خبردار کر دیا اور مجھے معلوم نہیں کہ یہ ابھی قریب ہی ہے یا ابھی دور ہے۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تصریحات اکابرؒ

(۱): علامہ نسفی حنفیؒ فرماتے ہیں، ای لا ادری متی یکو ن یو م القیامة لان الله تعا لی لم یطلعنی علیه اولا ادری متی یحل بکم العذاب ان لم تؤمنو (تفسیر مدا رك التنزیل) یعنی مجھے معلوم نہیں کہ کب ہوگا قیامت کا دن کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس چیز کی اطلاع نہیں دی یا یہ کہ تمہارے ایمان نہ لانے کی صورت میں کب تم پر عذاب نازل ہوگا۔

(۲) علامہ خطیب شربینیؒ فرماتے ہیں، (وان) ای وما (ادری قریب) جدا بحیث یکو ن قربه علی ما یتعا رفو نه (ام بعید ما تو عدون) من غلب المسلمین علیکم اوعذا ب الله اوالقیا مة المشتملة علیه وان ذالك کائن لا محالة ولا بد ان یلحقکم بذالك الذلة والصغار وان کنت لا ادری متی یکو ن ذالك لا ن الله تعا لی لم یعلمنی علمه ولم یطلعنی علیه وانما یعلمه الله تعا لی (تفسیر سراج منیر: ص ۵۳۲، ج ۲)

ترجمہ: اور میں نہیں جانتا کہ آیا زیادہ قریب ہے یعنی اتنے قریب جس کو عرف عام میں قریب کہا جاتا ہے، یا دور ہے وہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے یعنی تم پر مسلمانوں کو غالب ہونا یا اللہ کا عذاب یا وہ قیامت جو عذاب پر مشتمل ہوگی اور یقیناً یہ وعدہ ضرور وقوع میں آنے والا ہے اور لا بد تم کو اس کی وجہ سے ذلت وخواری بھی ہونی ہے۔ اگر چہ میں یہ نہیں جانتا کہ کب ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ علم عطا نہیں فرمایا اور اس کی اطلاع نہیں دی اور اس کو بس اللہ تعالیٰ خود ہی جانتا ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

طرز استدلال

تصریحات اکابرین سے یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ آیت بھی اپنے اس مدلول میں قطعی الدلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی کسی ہستی کو وقت قیامت کا علم عطا نہیں فرمایا حتیٰ کہ اعلم الانبیاء والمرسلین ﷺ کو بھی اس کا علم عطا نہیں فرمایا گیا۔

شاهد (۱۱) قل لا املك لنفسي نفعا ولا ضرا الا ما شاء الله ولو كنت اعلم الغيب لا ستكثرت من الخير وما مسني السوء ان انا الا نذير وبشير لقوم يؤمنون (س: الاعراف، آیت: ۱۸۸)

ترجمہ: یارسول اللہ! فرما دیجئے کہ میں اختیار نہیں رکھتا اپنی جان کے نفع اور نقصان کا مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں جانتا ہوتا غیب کو تو بہت خیر حاصل کر لیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی میں تو صرف ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں ایماندار لوگوں کو۔

فائدہ: لو اپنے مدخول مثبت کو منفی اور منفی کو مثبت کر دیتا ہے، كما ثبت في الاصول تدبر وتامل فلا تكن من الجهلين

فائدہ نمبر (۲) لو كنت اعلم الغيب ، میں نفی فعل پر داخل ہے اور ہم مکرر لکھ چکے ہیں کہ مذہب ابوحنیفہؒ میں نفی فعل پر داخل ہونے سے مطلق فعل کی نفی ہوتی ہے۔

فائدہ: آیت میں الخیر اور السوء سے صرف دنیوی نفع اور نقصان مراد ہے جیسے کہ تمام مفسرین نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے اور اس آیت کے شان نزول سے بھی یہی واضح ہوتا ہے۔

طرز استدلال:

یہ آیت بھی اپنے اس مدلول میں نص صریح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تو نفی ذات کیلئے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کے مختار تھے اور نہ ہی غیب دان۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں خاص صفات الوہیت سے ہیں جیسا کہ ہم نے ماقبل بحوالہ اس کی تصریح کردی ہے۔

تصریحات اکابرؒ

(۱) شان نزول: حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں ان اھل مکۃ قالوا یامحمد ﷺ الا یخبرک ربک بالسعر الرخیص قبل ان یغلو افتشتریہ فتربح عند الغلاء وبالارض التی یرید ان تجدب فترتحل منہا الی ماقد اخصبت فانزل اللہ تعالی قل لا املک لنفسی نفعا۔۔الخ

(معالم التنزیل: ص۲۶۶، ج۲)

ترجمہ: اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ اے محمد ﷺ کیا تمہارا پروردگار گرانی سے پہلے نرخ کی ارزانی کی تجھے خبر نہیں دیتا تاکہ آپ اسی ارزانی کی حالت میں خریدیں اور گرانی کے زمانہ میں بیچ کر خاطر خواہ نفع حاصل کریں اور کیا آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو یہ بھی نہیں جتلاتا کہ فلاں زمین پر قحط نازل ہونے والا ہے۔ تاکہ آپ ﷺ وہاں سے کسی سرسبز وشاداب علاقہ کی طرف کوچ کر جائیں اور آرام وخوش عیشی کی زندگی گزاریں۔

(۲) علامہ بیضاویؒ فرماتے ہیں، قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا، جلب نفع ولا دفع ضر وھو اظہار للعبودیۃ والتبری عن ادعاء العلم بالغیوب الا ماشاء اللہ من ذالک فیلہمنی ایاہ ویوفقنی لہ ولو کنت اعلم الغیب لا ستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ولو کنت اعلمہ لخالفت حالی ما جری علیہ من استکثار المنافع واجتناب المضار حتی لا یمسنی سوء

(بیضاوی: ص۲۸۱، ج۲)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: فرمادیجئے کہ میں اپنے نفس کے نفع وضرر کا مالک نہیں ہوں کہ میں نفع حاصل کرسکوں اور ضرر کو ٹال سکوں اس میں اظہار عبودیت ہے اور غیوب کے علم کے دعوے سے بیزاری کا اعلان ہے ہاں مگر جو خدا تعالیٰ چاہے تو مجھے اس پر آگاہ کردے اور بتادے اور اگر میں غیب کا علم جانتا ہوتا تو مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی یعنی اگر میں غیب جانتا تو اپنی اس موجود حالت کو بدل دیتا بایں طور کہ بہت سے منافع حاصل کرلیتا اور مضرات سے بچ سکتا اور مجھے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔

علامہ معین بن صفیؒ لکھتے ہیں کہ، ولو کنت اعلم الغیب لا کثرت من الخیر وما مسنی السوء ای لکا نت حا لی من استکثار الخیر واستغزار المنافع واجتناب السوء علی خلاف ما ھی علیه فلم اکن غالبا مرة ومغلوبا اخری ورابحا وخاسرا (جامع البیان: ص ۱۴۴) اگر میں غیب دان ہوتا تو میرا حال موجودہ حال کے برعکس ہوتا یعنی میں خیر کثیر حاصل کرتا اور بہت زیادہ منافع اکٹھے کرلیتا اور تکلیف ونقصان سے بالکل محفوظ رہتا اور یہ نہ ہوتا کہ کبھی غالب رہتا اور کبھی مغلوب اور کبھی تجارت میں نفع اٹھاتا اور کبھی نقصان (بلکہ ہمیشہ غالب رہتا اور ہمیشہ تجارت وغیرہ میں نفع اٹھاتا)

خاتم المفسرین علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں نفی علمه اذ ضاق با لمفید لجلب المنافع ودفع المضار التی لا علاقة بینهاوبین الا حکا م والشرا ئع وما یعلمه ﷺ من الغیو ب لیس من ذالك النوع وعدم العلم به مما لا یطعن فی منصبه الجلیل (روح المعا نی: ج:۹، ص ۱۲۱) یعنی اس آیت میں آنحضرت ﷺ کے لئے جس علم کی نفی کی گئی ہے وہ ایسا علم ہے جو منافع حاصل کرنے اور تکالیف دور کرنے میں مفید ہے اور یہ ایسا علم ہے کہ جس کو احکام اور شرائع سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جن غیب کی باتوں کو آپ ﷺ جانتے ہیں وہ ایسی نہیں ہیں (کیونکہ ان کا تعلق احکام

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شرع سے ہے) اور نفع حاصل کرنا اور تکلیف سے بچنے کے علوم کے نہ حاصل ہونے سے جناب رسول ﷺ کے منصب جلیل پر ہرگز کوئی طعن نہیں ہوتا۔

الحاصل

تصریحات مفسرین سے درج ذیل امور واضح ہوئے۔

(۱) آیت میں نفی علم غیب جس طرح ذاتی کی ہے اسی طرح عطائی کی بھی ہے جیسا کہ الا بخبرك ربك ، کیا تمہارا پروردگار تمہیں بتاتا نہیں کے سوال سے ظاہر ہے کہ سوال علم عطائی کے متعلق تھا تو جواب سوال کے مطابق تب ہو سکتا ہے کہ نفی عطائی کی بھی ہو۔

(۲) آپ ﷺ سے علم غیب کی نفی کرنا آپ ﷺ کی شان کے ہرگز خلاف نہیں کیونکہ آپ ﷺ کا منصب نبوت و رسالت ہے جس کے لئے عبدیت لازم ہے جب کہ علم غیب خواص الوہیت سے ہے۔

(۳) ایسے علوم کہ جن کا تعلق امور دنیویہ سے ہے کی آپ ﷺ سے نفی کرنا آپ ﷺ کے منصب جلیل کے خلاف قطعاً نہیں اور اس میں آپ ﷺ کی بے ادبی یا شان گھٹانے والی بات ہرگز ہرگز نہیں بلکہ امور غیر متعلقہ بالرسالت کا نہ جاننا آپ ﷺ کے کمالات میں سے ہے چنانچہ خاتم المفسرین علامہ سید محمود آلوسی بغدادیؒ فرماتے ہیں، **وقد عد عدم علمه بامر الدنيا كمالاً في منصبه اذ الدنيا بامرها لا شيء عند ربه۔**

ترجمہ: آنحضرت ﷺ کا امور دنیوی نہ جاننا آپ ﷺ کے شان و کمال منصبی میں شمار کیا گیا ہے۔ کیونکہ دنیا ساری کی ساری آپ ﷺ کے رب ہاں کوئی وقعت ہی نہیں رکھتی۔

(۴) ایسے علوم جو آپ ﷺ کی شان کے مناسب نہیں کی آپ ﷺ کی ذات اقدس سے نفی کرنا ایمان کی شرائط میں سے ہے۔ لیکن آپ ﷺ کی قدر و منزلت، شان و رفعت اور

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مقام و مرتبہ کی اس وقت تک معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک دل شرک کی ظلمات میں ڈوبا رہے۔ آپ کے ادب و احترام اور شان و مقام مراتب عظیمہ و فضائل جلیلہ کو صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ جن کے سینے اللہ تعالیٰ کی توحید سے معمور ہوں۔ مشرک انسان کو امام الانبیاء والمرسلین سید الاولین والاخرین فی الدنیا والاخرۃ ساقی کوثر شافع محشر صاحب لواء الحمد صاحب مقام محمود ختم الانبیاء، والمرسلین مراد المشتاقین، رحمت کائنات فخر موجودات، اعلم الانبیاء، والمرسلین ﷺ کا مقام کبھی بھی سمجھ نہیں آسکتا۔ اس لئے مشرکین ایسے علوم کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کرتے ہیں جو آپ ﷺ کی شان نبوت کے ہرگز مناسب نہیں جیسا کہ بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار گجراتی اپنی اسی دریدہ دہنی اور گستاخی و بے ادبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے، "ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ سارے جہان والوں کا علم حضور ﷺ کو دیا گیا جہان والوں میں حضرت آدم و ملائکہ اور ملک الموت اور شیطان وغیرہ سب ہی ہیں" (جاء الحق: ص: ۷۷) استغفر اللہ نعوذ باللہ نقل کفر کفر نہ باشد

مندرجہ بالا عبارت دوبارہ پڑھئے بریلوی حکیم امت فرما رہے ہیں تمام جہان کے علوم کے علاوہ شیطان کے علوم بھی حضور ﷺ کو دیے گئے ہیں، معاذ اللہ، نقل کفر کفر نہ باشد۔

اس سے بڑھ کر کیا دریدہ دہنی اور گستاخی ہوگی کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے سید المرسلین آقائے نامدار محبوب رب العالمین شفیع المذنبین ﷺ کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ شیطانی علوم بھی دیے تھے۔ اگر کوئی آدمی یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ نے موجد ملت اعلیٰ حضرت بریلوی اور حکیم امت بریلویہ مفتی احمد یار خان کو شیطانی علوم سے نوازا ہے تو خدارا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر بریلوی حضرات بتلائیں کہ یہ اعلیٰ حضرت و مفتی صاحب کی توہین و گستاخی ہے یا نہیں۔ کہاں پیغمبرانہ علوم اور کہاں ابلیسانہ علوم، کہاں خاتم المرسلین ﷺ کی عظمت و رفعت اور کہاں شیطان لعین کی غوایت و خباثت، کہاں شفیع المذنبین ﷺ کی ذات اقدس اور کہاں شیطان کے شیطانی اور ناپاک علوم۔ اگر کافر کے کفر

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کو نقل کرنے کی قرآن ہمیں اجازت نہ دیتا تو ہم ایسی غلیظ عبارت کبھی نقل نہ کرتے لیکن کیا کیا جائے تمام غالی صاحبان کی کتابیں ایسی غلیظ عبارتوں سے بھری پڑی ہیں، یہی مفتی احمد بار ایک موضوع روایت کا سہارا لیتے ہوئے رقم طراز ہے، "البتہ شیطان اپنی آواز حضور ﷺ کی آواز سے مشابہ کر سکتا ہے جیسا کہ سورۃ النجم شیطان نے حضور ﷺ کی طرح پڑھ دی"

(مواعظ نعیمیہ: ص: ۱۴۳)

حضرات گرامی! مفتی صاحب کی یہ لرزہ خیز عبارت پڑھیے اور اندازہ کیجیے کہ یہ ہے حضور اقدس ﷺ کی عظمت و محبت ان لوگوں کے دلوں میں۔ بہر حال غالیوں کی یہ داستان قلم انتہائی طویل ہے جس کے لئے مستقل دفتر درکار ہے۔

نفی علم غیب و علم جمیع ما کان و ما یکون پر چند ارشادات

رحمت کائنات ﷺ

حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ نے جواہر التوحید میں اور علامہ محمد منظور نعمانی صاحبؒ نے بوارق الغیب میں بہت ساری احادیث ذکر فرمائی ہیں۔ شائقین حضرات دونوں کتابوں کا ضرور مطالعہ کریں۔ ہم صرف چند احادیث مختصراً ذکر کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

حدیث نمبر ۱: امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اور امام مسلمؒ، امام نسائیؒ، امام ترمذیؒ، امام ابن ماجہؒ اور امام ابو داؤدؒ نے اپنی اپنی صحاح میں ایک حدیث ذکر فرمائی ہے جس کو محدثین حدیث جبرائیل کا نام دیتے ہیں۔ جب احکام دین مکمل ہو گئے تو بالکل آخر زمانہ میں آپ ﷺ مجمع صحابہ میں تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرائیلؑ ایک اجنبی آدمی کی صورت میں آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے، صحابہ کرامؓ نے سمجھا کہ کوئی اعرابی آدمی آیا ہے اور بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ خود نبی پاک ﷺ نے بھی جبرائیلؑ کو نہ پہچان سکے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

القصہ حضرت جبرائیلؑ نے آکر چند سوال کیے کہ ایمان کیا ہے، اسلام کیا ہے؟، احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے انکا جواب دیا، پھر حضرت جبرائیلؑ نے پوچھا قال متی الساعة ؟ قال ﷺ ما المسئول عنها باعلم من السائل وساخبرك عن اشراطها ، اذ ولدت الامة ربتها واذا تطاول رعاة الابل البهم فی البنیان فی خمس لا یعلمهن الا الله ثم تلا النبی ﷺ ان الله عنده علم الساعة ثم ادبر فقال ردوه فلم یروا شیئا فقال هذا جبرائیل جاء یعلم الناس دینهم (بخاری: ج۱، ص: ۱۲، مسلم ، ابوداؤد، ترمذی ، نسائی ، مشکوۃ، ابن ماجه وغیره)

ترجمہ: پھر اس نے عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے یہ بات پوچھی جارہی ہے وہ خود سائل سے زیادہ اس کو نہیں جانتا فرمایا میں تم کو اس کی کچھ علامتیں بتلائے دیتا ہوں جب لونڈی اپنے آقا کو جنے اور سیاہ اونٹوں کے چرانے والے بڑی بڑی بلند عمارتیں بنانے لگیں (تو سمجھ لینا قیامت قریب ہے اور قیامت کے آنے کا وقت تو) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کا علم سوائے حق تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں پھر آپ ﷺ نے سورۃ لقمان کی یہ آیت پڑھی، ان الله عنده علم الساعة ، کہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا، اس کے بعد سوال کرنے والا چلا گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کو واپس لاؤ مگر وہ نظر نہ آیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو حضرت جبرائیلؑ تھے لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔

یہ روایت مندرجہ ذیل دس صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔

سے (۱) حضرت ابوہریرہؓ (۲) حضرت عمرؓ (۳) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ (۴) حضرت انسؓ (۵) حضرت عبداللہ ابن عباسؓ (۶) حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ (۷) حضرت ابو عامر

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الاشعریؓ (۸) حضرت جریر ابن عبداللہ البجلیؓ (۹) حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؓ (۱۰) حضرت ابوذر غفاریؓ۔

تفصیل کے لئے دیکھیں (مسلم: ج:۱، ص:۲۷، ابوداؤد، ج:۲، ص:۲۸۹، مشکوۃ: ص:۳، نسائی، ج:۲، ص:۲۲۹، فتح الباری: ص:۶۰، ج:۱، عمدۃ القاری: ص:۲۸۳، کنز العمال: ج:۱، ص:۶۹)

﴿ما المسئول عنها باعلم من السائل کا مفہوم﴾

(۱) اس جملہ ماالمسئول عنها باعلم من السائل کے حضرات محدثین نے دو مفہوم بیان فرمائے ہیں۔

مفہوم اول: پہلا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ سائل اور مسئول دونوں نفی علم میں برابر ہیں یعنی سوال کرنے والے کو جس طرح قیامت کے وقت کا علم نہیں اسی طرح جس سے سوال پوچھا گیا ہے مراد حضرت نبی پاک ﷺ ہیں کو بھی قیامت کے وقت کا علم نہیں۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱) علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں، فان المراد ایضا التساوی فی علم العلم به، یعنی مراد اس سے بھی صرف یہی ہے کہ سائل اور مسئول عنہا دونوں (وقوع قیامت کا وقت) نہ جاننے میں برابر ہیں۔ (فتح الباری: ج:۱، ص:۱۴۳)

(۲) شارح بخاری علامہ عینی الحنفیؒ فرماتے ہیں، لا نهما متساویان فی نفی العلم به وان کل سائل و مسئول فهو کذالك (عمدۃ القاری، ص:۳۴۰، ج:۱) یعنی وہ دونوں وقوع قیامت کے وقت کو نہ جاننے میں برابر ہیں اور ہر ایک سائل اور مسئول عنہا کا یہی حکم ہے۔

(۳) علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں، ای التساوی فی العجز عن درك ذالك

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

علم المسئول والسائل ، یعنی مطلب یہ ہے کہ علم قیامت کے جاننے سے عاجز ہونے میں مسئول اور سائل دونوں برابر ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر: ج ۳، ص ۳۷۳ وغیرہ)

اسی طرح ملاحظہ فرمائیں، تحفۃ الباری، ص ۲۸۰، ج ۱۔

مفہوم ثانی: اس جملہ کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ سائل اور مسئول دونوں اس بات کے جاننے میں برابر ہیں کہ وقوع قیامت کے وقت کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ خاص فرمالیا ہے اور کسی کو اس کی خبر نہیں دی، دیکھیں قسطلانی: ج ۱، ص ۱۱۵۔

﴿ما المسئول ۔۔ الخ سے تعبیر کی حکمت﴾

سوال: حضرت نبی پاک ﷺ نے ما المسئول عنها با علم من السائل کی اتنی دراز عبارت کیوں ارشاد فرمائی، آپ ﷺ نے لا اعلم یا لا ادری کہ میں نہیں جانتا کیوں نہیں فرمایا؟

الجواب: اگر آپ ﷺ یہ فرماتے کہ لا اعلم (میں نہیں جانتا) یا یہ فرماتے کہ میں اور تو دونوں نہیں جانتے تو یہ احتمال باقی رہ جاتا مخلوقات میں سے آپ ﷺ کے علاوہ کسی کو معلوم ہو چونکہ آپ ﷺ جوامع الکلم تھے تو آپ ﷺ نے ایسی تعبیر فرمائی کہ جس سے ایسی تعمیم پیدا ہوگئی کہ وقت قیامت کے بارے میں قیامت تک ہر سائل اور مسئول کا یہی حال رہے گا کہ قیامت کا علم انکو نہیں ہوگا۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں یعنی نیستم من داناتر از تو بداں یعنی من وتو ہر دو برابریم در نادانستن آں بلکہ ہر سائل و مسئول ہمیں حال دارد کہ آں را جز ء خداوند تعالیٰ کسے نداند و دے تعالیٰ ہیچ کسے را از ملائکہ و رسل بر آں اطلاع نہ دادہ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ: ج ۱، ص ۴۵) یعنی اس وقت قیامت کو تجھ سے زیادہ نہیں جانتا یعنی میں اور تم دونوں

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اس کے نہ جاننے میں برابر ہیں بلکہ ہر سائل و مسئول کا اس بارہ میں یہی حال ہے کہ اس کو خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور رسولوں میں سے کسی کو بھی اس کی اطلاع نہیں دی۔

(۲) علامہ حافظ بدرالدین عینیؒ شارح بخاری الحنفی فرماتے ہیں پ

لا نهما متساويان في نفي العلم به وان كل سائل ومسئول فهو كذالك (عمدة القارئ) وہ دونوں نفی علم میں مساوی ہیں اور ہر ایک سائل اور مسئول عنہا کا یہی حکم ہے اسی طرح ملا علی قاریؒ کی موضوعات کبیر: ص ۱۱۹ ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ نمبر (۲): اس حدیث کے آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جبرائیلؑ تھے اور تمہیں دین سکھانے آئے تھے تو معلوم ہوا کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ وقت قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور مخلوق میں سے کسی فرد کو بھی حتی کہ سید الاولین والاخرین رحمۃ للعالمین ﷺ کو بھی یہ علم عطا نہیں فرمایا گیا یہ دین ہے۔

چنانچہ علامہ ابن دقیق العیدؒ فرماتے ہیں، یعلمکم دینکم ای قواعد دینکم وکلیات دینکم (شرح اربعین :ص ۱۷) یعنی حضرت جبرائیلؑ تمہیں دین کی تعلیم دینے آئے تھے یعنی دین کے قواعد یا کلیات سکھانے آئے تھے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں، جعل ذالك كله من الايمان ، یعنی اس حدیث میں جو کچھ بیان ہوا آپ ﷺ نے اس ثابت کو ایمان قرار دیا۔

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں، الاعتقاد بوجودها وبعدم العلم بوقتها لغير الله تعالى من الدين ايضا ، قیامت کے آنے کا اعتقاد اور اس کے ساتھ یہ یقین رکھنا کہ اس کا علم بجز اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں ہے جزو دین ہے (عمدۃ القاری، تحت حدیث بالا)

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں، يدخل فيه اعتقاد وجود الساعة وعدم العلم بوقتها لغير الله تعالى لانهما من الدين ، اس میں قیامت کے آنے کا اعتقاد اور اس

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں ہے، دین سے ہے۔

(ارشاد الساری)

الحاصل

(۱) دس حضرات صحابہ کرامؓ سے مروی یہ حدیث نص ہے کہ وقت قیامت کا علم آنحضرت ﷺ کو عطا نہیں فرمایا گیا۔

(۲) ما المسئول عنها باعلم من السائل کا معنی تمام محدثین کے نزدیک یہی ہے کہ سائل (جبرائیلؑ) اور مسئول (آنحضرت ﷺ) دونوں کو وقت قیامت کا علم عطا نہیں کیا گیا۔

(۳) جس طرح وقوع قیامت کا عقیدہ رکھنا ضروریات دین سے ہے اسی طرح یہ عقیدہ رکھنا کہ وقت قیامت کا علم کسی کو عطا نہیں کیا گیا بھی ضروریات دین سے ہے۔ جو حکم وقوع قیامت کے منکر کا ہے وہی حکم وقت قیامت کا علم غیر اللہ میں ماننے والے کا ہے۔

ہمارا دعویٰ: قرآن، سنت کی نصوص صریحہ اور تصریحات اکابرین امتؒ اس بات پر برہان قاطع ہیں کہ وقت قیامت کا علم اللہ تعالیٰ نے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔

چیلنج ..... چیلنج ..... چیلنج

ہم تمام غالی صاحبان شیعہ و بریلویہ کو برملا چیلنج کرتے ہیں کہ اگر ان میں صداقت کا کوئی ذرہ موجود ہو تو صرف ایک آیت قطعی الدلالۃ ایسی پیش فرما دیں جس کا ترجمہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے وقوع قیامت کی مخصوص گھڑی کا علم مخلوقات کے کسی فرد بشر، فقیر، امام، ولی یا آنحضرت ﷺ کو عطا فرما دیا ہے اگر ایسی آیت نہیں مل سکتی تو صرف ایک حدیث متواتر ایسی پیش کر دیں اور اگر حدیث متواتر بھی نہ مل سکے تو صرف ایک خبر واحد صحیح صریح ایسی پیش کر دیں۔ اگر یہ بھی پیش نہ کر سکیں تو اصحاب رسول ﷺ میں سے کسی صحابیؓ، تابعین میں

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

سے کسی تابعیؒ یا ائمہ اربعہ میں سے کسی امامؒ کا فرمان عالی شان بسند صحیح، صریح پیش کر دیں لیکن ایں خیال است محال است جنوں، ہمارا یہ چیلنج مغرب سے طلوع شمس تک تمام عالی جہان پر قرض رہے گا۔

حدیث نمبر۲: صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ان رسول اللہ ﷺ اتی المقبرة فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون وددت انا قد رأینا اخواننا ، قالوا اولسنا اخوانك یا رسول اللہ ﷺ قال انتم اصحابی واخواننا الذین لم یاتوا بعد فقالوا کیف تعرف من لم یات بعد من امتك یا رسول اللہ فقال ارایت لو ان رجلا له خیل غر محجلة بین ظهری خیل وهم بهم الا یعرف خیله قالوا بلی یا رسول اللہ قال فانهم یاتون غرا محجلین من الوضوء وانا فرطهم علی الحوض الا لیذادن رجال من حوضی کما یذاد البعیر الضال انا دیهم الا علم فیقال انهم قد بدلوا بعدك فاقول سحقا سحقا (صحیح مسلم باب استحباب اطالة الغرة والتحجیل فی الوضوء) رسول اللہ ﷺ قبرستان میں تشریف لائے اور فرمایا سلام ہو تم پر مسلمانوں کی اس بستی کے ساکنو! اور انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں پھر فرمایا، کاش ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے۔ بعض صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، حضور ﷺ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا تم میرے اصحاب ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک (اس دنیا میں) نہیں آئے، عرض کیا گیا حضور کے جو امتی ابھی تک پیدا نہیں ہوئے انکو آپ کیسے پہچانیں گے؟ ارشاد فرمایا بتلاؤ! اگر کسی شخص کے چتکبرے سیاہ رنگ کے گھوڑے سیاہ رنگ کے گھوڑوں میں ملے جلے ہوں تو کیا وہ شخص اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچانے گا؟ عرض کیا گیا یارسول اللہ! کیوں نہیں پہچانے گا ضرور پہچان لے گا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے امتی قیامت میں اس امتیازی شان سے آئیں گے کہ وضو کی برکت سے ان کے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

چہرے روشن اور ان کے ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے اور میں حوض کوثر پر ان سے پہلے (تمام کام درست کرنے کے لئے) پہنچ جاؤں گا۔

معلوم ہونا چاہیے کہ کچھ لوگ میرے حوض سے ہٹا دیئے جائیں گے جس طرح گم شدہ اونٹ ہانک دیا جاتا ہے تو میں انھیں بلاؤں گا کہ ادھر آ جاؤ! ادھر آ جاؤ! تو مجھے بتلایا جائے گا کہ انھوں نے آپ ﷺ کے بعد دین بدل ڈالا تھا، تو میں کہوں گا، دور! دور!

فائدہ: یہ حدیث، حدیث حوض کے نام سے مشہور ہے اور یہ روایت مختلف اسانید اور متعدد طرق سے الفاظ کے تھوڑے بہت اختلاف کے ساتھ تیس سے زیادہ حضرات صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے فاقول یارب اصحابی فیقول لا علمك بما احدثوا بعدك، اسی طرح یہ روایت حضرت انس بن مالکؓ سے ان الفاظ سے مروی ہے فیقول لا تدری ما احدثوا بعدك (بخاری ومسلم) حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی روایت کے الفاظ فیقال انك لاتدری ما احدثوا بعدك (بخاری ومسلم) اسی طرح ابو سعید خدریؓ بخاری ومسلم، حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ (بخاری ومسلم) حضرت حذیفہؓ (بخاری ومسلم) حضرت زید بن خالدؓ (مسند احمد) حضرت سہرہؓ (کنز العمال) ام المؤمنین حضرت عائشہؓ (مسلم، کنز العمال) وغیرہ جلیل القدر صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔

حدیث بالا کا خلاصہ

اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور واضح ہوتے ہیں:

(۱) حضرات صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ اپنی وفات کے بعد میں آنے والے امتیوں کو کس طرح پہچانیں گے تو معلوم ہوا کہ تمام حضرات صحابہ کرامؓ کا یہی عقیدہ تھا کہ آپ ﷺ تو علم جمیع ما کان وما یکون جانتے ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

غیب کی عطا فرمایا گیا ہے ورنہ تو سوال کرنا بھی عبث ہے اگر حضرات صحابہ کرامؓ کا یہ عقیدہ ہوتا تو سوال کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت ہی نہیں تھی۔

(۲) امام الانبیاء ﷺ نے حضرات صحابہ کرامؓ کے جواب میں یہ نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے علم جمیع ما کان وما یکون عطا فرمایا ہے اور میں ہر ہر جگہ ہر امتی کے ساتھ حاضر وناظر ہوں گا بلکہ آپ ﷺ نے گھوڑوں کی مثال دے کر سمجھایا ہے کہ بعد والے امتیوں کو میں ان خاص علامتوں اور نشانیوں سے پہچانوں گا جو میری امت کو عطا کی جائیں گی۔ اس سے واضح ہو گیا کہ امام الانبیاء ﷺ نہ تو عالم جمیع ما کان وما یکون ہیں اور نہ ہی حاضر وناظر۔

(۳) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آپ ﷺ کو بلا واسطہ یا فرشتوں کی زبانی فرمائیں گے، انك لا تدری ما احدثوا بعدك، یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو معلوم نہیں ہے کہ آپ ﷺ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد انھوں نے جو بدعات ایجاد کر کے دین کو بدل ڈالا ہے۔

حدیث کے مذکورہ لفظ نص صریح ہیں اس بات میں کہ آپ ﷺ کو اپنی وفات کے بعد اپنی امت کے تفصیلی حالات کا بھی علم عطا نہیں فرمایا گیا

(۴) ہر گناہ گار، مومن کی حضور اکرم ﷺ قیامت کے دن جنت کے لئے شفاعت فرمائیں گے لیکن اہل بدعت اتنے بدقسمت ہیں کہ قیامت کے دن آپ ﷺ بدعتیوں کو حوض کوثر سے دھتکارتے ہوئے جہنم میں ڈالنے کی سفارش فرمائیں گے۔

(۵) بعض لوگ جو تفصیلی عرض اعمال کے قائل ہیں ان کے خلاف بھی یہ متواتر حدیث حجت قاطع ہے۔

(۶) اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا اصحاب رسول ﷺ اور فرشتوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ وفات کے بعد امام الانبیاء ﷺ کو دنیا کے اور دنیا والوں کے حالات کا کوئی علم نہیں ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۷) ایسے علوم کی نفی آپ ﷺ کے منصب جلیل کے ہرگز خلاف نہیں کیونکہ ان کا تعلق دنیوی امور سے ہے۔ اگر ایسے علوم کی نفی سے آپ ﷺ کی بے ادبی کا ادنیٰ شائبہ بھی ہوتا تو اصحاب رسول ﷺ اتنی کثرت کے ساتھ یہ روایات ہرگز ذکر نہ کرتے اور نہ ہی فرشتے، انك لا تدری کا جملہ کہنے کی جرات کر سکتے۔

حدیث نمبر ۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، سئلت اللہ ان یجعل حساب امتی الی لان لا تفتضح عند الامم فاوحی اللہ تعالی الی یا محمد (ﷺ) بل انا احاسبهم فان کان منهم زلة سترتها علیك لئلا تفتضح عندك (کنز العمال: ص ۲۱۰، ج ۷ بحوالہ بوارق الغیب: ص ۵۷، حصہ دوم)

ترجمہ: میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ میری امت کا حساب کتاب میرے حوالے کر دیا جائے تاکہ دوسری امتوں کے سامنے اس کی رسوائی نہ ہو۔ پس حق تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی جواب ملا کہ اے محمد (ﷺ)! میں خود ان کا حساب کتاب کروں گا، پس اگر ان کی کوئی لغزش ہوگی تو میں اس کو تم سے بھی پوشیدہ رکھوں گا تاکہ تمہاری آنکھوں میں بھی وہ رسوا نہ ہوں۔

فائدہ: اس حدیث میں امت مرحومہ کے لئے عظیم خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے امت کے گناہوں کو آنحضرت ﷺ سے بھی پوشیدہ رکھا ہے۔ تاکہ یہ امت اپنے محبوب نبی ﷺ کے سامنے شرمندہ نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ احوال امت پر آپ ﷺ کو مطلع نہ کرنا اس امت کے حق میں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے۔

حدیث نمبر ۴: ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ دو فریق اپنا ایک معاملہ لے کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے فریقین کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا انما انا بشر وانه یاتینی الخصم فلعل بعضکم ان یکون ابلغ من

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بعض فاحسب انه صادق فاقضی له بذالك بمن قضیت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فلیاخذها او لیترکها (بخاری ومسلم)

ترجمہ: یعنی میں ایک بشر ہی ہوں اور میرے پاس فریق (اپنے مقدمات لے کر) آتے ہیں، ایسی صورت میں ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی فریق دوسرے سے اچھا بولنے والا ہو (جس کی چرب لسانی کی وجہ سے) میں سمجھ لوں کہ وہ سچا ہے اور میں اس کے حق میں مقدمہ کا فیصلہ دے دوں (حالانکہ اس کا حق نہ ہو) پس اس طرح نادانستہ طور پر میں جس کسی کو دوسرے مسلمان کا حق دلوا دوں (تو وہ اس کے لئے جائز نہیں ہو جاتا بلکہ) وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہی ہے، اب خواہ وہ اسے لے یا چھوڑ دے۔

﴿طرز استدلال﴾ یہ حدیث اپنے اس مدلول میں نص صریح ہے کہ نہ تو آپ ﷺ کو جمیع ما کان وما یکون اور علم غیب عطا فرمایا گیا اور نہ ہی آپ ﷺ ہر امتی کے ہر عمل کو جانتے ہیں کیونکہ اگر تمام غیوب یا جمیع ما کان وما یکون یا ہر امتی کے ہر عمل کا علم حاصل ہوتا تو اس بات کا احتمال ہی نہیں ہو سکتا تھا کہ آپ ﷺ جان بوجھ کر جھوٹے فریق کو اس کی لسانی اور چرب زبانی کی وجہ سے سچا سمجھ لیں، فاحسب انه صادق فاقضی له بذالك کے الفاظ ہر قسم کی تاویل کی بیخ کنی کے لئے کافی ہیں۔

نکتہ: ابوداؤد شریف میں یہ لفظ بھی وارد ہوئے ہیں انما اقضی بینکم برائی فیما لم ینزل علی فیه یعنی جس معاملہ میں خدا کی وحی مجھ پر نہیں آتی اس میں اپنے اجتہاد سے تمہارا فیصلہ کرتا ہوں۔ حدیث کے ان الفاظ نے بھی واضح کر دیا کہ جن معاملات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی آپ ﷺ کو بتلایا جاتا تو آپ ﷺ اس وحی کے مطابق فیصلہ فرماتے اور جن معاملات میں وحی نہ ہوتی وہاں اپنی رائے اور اجتہاد سے فیصلہ فرماتے۔ اگر آپ ﷺ کو غیب دان سمجھا جائے تو پھر تو آپ ﷺ کی شان اجتہاد کا بھی انکار

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہو جائے گا۔ جو غیب دان ہو اس سے اجتہاد کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱) شارح بخاری علامہ بدرالدین عینیؒ الحنفی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں

،قوله انما انا بشر ای من البشر ولا ادری باطن ما یتحاکمون فیه عندی وتختصمون فیه لدیّ وانما اقضی بینکم علی ظاهر ما تقولون (عینی: ص ۲۵۷، ج ۲۴)

ترجمہ: حضور ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ میں جنس بشر سے ہی ہوں لوگ جو مقدمات اور جو نزاعات فیصلہ کے لئے میرے پاس لاتے ہیں مجھے ان کی اندرونی حقیقت معلوم نہیں ہوتی اور میں تو تم ہی لوگوں کے ظاہری بیانات پر فیصلہ دیتا ہوں۔

نیز فرماتے ہیں، انما انا بشر یعنی کواحد منکم ولا اعلم الغیب وبواطن الامور کما هو مقتضی الحالة البشریة وانا احکم بالظاهر (عمدۃالقاری)

ترجمہ: میں بشر ہی ہوں یعنی تمہارے ہی افراد کی طرح ہوں (جنس میں نہ کہ مرتبہ میں، از ناقل) اور میں غیب کا علم نہیں رکھتا اور تمہارے معاملات کے اندرونی احوال کو نہیں جانتا جیسا کہ بشریت کا اقتضاء ہے اور میں تو ظاہری حال پر فیصلہ دیتا ہوں۔

(۲) امام نوویؒ شارح مسلم فرماتے ہیں، قوله ﷺ (انما انا بشر) معناه التنبیه علی حالة البشریة وان البشر لا یعلمون من الغیب وبواطن الامر شیئا الا ان یطلعهم الله تعالی علی شیء من ذالك وانه یجوز علیه فی امور الاحکام ما یجوز علیهم وانه انما یحکم بین الناس بالظاهر والله تعالی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یقضی بالسرائر فیحکم بالبینۃ وبالیمین ونحو ذالک من احکام الشاھر مع امکان کونہ فی الباطن خلاف ذالک (نووی: ص ۷۶، ج ۲)

ترجمہ: حضور ﷺ کے ارشاد انما انا بشر کا منشأ حالت بشریہ پر تنبیہ کرتا ہے اور یہ بتلانا کہ بشر کو غیب اور باطنی امور کا علم نہیں ہوتا بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی چیز کی ان کو اطلاع دے دے، اور نیز اس سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ فیصلوں کے معاملہ میں جس طرح اوروں سے یہ ممکن ہے کہ واقعیت کے خلاف فیصلہ ہو جائے، اسی طرح آپ ﷺ پر بھی جائز ہے اور آپ ﷺ بھی لوگوں کے درمیان ظاہری حال کی بنا پر فیصلہ کرتے ہیں اور اندرونی رازوں کا معاملہ خدا سے ہے، پس آپ ﷺ کو بایں قسم یا اسی قسم کی اور ظاہری چیزوں پر فیصلہ کرتے ہیں اور اس کا امکان ہوتا ہے کہ امر واقعہ اس کے خلاف ہو۔

(۳) علامہ شہاب خفاجیؒ لفظ انما انا بشر کی شرح کرتے ہوئے اسی حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں، انما انا بشر لا اعلم الغیب وانکم تختصمون الی (نسیم الریاض: ص ۲۶۱، ج ۳)

ترجمہ: میں بشر ہی ہوں یعنی مجھے علم غیب تو ہے نہیں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو۔

(۴) علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں، اتی بہ ردا علی من زعم ان من کان رسولا فانہ یعلم کل غیب (فتح الباری: ص ۶۹، ج ۲۹) یعنی یہ لفظ انما انا بشر خاص طور پر ان لوگوں کے خیال باطل کی تردید کے لئے حضرت نے ارشاد فرمایا ہے جو گمان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ کو کل غیب کا علم ہوتا ہے۔

﴿انبیائے کرام کے لئے علم غیب ماننے کی خرابیاں﴾

غیب دانی اللہ تعالیٰ کی صفت مختصہ ہے اور یہ صفت مخلوق کے کسی فرد، پیر، فقیر، امام،

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ولی، اولیاء، انبیاء میں تسلیم کرنے سے ارتکاب شرک کے ساتھ قرآن وسنت کی تکذیب لازم آتی ہے اور علم غیب کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہونا ضروریات دین سے ہے اور تمام اہل السنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کرنے والا بھی ملت اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ تو جو شخص علم غیب مخلوق کی کسی ہستی میں تسلیم کرے تو وہ شخص یقیناً ضروریات دین کا منکر ہو کر ملت اسلام سے خارج ہوگا۔ چنانچہ علامہ صدرالدین اصفہانیؒ فرماتے ہیں من ضروریات الدین ان علم الغیب مختص باللہ تعالیٰ، یعنی علم غیب کا اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مختص ہونا ضروریات دین میں سے ہے۔

(بحوالہ تفسیر بینظیر: ص ۵)

آج کئی مصلحت پسند اور صلح کن مفتیان کرام فرماتے ہیں کہ ایسے مسائل بیان ہی نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ ان سے عوام میں انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ یا اسفا کتنے تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ اپنے آپ کو مفتیان اسلام کہلانے والے اور منبر و محراب کے وارث طبقہ کے دل اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی سے کس قدر خالی ہو گئے ہیں کہ لوگ جتنا بھی شرک کریں انہیں احساس تک ہی نہیں ہوتا اور حیرت ہے کہ ان لوگوں کے دلوں سے محبوب کبریا ﷺ کے مشن کی اہمیت و قدر کس قدر نکل چکی ہے اور کیسے سنگدل ہو چکے ہیں کہ آج کئی کلمہ گو اپنے احبار و رہبان کے چکر میں آ کر شرک و کفر کی اندھیری وادیوں میں گر رہے ہیں۔ لیکن ان مفتیان کرام و پیران عظام کو اس بات کی کوئی فکر تک ہی نہیں بلکہ جو آدمی حمایت توحید میں کوئی بات کرے تو سب سے بڑی رکاوٹ یہی نام نہاد مصلحین ہی ثابت ہوتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اب ہم انبیاء کرام کے لئے علم غیب ماننے کی چند خرابیاں ذکر کرتے ہیں تاکہ عوام کے ساتھ شاید ان مفتیان کرام اور صاحبان جبہ و دستار آنکھیں بھی کھل جائیں۔

خرابی نمبر ۱: وحی جلی و خفی کا انکار۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

خرابی نمبر۲: کشف والہام رؤیا صالحہ کا انکار۔

خرابی نمبر۳: نسیان انبیاءؑ کے متعلق آیات واحادیث کا انکار

خرابی نمبر۴: انبیائے کرامؑ نے عوارضات بشریہ (غشی، نیند، اونگھ، مرض وغیرہ) سے متعلق آیات واحادیث کا انکار

خرابی نمبر۵: انبیاءؑ پر خوف وغم طاری ہونے کے متعلق آیات واحادیث کا انکار جیسے حضرت ابراہیمؑ کا فرشتوں سے ڈرنا، حضرت موسیٰؑ کا عصا کے سانپ بننے سے ڈرنا، حضرت یعقوبؑ کا واقعہ یوسفؑ میں غم وحزن وغیرہ۔

خرابی نمبر۶: تنبیہ النبی ﷺ کے متعلق آیات کا انکار

خرابی نمبر۷: تسلیۃ للنبی ﷺ کے متعلق آیات سے انکار

خرابی نمبر۸: انبیاءؑ واولیاءؒ کی طرف کذب بیانی کی نسبت جیسے حضرت عزیرؑ کا ایک سو سال کے عرصے کو ایک دن یا دن کا بعض حصہ بتلانا اور اصحاب کہف اولیائے اللہؒ کا تین سو نو سال کے عرصے کو ایک دن یا بعض دن بتلانا وغیرہ

خرابی نمبر۹: انبیاءؑ واولیاءؒ میں خداداد اجتہادی قوت کا انکار

خرابی نمبر۱۰: غض بصر کے متعلق آیات واحادیث کا انکار

خرابی نمبر۱۱: اور ان تمام آیات واحادیث کا انکار جن میں علم غیب کو اللہ تعالیٰ کی صفت مختصہ بتلایا گیا ہے۔

خرابی نمبر۱۲: ان تمام آیات واحادیث کا انکار جن میں مخلوقات سے خصوصاً انبیاء کرامؑ سے اور اخص بالخصوص امام الانبیاء ﷺ سے علم غیب سے نفی فرمائی گئی ہے

فائدہ: مذکورہ بالا خرابیوں کی وجہ سے تمام فقہائے امت نے غیر اللہ کے لئے علم غیب کے معتقد کو ملت اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ جن میں سے بعض فتاوی جات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

موقف فقہائے حنفیہ اہل السنۃ والجماعۃ دربارہ علم غیب

تمام فقہائے اہل السنۃ والجماعۃ خصوصا احناف کرام کثر اللہ سوادھم اس بات پر متفق ہیں کہ جو شخص مخلوق کی کسی ہستی حتی کہ امام الانبیاء ﷺ کے لئے بھی علم غیب، علم جمیع ما کان ومایکون یا ملکہ غیب دانی کا عقیدہ رکھے وہ بلا ریب وبلا شک وبلا تردد کافر ہے اور اس کے کفر میں ذرا بھر شک کی گنجائش نہیں ہے۔

عبارت نمبر۱: حافظ ابن ہمام حنفی وعلامہ علی قاری حنفیؒ فرماتے ہیں، ثم اعلم ان الانبیاء علیہم السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ تعالی احیانا وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی علیہ الصلوۃ والسلام یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ (کذا فی المسامرہ :ص ۹۷، شرح فقہ اکبر: ص۱۸۵)

ترجمہ: پھر جان لو کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو غیب کی صرف اتنی باتیں معلوم ہیں جتنی وقتاً فوقتاً اللہ تعالی نے ان کو بتلا دیں اور علمائے حنفیہ نے اس شخص کے کفر کی تصریح فرمائی جس کا یہ عقیدہ ہو کہ جناب کریم ﷺ غیب جانتے ہیں کیونکہ اس نے اللہ کے اس ارشاد قل لا یعلم ۔۔الخ، کا مقابلہ کیا کہہ دیجئے کہ زمین وآسمان میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا ہے۔

عبارت نمبر۲: امام ابوالقاسم الصفار الحنفیؒ (متوفی ۳۲۶ھ) موصوف امام ابو یوسفؒ کے دو واسطوں سے شاگرد ہیں،

وعن ابی القاسم الصفار وھو کفر محض لانہ اعتقد ان رسول اللہ ﷺ یعلم الغیب وھذا کفر (مجمع الانھر :ص ۳۲۰، ج۱)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فتاوی غیاثیہ:ص ۵۹، المحیط البرھانی :ص ۵۵۴، ج:۱)

ترجمہ: امام ابوالقاسم صفارؒ فرماتے ہیں شہادت رسول ﷺ کے ساتھ نکاح کرنا خالص کفر ہے اس لئے کہ اس نے عقیدہ رکھا کہ نبی ﷺ غیب جانتے ہیں اور یہ کفر ہے۔

عبارت نمبر۳: امام حسن بن منصور قاضی خان حنفیؒ متوفی ۵۹۲ھ فرماتے ہیں، رجل تزوج امرأة بغیر شهود فقال الرجل والمرأة خدائے راد پیغامبر راگواہ کردیم قالوا یکون کفرا لانه اعتقدان رسول الله ﷺ یعلم الغیب وهو ما کان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء، فکیف بعد الموت (فتاوی قاضی خان برحاشیہ عالمگیریہ: ص: ۵۷۶، ج۳)

ترجمہ: ایک آدمی نے ایک عورت سے گواہوں کے بغیر نکاح کیا اور اس سے کہا کہ میں نے خدا اور رسول کو گواہ بنایا۔ فقہاء نے کہا ہے یہ کفر ہوگا کیونکہ اس نے حضرت رسول خدا ﷺ کو غیب دان سمجھ لیا حالانکہ جب آپ زندوں میں تھے اس وقت غیب نہیں جانتے تھے تو موت کے بعد کس طرح غیب جاننے لگے۔

عبارت نمبر۴: امام برہان الدین محمود ابن احمد بن عبدالعزیز بن عمر بن مازہ بخاریؒ متوفی ۶۱۶ھ المجتبی فی المسائل فرماتے ہیں، رجل تزوج امرأة ولم یحضر شهود فقال الرجل خدائے را ورسول را گواہ کردم، فقد کفر لانه اعتقد ان الرسول او الملك یعلم الغیب (المحیط البرھانی: ص ۱۵۶۴، ج۴)

ترجمہ: کسی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا گواہ حاضر نہ تھے مرد نے کہا میں نے خدا اور رسول کو گواہ کیا تو وہ شخص بے شک کافر ہوگیا کیونکہ اس نے یہ اعتقاد رکھا کہ رسول یا فرشتہ غیب دان ہے۔

عبارت نمبر۵: فقیہ النفس امام ابن نجیم حنفی فرماتے ہیں، وفی الخانیه والخلاصة

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد ويكفر لا عتقاده ان النبی ﷺ يعلم الغيب (البحر الرائق:ص ۸۸، ج:۳)

ترجمہ: فتاوی قاضی خان اور خلاصۃ الفتاوی میں ہے اگر کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی گواہی سے نکاح کیا تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوگا اور ایسا کرنے والا کافر ہے کیونکہ اس کا اعتقاد یہ ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ غیب جانتے ہیں۔

کتب حنفیہ معتبرہ مذکورۃ الذیل میں بھی بعینہ یہی مضمون ہیں۔

(۱) خلاصۃ الفتاوی:ص ۳۸۵، ج ۴، مصنفہ علامہ طاہر بن عبدالرشید البخاری الحنفیؒ

(۲) فتاوی بزازیہ: ج ۳، برہامش عالمگیریہ:ص ۳۲۵، ج ۶

(۳) فتاوی تاتارخانیہ بحوالہ مجموعۃ الفتاوی مصنفہ علامہ عبدالحیؒ:ص ۲، ج ۳

(۴) فتاوی فصول العمادیہ بحوالہ عالمگیریہ:ص ۲۶۶، ج ۲

(۵) فتاوی غیاثیہ:ص ۶۹

(۶) فتاوی جامع الفصولین:ص ۳۰۲، ج ۲

(۷) فتاوی عالمگیریہ:ص ۲۶۶، ج ۲

(۸) فتاوی مالابدمنہ:ص ۱۳۶، مصنفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ

(۹) فتاوی برہنہ:ص ۱۲۳، ج ۱

(۱۰) فتاوی مجموعہ خانی:ص ۶، ج ۲

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں، اگر کسے گوید کہ خدا و رسول بریں عمل گواہ اند کافر شود:

(ارشاد الطالبین:ص ۲۸)

ترجمہ: اگر کوئی کہے کہ خدا اور رسول اس کام پر گواہ ہیں تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

نیز قاضی صاحبؒ فرماتے ہیں، اولیاء را علم غیب نباشد مگر از مغیبات بطریق خرق عادات بکشف یا الہام اخبار را علم و بندہ علم غیب مر اولیاء را گفتن کفر است، قال اللہ تعالیٰ۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قل لااقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ، یعنی بگوا ے محمد ﷺ نمی گویم من شمارا کہ نزد من خزانہ رحمت خداست ہر کہ خواہم بدہم ونمی گویم کہ من غیب دارم۔

(ارشاد الطالبین: ص ۷۸، ۷۷)

ترجمہ: اولیاء علم غیب نہیں جانتے ہیں گو بعض امور کا حال خرق عادات کے طریقے سے بذریعہ کشف والہام (بعض امور کا) علم ان کو مل جاتا ہے اور اولیاء کو علم غیب کا حامل کہنا سراسر کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قل لااقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب، یعنی اے محمد ﷺ یہ کہدیجئے کہ میں نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں (کہ جس کو چاہوں دے دوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ مجھ کو غیب کا علم ہے۔

فتوی عبدالحی لکھنویؒ: فتاوی مولانا عبدالحی: ج ۱ ص ۲۷، میں اصل عبارت فارسی ہے جس کو ہم بخوف طوالت ذکر نہیں کر سکتے ترجمہ پر ہی اکتفاء کرتے ہیں، شائقین اصل عبارت فتاوی میں ملاحظہ فرمائیں۔

ترجمہ: استفتاء اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائیں اس مسئلہ میں آپ کا کیا خیال ہے اس ملک کی عوام کی عادت ہے کہ مصیبت اور حاجت میں دور و نزدیک سے انبیاء یا اولیاء کرام کو بطریق استمداد پکارتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حاضر و ناظر ہیں ہر حال میں جس وقت بھی ہم لوگ ان کو پکاریں وہ مطلع ہو کر ہماری مقصد برآری کے لئے دعا کرتے ہیں، کیا یہ صورت جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: صورت مذکورہ حرام بلکہ بالکل صریح شرک ہے کیونکہ یہ صورت غیر اللہ کے لئے علم غیب کو متضمن ہے اور یہ اعتقاد کھلا ہوا شرک ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ شرک شریعت میں غیر خدا کو خدا کی ذات یا اس کی صفات مختصہ میں یا عبادت میں خدا کا شریک بنانے کو کہتے ہیں اور علم غیب اللہ تعالیٰ کی صفات مختصہ میں سے ہے جیسا کہ کتب عقائد میں صراحت

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

سے مذکور ہے۔

نیز فرماتے ہیں،

استفتاء: اگر کوئی عقیدہ رکھے کہ غوث اعظم کو یہ قوت حاصل ہے کہ جس مقام سے ان کو پکارے اس کی ندا کو سنتے ہیں اور اس کے حال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو موافق قواعد شرعیہ کے یہ عقیدہ کیسا ہے؟

الجواب: یہ عقیدہ خلاف اہل اسلام بلکہ منجر الی الشرک ہے ہر شخص کی ندا کو ہر جگہ سننا خاص ہے پروردگار عالم کے ساتھ، کسی مخلوق میں یہ صفت نہیں۔

(بحوالہ جواہر التوحید: ص:۸۴)

﴿موقف اکابرین علمائے دیوبند﴾

فقہائے احنافؒ کے فتاوی جات نقل کرنے کے بعد ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اکابرین علمائے دیوبند کا نظریہ بھی ذکر کر دیا جائے تاکہ ایک تو ان اہل بدعت کی آنکھیں روشن ہو جائیں جو رات دن الاپتے رہتے ہیں کہ علمائے دیوبند حنفی نہیں ہیں اور دوسرا یہ کہ ایک خاص طبقہ جو دیوبندیت کے لبادہ میں بریلویت کو رواج دینا چاہتا ہے اور مسئلہ علم غیب جیسے بنیادی عقائد کو فروعی قرار دے کر اہل بدعت کی پشت پناہی کرتا ہے۔ اس کی حقیقت بھی واضح ہو جائے۔ فتاوی رشیدیہ میں ایک سائل کے چند سوالات مذکور ہیں جن میں سے ایک سوال درج ذیل ہے:

عبارت نمبر ۱: بعض لوگ انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب ماسوی اللہ اس آیت سے جو سورۃ قل اوحی میں ہے (عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول، الآیۃ) ثابت کرتے ہیں اور دلیل اس آیت کو گردانتے ہیں، مسلمانوں کو ایسا عقیدہ رکھنا درست ہے یا نہیں اور معتقد کافر ہوگا یا نہیں (بلفظہ فتاوی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

رشیدیہ: حصہ سوم، ص ۵)

اس کے جواب میں لکھا ہے کہ:

علم غیب میں تمام علماء کا عقیدہ اور مذہب یہ ہے کہ سوائے حق تعالیٰ کے اس کو کوئی نہیں جانتا۔ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو خود حق تعالیٰ فرماتا ہے، جس کے ترجمہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ ہی کے پاس علم غیب کا ہے کہ کوئی نہیں جانتا اس کو سوائے اس کے۔ پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔ مگر ہاں جو بات کہ حق تعالیٰ اپنے کسی مقبول کو بذریعہ وحی یا کشف بتا دیوے وہ اس کو معلوم ہو جاتا ہے، اور پھر وہ مقبول کسی کو خبر دیوے تو اس کو بھی معلوم ہو جاتا ہے جیسا علم جنت اور دوزخ اور رضا وغیرہا کا حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بتلا دیا اور پھر انہوں نے امت کو خبر دی۔ چنانچہ اس آیت سورہ جن سے معلوم ہوا۔ سو حاصل اس آیت کا یہ ہوا کہ جس غیب امر کی خبر حق تعالیٰ اپنے مقبول کو دیوے تو اس کی خبر اس کو ہو جاتی ہے، نہ یہ کہ تمام مغیبات حق تعالیٰ کے نبی کو منکشف ہو جاتے ہیں کیونکہ اگر یہ معنی اس کے ہوویں کہ تمام علم غیب رسول کو معلوم ہو جاتا ہے تو دوسری آیت صاف اس کے خلاف کہہ رہی ہے، قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لا ستکثرت من الخیر وما مسنی السوء (ترجمہ) کہہ دے کہ میں نہیں مالک اپنے نفس کے واسطے کسی نفع اور کسی ضرر کا مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے اور جو میں غیب کو جانتا ہوتا تو بہت سے بھلائی جمع کر لیتا اور کوئی برائی مجھ کو نہ لگتی، پس صاف روشن ہو گیا کہ مغیبات آپ کو معلوم نہیں، اپنا نفع اور ضرر بھی آپ کے اختیار میں نہیں تو یہ عقیدہ البتہ خلاف نص قرآن کے شرک ہوا۔ خود دوسری آیت میں موجود ہے لا ادری ما یفعل بی ولا بکم (ترجمہ) میں نہیں جانتا کہ کیا کیا جاوے گا میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ۔ پس صاف ظاہر ہو گیا کہ رسول ﷺ کو ہرگز علم غیب نہیں مگر جس قدر اطلاع دی جاوے اور اس پر بہت آیات و احادیث شاہد ہیں تو خلاف اس عقیدہ کے کرنا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

سب غیب کو جانتے ہیں شرک قبیح جلی ہووے گا۔ معاذ اللہ، حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسے عقیدہ فاسدہ سے نجات دیوے، آمین۔ پس ایسے عقیدہ والا مشرک ہوا اور جب انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو علم غیب نہیں تو یا رسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے اور جو یہ عقیدہ نہیں تو کفر نہیں مگر کلمہ مشابہ بکفر ہے۔ البتہ اگر اس کلمہ کو درود شریف کے ضمن میں کہے اور یہ عقیدہ کرے کہ ملائکہ اس درود شریف کو آپ کے پیش عرض کرتے ہیں تو درست ہے، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ ملائکہ درود بندہ مومن کا آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں اور ایک صنف ملائکہ کی اسی خدمت پر ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ الراجی به رشید احمد گنگوهی: الا جوبه صحیحه ابو الخیرات سید احمد مدرس دوم مدرسه عالیه دیو بند۔ الاجوبه صحیحة محمد یعقوب النانوتوی عفی عنه مدرس اول مدرسة عالیه دیو بند۔ سید احمد الا جوبه صحیحه احمد هزاروی محمد یعقوب۔ الاجوبه کلها صحیحة عزیز الرحمن دیوبندی۔ احمد۔ الا جوبه صحیحة۔ عبد الله الا نصاری عفی عنه۔ الاجوبه صحیحة محمد محمود عفی عنه مدرس مدرسه عالیه دیو بند۔ الا جوبه کلها صحیحة۔ ابو المکارم محمد اسد فرخ آبادی عفی عنه

(فتاوی رشیدیه: حصه سوم: ص ۷، ۸، ۹)

عبارت نمبر ۲: استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء محققین احناف رحمہم اللہ مسئلہ ہذا میں کہ زید کہتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا کل غیب آنحضرت ﷺ کو عطا فرما دیا تھا اور اب بھی آپ مخلوق کے ہر ایک حال ظاہر و باطن خیر و شر سے بخوبی واقف ہیں یہاں تک کہ مچھر کے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پکارنے کا بھی آپ کو علم ہو جاتا ہے اور ہر ایک کی آواز خواہ مشرق میں ہو یا مغرب میں بذات خود سن لیتے ہیں، پس یہ عقیدہ کیسا ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والا مذہب احناف اور کتب معتبرہ حنفیہ کی رو سے مسلمان رہا یا کافر مشرک ہو گیا؟ بینوا توجروا

الجواب: جو شخص رسول اللہ ﷺ کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک و کافر ہے، صاحب بحر الرائق کتاب النکاح میں صاف تحریر فرماتے ہیں کہ جو کوئی نکاح کے شاہدین اللہ اور رسول اللہ ﷺ مقرر کرے اور اعتقاد یہ کرے کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب ہیں، وہ یقیناً کافر ہے اور مشرک تو اسی کو کہتے ہیں کہ کسی مخلوق کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ کسی وصف ذاتی مثل علم کے اور قدرت کے یا عبادت کے شریک کرے اس واسطے کہ اشراک فی الذات یعنی تعدد الٰہ کا قائل تو بہت ہی کم ہوا ہوگا، شامی نے ردالمحتار کی کتاب الارتداد میں صاف طور سے ایسے عقیدہ رکھنے والے کی تکفیر کی ہے ۔۔۔۔۔ الخ۔

الجواب صحیح

اصاب من اجاب

اصاب المجیب عزیز الرحمٰن عفی عنہ

محمد ریاض غفی عنہ

مفتی مدرسہ عالیہ دیوبند

مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

وکیل علی العزیز الرحمٰن

محمد ریاض الدین

بندہ محمود غفی عنہ مدرس اول مدرسہ عالیہ دیوبند

الجواب صحیح

الٰہی عاقبت محمود گرداں

خلیل احمد عفی عنہ مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

ناظر حسن دیوبندی محمد ناظر حسن

خلیل احمد

الجواب صواب

الجواب صحیح

عبدالرحمٰن مدرس مدرسہ میرٹھ

خاکسار سراج احمد غفی عنہ میرٹھ

عبدالرحمٰن

سراج احمد

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

هذا هو الحق وما ذا بعد الحق الا الضلال

علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے

اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں

احمد حسن الحسینی الامروہی غفرلہ

کتبہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

اصح

رشید احمد

(فتاویٰ رشیدیہ: حصہ سوم: ص ۳۶، ۳۷)

اکابرین علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب عقائد الاسلام از علامہ حقانی: ص ۱۳۲ میں ہے:

شرک کے کہتے ہیں:---------- دوم یہ کہ اس کی صفات میں کسی اور شریک کرے سو اس کی بہت سی قسمیں ہیں، اول یہ ہے کہ اس کی صفت علم میں کسی کو شریک کرے کہ کسی کو یوں سمجھے کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرح غائب و حاضر، قریب و بعید، آئندہ و حال و ماضی کی خبر ہے اور ہر چیز کو وہ جانتا ہے اس کو شرک فی العلم کہتے ہیں۔

(عقائد الاسلام حقانی: ص: ۱۳۲)

☆ تمت البحث ☆

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

المقصد الثالث

﴿بحث سوم در مسئلہ دعا و پکار﴾

عقیدہ نصاریٰ در بارہ دعا و پکار:

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ اور بی بی مریم اللہ تعالیٰ کی عطا سے غیب دان اور متصرف فی الامور ہیں اس لئے عیسائی لوگ اپنی مشکلات و حاجات میں حضرت عیسیٰ اور بی بی مریم کو مدد کے لئے پکارتے ہیں۔ عیسائی کتب میں کثرت سے اس قسم کی دعائیں موجود ہیں کہ جس میں حضرت عیسیٰ اور بی بی مریم کی پکار کی گئی ہے، ہم صرف بطور نمونہ چند عبارات نقل کریں گے۔

عبارت نمبر ۱: بشپ صاحبان رسولوں کے جانشین خداوند یسوع نے انہیں مذہبی اختیار دیا ہے دین داری کے ساتھ ان کے ہاتھ سے برکت لو کیونکہ انہی کے ذریعہ سے مسیح کا فضل ملتا ہے (بحوالہ تسہیل التنزیل: ص: ۳۱۵)

عبارت نمبر ۲:

آ تو اے پیارے جلد آ
آ تو مریم کے دلارے جلد آ
بہر کفارہ تو ہی برہ بنا
ساری دنیا کے سہارے جلد آ
تیری قربانی سے سب کی ہے نجات
سب کی کرتا ہے شفاعت جلد آ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

با دشا ہ انبیاء و مرسلین
جلد اے درج رسالت جلد آ
حمد کرتے ہیں تیری سب انبیاء
شکر کرتے ہیں سب اولیاء
(فریادِ منتظر)

عبارت نمبر۳: عیسائی کہتے ہیں، اے روح القدس! اپنے ایمانداروں کے دلوں کو بھر دے اور ان میں اپنی محبت کی آگ بھڑکا دے، اے مبارک مریم میری ماں بن، اے میرے مہربان اور نیک فرشتے سب راہوں میں میری حفاظت کر۔۔۔۔۔۔۔۔

کاہن: اے خدا کی پاک والدہ ہمارے واسطے دعا کر

جماعت: تاکہ ہم مسیح کے وعدے کے لائق بنائے جائیں۔

عبارت نمبر۴: اے ملکہ آسمان کی شاد ماں ہو ھللویاہ اس لئے کہ جس کو تو رحم میں رکھنے لائق ہوئی ھللویاہ وہ جی اٹھا جس طرح اس نے کہا تھا ھللویاہ ہمارے واسطے خدا سے دعا کر ھللویاہ خوش خرم ہو اے کنواری مریم! ھللویاہ کیونکہ خداوند درحقیقت جی اٹھا ہے ھللویاہ۔ سلام اے ملکہ رحم کی ماں ہماری زندگی ہماری شیرینی اور ہماری امید تجھے سلام، ہم حوا کے جلاوطن فرزند تیرے آگے چلاتے ہیں اس آنسوؤں کی وادی میں ہم روتے ہیں اور ماتم کرتے ہوئے تیرے سامنے آہ کھینچتے ہیں، پس اے ہمارے وکیلہ! ہماری طرف اپنی پر رحم نگاہ کر اور ہماری اس جلاوطنی کے بعد ہم کو اپنے رحم کا مبارک پھل یسوع دکھلا۔

اے رحم دل! اے مہرباں! اے شیریں کنواری مریم! اے مریم جو بے داغ حمل میں لی گئی ہمارے واسطے جو تیری طرف رجوع کرتے ہیں دعا کر۔

(بحوالہ تسہیل التنزیل: ص ۳۲۶)

عبارت نمبر۵: عیسائیوں کے انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجس اینڈ اتھکس ج:۱۰ ص:۱۰۴

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہیں ہے، ''کبھی ایسا نہیں کیا کہ خدا کے ساتھ ساتھ مسیح سے بھی دعا نہ کی ہو''۔

عبارت نمبر۶: عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو پکارتے ہوئے کہتے ہیں ۔

ہم جو مردہ ہیں ہمیں بھی دے حیات
مالک روز قیامت جلد آ

(فریاد منتظر: ص:۱۴)

الوہیت مسیح کے مصنف کا کہنا ہے، کہ منجی دو عالم خداوند یسوع مسیح کا دعوی ہے کہ کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آ سکتا (الوہیت مسیح)

نیز عیسائی کہتے ہیں کہ، اس سبب سے خدا باپ نے بھی خوش ہو کر اس (حضرت عیسیٰ کو) آسمان اور زمین کا کل اختیار دے دیا اور آخرت میں عدالت بھی اسی کے ہاتھ میں سونپ دی تا کہ آدم ذات ہوتے ہوئے وہ آدمیوں کا انصاف کرے وہی دنیا اور آخرت میں مرتبے والا ہے (الوہیت مسیح: ص:۶۲)

عیسائی کہتے ہیں، المسیح ہی واحد زندگی بخشنے والا ہے (یوحنا: ۲ باب اکرنتھیوں، ۱۱ باب، الوہیت مسیح: ص:۴۵)

عقیدہ بریلویہ

بریلویہ کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرامؑ و اولیاءؒ و پیروں فقیروں کو صفت غیب دانی اور حاجت روائی و مشکل کشائی کی خدائی طاقتیں حاصل ہیں اسی لئے اپنی ہر قسم کی حاجات و مشکلات میں انہی ہستیوں کو پکارنا چاہیے۔ چنانچہ بریلویہ ہر قسم کے شدائد و مصائب میں اور ہر قسم کی حاجت روائی کے لئے پیروں، فقیروں وغیرہ کو حاجت روائی کے لئے پکارتے ہیں، چند عبارات ملاحظہ ہوں۔

عبارت نمبر۱: بریلوی اعلیٰ حضرت کی دعا ملاحظہ فرمائیں،

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

"اے اللہ کے رسول! مجھے اور سب اہل سنت کو دین و دنیا کا دولت مند فرما اپنے فضل سے صلی اللہ علیک وسلم"

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا تیرا دے ڈال صدقہ نور کا

(الامن والعلیٰ: ص:۳۵)

عبارت نمبر۲: بیٹھے اٹھتے حضور پاک ﷺ سے التجا و استعانت کیجئے۔

(حدائق بخشش: ص ۱۰۷، ج:۱)

عبارت نمبر۳: اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں، "جبرائیلؑ حاجت روا ہیں پھر حضور اقدس ﷺ کو حاجت روا، مشکل کشا اور دافع البلاء ماننے میں کس مسلمان کو تامل ہو سکتا ہے وہ تو جبرائیلؑ کے بھی حاجت روا ہیں" ﷺ۔ (ملفوظات: ص ۱۲۵)

عبارت نمبر۴: عرض: حضرت سیدی احمد زروق رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو یا زروق کہہ کر ندا کرے میں فوراً اس کی مدد کروں گا۔

ارشاد: مگر میں نے کبھی اس قسم کی مدد طلب نہ کی جب کبھی میں نے استعانت کی یا غوث! ہی کہا، یک در گیر محکم گیر (ملفوظات اعلیٰ حضرت: ص:۳۴۲)

خلاصہ: سائل نے اعلیٰ حضرت سے زروق سے مدد مانگنے کے متعلق پوچھا تو اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جب بھی مدد مانگی ہے تو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہی سے مانگی ہے۔ اس حصر سے معلوم ہوا کہ بریلوی اعلیٰ حضرت کو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی کبھی توفیق ہی نہیں ہوئی۔

عبارت نمبر۵: اعلیٰ حضرت کا ایک پیروکار یوں فریاد کناں ہے،

مشکل میری آساں فرمایئے میرے مشکل کشا شاہ احمد رضا
ایسا ہے مرشد میرا احمد رضا سب کا ہے مشکل کشا احمد رضا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کون دیتا ہے مجھے کس نے دیا' جو دیا تو نے دیا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت)

نوٹ: مذکورہ رسالہ "مدائح اعلیٰ حضرت" ابتداء سے آخر تک شرکیہ فریادوں سے پر ہے جس سے بریلوی عقائد کی خوب ترجمانی ہوتی ہے۔

عبارت نمبر ۶: بریلوی اعلیٰ حضرت محمد بن فرغل کے ذمہ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "فرمایا کرتے تھے میں ان میں ہوں جو اپنی قبور میں تصرف فرماتے ہیں جسے کوئی حاجت ہو میرے پاس میرے چہرے کے سامنے حاضر ہو کر مجھ سے اپنی حاجت کہے میں روا فرمادوں گا" اسی میں ہے: "مروی ہوا ایک دن حضرت سیدی مدین بن احمد اشمونی نے وضو فرماتے وقت ایک کھڑاؤں بلاد مشرق کی طرف پھینکی سال بھر کے بعد ایک شخص حاضر ہوئے اور وہ کھڑاؤں ان کے پاس تھیں انہوں نے حال عرض کیا کہ جنگل میں ایک بدوضع نے ان کی صاحبزادی پر دست درازی چاہی لڑکی کو اس وقت اپنے باپ کے پیر و مرشد حضرت سیدی مدین کا نام معلوم نہ تھا یوں ندا کی، یا شیخ ابی لا حظنی اے میرے باپ کے مرشد مجھے بچایئے یہ ندا کرتے ہی وہ کھڑاؤں آئی لڑکی نے نجات پائی وہ کھڑاؤں ان کی اولاد میں اب تک موجود ہے۔" (انوار الانتباہ: ص: ۱۸۲، مصنفہ اعلیٰ حضرت بریلوی)

نوٹ: اعلیٰ حضرت نے یہ مستقل رسالہ غیر اللہ کی پکار ثابت کرنے کے لئے لکھا ہے اور بزعم خود براہین قاطعہ کا انبار لگا دیا ہے جن میں سے بڑی دلیل یہی کھڑاؤں والی ہے، نعوذ باللہ من فطور العقل۔

عبارت نمبر ۷: اعلیٰ حضرت اسی رسالہ میں ابو عمران کے ذمہ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں، "جب ان کا مرید جہاں کہیں سے انہیں ندا کرتا تو وہ جواب دیتے اگرچہ سال بھر کی راہ پر ہوتا یا اس سے زائد"۔ (ص: ۱۸۲)

نیز اعلیٰ حضرت اسی کتاب میں سید احمد بدوی کے ذمہ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں، "اپنے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مرض موت میں فرماتے تھے جسے کوئی حاجت ہو وہ میری قبر پر حاضر ہو کر اپنی حاجت مانگے میں روا فرما دوں گا کہ مجھ میں اور تم میں یہ ہاتھ بھر مٹی ہی تو حائل ہے اور جس مرد کو اتنی مٹی اپنے حساب سے حجاب کر دے وہ مرد ہی کا ہے کا ہے"۔ (انوار الاتباہ: ص:۸۱)

عبارت نمبر۹: اور بریلویہ کا مشہور وظیفہ ہے،

امداد کن امداد کن

از رنج و غم آزاد کن یا شیخ عبد القادر

(ختم غوثیہ)

عبارت نمبر۱۰: اعلیٰ حضرت کا ایک پیروکار لکھتا ہے۔

نگاہ ذیشان فرمایئے مشکلیں میری آسان فرمایئے

میرے مشکل کشا احمد رضا

(باغ فردوس: ص:۱۶)

عبارت نمبر۱۱:

یا بہا والحق والدین خواجہ مشکل کشا

مرجع پیر و شیوخ و خواجگان مشکوی تو

(رسالہ انوار الصوفیہ: آخری صفحہ، شعبان ۱۳۳۲)

عبارت نمبر۱۲:

پکارا ہے مدد کو یا نبی! ہم بے گناہوں نے

تمہارے در پہ جا کے بھیک مانگی بادشاہوں نے

ہمیں بھی آسرا ہے بس تمہارا یارسول اللہ!

(قوالیاں: ص:۱۰)

عبارت نمبر۱۳: محبوب اللہ محبوب نبی مولانا فخر الدین مدد دے

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اے نور محمد مرشد من اے قبلہ معتقدین مدد دے

(ہفت اقطاب: ص ۲۴)

عبارت نمبر ۱۴: بری بری سرکار بری میری کھوٹی قسمت کرو کھری

تو چوراں تو قطب بنا کے پھانسی لگدے بری کرائے

میں بھی آن دھمالاں پاواں میرا سنگ بھی کرو بری

بری بری سرکار بری میری کھوٹی قسمت کرو کھری

(سائیں اختر دی نعتاں: ص ۱۶)

عبارت نمبر ۱۵: ایک بریلوی رہنما اور پیر یوں فریاد کرتا ہے،

اے فخر ہر نبی وولی یا علی مدد علام ہر خفی وجلی یا علی مدد

ہر مشکل کہ حل نہ شود از تو حل شود حلال مشکلات کلی یا علی مدد

در ظل لطیف عام تو عالم پناہ یافت ظل خدائے بے بدلی یا علی مدد

اے منتہائے جملہ سلاسل چہ گویمت دانائے راز جزو کلی یا علی مدد

امداد یا علی مدد اسے مرتضی علی اے یا علی علی ولی یا علی مدد

فریاد وزاریم نگر ولطف کن شہا من بلبلم تو پاک گلی یا علی مدد

(دیوان محمدی: ص ۱۵)

عبارت نمبر ۱۶: والی ہند یا معین الدین المدد سید اغریب نواز

(باغ فردوس: ص ۳۳، ۳۴)

عبارت نمبر ۱۷:

پار بیڑے کو لگا دیتے ہیں غوث الاغواث

ڈوبی ناؤ نکو ترا دیتے ہیں غوث الاغواث

میری سرکار کی مٹھی میں ہیں عالم کے قلوب

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

دم میں روتوں کو ہنسا دیتے ہیں غوث الاغواث
جس نے یا غوث مصیبت میں پکارا دل سے
کام سب اس کے بنا دیتے ہیں غوث الاغواث
لوح محفوظ میں تثبیت کا حق ہے حاصل
مرد عورت سے بنا دیتے ہیں غوث الاغواث
یا مغیث الفقراء بھیک ہمیں بھی مل جائے
دیر سے در پہ صدا دیتے ہیں غوث الاغواث
قادریوں سے نکیرین بھلا کیا پوچھیں
کلمہ پاک سکھا دیتے ہیں غوث الاغواث

(باغ فردوس: ص: ۲۵، ۲۶)

عبارت نمبر ۱۸:

آستاں نہ تیرا چھوڑ جائیں کہاں
تیرے در کے گدا شاہ احمد رضا
مجھ کو جو کچھ ملا تیرے در سے ملا
واہ کیا ہے عطا شاہ احمد رضا

(باغ فردوس: ص: ۱۳)

عبارت نمبر ۲۰:

کشتی عمر گرداب میں پھنسی
اے میرے ناخدا شاہ احمد رضا
کوئی مونس نہ غم خوار وا حسرتا

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پار بیڑا لگا، شاہ احمد رضا
کام بگڑے سنبھل جائیں دم میں ابھی
گر کرم ہو تیرا شاہ احمد رضا
پوچھتے کیا فرشتو ہو حسن عمل
ہے یہاں کیا سوا شاہ احمد رضا
خوف محشر اور ایوب رضوی تجھے
آپ لینگے بچا شاہ احمد رضا

(باغ فردوس: ص: ۱۴۱، مصنفہ ایوب رضوی بریلوی)

عقیدہ شیعہ در بارہ پکار

اہل تشیع کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اور بارہ امام غیب دان اور متصرف فی الامور ہیں اس لئے مشکلات وحاجات میں انہیں پکارنا چاہیے اس لئے اہل تشیع اپنی حاجات و مشکلات میں اکثر المدد یا علیؑ! کے نعرے کو اپنا مذہبی شعار سمجھتے ہیں اور مصائب وحاجات میں ائمہ کرام اور آنحضرت ﷺ کو حاجت روائی کے لئے پکارتے ہیں اور شیعہ نے یہ عقیدہ یہودیوں سے اخذ کیا ہے۔ چند عبارات ملاحظہ ہوں۔

عبارت نمبر ۱: شیعہ کی مشہور نظم ہے۔

حق تو پاک تو بادشاہ مہربان بھی یا علیؑ! تو ہی تو
جل تھل مول منڈل بارتا یا علیؑ حکم تیرا تو ہی تو
رب توں، رحمٰن توں یا علیؑ اول آخر قاضی تو ہی تو
تو نے ہی او پایا شاہ تو نے ہی نیپا یا
سری سرجن ہار یا علیؑ تو ہی تو

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تیری دوستی میں بولیا بیرشس
میں بندہ تیرا یا علی تو ہی تو

(بحوالہ تسہیل التنزیل: ص ۳۲۳)

عبارت نمبر۲: فرقہ اسماعیلیہ کی ایک دعا میں یہ الفاظ ہیں، یا نور مولانا شاہ کریم الحسینی گت جماعت (تمام جماعت) کی روزی کمائی میں برکت عطا فرما۔ خداوندنور! مولانا شاہ کریم الحسینی کے نام پر صلوات پڑھو یا نور مولانا شاہ کریم الحسینی! گت جماعت کی تمام مشکلیں آسان فرما، یا نور مولانا! شاہ کریم الحسینی گت جماعت کی تمام نیک امیدیں پوری فرما، یا نور مولانا شاہ کریم الحسینی! گت جماعت کو اپنا ظاہری باطنی نورانی دیدار نصیب فرما، یا نور مولانا شاہ کریم الحسینی! گت جماعت کے پاکستان کے تمام اسماعیلیوں کو سکھی سلامت آباد کر۔۔۔۔اور ساری بلائیں آفتیں دفع فرما (بحوالہ جماعت خانہ سے مسجد تک از سابق اسماعیلی علی بن علی: ص ۲۷)

عبارت نمبر۳: ائمہ دنیا و آخرت کے مالک ہیں وہ جس کو چاہیں دیں اور بخش دیں

(اصول کافی: ص ۲۵۹)

عبارت نمبر۴: جنت دوزخ میں بھیجنے والے حضرت علیؓ ہیں (اصول کافی: کتاب الحجہ)

عبارت نمبر۵: ملا باقر مجلسی غیر اللہ کی پکار کی ترغیب دیتے ہوئے لکھتے ہیں، انسان لاشعوری غفلت لاعلمی کی وجہ سے وہ حرکات کرتے ہیں وہ مقدمات بیماری مصائب آفات غربت وغیرہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں جب انسان کو سمجھ آتی ہے اور اس نے یا محمد! یا علی! یا فاطمہ! یا حسن! یا حسین! وغیرہ نام سے کسی بزرگ کو آواز دی رد کر توبہ کر کے وہ آئے توبہ منظور آفات سے دور کر گئے اسی کا نام لوگوں کے نزدیک حاجت روائی مشکل کشائی ہے

(جلاء العیون: ص: ۸۰)

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عقیدہ اسلامیہ

عقیدہ اسلامیہ اس مسئلہ میں یہ ہے کہ مشکل کشا، حاجت روا، نافع، ضار، مانع، معطی، فریادرس، ہر ایک کی فریاد کو سننے والا یعنی غیب دان اور مختار کل ہونا صرف اور صرف اللہ جل مجدہ کی شان ہے۔ اس لئے مشکلات وحاجات میں پکار وفریاد کے لائق و مستحق صرف اللہ وحدہ لاشریک ہی کی ذات ہے کیونکہ مشکلات وحاجات میں کسی ہستی کو غیب دان ومتصرف سمجھ کر پکارنا عبادت کا مغز ہے اور عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

حکم

جو شخص مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر، امام، امام زادے، نبی، نوری، ناری، خاکی وغیرہ کو غیب دان اور متصرف فی الامور یا شفیع قہری سمجھ کر پکارتا ہے وہ شخص شرک فی الدعاء کا مرتکب ہو کر ملت اسلام سے خارج ہے۔

فائدہ (۱): شرک فی الدعاء کی بنیاد دو چیزوں پر ہے۔ (۱) غیر اللہ کے لئے غیب دانی کا عقیدہ رکھنا (۲) غیر اللہ کے لئے تصرف مافوق الاسباب یا شفاعت قہریہ کا عقیدہ رکھنا۔ ان دو عقیدوں کے ساتھ جس زندہ مردہ، قریب بعید کو مشکلات میں پکارا جائے، یہ خالص اور اصلی شرک ہے جس کی تردید کے لئے قرآن مجید نازل ہوا۔

فائدہ (۲): شرکیہ عقیدہ سے خالی ہو کر محض محبت اور شوق میں کسی کو ندا کرنا یا ماتحت الاسباب امور میں کسی شخص کو بلانا جائز ہے جیسا کہ بعض اکابرین کے قصائد واشعار میں بعض بزرگوں کو ندا کی گئی ہے تو چونکہ ان اکابرین کی تصنیفات ان کے عقیدہ توحید پر شاہد عدل ہیں اس لئے ان حضرات کے تمام اس قسم کے اشعار عشقیہ ندا پر محمول ہونگے۔ ایسے اشعار کو لے کر خلط مبحث کرنا نمرودی ذہن کی عکاسی ہے۔

شرک فی الدعاء کے رد میں ہم چند عنوان قائم کریں گے اور ان عنوانات کے تحت

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

آیات مبارکہ ذکر کرتے جائیں گے۔

﴿عنوان اول﴾

مجیب الدعوات ہونا اللہ تعالیٰ ہی کی صفت خاصہ ہے اس لئے جو شخص مخلوق میں کسی ہستی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ وہ ہستی بھی دعائیں قبول کرنے کا اور حاجات پوری کرنے کا اختیار رکھتی ہے تو مشرک فی الدعاء ہے۔

شاھد (۱) وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین (پ: ۲۴، س: المؤمن، آیت: ۶۰)

ترجمہ از شیخ الہند: اور کہتا ہے تمہارا رب مجھ کو پکارو کہ پہنچوں تمہاری پکار کو بے شک جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری بندگی سے اب داخل ہوں گے دوزخ میں ذلیل ہو کر۔

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بے شک جو لوگ میری عبادت کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل و خوار ہو کر۔

﴿فوائد آیت﴾

فائدہ نمبر ۱: قال ربکم ادعونی، اللہ تعالیٰ نے آیت مذکورہ میں حکم دیا ہے کہ تمام حاجات و مشکلات میں صرف مجھے پکارو اور مجھ سے دعا کرو۔

ربکم کے لفظ سے توحید فی الدعاء کی علت کی طرف اشارہ ہے یعنی اپنی حاجات و مصائب میں صرف مجھے اس لئے پکارو کہ تمہاری تمام ضرورتوں اور مرادوں کو پورا کرنے والا صرف میں ہوں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فائدہ نمبر۲: استجب لکم، سے معلوم ہوا کہ مجیب الدعوات ہونا اور دعاؤں کو قبول فرمانا اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے۔

فائدہ نمبر۳: آیت مذکورہ کی ابتداء میں ادعونی کا لفظ ذکر فرمایا اور پھر عن عبادتی سے تعبیر فرمایا جس سے معلوم ہو گیا کہ مصائب و مشکلات، حاجات و بلیات میں پکارنا اور دعا کرنا عبادت ہے جو شخص غیر اللہ کو غیب دان سمجھ کر اور متصرف فی الامور سمجھ کر حاجت روائی کے لئے پکارتا ہے تو وہ غیر اللہ کو الٰہ سمجھ رہا ہے چاہے زبان سے غیر اللہ کی الوہیت کا اقرار کرے یا نہ کرے۔

فائدہ نمبر۴: ادعونی، کے امر سے مراد توحید فی الدعاء ہے کیونکہ مشرکین عرب بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کے منکر نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر اللہ کو پکارا کرتے تھے۔

فائدہ نمبر۵: ان الذین یستکبرون سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خالص پکار سے تکبر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا غیروں کو دعاء پکار میں شریک ٹھہراتے ہیں ذلیل کر کے جہنم میں داخل کیے جاویں گے۔

تفسیر از علامہ عثمانیؒ: بندگی کی شرط ہے اپنے رب سے مانگنا نہ مانگنا غرور ہے۔ اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بندوں کی پکار کو پہنچتا ہے۔ یہ بات تو بے شک برحق ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر بندے کی ہر دعا قبول کیا کرے یعنی جو مانگے وہ ہی چیز دے دے نہیں اس کی اجابت کے بہت سے رنگ ہیں۔ کوئی چیز دینا اس کی مشیت پر موقوف اور حکمت کے تابع ہے۔ جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے، فیکشف ما تدعون الیہ ان شاء، (الانعام، ع:۴) بہر حال بندہ کا کام ہے مانگنا اور یہ مانگنا خود ایک عبادت بلکہ مغز عبادت ہے (تفسیر عثمانی: ص ۶۳۰)

اعتراف از پیر کرم شاہ بریلوی: حضرت ابن عباسؓ سے ادعونی استجب لکم کی یہ تفسیر منقول ہے، اعبدونی اثبکم، تم میری عبادت کرو، میں تمہیں اس کا ثواب اور اجر عطا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کروں گا۔ یہ قول ضحاک، مجاہد اور مفسرین کی ایک جماعت سے مروی ہے۔ دیگر علماء نے اس کا مفہوم یہ بیان فرمایا ہے۔ "اسئلونی" "اعطکم" یعنی تم مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا (معانی) حقیقت میں یہ دونوں تفسیریں ہم معنی ہیں۔ ان میں اصلا کوئی تفاوت نہیں۔ دعا عبادت کی روح اور اس کا مغز ہے۔ کیونکہ انتہا درجہ کی عاجزی اور نیازمندی کو عبادت کہتے ہیں اور اس کا ظہور صحیح معنوں میں اسی وقت ہوتا ہے جب انسان مصائب میں گھرا ہو دوست ساتھ چھوڑ گئے ہوں ہر تدبیر ناکام ہو چکی ہو، حالات کی سنگینی نے اس کی قوت اور طاقت کو ریزہ ریزہ کر ڈالا ہو۔ جب ہر طرف سے امیدیں منقطع کر کے اپنے رب کریم کے در اقدس پر آ کر وہ سر نیاز جھکا دے اس کی زبان گنگ ہو، دل دردمند کی داستان اشک بار آنکھیں سنا رہی ہوں اور اس کو یقین ہو کہ وہ اس قادر مطلق کے سامنے اپنا قصہ غم پیش کر رہا ہے اور اپنی مشکل کو بیان کر رہا ہے جس کے سامنے کوئی مشکل مشکل ہی نہیں۔ نیز اسے یہ پختہ اعتماد ہو کہ یہاں سے کبھی کوئی سائل خالی نہیں گیا۔ میں کبھی خالی اور محروم نہیں لوٹایا جاؤں گا۔ جو عجز و نیاز، جو غایت تذلل جو خضوع و خشوع اس وقت ظہور پذیر ہوتا ہے اس کی مثال کہاں ملے گی۔ اسی لئے تو رحمت عالم ﷺ نے فرمایا:

الدعاء مخ العبادة، دعا کی اہمیت کو نبی کریم ﷺ نے ان کلمات طیبات سے ذکر فرمایا ہے، الدعاء سلاح المؤمن وعماد الدین ونور السموات والارض یعنی دعا مومن کا ہتھیار ہے دعا دین کا ستون ہے اور زمین و آسمان اس کے نور سے منور ہیں (المستدرک) دوسرے حدیث میں ہے، عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ من فتح له منکم باب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة، وما سال اللہ شیئا احب الیه من ان یسئل العافیة (ترمذی) یعنی حضور ﷺ نے فرمایا جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے، اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرنا بہت ہی پسندیدہ ہے۔۔ الخ (ضیاء القرآن:

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(ج۴،ص۳۱۴،۳۱۵)

﴿فوائد از اعتراف پیر کرم شاہ بریلوی﴾

فائدہ نمبر۱: ادعونی کا معنی عبادت سے کرنا یا حاجات ومشکلات میں پکارسے کرنا دونوں درست ہیں اور دونوں کا مآل ایک ہے کیونکہ مصائب ومشکلات میں پکارنا اور دعا کرنا عبادت کا مغز اور روح ہے۔

فائدہ نمبر۲: عبادت کا معنی عجز وانکساری کی انتہاء ہے اور جب انسان کے تمام اسباب اور امیدیں ختم ہو جائیں تو جو عجز ونیاز، غایت تذلل اور خشوع خضوع اس وقت ظہور پذیر ہوتا ہے وہ کسی دوسری عبادت میں نہیں ہو سکتا۔

خلاصہ یہ کہ مافوق الاسباب امور میں حاجت روائی کے لئے پکارنا عبادت ہے جس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ جو ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کو پکارے تو وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہے اور جو غیر اللہ کو حاجت روائی کے لئے پکارے وہ غیر اللہ کی عبادت کرنے والا ہے۔

فائدہ نمبر۳: دعا اور پکار کو عبادت قرار دینا پیر صاحب کا اپنا استنباط نہیں ہے بلکہ احادیث صریحہ میں دعا اور پکار کو عبادت قرار دیا گیا ہے۔

فائدہ نمبر۴: ہر مشکل اور مصیبت میں اللہ تعالیٰ پر پختہ اعتماد کر کے اور یہ یقین کر کے کہ یہاں سے کبھی کوئی سائل خالی نہیں گیا اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہیے۔

فائدہ نمبر۵: جس آدمی کو اپنی مشکلات وحاجات میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارنے کی توفیق ہو گئی تو اس پر رحمت الٰہی کے دروازے کھول دیے گئے ہیں۔

فائدہ نمبر۶: آیت مذکورہ اور پیر صاحب کے اعتراف سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ حاجات ومصائب میں پکارنا اور دعا کرنا عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تعالیٰ کا حق ہے جو مخلوق کی کسی بھی قسم کی مشکل کشا، حاجت روا سمجھ کر پکارتا ہے تو وہ شرک فی الالوہیت اور شرک فی العبادۃ کا مرتکب ہے۔ قرآن پاک کی جن آیات میں غیر اللہ کی پکار سے منع فرمایا گیا ہے اور غیر اللہ کی پکار کو کفر، شرک اور ارتداد فرمایا گیا ہے فرقہ قبوریہ عام طور پر قرآنی فتووں سے بچنے کے لئے فوراً یہ تاویل کرتا ہے کہ یہاں دعا سے مراد مصائب و مشکلات میں پکارنا نہیں ہے بلکہ عبادت کرنا مراد ہے۔ غیر اللہ کی عبادت شرک ہے لیکن پکار شرک نہیں اور اپنی اس تحریف پر وہ ان بعض مفسرین کی عبارات پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن میں دعا کی تفسیر لفظ عبادت سے کی گئی ہے، پیر صاحب کے اعتراف سے اس تحریف کی بھی قلعی کھل گئی۔

اہم فائدہ: دعا کی دو قسمیں ہیں (۱) دعائے عبادت، ماتحت الاسباب امور میں ایک دوسرے کو بلانا (۲) دعائے عبادت، مافوق الاسباب امور میں غیر اللہ کے لئے غیب دانی اور تصرف کا عقیدہ رکھ کر پکارنا۔

مفسرین کرام نے جہاں پر لفظ دعا کی تفسیر لفظ عبادت سے کی ہے تو اس سے ان حضرات کا مقصود دعائے عادت اور دعائے عبادت کا فرق بتلانا ہے یعنی مفسرین کرامؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ یہاں ماتحت الاسباب ایک دوسرے کو بلانا مراد نہیں ہے بلکہ دعائے عبادت مافوق الاسباب امور میں حاجت روائی کے لئے پکارنا مراد ہے۔

شاھد۲: واذا سألك عبادي عني فاني قريب اجيب دعوة الداع اذا دعان فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون (پ: ۲، س: البقرۃ، آیت: ۱۸۶)

ترجمہ از شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی: اور (اے رسول!) جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں (تو آپ فرما دیں کہ) بے شک میں انکے قریب ہوں، دعا کرنے والا جب دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہوں۔تو چاہیے کہ وہ (بھی) میرا حکم مانیں۔اور مجھ پر ایمان برقرار رکھیں تا کہ وہ کامیابی حاصل کریں۔

﴿فوائد﴾

فائدہ نمبر۱:اذا سئلك عبادی سے اللہ تعالیٰ کی خالص پکار کی ترغیب دی گئی ہے۔

فائدہ نمبر۲:عبادی کے لفظ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا ذریعہ محبوبیت باری تعالیٰ ہے۔

فائدہ نمبر۳:اجیب کے لفظ سے واضح ہے کہ مجیب الدعوات ہونا اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔

فائدہ نمبر۴:انی قریب فرما کر مشرکین کے اس زعم فاسد کو رد کر دیا کہ مکان پر چڑھنا ہو تو پہلے سیڑھی کا انتظام کرنا ہوتا ہے سیڑھی کے بغیر مکان پر کون چڑھ سکتا ہے اور بادشاہ یا حاکم اعلیٰ سے ملنا ہو تو چپڑاسی کی ضرورت پڑتی ہے اس طرح اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگنا تو اللہ تعالیٰ ہماری براہ راست نہیں سنتا اس لئے ہماری مردوں کے سامنے اور ان کی خدا کے سامنے۔او کما قال المشرکون۔

فائدہ نمبر۵:اذا دعان کے لفظ سے معلوم ہوا کہ ہر وقت ہر ایک کی فریاد سننا اور حاجت روائی کرنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے۔

﴿شان نزول﴾

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں، صحابہ کرامؓ نے نبی پاک ﷺ سے پوچھا ہمارا رب کہاں ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جب میرے بندے میرے متعلق آپ سے سوال کریں تو بتلائے کہ میں قریب ہوں۔عطا نے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا تو صحابہؓ نے پوچھا کہ ہم کس وقت دعا کریں تو یہ آیت نازل ہوئی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کہ جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو بتلائے کہ میں قریب ہوں اور جب کوئی دعا کرنے والا دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں (جامع البیان)

تفسیر از علامہ دریا آبادیؒ: اور جب آپ سے میرے بندے میرے باب میں دریافت کریں اے پیغمبر تو میں تو قریب ہی ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے پس لوگوں کو چاہیے کہ میرے احکام قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں عجب نہیں کہ ہدایت پا جائیں۔ غنی، یعنی میرے قرب و بعد سے متعلق، اقریب ربنا فنناجیہ ام بعید فنناديہ (بیضاوی) گمراہ لوگوں نے باری تعالیٰ کے وجود کا اقرار تو بارہا کیا ہے لیکن ذات باری کو انسان سے اس قدر پرے، مادی و معنوی دونوں حیثیتوں سے فرض کیا ہے کہ وہاں تک بندوں کی رسائی گویا ممکن ہی نہیں۔ اذا سالك ۔۔ الخ اہل لطائف نے اس سے یہ نکتہ نکالا ہے کہ قرب و قبول طلب پر موقوف ہے اور کلام خطاب اس لئے اختیار کیا گیا ہے کہ یہ توسط آنحضرت ﷺ کے ساتھ مخصوص سمجھا جائے کسی اور کی طرف گمان نہ جائے اور یہ آپ بندوں سے میری طرف سے کہہ دیجئے قریب، قریب باعتبار کمال علم یا قریب باعتبار قبول دعا ہے، انی قریب بالاجابۃ (ابن عباسؓ) قریب بالعلم لا یخفی علی شیء (معالم) ای بالاجابۃ وقیل بالعلم (قرطبی) علما واجابۃ لتعالیہ عن القرب مکانا (مدارک) انہ تعالی یسمع دعائہم ویری تضرعہم اوالمراد من ھذا القرب العلم والحفظ، (کبیر) قرب سے ظاہر ہے کہ قرب مادی یا مکانی تو مراد ہو ہی نہیں سکتا، قرب معنوی مراد ہوگا، تمثیل لکمال علمہ بافعال العباد واقوالہم واطلاعہ علی احوالہم (بیضاوی) حق تعالیٰ کا قرب اپنے بندوں سے رہتا تو ہمیشہ ہی ہے، اور رمضان میں اس علوم میں خصوص پیدا ہو جاتا ہے اور یہ قرب یا تعلق خاص اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ بندوں کی تسکین اور تسلی کا کس قدر سامان اس آیت کے اندر موجود ہے۔ جس اپنے خدا کو ڈھونڈنے گئیں اور نہیں جانتے وہ تو ہم سے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قریب ہی ہم سے متصل ہی ہے۔ اور جن دعاؤں کا قبول ہونا میری حکمت کاملہ اور مشیت مطلقہ کے منافی نہیں ہوتا۔ غنی، انی، اجیب، دعان، متکلم کی ساری ضمیریں آیت میں بجائے جمع کے واحد کی ہیں دونوں صیغوں کا عمومی فرق ملحوظ رہے، صیغہ جمع عموماً قدرت، عظمت، قوت کا مظہر ہے اور واحد اس کے برعکس التفات، اختصاص، توجہ کی جانب مشیر ہوتا ہے اور یہاں توجہ التفات کا مشیر ہونا تو بالکل ظاہر ہے، آیت کے الفاظ سے دعا کی ترغیب وتشویق بھی نکل آئی اور اشارہ اس جانب بھی ہو گیا کہ دعا بندہ کا کوئی سرمایہ سرخود غرضانہ اور دنیوی عمل نہیں بلکہ عین عبادت ہے اور موجب تقرب ہے ایک حدیث صحیح میں یہ مضمون آیا ہے کہ جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل جاتا ہے یعنی دعا کی توفیق ہو جاتی ہے اس کے لئے رحمت کا بھی دروازہ کھل جاتا ہے۔ فلیستجیبوا لی یعنی میری دعوت ایمان وطاعت قبول کریں، جس طرح میں ان کی دعائے حاجات قبول کرتا ہوں، اذا دعوتہم للایمان والطاعۃ کما انی اجیبہم اذا دعونی لحوائجہم (مدارک) المعنی فالیجیب الی فیما دعوتہم الیہ من الایمان ای الطاعۃ والعمل (قرطبی عن مجاہد وغیرہ) حکیم مطلق کے کسی حکم کے نامناسب ہونے کا احتمال ہی نہیں بخلاف بندوں کی درخواستوں کے کہ ان میں بہت سی نامناسب بھی ہوتی ہیں اور اس لئے مرتبہ قبول سے محروم رہتی ہیں (تھانوی) ولیؤمنوا بی، یعنی یقین رکھیں نہ صرف میرے وجود پر بلکہ میرے حاکم ہونے پر، میرے حکیم ہونے پر اور میرے رعایت مصالح پر (تفسیر ماجدی: ۱۷)

شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی کا اعتراف حق: شیخ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں، ہمارے زمانہ میں بعض جہلاء اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی بجائے اپنی حاجتوں کا سوال پیروں، فقیروں سے کرتے ہیں اور قبروں اور آستانوں پر جا کر اپنی حاجات بیان کرتے ہیں اور اولیاء اللہ کی نذر مانتے ہیں، حالانکہ ہر چیز کی دعا اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیے اور اسی کی نذر ماننی چاہیے کیونکہ دعا اور نذر دونوں عبادت ہیں اور غیر اللہ کی عبادت جائز نہیں ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(تبیان القرآن: ص ۷۶۵، سطر نمبر ۱، ج ۱، مصنفہ از شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی)

عبارت سعیدی کے فوائد

فائدہ نمبر ۱: شیخ سعیدی کے اعتراف سے واضح ہو گیا کہ جو لوگ اپنی حاجات پیروں فقیروں کی قبروں اور آستانوں پر جا کر پیش کرتے ہیں وہ جاہل ہیں۔

فائدہ نمبر ۲: جو لوگ پیروں فقیروں کے نام کی نذریں مانتے ہیں وہ بھی جاہل ہیں۔

فائدہ نمبر ۳: حاجتوں میں مدد طلب کرنا، دعا مانگنا اور کسی کے نام کی نذر دینا عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں۔ سعیدی صاحب کی عبارت اپنے مضمون میں صریح ہے کہ اپنی حاجات غیر اللہ سے طلب کرنا اور پیروں، فقیروں کے نام کی نذر ماننا ان کی عبادت کرنا ہے۔

خلاصہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا مخلوق کی کسی ہستی پیر، فقیر وغیرہ کی قبروں پر اپنی حاجات پیش کرتے ہیں اور ان کے نام کی نذر و منت مانتے ہیں وہ شرک فی العبادۃ کے مرتکب ہیں۔

فرمان سعیدی کے مطابق چند جہلاء کا تعارف

سعیدی صاحب نے جن جہلاء کا ذکر فرمایا ہے ان کی فہرست تو بہت طویل ہے جس کا کچھ تذکرہ ہم نے اس بحث کے شروع میں کر دیا ہے۔ یاد دہانی کے لئے چند عبارتیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) بریلوی اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں، "مدد چاہنا پیغمبران اور ولی اللہ سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یا مشکل کشا علی وقت مصیبت کے کہنا جائز ہے"۔ (احکام شریعت: ص ۱۲، ج ۱)

(۲) علماء، صلحاء میں وقت مصیبت مجبوبان خدا کو پکارنا کیسا شائع ذائع رہا ہے

(احکام شریعت: ص ۱۷، ج ۱)

(۳) اعلیٰ حضرت کا ایک مرید اعلیٰ حضرت کے بارے میں لکھتا ہے،

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

موافق ہوا آکے ٹکرا گئی ۔۔۔ ناؤ منجدھار میں آکے چکرا گئی

ہاتھ دے میں چلا شاہ احمد رضا ۔۔۔ میرے مشکل کشا شاہ احمد رضا

کام بگڑے سنبھل جائیں دم میں ابھی ۔۔۔ گر کرم ہو تیرا شاہ احمد رضا

لطف فرمائیں آسان مشکلیں میری فرمایئے

میرے مشکل کشا شاہ احمد رضا داستان الم گڑ گڑا کر کہے

اپنے دکھ درد کو قیس جا کر کہے کس سے تیرے سوا شاہ احمد رضا

(گلشن رضوی)

(۴) بریلوی اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں، میں نے جب کبھی استعانت کی یا غوث! ہی کہا

(ملفوظات: ص ۶۱، ج: ۳)

شاهد ۳: و یستجیب الذین امنوا وعملوا الصلحت ویزیدهم من فضله و الکفرون لهم عذاب شدید (پ:۲۵، س: الشوری ،آیت: ۲۶)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: اور دعا سنتا ہے ایمان والوں کی جو بھلے کام کرتے ہیں اور زیادہ دیتا ہے ان کو اپنے فضل سے اور جو منکر ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور وہی قبول کرتا ہے دعائیں ان لوگوں کی جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے اور (انکے حق سے) انہیں زیادہ (اجر) دیتا ہے اپنی مہربانی سے اور کفار انکے لئے سخت عذاب ہے۔

فوائد

فائدہ نمبر ۱: یستجیب کے لفظ سے ظاہر ہے کہ دعائیں قبول کرتا اور فریادوں کو پہنچتا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یعنی مجیب الدعوات ہونا اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔

فائدہ نمبر۲: الذین آمنوا سے معلوم ہوا کہ ایمان وعمل صالح قبولیت دعا کا وسیلہ ہیں۔

فائدہ نمبر۳: یزیدھم من فضلہ سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسا کریم داتا ہے کہ وہ اپنے منگتے کو اس کے مانگنے اور اس کے استحقاق وتوقع سے زیادہ نوازتا ہے۔

فائدہ نمبر۴: حاجت مند کی حاجت روائی کرنا اور سائل کو عطا کرنا اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔

تفسیر از سبحان الہندؒ: اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کی دعائیں سنتا اور عبادتیں قبول کرتا ہے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ ثواب دیتا ہے اور جو منکر ہیں اور جنھوں نے کفر کی روش اختیار کر رکھی ہے ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

(تفسیر کشف الرحمٰن: ج۴، ص۲۴۶)

شاهد (۴): له دعوة الحق والذين يدعون من دونه لايستجيبون لهم بشيء الا كباسط كفيه الى الماء ليبلغ فاه وما هو ببالغه وما دعاء الكٰفرين الا في ضلٰل (پ: ۱۳، س: الرعد، آیت: ۱۴)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: اسی کا پکارنا سچ ہے اور جن لوگوں کو کہ پکارتے ہیں اس کے سوا وہ کہیں کام آتے ان کے کچھ بھی مگر جیسے کسی نے پھیلائے دونوں ہاتھ پانی کی طرف کہ آ پہنچے اس کے منہ تک اور وہ کبھی نہ پہنچے گا اس تک اور جتنی پکار ہے کافروں کی سب گمراہی ہے۔

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اسی کو پکارنا سچ ہے اور وہ لوگ جو پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا وہ نہیں جواب دے سکتے انہیں کچھ بھی مگر اس شخص کی طرح جو پھیلائے ہوا اپنی دونوں ہتھیلیوں کو پانی کی طرف تاکہ اس کے منہ تک پانی پہنچ جائے (اور یوں تو پانی اس کے منہ تک نہیں پہنچ سکتا)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اور نہیں کافروں کی دعا بجز اس کے کہ وہ بھٹکتی پھرتی ہے۔

فائدہ (۱): لا یستجیبون لھم بشیء کے الفاظ نص صریح ہیں اس بات پر کہ مشرکین جن ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا حاجات و مشکلات میں پکارتے ہیں وہ ہستیاں مجیب الدعوات ہرگز نہیں یعنی مشرکین کی دعاؤں کو قبول کرنے کی قدرت نہیں رکھتیں۔ اس سے قبل ۱۴ آیات بینات میں یہ مذکور ہوا ہے کہ مجیب الدعوات ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اس آیت میں مشرکین کے تمام معبودوں کے مجیب الدعوات ہونے کی نفی ہوگئی۔

خلاصہ یہ نکلا کہ مجیب الدعوات ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اس لئے دعا پکار کے لائق اور مستحق بھی صرف اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ ہی ہے۔

فائدہ نمبر (۲): من دونہ کا لفظ اپنے عموم کے اعتبار سے ماسوا اللہ سب مخلوق کو شامل ہے خواہ انبیاء ہوں یا غیر انبیاء، نوری ہوں یا ناری وغیرہ۔

فائدہ نمبر (۳): لہ دعوۃ الحق، لہ ظرف کی تقدیم افادہ حصر کے لئے ہے۔

فائدہ (۴): آیت مذکورہ کے تین حصے ہیں (۱) له دعوة الحق (۲) والذين يدعون من دونه ---وما هو ببالغه (۳) وما دعاء الكفرين الا في ضلل۔

تشریح حصہ اول:

آیت کے حصہ اول میں دعوی کا بیان ہے۔ دعوی یہ ہے کہ مشکلات و حاجات میں پکار کے لائق و مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہستی بھی دعا پکار کے لائق نہیں ہے کیونکہ ہر ایک کی پکار سننے والا اور ہر ایک کی حاجت پوری کرنے والا یعنی مجیب الدعوات اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

تشریح حصہ دوم:

حصہ دوم میں دعوی مذکورہ کی دلیل بطور تمثیل کے ذکر کی گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مشرکین اللہ تعالیٰ کے سوا جن ہستیوں کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر پکارتے ہیں ان کی مثال اس پیاسے شخص کی ہے کہ جو شدت پیاس میں دریا یا تالاب کے کنارے پر پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر بیٹھ جائے اور پانی کو پکارنا شروع کر دے کہ اے پانی! آ میرے منہ میں آجا میں پیاس سے مرتا ہوں پانی نہ تو اس کی پکار کو سن سکتا ہے اور نہ ہی قبول کر سکتا ہے اسی طرح غیر اللہ کو پکارنے والا اور قبروں پر جا کے زاریاں کرنے والے کا حال ہے جیسے پیاسا آدمی تالاب کے کنارے پر بیٹھ کے ہاتھ پھیلا کر پانی کو آوازے دیتا ہے اسی طرح مردوں کو پکارنے والا قبر کے کنارے پر بیٹھ کر قبر والے کو پکارتا ہے جس طرح پانی میں پکارنے والے کی پکار سننے کے اسباب نہیں اسی طرح قبر میں مدفون بزرگ کے بھی سننے کے اسباب نہیں جس طرح پانی کے تالاب پر بیٹھ کر پانی کو پکارنے والا قیامت تک پکارتا رہے تو پانی نہ اس کی سن سکتا ہے اور نہ اس کی پیاس بجھا سکتا ہے۔ اسی طرح قبر کے کنارے پر بیٹھنے والا یا جنگلوں بیابانوں میں غیر اللہ کو پکارنے والا قیامت تک چیختا چلاتا رہے تو قبر والا یا دور والا نہ تو مافوق الاسباب اس کی پکار کو سن سکتا ہے اور نہ ہی اس کی حاجت کو پورا کرنے کی قدرت اور طاقت رکھتا ہے۔

تشریح حصہ سوم:

اس حصہ میں غیر اللہ کو پکارنے والے کے حکم کا بیان ہے کہ وما دعاء الکفرین الا فی ضلل، یعنی مطلب یہ ہے کہ دعا پکار اللہ تعالیٰ کا حق ہے تو جو آدمی اللہ تعالیٰ کا حق کسی مخلوق کو دے تو وہ شخص کافر ہو جاتا ہے۔ اس لئے آیت میں صراحت کے ساتھ ایسے آدمیوں پر جو غیر اللہ کو پکارتے ہیں پر الکفرین کے لفظ کا اطلاق فرمایا گیا ہے۔ واللہ اعلم

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تصریحات اکابرؒ

(۱) تفسیر از علامہ عثمانیؒ:

یعنی پکارنا اسی کو چاہیے جو ہر قسم کے نفع وضرر کا مالک ہے۔ عاجز کو پکارنے سے کیا حا صل؟ اللہ کے سوا کون ہے جس کے قبضہ میں اپنا یا دوسروں کا نفع وضرر ہے؟ غیر اللہ کو اپنی مدد کے لئے بلانا ایسا ہے جیسے کوئی پیاسا کنوئیں کی من پر کھڑا ہو کر پانی کی طرف ہاتھ پھیلائے اور خوشامد کرے کہ میرے منہ میں پہنچ جا۔ ظاہر ہے قیامت تک پانی اس کی فریاد کو پہنچنے والا نہیں بلکہ اگر پانی اس کی مٹھی میں ہو تب بھی خود چل کر منہ تک نہیں جا سکتا۔

(تفسیر عثمانی:۳۳۲)

(۲) فتوی از حضرت مرشد تھانویؒ:

حضرت مرشد تھانویؒ فرماتے ہیں، والذین یدعون من دونہ لا یستجیبون بشیء۔الا یۃ ،اس سے غیر اللہ، احیاء، اموات سے استغاثہ کرنے والوں کا خسران معلوم ہوتا ہے اور یہ بلا کثرت سے پھیل گئی۔ (بیان القرآن)

توضیح: حضرت مرشد تھانویؒ بتلانا چاہتے ہیں کہ یہ آیت ذوالعقول، غیر ذوالعقول سب مزعومہ معبودوں کو شامل ہے۔ اور اس آیت میں جو فتوی صادر کیا گیا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ غیر اللہ کو خواہ زندوں کو جیسے فرشتے اور حضرت عیسیٰ یا اموات کو جیسے حضرت عزیرؑ اور دیگر انبیاءؑ، اولیاءؒ کو ما فوق الاسباب امور میں پکارتے ہیں اور استغاثہ کرتے ہیں تو وہ وما دعاء الکفرین الا فی ضلل کا مصداق ہیں اور غیر اللہ کی پکار والی بلا اور مصیبت بہت کثرت سے پھیل گئی ہے، اکثر آدمی مصائب ومشکلات میں اللہ تعالیٰ کا دروازہ چھوڑ کر غیر اللہ کے دروازوں پر ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۳) تفسیر از حضرت الوائیؒ:

له دعوة الحق ، یعنی ہر شئی ، کرنے والا اور جاننے والا ایک اللہ تعالیٰ ہے اس کا پکارنا حق ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو تم پکارتے ہو وہ نہ تو کچھ کر سکتے ہیں اور نہ کچھ جانتے ہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کہے آ پانی ، پانی کبھی اس کے پاس نہ آئے گا۔

(۴) توضیح از حضرت علامہ نیلوی شاہ صاحبؒ:

اس مقام پر ہمارے پیر و مرشد ارشاد فرماتے تھے کہ قبر کی صورت بھی ایک کنویں کی سی ہے تو جو شخص قبر پر بیٹھ کر اس بزرگ کو پکارتا ہے جو اس میں مدفون ہے تو پکارنے والے کا حال اسی طرح ہے جیسے کوئی شخص کنویں پر بیٹھ کر پانی کو پکارے ، آ پانی ! آ پانی ! میرے منہ میں آ جا میں بہت پیاسا ہوں ، یہ بیشک روتا اور چلاتا رہے مگر پانی اس کے منہ میں ہرگز نہ آئیگا اور اس کے بعد وما دعاء الکٰفرین الا فی ضلال فرما کر اللہ تعالیٰ نے فتویٰ بھی صادر فرما دیا کہ یہ پکار کفر ہے اور پکارنے والا کافر ہے۔ (تفسیر بے نظیر مع حاشیہ بدر منیر: ص ۵۹)

(۵) تفسیر از علامہ دریا آبادیؒ:

یعنی حقیقی دعا صرف اسی کے حضور میں ہو سکتی ہے۔ سننے کی قوت قبول کرنے کی قوت اسی اکیلے میں تو ہے اس کے علاوہ کسی اور سے دعا مانگنا حماقت محض اور سفاہت خالص نہیں تو اور کیا ہے؟ کسی اور میں کوئی اختیار ہی کب؟ یہ غیر خدا کے آگے عرض نیاز کرنے ، دعا مانگنے کی مثال دی ہے کہ جیسے کوئی احمق پیاسا پانی جیسی بے جان ، بے ارادہ ، لا یعقل چیز کی طرف اسی امید پر ہاتھ پھیلائے کہ پانی از خود اس کے منہ تک پہنچ کر اس کی پیاس بجھائے گا تو اس سے بڑھ کر حماقت اور کیا ہوگی؟ اسی طرح یہ احمق دعا کے ذریعے سے فریادرسی اسی سے چاہتے ہیں جو سرے سے فریادرسی پر قادر ہی نہیں۔ الخ (تفسیر ماجدی: ص ۵۱۴)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد(۲) امن یجیب المضطر اذا دعاه ویکشف السوء

(پ:۲۰،س: النمل، آیت ۶۲)

ترجمہ: بھلا کون پہنچتا ہے بے بس کی پکار کو جب اس کو پکارتا ہے اور دور کر دیتا ہے سختی (از شیخ الہندؒ)

ترجمہ: بھلا کون قبول کرتا ہے ایک بے قرار کی فریاد جب وہ اسے پکارتا ہے اور کون دور کرتا ہے تکلیف کو (از کرم شاہ)

﴿فوائد﴾

فائدہ نمبر۱: امن یجیب سے معلوم ہوا کہ مجیب الدعوات ہونا خصائص الوہیت سے ہے کیونکہ یہ آیت اثبات الوہیت کے لئے لائی گئی ہے۔

فائدہ نمبر۲: یکشف السوء سے معلوم ہوا کہ مشکل کشا ہونا اور مصائب کو دور کرنا اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے۔

فائدہ نمبر۳: آیت مذکورہ سے ماقبل اور مابعد صفات الوہیت اور اثبات توحید فی الالوہیت کا بیان ہے اور یہ آیت بھی اثبات توحید فی الالوہیت کے لئے لائی گئی ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ "الٰہ" کا ایک معنی فریادرس، دعاؤں اور پکاروں کو سننے والا، حاجت روا اور مشکل کشا بھی ہے تو جو شخص غیر اللہ میں یہ صفتیں مان کر اس کو مصائب میں پکارے اور اس سے فریادیں کرے تو وہ شخص اس غیر اللہ کو الوہیت کا مقام دینے والا ہے

فائدہ نمبر۴: المضطر کے دو معنے کیے گئے ہیں (۱) مضطر اس مصیبت زدہ کو کہتے ہیں کہ جس کو مصائب و شدائد نے اس طرح گھیر لیا ہو کہ تمام اسباب و وسائل منقطع ہو جائیں قال ذوالنون هو الذی قطع العلائق عما دو ن الله تعالی کما فی القرطبی۔ اس معنی کے اعتبار سے مطلب یہ ہوگا کہ جو مافوق الاسباب پکاروں کو سننے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

والا اور فریاد کر پہنچنے والا ہے وہی الٰہ ہے۔ اے مشرکو! جب یہ بات تسلیم کرتے ہو کہ مافوق الاسباب پکاروں کو سننے والا اور فریادوں کو پہنچنے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں تو پھر یہ کیوں نہیں تسلیم کرتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں ہے۔

(۴) سہل بن عبداللہ فرماتے ہیں، المضطر هو الذی اذا رفع یدیه الی الله داعیالم یکن له وسیلة من طاعة قدمها (قرطبی) کہ المضطر سے مراد وہ گناہ گار آدمی ہے جس کی ساری عمر گناہوں میں گزری اور اس کا نامہ اعمال نیکیوں سے یکسر خالی ہو جب وہ بارگاہ الٰہی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اسے کوئی ایسی نیکی نظر نہ آئے جس کے وسیلہ سے وہ دعا کر سکے اس کا بھروسہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت پر ہو۔ اس معنی کے اعتبار سے مطلب یہ ہوگا کہ بغیر وسیلے کے دعاؤں اور پکاروں کو سننا اور قبول کرنا شان الوہیت سے ہے۔ اس سے ان غالی قبر پرستوں کا بھی رد ہو گیا جو جہلاء کو یہ سبق پڑھاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم گناہ گاروں کی نہیں سنتا اس لئے ہمیں قبر والے کے پاس جانا چاہیے اور قبر والے ہماری پکار اور فریاد اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیں گے۔ نعوذ باللہ من شرورهم

فائدہ نمبر ۵: اس آیت میں مشرکین عرب سے سوال کیا جا رہا ہے کہ ایسے سخت مصائب و شدائد میں تو تم بھی اعتراف کرتے ہو کہ تمہارے معبود تمہاری مدد نہیں کر سکتے تو پھر وہ الٰہ کیسے بن گئے۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ مشرکین عرب اپنے معبودوں کے اختیارات اللہ تعالیٰ کے برابر ہرگز نہیں مانتے تھے اور یہ بات وہ تسلیم کرتے تھے کہ بڑے بڑے مصائب و شدائد میں صرف اللہ تعالیٰ ہی مدد کر سکتا ہے۔ ہمارے معبود نہیں کر سکتے۔ اس سے قبر پرستوں کی اس تخریب کاری کا بھی خاتمہ ہو گیا کہ شرک تو تب بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برابر اختیارات مانے جائیں۔ نعوذ باللہ من هذه الحمقاء

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تفسیر از علامہ دریا آبادیؒ:

اوپر کی آیتوں میں حق تعالیٰ کی صفات خالقیت، ناظمیت و ربوبیت پر توجہ دلائی جا چکی اس آیت میں اس کی صفات فریادرسی اور تصرف تکوینی یاد دلائی گئی ہیں اور پہلی آیتوں میں خطاب خاص اگر عام مشرکوں کے ساتھ تھا تو اس میں مخاطبت خصوصی مسیح پرستوں، مریم پرستوں اور ہر قسم کے روح پرستوں اور پیر پرستوں سے ہے، یجیب اور یکشف سے یہ مطلب نہیں کہ اللہ ہمیشہ بندے کی حسب مرضی فریاد قبول ہی کر لیتا ہے اور ہمیشہ مصیبت کو دور ہی کر دیتا ہے مطلب یہ ہے کہ جب کبھی بھی فریاد سنی جاتی اور دعا قبول ہوتی ہے تو یہ اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے کسی اور کی طرف سے نہیں ہوتی (تفسیر ماجدی: ۷۳)

تفسیر از حضرت علامہ عثمانیؒ:

یعنی اللہ جب چاہے اور مناسب جانے تو بے کس اور بے قرار کی فریاد سن کر سختی کو دور کر دیتا ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا، فیکشف ما تدعون الیہ ان شاء (الانعام) گویا اس نے دعا کو بھی اسباب عادیہ میں سے ایک سبب بنایا ہے جس پر مسبب کا ترتب بمشیت الٰہی استجماع شروط اور ارتفاع موانع کے بعد ہوتا ہے اور علامہ طیبی وغیرہ نے کہا کہ آیت میں مشرکین کو تنبیہ ہے کہ سخت مصائب و شدائد کے وقت تو تم بھی مضطر ہو کر اسی کو پکارتے ہو اور دوسرے معبودوں کو بھول جاتے ہو پھر فطرت اور ضمیر کی اس شہادت کو امن و اطمینان کے وقت کیوں یاد نہیں رکھتے؟ (تفسیر عثمانی: ص ۵۰۹)

﴿شیخ سعیدی بریلوی کا اعتراف حق﴾

شیخ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ ہر صاحب عقل اس بات کو تسلیم کرے گا کہ ستائش اور عبادت کا وہی مستحق ہے جو مصائب دور کرے، دکھ اور پریشانی میں کام آئے اور

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جب اللہ تعالیٰ کے سوا مصائب کو کوئی دور نہیں کرتا، مشکلات کو اس کے سوا کوئی حل نہیں کرتا تو اس کے سوا عبادت کا بھی کوئی مستحق نہیں ہے۔

(تفسیر تبیان القرآن: ص ۷۱۹، سطر: ۲۶، ج ۸)

﴿اعتراف سعیدی کا نتیجہ﴾

شیخ سعیدی کے اعتراف سے واضح ہو گیا کہ مصائب کو دور کرنا اور مشکلات کو حل کرنا صفات الوہیت سے ہے گویا جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ہستی کو حاجت روا، مشکل کشا سمجھ کر پکارتا ہے تو وہ شخص اس ہستی کے لئے الوہیت کی صفات ثابت کر رہا ہے چاہے زبان سے اقرار کرے یا نہ کرے۔

﴿عنوان دوم﴾

سمیع الدعاء ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اس لئے دعا و پکار کے لائق و مستحق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے یعنی ہر ایک کی دعا کو سننا اور ہر ایک کے حالات کو جاننا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اس لئے پکار کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

شاهد(۱) اذ قالت امراة عمران رب انی نذرت لك ما فی بطنی محررا فتقبل منی انك انت السمیع العلیم (س: آل عمران، آیت: ۳۵)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: جب کہا عمران کی عورت نے کہ اے رب میں نے نذر کیا تیرے لئے جو کچھ میرے پیٹ میں ہے سب سے آزاد رکھ کر سو تو مجھ سے قبول کر بے شک تو ہی ہے اصل سننے والا اور جاننے والا۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿فوائد﴾

فائدہ نمبر۱: انك انت السمیع العلیم ، میں تعریف خبر حصر کے لئے ہے اسی لئے مترجمین نے ہی کے ساتھ حصر والا معنی ذکر فرمایا ہے، مطلب یہ ہے کہ مافوق الاسباب ہر ایک کی پکار سننے والا اور ہر ایک کے حالات جاننے والا صرف تو ہی ہے تیرے سوا اور کوئی نہیں۔

فائدہ نمبر۲: انك انت السمیع العلیم، کا جملہ کہنے والی اللہ تعالیٰ کی ولیہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ دعاؤں کو سننے والا اور ہر ایک کے حالات کو جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

فائدہ نمبر۳: اس آیت سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ اولیاء اللہ بھی اپنی حاجات میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے۔

فائدہ نمبر۴: نذرت لك ، سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کا عقیدہ یہی ہے کہ نذر و منت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

فائدہ نمبر۵: ما فی بطنی محررا ، سے معلوم ہوا کہ ولیہ کو اپنے پیٹ کا حال معلوم نہیں تھا کیونکہ بی بی صاحبہ مافی بطنی سے لڑکا سمجھ رہی تھی حالانکہ وہ لڑکی تھی اس لئے جب ولادت ہو گئی تو بطور تحسر کے عرض کرنے لگی وہبی انی وضعتہا انثی ، الایۃ اس سے یہ مسئلہ بھی واضح ہو گیا کہ بعض قبر پرست یہ جو کہا کرتے ہیں کہ ولی اللہ وہ ہوتا ہے جس سے کوئی چیز مخفی نہیں ہوتی ، لا تسقر نطفۃ فی فرج انثی الا ینظرھا کما فی نجم الرحمن از شیطٰن وغیرہ خرافات سب باطل ہیں۔

فائدہ نمبر۶: اللہ تعالیٰ کی ولیہ چاہتی تھی کہ میرا بیٹا پیدا ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی یہ تھی کہ بچی ہو تو اس سے معلوم ہوا بیٹے بیٹیاں دینا صرف اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کوئی ہستی کسی کو کوئی بیٹا بیٹی دینے کی ذرا طاقت وقدرت نہیں رکھتی۔

اعتراف از پیر کرم شاہ بریلوی: یہ کہنے والی عمران کی زوجہ اور حضرت مریم کی والدہ ہیں۔ ہمارے مفسرین نے علمائے بنی اسرائیل کے حوالہ سے ان کا نام حنہ بتایا ہے۔ اس پاکباز خاتون نے جب حمل کی گرانی محسوس کی تو اپنی عبدیت اور نیازمندی کا اظہار کرنے کے لئے بارگاہ الٰہی میں عرض کرنے لگیں، کہ اے میرے خالق! میرے شکم میں جو بچہ ہے اس کے متعلق میں نذر مانتی ہوں کہ اس سے میں اپنی خدمت یا گھر کا کام کاج نہیں لوں گی وہ دنیا کے سارے بندھنوں سے آزاد ہو کر عمر بھر تیرے گھر بیت المقدس کی جاروب کشی اور خدمت میں لگا رہے گا۔ تو میری اس نیازمندانہ نذر کو اپنے فضل وکرم سے شرف قبول بخش۔ تو میرے دل کی پکار کو سننے والا اور میرے جذبات پنہاں کا جاننے والا ہے۔

﴿شیخ سعیدی بریلوی کا اعتراف حق﴾

شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی، احکام القرآن کے حوالہ سے لکھتے ہیں، اس آیت سے معلوم ہوا کہ نذر سے کوئی چیز واجب ہو جاتی ہے اور جس عبادت کی نذر مانی جائے اس کا پورا کرنا واجب ہے اور یہ کہ نذر پورے کرنے کا تعلق مستقبل کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ کہ کسی مجہول چیز کی نذر ماننا جائز ہے کیونکہ حنہ نے اپنے پیٹ کے بچہ کی نذر مانی تھی اور ان کو معلوم نہیں تھا کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی۔ (تبیان القرآن: ص ۱۴۰، ج ۲)

﴿شیخ سعیدی کے اعتراف حق کا نتیجہ﴾

شیخ سعیدی کی اس صریح عبارت سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ حضرت حنہ اللہ تعالیٰ کی ولیہ کو اپنے پیٹ کا حال معلوم نہیں تھا کہ میرے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی تو معلوم ہوا کہ حضرت حنہ ولیہ غیب داں نہیں تھیں۔ اس سے مذہب بریلوی کے اس تمام مواد کا خاتمہ ہو گیا کہ جس میں ولایت کے لئے خدائی صفات کو معیار قرار دیا گیا ہے اور

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یہ دعوی کیا گیا ہے کہ ولی وہ ہوتا ہے کہ جس کے ہر چیز زیر نظر ہو۔ جیسا کہ ہم نے مسئلہ علم غیب کی تنقیح میں عبارات ذکر کر دی ہیں۔

شاهد (۲) : واذ يرفع ابراهيم القواعد من البيت واسماعيل ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم (پ:البقرہ ، آیت: ۱۲۸)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: یاد کرو جب اٹھا رہے تھے ابراہیم بنیادیں خانہ کعبہ کی اور اسماعیل بھی ، اے ہمارے پروردگار قبول فرما ہم سے (یہ عمل) بے شک تو "ہی" سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں بھی السمیع ۔۔۔الخ تعریف خبر حصر کے لئے ہے پیر صاحب نے انك انت السمیع العلیم ، میں حصر والا معنی ظاہر فرمایا ہے کہ تو ہی سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ اور عام اردو دان طبقہ بھی "ہی" اور "بھی" کا فرق سمجھ سکتا ہے، پیر صاحب نے بے شک تو ہی سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا، قرآن پاک کا ترجمہ فرما کر بہت کرم فرمایا ہے اور مسئلہ حل کر دیا ہے کہ ہر ایک کی ہر پکار سننے والا اور ہر ایک کی ہر حالت کو جاننے والا صرف اللہ ہی ہے۔ اللہ کے سوا اور کسی میں بھی یہ صفت کسی طرح نہیں۔ کاش علمائے بریلویہ اپنے اس ترجمے کی رعایت رکھتے تو اللہ تعالیٰ کی توحید والے مسئلہ سے ٹکرانے سے بچ کر اپنی عاقبت سنوار لیتے۔

شاهد (۳) قل اتعبدون من دون الله ما لا يملك لكم ضرا ولانفعا والله هو السميع العليم (پ: المائدہ ، آیت: ۷۶)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: آپ فرمائیے کیا تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا اس کی جو نہیں مالک تمہارے نقصان اور نہ نفع کا اور اللہ تعالیٰ "ہی" سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

ترجمہ از شیخ سعدی بریلوی: اور اللہ "ہی" سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

والا ہے۔

فائدہ (۱): تعبدون ، کا خطاب نصاریٰ کو ہے اور من دون اللہ سے مراد حضرت عیسیٰؑ اور بی بی مریم وغیرہ انبیاءؑ ، اولیاءؒ ہیں جیسا کہ مفسرین حضرات نے تصریح فرمائی ہے ۔ چنانچہ علامہ ابو الحیان اندلسیؒ فرماتے ہیں ، والخطاب للنصاری نهيه عن عبادة عيسىٰ وغيره ((بحر : ص ۵۴۸، ج ۳) علامہ سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں ، والمراد بما لا يملك عيسى او هو امه عليهما الصلوة والسلام (روح: ص ۲۰۹، ج ۶)

فائدہ (۲): ما لا يملك لكم ضرا ولا نفعا ، نصاریٰ کے عقیدہ الوہیت مسیح و مریم کے بطلان پر دلیل ہے مطلب یہ ہے کہ الٰہ تو وہ ہوتا ہے کہ جو تمام اختیارات کا مالک ہو اور ہر ایک کی دعا ، فریاد کو سنتا ہو اور یہ دونوں صفتیں تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں ۔ جن کو تم اپنی حاجات میں پکارتے ہو جیسے حضرت عیسیٰؑ اور بی بی مریم وہ نہ تو تمہاری پکاروں کو سن سکتے ہیں اور نہ ہی تمہاری بگڑی بنا سکتے ہیں تو پھر وہ دعا و پکار کے لائق اور الٰہ کیسے بن گئے؟

فائدہ (۳): عیسائی چونکہ حضرت عیسیٰؑ وغیرہ کو عطائی طور پر مالک ، مختار اور الٰہ سمجھتے تھے جیسا کہ ہم نے مقدمہ میں ذکر کر دیا ہے ۔ تو اس آیت میں اختیارات عطائی کی نفی مقصود ہے۔

فائدہ (۴): واللہ هو السميع العليم ، میں واؤ تعلیلیہ ہے اور یہ ماقبل کی علت ہے اور مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کی پکار کو سننے والا اور ہر ایک کے حال کو جاننے والا تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے نہ کہ حضرت عیسیٰؑ اور ان کی والدہ ۔ اس میں هو ضمیر فصل ہے اور تعریف خبر سے حصر مقصود ہے ۔ ای واللہ هو السميع لكل دعاء لا عيسى وامه العليم بكل شیء لا عيسى وامه ۔

علامہ دریا آبادیؒ فرماتے ہیں ، اس کے ایک عالم کل ہمہ دان ، ہمہ بین کے سوا عبادت و پرستش اور ہے کون؟ قل اتعبدون من ۔۔ الخ ، یہ سارا خطاب مسیحیوں ہی سے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہے اور ان کے مشرک ہونے پر نص قرآنی کی مہر لگا رہا ہے۔ مسیحیوں کی مشہور و ضخیم و مستند انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھیکس میں ایک جگہ فخر کے ساتھ درج ہے، کہ کلیسا نے اپنی طویل تاریخ میں "کبھی ایسا نہیں کیا کہ خدا کے ساتھ ساتھ مسیح (حضرت عیسیٰ) سے بھی دعا نہ کی ہو" مرشد تھانویؒ نے فرمایا کہ آیت میں رد ہے مشائخ کو مستقل متصرف سمجھنے والے جاہلوں کا (جلد اول: ص ۱۰۴) (تفسیر ماجدی: ص ۲۶۵)

تفسیر از علامہ عثمانیؒ:

یعنی جب مسیح کو خدا کہا تو لازم ہے کہ معبود بھی کہو، مگر معبود بننا صرف اسی ذات کے ساتھ مختص ہے جو ہر قسم کے نفع و ضرر کا مالک اور پورا با اختیار ہو کیونکہ عبادت انتہائی تذلل کا نام ہے اور انتہائی تذلل اسی کے سامنے اختیار کر سکتے ہیں جو انتہائی عزت اور غلبہ رکھنے والا، ہر آن سب کی سننے والا اور سب کے احوال کا پوری طرح جاننے والا ہو۔ اس میں تثلیث کے عقیدہ و شرکیہ کے ساتھ تمام مشرکین کا رد بھی ہو گیا۔ (تفسیر عثمانی: ص ۱۶۰)

فائدہ: علامہ عثمانیؒ کی عبارت اپنے اس مضمون میں صریح ہے کہ ہر قسم کے نفع و ضرر کا مالک ہونا اور ہر آن سب کی سننا اور ہر حال کو جاننا دونوں صفتیں خواص الوہیت سے ہیں۔

تفسیر از سبحان الہندؒ:

سمیع علیم --- کسی کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر مانگنے والے کی سنتا ہو اور ہر شخص کی حالت کو جانتا ہو۔ یہ سماعت و علم کا کمال بجز اللہ تعالیٰ کے کسی دوسرے کو حاصل نہیں لہذا معبود ہونے کے اس کے سوا کوئی قابل نہیں اور اس کے سوا کوئی عبادت کے مستحق نہیں۔۔ الخ (تفسیر کشف الرحمٰن: ص ۱۰۰۸، ج ۲)

شاهد (۴) وتوكل على الله انه هو السميع العليم (س: انفال، آیت: ۶۱)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور بھروسہ کیجئے اللہ تعالیٰ پر بے شک "وہی" سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

شاهد (۵) ولا يحزنك قولهم ان العزة لله جميعا هو السميع العليم (س: يونس ، آيت: ٦٥)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: اور رنج مت کر ان کی بات سے اصل میں سب زور اللہ کے لئے ہے "وہی" ہے سننے والا جاننے والا۔

فائدہ: شاہد ۷، ۸ میں هو السميع العليم ، کے الفاظ میں بھی تعریف خبر کی وجہ سے حصر مقصود ہے اور معنی یہ ہے کہ ہر ایک کی ہر بات مافوق الاسباب سننا اور ہر ایک کے ہر حال کو جاننا صرف اللہ جل جلالہ کا خاصہ ہے اور اللہ رب العزت کی ذات اس میں متفرد ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر ایک کی پکار و دعا سن ہی کوئی نہیں سکتا تو اللہ تعالیٰ کے سوا دعا و پکار کے لائق کیسے کوئی ہو سکتا ہے؟

شاهد (٦) الحمد لله الذى وهب لى على الكبر اسماعيل واسحق ان ربى لسميع الدعاء (س: ابراهيم ، آيت: ٣٩)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس نے عطا فرمائے مجھے بڑھاپے میں اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ بیشک میرا رب ہی سننے والا دعاؤں کا۔

اعتراف از پیر کرم شاہ بریلوی: اب تک طلب مزید کے لئے دامن پھیلائے رہے، اب سب کائنات کا شکریہ ادا کرنے لگے کہ پہلے بھی ہم تیرے دست جود و سخا کے پروردہ ہیں۔ آج تک تیری ہی چشم لطف و کرم نے "ہماری حاجت روائیاں کی ہیں"۔ جب میں بوڑھا ہو گیا میری بیوی بانجھ ہو گئی اور عام طور پر اولاد پیدا ہونے کا وقت گزر گیا اس بڑھاپے اور پیرانہ سالی میں تو نے مجھے اسماعیل و اسحٰق جیسے دو ارجمند فرزند مرحمت فرمائے۔ مجھے یقین ہے کہ تو اس خوگر لطف و عطا کو پھر بھی اپنے الطاف خسروانہ سے نوازتا ہی رہے گا۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

معلوم ہوا کہ نیک بخت اور سعادت مند اولاد بھی اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے جس کے لئے حضرت خلیل اللہ جیسے جلیل المرتبہ نبی سراپا تشکر و امتنان بنے ہوئے ہیں۔

(تفسیر ضیاء القرآن: ج:۳، ص ۵۲۱، ۵۲۲)

شیخ سعیدی کا اعتراف حق

شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی لکھتا ہے، حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا اے ہمارے رب تو ان باتوں کو جانتا ہے جن کو ہم ظاہر کرتے ہیں اور جن کو ہم چھپاتے ہیں اور اللہ سے کوئی مخفی نہیں ہے نہ زمین میں اور نہ آسمان میں، حضرت ابراہیمؑ نے اس آیت میں نہایت لطیف پیرائے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ "اے اللہ تو ہماری ضروریات سے آگاہ ہے ہم عواقب امور پر مطلع نہیں ہیں" اور تو ہی خوب جانتا ہے کہ کیا چیز ہمارے حق میں مفید ہے اور کیا چیز ہمارے حق میں مضر ہے سو تو ہمیں وہ چیز عطا فرما جو ہمارے لئے مفید ہو اور ہم کو اس چیز سے محفوظ رکھ جو ہمارے حق میں مضر ہے" کیونکہ آسمان و زمین کی ہر ظاہر اور مخفی چیز کو تو جاننے والا ہے اور تجھ سے کوئی چیز مخفی نہیں"۔ (تفسیر تبیان القرآن: ص ۲۰۹، ج ۶)

فوائد

دونوں بریلوی مولویوں کے اعتراف سے درج ذیل امور واضح ہوئے۔

فائدہ (۱) انبیائے کرامؑ اپنی حاجات اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کرتے رہے

(۱) اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کو حاجات میں پکارنا دین انبیاءؑ ہے

فائدہ (۲) انبیائے کرامؑ خود حاجت مند ہوتے ہیں اور جو خود حاجت مند ہو وہ مختار کل یا حاجت روا اور مشکل کشا نہیں ہوتا۔

فائدہ (۳) شیخ سعیدی صاحب نے تو مسئلہ علم غیب بھی حل کر دیا چنانچہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسماعیل ذبیح اللہ دونوں جلیل القدر پیغمبروں کی طرف نسبت

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کرتے ہوئے شیخ سعیدی نے اعتراف کیا کہ آیت کا معنی یہ ہے، اے اللہ! تو ہماری ضروریات سے آگاہ ہے ہم عواقب امور پر مطلع نہیں ہیں اور یہ بھی یاد رہے کہ شیخ سعیدی صاحب نے مطلع کا لفظ فرما کر علم عطائی کی نفی کی ہے تو جب خلیل وذبیح کو اپنے عواقب امور کا علم نہیں تو اس سے ان قبر پرستوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو اپنے پیروں فقیروں کے بارے میں یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ پیر کو مرید کے ہر حال کی خبر ہوتی ہے حتی کہ پیر مغرب میں ہو اور مرید مشرق میں ہو مرید کا ستر کھل جائے تو پیر ڈھانپ دیتا ہے جیسا کہ مولوی اشرف سیالوی نے اپنے رسالہ ازالۃ الریب میں تصریح فرمائی ہے۔

شاهد(۷) قال ربی یعلم القول فی السماء والارض وهو السمیع العلیم (س: الانبیاء، آیت: ۴)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: نبی (کریم ﷺ) نے فرمایا میرا رب جانتا ہے جو بات کہی جاتی ہے آسمان اور زمین میں اور وہی ہر بات سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

شاهد(۸) فاستعذ بالله انه هو السمیع البصیر (المؤمن: ۵۶)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: تو آپ اللہ کی پناہ طلب کیجئے بے شک وہی سب کچھ سننے والا ہے دیکھنے والا ہے۔

تفسیر از کرم شاہ بریلوی: وہ سازشیں کرتے ہیں تو انہیں کرنے دو، وہ شمع اسلام کو بجھانے کے لئے منصوبے بناتے ہیں تو بنانے دو، وہ آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو قتل کرنے کی دھمکیاں دیتے ہیں تو پرواہ نہ کرو، آپ ﷺ اپنے رب کی پناہ طلب کرو، جس کو وہ اپنی پناہ اور حفاظت میں لے لیتا ہے ساری دنیا بھی اگر اس کے خون کی پیاسی ہو تو اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی وہ آپ کی دعاؤں اور التجاؤں کو بھی سنتا ہے اور ان کے منصوبوں کو بھی خوب دیکھ رہا ہے۔ (ضیاء القرآن: ۳۱۳، ج ۴)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فوائد

فائدہ (۱) آیت مذکورہ اور پیر بریلوی کے ترجمہ وتفسیر سے یہ بات واضح ہوگئی کہ دعاؤں، التجاؤں کو سننے والا صرف اللہ ہی ہے۔ اللہ کے سوا دوسرا کوئی نہیں۔

فائدہ (۲) امام الانبیاء ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ کے محتاج ہیں اور آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا حکم دیا جارہا ہے۔ تو اس سے مسئلہ مختار کل بھی حل ہوگیا کیونکہ جو خود مختار کل ہو وہ نہ تو کسی کی پناہ کا محتاج ہوتا ہے اور نہ ہی اسے کسی کی پناہ تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

فائدہ (۳) جس کو اللہ پناہ دے یعنی مصائب، تکالیف اور دشمن کی شرارتوں سے بچالے اسے کوئی نقصان دینے والا اور پکڑنے والا نہیں۔ اور جس کو اللہ پکڑ لے اس کو چھڑانے والا کوئی نہیں۔

(۴) آیت مذکورہ میں تین قسم کی توحید کا بیان ہے، (۱) توحید فی الاستعاذہ (۲) توحید فی الدعاء (۳) توحید فی العلم

شاهد(۹) لیس کمثله شیء وهو السمیع البصیر (الشوری: ۱۱)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: نہیں ہے اس کی مانند کوئی چیز اور "وہی" سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

پیر بریلوی کا اعتراف حق

پیر کرم شاہ بریلوی لکھتے ہیں، کوئی چیز ذات میں یا صفات میں اللہ تعالیٰ کے مانند نہیں تاکہ اگر اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اس کی پناہ لی جائے تو کام بن جائے۔ انسان کو اپنے خالق کا در چھوڑ کر کہیں پناہ نہیں مل سکتی وہ سمیع اور بصیر ہے۔ اپنی ہر مخلوق کی فریاد اور اس کا نالہ درد بھی سن رہا ہے اور اس کی حالت زار کو دیکھ بھی رہا ہے اور کون ہے جس کی یہ شان ہو؟؟؟

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(ضیاء القرآن: ص ۳۶۶، ج ۴)

پیر بریلوی کے اعتراف کے چند اہم امور:

(۱) پیر کرم شاہ صاحب نے ،اور کون ہے جس کی یہ شان ہو؟ کے الفاظ لکھ کر اس مسئلہ پر مہر ثبت کر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر ایک کی فریاد نہ کوئی سن سکتا ہے اور نہ ہی ہر ایک کے حالت زار کو کوئی دیکھ سکتا ہے۔ ہر ایک کی سننا اور ہر ایک کی دیکھنا یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے۔ اس کے سوا کسی پیر، فقیر، امام، ولی، نبی، مرسل کی ہرگز یہ شان نہیں۔

الفضل ماشهدت به الاعداء۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی مثل مخلوق کی کوئی ہستی نہیں، عام طور پر علمائے بریلویہ اس خبط کا شکار رہے ہیں کہ انبیاء کرامؑ اور اولیاء کرامؒ خصوصاً آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے تشبیہ دیتے ہیں تو یہ ان کا فرقہ مشبہ والا صریح کفر ہے جیسا کہ بریلوی پیر محمد یار گڑھی والے کہتے ہیں۔

خدا کی پاک صورت کو محمد ﷺ میر کہتے ہیں
محمد ﷺ بے کدورت کو خدا یا پیر کہتے ہیں

(دیوان محمدی: ص: ۹۰)

صورت رحمٰن ہے تصویر میرے پیر کی
علم القرآن ہے تقریر میرے پیر کی
کیا خدا کی شان ہے یا خود خدا ہے جلوہ گر
ملتی ہے اللہ سے تصویر میرے پیر کی

(دیوان محمدی: ص: ۹۲، ۹۳) وغیرہ ذالک من الخرافات

(۳) اللہ تعالیٰ کی صفت السمیع ہر ایک کی ہر فریاد سننے والا اور البصیر ہر ایک کی ہر

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حالت کو دیکھنے والا۔ اللہ تعالیٰ کی ان صفات جیسی مخلوقات میں سے کسی ہستی پیر، فقیر، امام، ولی، علیؓ، نبیؐ، نوری، ناری، خاکی کی صفات نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے عام طور پر علمائے بریلویہ مخلوق خدا کو دھوکہ دیتے ہیں کہ دیکھیں جی ہم بھی سنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی سنتا ہے تو پھر یہ شرک کیسے بن گیا حالانکہ یہ ان کی معرفت خداوندی سے سخت جہالت ہے وما قدروا اللہ حق قدرہ، یہ نامعقول اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات مافوق الاسباب اور کاملہ ہیں جب کہ مخلوق کی ہر صفت ماتحت الاسباب اور محدود ہے بہر حال آیت مذکورہ سے واضح ہو گیا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ جل جلالہ مافوق الاسباب ہر ایک کی پکار کو سنتا ہے اور ہر ایک کے حالات کو جانتا ہے اس طرح مخلوق کی کوئی ہستی نہ سن سکتی ہے اور نہ ہی دیکھ سکتی ہے۔

﴿عنوان سوم﴾

جب مشرکین اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں تو ان کے مزعومہ فریادرس ان کی ذرہ بھر امداد نہیں کر سکتے۔ اگر وہ دعا پکار کے لائق ہوتے تو ضرور اس آڑے وقت میں مشرکین کی امداد کو پہنچتے۔

شاھد(۱) ولقد اھلکنا ما حو لکم من القری وصرفنا الایٰت لعلھم یر جعو ن فلو لا نصرھم الذین اتخذوا من دو ن اللہ قربانا الھۃ بل ضلوا عنھم وذٰلك افکھم وما کا نوا یفترو ن (پ:۲۶، س: الا حقا ف ،آیت:۲۷، ۲۸)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور ہم نے برباد کر دیے وہ گاؤں جو تمہارے اردگرد (آباد) تھے اور ہم نے مختلف انداز میں اپنی نشانیاں پیش کیں پس کیوں مدد نہ کی ان کی ان معبودوں نے جنہیں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے تقرب

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کے لئے اپنے خدا بنا رکھا تھا بلکہ وہ تو ان سے روپوش ہو گئے اور یہ محض انکا ڈھونگ تھا اور بہتان جو وہ باندھتے تھے۔

تفسیر از سبحان الہندؒ:

بلا شبہ ہم نے تمہارے ماحول اور آس پاس کی بستیوں کو بھی تباہ و برباد اور ہلاک کیا ہے اور ہم نے طرح طرح سے ان کے سامنے دلائل عبرت پیش کیے اور اپنی باتیں انکو مختلف عنوان سے سنائیں اور بتائیں تا کہ وہ باز آجائیں۔ آس پاس کی بستیاں یعنی قوم ثمود اور قوم لوط وغیرہ عرب کے ایک جانب یمن اور دوسری جانب شام تھا، اہل مکہ عام طور پر ان علاقوں میں تجارت کے لئے سفر کیا کرتے تھے اور ان بستیوں کو اجڑا ہوا دیکھتے تھے، اکثر و بیشتر یہ بستیاں شارع عام پر پڑتی تھیں اور آتے جاتے دکھائی دیتی تھیں۔

مختلف انداز اور مختلف عنوان سے ان کو سمجھاتے رہے لیکن وہ نہ مانے تو بالآخر ہم نے ان کو ہلاک و برباد کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے سوا ان لوگوں نے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے جن کو معبود بنا رکھا تھا ان معبودان باطلہ نے ان تباہ ہونے والوں کی مدد کیوں نہیں کی؟ اور ان کو بچایا کیوں نہیں؟ بلکہ وہ سب کے سب جھوٹے معبودان کی نظر سے غائب ہو گئے اور یہ غیر اللہ کو معبود، شفیع، اور قرب الٰہی کا ذریعہ محض بہتان، افتراء اور بنائی ہوئی بات تھی۔ غیر اللہ کی عبادت کے سلسلے میں جو وجہ یہ بیان کیا کرتے تھے کہ ہم تو ان کے ذریعے سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔۔۔۔۔ لیقربونا الی اللہ زلفی، جیسا کہ سورہ زمر میں گزرا ہے۔ اور یہ کہتے تھے کہ یہ تو ہمارے شفیع ہیں اللہ کی جناب میں، ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ، جیسا کہ سورہ یونس میں گزرا۔ اسی کو فرمایا کہ یہ سفارشی اور ذریعہ قرب خدا کہہ کر جن کو خدا کے سوا پوجتے تھے۔ انھوں نے عذاب سے بچایا کیوں نہیں اور ان کی مدد کیوں نہیں کی آخر میں فرمایا کہ یہ سب باتیں کہ وہ ہمارے سفارشی ہیں یا ان کے ذریعے خدا کا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قرب حاصل ہوتا ہے اسی لئے ہم ان کی عبادت کرتے ہیں یہ سب ان کی افتراء پردازیاں ہیں۔ وہ جھوٹے معبود نہ سفارشی، نہ قربت الٰہی کا ذریعہ، نہ ان میں معبود بننے کی اہلیت اور صلاحیت۔ (کشف الرحمٰن: ص ۲۵۵، ج ۴)۔

شاهد (۲) واحيط بثمره فاصبح يقلب كفيه على ما انفق فيها وهى خاوية على عروشها ويقول يا ليتنى لم اشرك بربى احدا ؛ ولم تكن له فئة ينصرونه من دون الله وما كان منتصرا، هنالك الولاية لله الحق هو خير ثوابا و خير عقبا (پ:۱۵، س: الكهف، آيت: ۴۲، ۴۳، ۴۴)

ترجمہ از شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی: اور اس مرد کے پھل (عذاب میں) گھیر لیے گئے اور اس نے اس باغ میں جو خرچ کیا تھا وہ اس پر ہاتھ ملتا رہ گیا وہ باغ اپنے چھپریوں پر گرا پڑا تھا اور وہ شخص کہہ رہا تھا کہ کاش میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہوتا اور اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کرتی اور وہ بدلہ لینے کے قابل نہ تھا۔ یہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام اختیارات اللہ ہی کے پاس ہیں جو سچا ہے وہی سب سے اچھا ثواب دینے والا ہے اور اس کے پاس بہترین انجام ہے۔

تفسیر از شیخ القرآنؒ: مومن نے جس خیال کا اظہار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے کر دکھایا اور رات کے وقت ایسا عذاب بھیجا جس سے اس کے باغات اور دیگر اموال تباہ برباد ہو گئے۔ اهلك امواله المعهودة من جنته وما فيهما ، (تفسير ابو السعود: ج۵، ص ۱۰۷) فاصبح يقلب كفيه ۔۔الخ ، جب صبح کو باغوں کی تباہی کا منظر دیکھا تو جو کچھ باغوں کی دیکھ بھال پر خرچ کیا تھا اس پر کف افسوس ملنے لگا۔ ويقول يالتنى ۔۔ الخ ، اب اسے بھائی کی نصیحت یاد آئی اور سخت نادم ہو کر بول اٹھا کاش! میں نے اپنے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مالک اور پروردگار کے ساتھ شرک نہ کیا ہوتا۔ یہ اس پر قرینہ ہے کہ وہ مشرک تھا اور غیر اللہ کو کارساز اور حافظ و ناصر سمجھتا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا تو جس خاندانی جمعیت پر اسے ناز تھا اور جن معبودوں کو وہ اللہ کے سوا کارساز اور متصرف سمجھتا تھا ان میں سے اس آڑے وقت میں کوئی بھی اس کے کام نہ آیا اور نہ اپنے ہی قوت بازو سے اللہ کے عذاب سے اپنے باغوں کو بچا سکا۔ ھنالک الولایۃ للہ الحق، اس واقعہ سے معلوم ہو گیا کہ تمام اختیارات اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں اور اس میں کوئی اختیارات کسی کے حوالے نہیں کر رکھا۔

(تفسیر جواہر القرآن: ص ۶۶۱، ج ۴)

﴿شیخ سعیدی کا اعتراف حق﴾

شیخ سعیدی صاحب لکھتے ہیں: "صرف اللہ کے پاس اختیارات ہونے کی وجوہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام اختیارات اللہ ہی کے پاس ہیں، جو سچا ہے اس کی حسب ذیل وجوہ ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کا جو یہ قصہ ذکر کیا اس سے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اچھا انجام مومن کے لئے ہوتا ہے اور ہم نے یہ بھی جان لیا کہ تمام مومنوں اور کافروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس طرح کا معاملہ کرتا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ولایت اور تصرف حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جس سے وہ اپنے اولیاء کی مدد فرماتا ہے۔ وہ انہیں ان کے دشمنوں پر غلبہ عطا فرماتا ہے اور انہیں کفار کے معاملات کا والی بنا دیتا ہے اور یہ جو فرمایا ہے "یہیں سے"، اس کا معنی ہے یعنی جس وقت اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کی کرامت کو ظاہر فرماتا ہے اور ان کے دشمنوں کو ذلیل فرماتا ہے۔

(۲) جب ایسی شدید مصیبت آئے تو اس وقت کٹر سے کٹر مشرک بھی شرک سے ناطہ توڑ لیتا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلاتا ہے اور اپنے پچھلے کفر و شرک پر پشیمان

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ کاش میں نے شرک نہ کیا ہوتا۔

(۳) جب اللہ تعالیٰ اپنے اولیاءؒ مومنین کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد فرماتا ہے اور مسلمانوں کا سینہ ٹھنڈا کرتا ہے۔

(۴) اس میں دار آخرت کی طرف اشارہ ہے کہ آخرت میں صرف اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ہوگی جب فرمائے گا آج کس کی بادشاہی ہے؟ تو کسی کو جواب دینے کی طاقت نہ ہوگی پھر خود ہی فرمائے گا اللہ کے لئے جو واحد قہار ہے"۔ (تبیان القرآن)

﴿اعتراف سعیدی کے نکات اربعہ پر فوائد اضافیہ﴾

فائدہ نمبر۱: شیخ سعیدی صاحب نے آیت کے ترجمہ میں سعادت مندی کا ثبوت دیتے ہوئے فرماتے ہیں، یہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام اختیارات اللہ "ہی" کے پاس ہیں۔ لفظ "ہی" اس سے معلوم ہوا کہ مختار کل صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مختار کل نہیں۔

فائدہ نمبر۲: سعیدی صاحب نے نکتہ اول میں پھر اعتراف فرمایا ہے کہ تصرف حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اپنے اولیاءؒ کی مدد فرماتا ہے اور انہیں دشمنوں پر غلبہ عطا فرماتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہؒ دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کے محتاج اور اللہ تعالیٰ کے سامنے بے بس اور عاجز ہی ہوتے ہیں۔ مختار کل نہیں ہوتے۔

﴿کٹر سے کٹر مشرک سے بڑا مشرک﴾

فائدہ نمبر۳: سعیدی صاحب کے دوسرے نکتے کا خلاصہ یہ ہے کہ سخت مصیبت کے وقت کٹر سے کٹر مشرک بھی شرک سے ناطہ توڑ لیتا ہے یعنی غیر اللہ کی پکار چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتا ہے۔ لیکن سعیدی صاحب کا یہ حکم علی الاطلاق صحیح معلوم نہیں ہوتا، سعیدی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

صاحب کو مشرکین کے ساتھ سابقہ مشرکین یا مشرکین عرب کی قید ذکر کرنی چاہیے تھی کیونکہ آج کا مشرک تو مصائب وشدائد میں بھی غیر اللہ ہی کی پکار کرتا ہے۔ شیخ سعیدی صاحب کو اعلیٰ حضرت کے ملفوظات شریف کا وہ واقعہ بھی یاد نہیں رہا جس میں اعلیٰ حضرت بریلوی نے دریا کی لہروں میں ڈوبنے کے وقت اللہ تعالیٰ کی پکار کو شیطانی وسوسہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

ارشاد: ایک مرتبہ حضرت سیدی جنید بغدادیؒ دجلہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کی مثل چلنے لگے بعد کو ایک شخص آیا اسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی کوئی کشتی اس وقت موجود نہ تھی جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا عرض کی میں کس طرح آؤں؟ فرمایا یا جنید! یا جنید! کہتا چلا آ، اس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا جب بیچ دریا میں پہنچا شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید کہلواتے ہیں میں بھی یا اللہ! کیوں نہ کہوں؟ اس نے یا اللہ! کہا اور ساتھ غوطہ کھایا، پکارا حضرت میں چلا فرمایا وہی کہہ یا جنید! یا جنید! جب کہا دریا سے پار ہوا۔ الخ (ملفوظات: ص:۱۳۱، حصہ اول)

شیخ سعیدی صاحب کو اپنے اعلیٰ حضرت کی عبارت کو بار بار پڑھنا چاہیے اور پھر انصاف کے ساتھ فیصلہ دینا چاہیے کہ جب کٹر سے کٹر مشرک بھی سخت مصیبت میں غیر اللہ کی پکار چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو جو شخص ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کی پکار کو شیطانی وسوسہ قرار دے اس کے شرک کے لئے کون سے الفاظ استعمال کرنے چاہییں؟

فائدہ نمبر۴: سعیدی صاحب کے چوتھے نکتہ کا خلاصہ یہ ہے کہ آخرت میں صرف اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کو بولنے کی بھی طاقت نہیں ہوگی لیکن شیخ سعیدی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ علمائے بریلویہ قیامت کے دن بھی صرف اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عبارت نمبر۱: اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتا ہے، دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں حضور ﷺ کے اختیار میں ہیں جسے جو چاہیں عطا فرمائیں (الامن والعلیٰ: ص:۱۱۱)

عبارت نمبر۲: مسلمان اپنے محبوب ﷺ کے تصرف، قدرتیں، اختیار دیکھیں دنیا کیا بلا ہے آخرت کے کارخانوں کی باگیں ان کے ہاتھ میں سپرد ہوئی ہیں ورنہ بغیر اللہ عزوجل کے ماذون ومختار کیے کس کی مجال ہے کہ اللہ کے قیدی کی سزا بدل دے، حاشیہ: نبی ﷺ خدا کے قادر کیے سے اللہ عزوجل کے قیدی کی سزا بدل دی (الامن والعلیٰ: ص ۹۵)

عبارت نمبر۳: ان عبارتوں نے فیصلہ کر دیا کہ دنیا و آخرت کی ہر چیز کے مالک حضور ﷺ ہیں، سب کچھان سے مانگو، عزت مانگو، ایمان مانگو، جنت مانگو، اللہ کی رحمت مانگو (سلطنت مصطفیٰ (ﷺ): ص:۳۴)

عبارت نمبر۴: حکیم بریلویہ مفتی احمد یار صاحب مزید فرماتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ سارے عالم ملکوت، عالم ارواح، عالم اجسام اور عالم امکان غرضیکہ ساری مخلوق میں حضور (ﷺ) بادشاہی ہے، خالق کل نے آپ (ﷺ) کو مالک کل بنا دیا دونوں جہاں ہیں آپ (ﷺ) کے قبضہ واختیار میں (سلطنت مصطفیٰ (ﷺ): ص ۳۵)

بریلوی پیر محمد یار گڑھی والے لکھتے ہیں

محمد مصطفیٰ ﷺ محشر میں طٰہٰ بن کے نکلیں گے
اٹھا کر میم کا پردہ ہویدہ بن کے نکلیں گے
حقیقت جن کی مشکل تھی تماشا بن کے نکلیں گے
جسے کہتے ہیں بندہ "قل ھو اللہ" بن کے نکلیں گے
بجاتے تھے "انی عبدہ" کی بنسری "ہر دم"
خدا کے عرش پر "انی انا اللہ" بن کے نکلیں گے
رسولوں کی نبیوں کی قیامت میں حکومت ہے

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وہ مالک بن کے نکلیں گے وہ مولیٰ بن کے نکلیں گے
عبودیت کی شانیں جتنی تھیں سب ختم کر ڈالیں
"الوہیت" کے جلووں کا تماشا بن کے نکلیں گے

(دیوان محمدی: ص:۱۰۳)

شیخ سعیدی صاحب عبارات مذکورہ پڑھ کر انصاف کے ساتھ فیصلہ دینا چاہیے کہ جب قرآن پاک کی نصوص صریحہ ناطق ہیں کہ تمام اختیارات صرف اللہ ہی کے پاس ہیں اور دنیا آخرت میں بادشاہی صرف اللہ ہی کی ہے تو اعلیٰ حضرت اور حکیم امت بریلویت گجراتی صاحب اور دیگر علمائے بریلویہ جیسے عقائد رکھنے والا شخص نصوص قرآنیہ کا کس قدر مکذب و منکر اور کتنے درجے کا باغی ہوگا؟

شاھد(۸)مما خطیئٰتھم اغرقوا فادخلوا نارا فلم یجدوا لھم من دون اللہ انصارا (پ:۲۹،س:نوح، آیت: ۲۵)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اپنی خطاؤں کے باعث انہیں غرق کر دیا گیا پھر انہیں آگ میں ڈال دیا گیا پھر انہوں نے نہ پایا اپنے لئے اللہ کے سوا کوئی مددگار۔

شاھد(۹) حتی اذا جاء تھم رسلنا یتوفو نھم قالوا این ما کنتم تدعون من دو ن اللہ قالوا ضلوا عنا وشھدوا علی انفسھم انھم کانوا کٰفرین (پ: ۸، س: الاعراف، آیت: ۳۷)

ترجمہ: یہاں تک جب آئیں گے ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے جو قبض کریں گے ان کی روحوں کو تو (ان سے) کہیں گے کہاں ہیں وہ (ہستیاں) جن کو تم پکارتے تھے (مصائب میں) اللہ کے سوا جواب دیں گے (مشرکین) وہ (ہستیاں) گم ہو گئیں ہم سے اور گواہی دیں گے اپنے نفسوں پر کہ بے شک

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وہ کافر تھے۔

﴿فوائد﴾

فائدہ نمبر۱: رسلنا، سے معلوم ہوا کہ روح قبض کرنے والا صرف ایک فرشتہ نہیں ہے بلکہ فرشتوں کی ایک جماعت ہے جن کے امیر حضرت عزرائیل ہیں۔

فائدہ نمبر۲: یتوفون، سے معلوم ہوا کہ مسئلہ پکار اور دعا اتنا اہم مسئلہ ہے کہ باقی سوال وجواب تو مرنے کے بعد ہونگے لیکن یہ اہم سوال بوقت موت ہی کیا جائے گا۔ اس سے ان جہلاء کا بھی رد ہو گیا جو اس مسئلہ کو فروعی قرار دیتے ہوئے عوام کو یہ درس دیتے ہیں کہ ایسے مسائل کے بارے میں کوئی سوال نہیں ہوگا۔ حالانکہ ہر چیز کے سوال سے پہلے سوال ہی اسی مسئلہ پکار کے متعلق ہو رہا ہے اس لئے کہ توحید فی الدعاء دین توحید کی روح ہے۔

فائدہ نمبر۳: تدعون میں دعا سے مراد حاجات میں پکارنا ہے ای تستعینون بھا فی المھمات یعنی مشکلات میں جن سے مدد مانگا کرتے تھے۔

(روح المعانی: ص۱۵، ج:۸)

فائدہ نمبر۴: مشرکین اعتراف کریں گے کہ اس مشکل گھڑی میں تو ہمارے معبود ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتے مدد کرنا تو درکنار وہ تو ہم سے گم ہو گئے ہیں۔

فائدہ نمبر۵: وشھدوا علی انفسھم سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کو پکارنے والے مرتے وقت اپنے اوپر فتوی کفر کا اقرار کر کے مریں گے، نعوذ باللہ من ذالک

﴿عنوان چہارم﴾

ہر مشکل و حاجت میں اللہ ہی کافی ہے اس لئے ہر قسم کی دعا و پکار کے لائق اللہ تعالی ہی کی ذات ہے۔

شاھد(۱) فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم (پ:۱، س: البقرہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

، آیت: ۳۷)

ترجمہ: تو کافی ہو جائے گا آپ کو ان کے مقابلے میں اللہ اور وہ سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ (ترجمہ از پیر کرم)

شاهد(۲) اليس الله بكاف عبده ويخوفونك با لذين من دونه ومن يضلل الله فما له من هاد (پ: ۲۴، س: الزمر ، آیت: ۳۷)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: کیا اللہ کافی نہیں اپنے بندے کے لئے؟ (یقیناً کافی ہے) اور وہ (نادان) ڈراتے ہیں آپ کو ان معبودوں سے جو اللہ کے سوا ہیں اور جسے اللہ گمراہ ہونے دے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

﴿پیر بریلوی کا اعتراف حق﴾

پیر کرم شاہ بریلوی لکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو تسلی دے رہے ہیں کہ آپ کے ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ خود آپ کا حافظ و ناصر ہے اور جس کا حافظ و ناصر خود اللہ تعالیٰ ہو کیا ایسے شخص کو کسی دوسرے سہارے اور مددگار کی ضرورت باقی رہتی ہے؟ ہرگز نہیں

(ضیاء القرآن: ص ۲۷۵، ج ۴)

﴿الحاصل﴾

پیر صاحب کی عبارت اپنے مضمون میں صریح ہے کہ جس کا حافظ و ناصر اللہ ہو اسے دوسرے مددگاروں کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں۔

﴿شیخ سعیدی بریلوی کا اعتراف حق﴾

شیخ غلام رسول بریلوی لکھتے ہیں، زمر، آیت ۳۶ میں فرمایا کہ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے؟ اس آیت میں بندہ سے مراد سیدنا محمد ﷺ ہیں۔ ابن زید نے اس کی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تفسیر میں کہا، کیوں نہیں اللہ آپ کو کافی ہے وہ اپنے وعدے کے مطابق آپ کو غلبہ عطا فرمائے گا اور آپ کی مدد فرمائیگا اس کے بعد فرمایا یہ لوگ آپ کو اللہ کے سوا دوسرے (معبودوں) سے ڈرا رہے ہیں، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو بسقام (یہ حجاز کی ایک وادی ہے جس میں قریش نے عزیٰ نام کے ایک بت کی حفاظت کے لئے ایک مکان بنا رکھا تھا اس مکان کو خانہ کعبہ کا درجہ دیتے تھے) کی گھاٹیوں میں بھیجا تا کہ وہ عزیٰ نام کے بت کو توڑ دیں اس کے محافظ نے حضرت خالدؓ سے کہا کہ اے خالد! میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں، عزیٰ بے پناہ قوت کا مالک ہے کوئی شخص اس کی طاقت کا اندازہ نہیں کر سکتا، حضرت خالدؓ نے کلہاڑا اٹھا کر اس کی ناک پر مارا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے، ابن زید نے کہا یہ اپنے بتوں سے آپ کو ڈراتے ہیں کہ وہ آپ کو ضرور ضرر پہنچائیں گے (جامع البیان: جز ۲۴، ص، ۹ دارالفکر بیروت: ۱۴۱۵ھ) اہل باطل ہمیشہ سے اہل حق کو دھمکاتے رہے ہیں اور ان کو پیغام حق پہنچانے سے روکتے رہے ہیں فرعون نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا، لئن اتخذت الھا غیری لاجعلنك من المسجونین (الشعراء، ۲۹) اگر تو نے میرے علاوہ کسی اور کو معبود بنایا تو میں تم کو قیدیوں میں ڈال دوں گا۔ اللہ تعالیٰ تمام معلومات کا عالم ہے اور تمام ممکنات پر قادر ہے وہ اپنے بندوں کی تمام ضروریات پورا کرنے پر قادر ہے وہ ان سے تمام نقصان دہ چیزوں کو دور کرنے پر اور تمام راحت کے امور پہنچانے پر غالب قدرت رکھتا ہے سو وہ اپنے بندوں کے لئے کافی ہے۔ سو اس کے بندہ کو اس کے غیر سے ڈرانا دھمکانا محض باطل ہے۔ ایک قرأت میں عبدہ کی جگہ عبادہ ہے اس کا معنی ہے کیا اللہ اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں ہے؟ یعنی ضرور کافی ہے اس نے حضرت نوحؑ کے مخالفین کو غرق کر دیا اور انکو مخالفین سے نجات دی، حضرت ابراہیمؑ پر نمرود کی بھڑکائی آگ کو گلزار کر دیا، حضرت یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا، حضرت یوسفؑ کو انکے بھائیوں کے مظالم سے نجات دی، حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل فرعون کے

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جبر اور استبداد سے بچایا تو گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا، سوائے محمد ﷺ مخالفین اور دشمنوں سے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ اسی طرح کافی ہے جس طرح آپ سے پہلے رسولوں کے لئے اللہ تعالیٰ کافی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔پس مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے نبی سیدنا محمد ﷺ کی اتباع میں اپنے تمام معاملات اور تمام افعال اور احوال میں صرف اللہ تعالیٰ کو کافی سمجھیں تو ان کی ہر مہم میں اللہ تعالیٰ ان کو کافی ہوگا۔ (تبیان القرآن: ص ۲۶۴، ج ۱۰)

اعتراف سعیدی کا خلاصہ

(۱) سعیدی صاحب کے اعتراف سے یہ بات واضح ہوگئی کہ تمام مشکلات و مہمات میں اللہ تعالیٰ ہی حاجت روائی کے لئے کافی ہے۔

(۲) تمام انبیائے کرام اور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی ہر مہم اور مشکل میں اللہ تعالیٰ ہی نے حاجت روائی فرمائی ہے۔

(۳) تمام انبیائے کرام کے دین کا خلاصہ یہی ہے کہ وہ اپنی حاجات و مشکلات میں اللہ تعالیٰ ہی کو کافی سمجھ کر پکارتے رہے۔

(۴) مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنی ہر مشکل اور حاجت میں انبیاءؑ کی اتباع کرتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ ہی کو کافی سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حاجت روائی کے لئے نہ پکاریں۔

علامہ دریا آبادیؒ فرماتے ہیں، مشرکین عرب کے کمال حمق کا بیان ہے، اللہ کے نام سے ایک معبود اعظم کے وہ بھی قائل تھے باوجود اس کے رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھڑے ہوئے دیوی دیوتاؤں کے قہر و غضب و انتقام سے ڈراتے تھے، ان دیوتاؤں کا اول تو وجود ہی فرضی اور وہمی اور پھر اگر حقیقی بھی ہو تو خود انہیں لوگوں کے مسلمات کے لحاظ سے یہ خدائے اعظم کے مقابلے میں تو پست اور ہیچ تھے، آیت کا مفہوم وسیع تر بھی ہے۔ اہل حق کو اہل

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

باطل طرح طرح پر دھمکیاں دیتے آئے اور ڈراتے آئے ہیں، کبھی اپنے دیوی دیوتاؤں سے ڈراتے ہیں اور کہیں دنیوی حکومت وقوت سے۔ قرآن مجید جواب دیتا ہے کہ کائنات کی ہر ممکن مخالفانہ قوت دفاع کے لئے حق تعالیٰ خود بالکل کافی ہے، عبدہ، عبد سے مراد جیسا کہ سیاق کلام سے بالکل ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہیں جو خدائے قادر وتوانا اپنے ہر بندہ کی حفاظت کے لئے کافی ہے، کیا اس بندہ خاص کی حفاظت کے لئے کافی نہ ہوتا؟

(تفسیر ماجدی: ص ۹۲۵)

شاهد(۳) الذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوالكم فاخشوهم فزادهم ايمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل (پ: ۴، س:ال عمران، آیت: ۱۷۳)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کہا انھیں لوگوں نے کہ بلاشبہ کافروں نے جمع کر رکھا ہے تمہارے لئے (بڑا سامان اور لشکر) سو ڈرو ان سے تو (اس دھمکی نے) بڑھا دیا ان کے (جوش) ایمان کو اور انھوں نے کہا کافی ہے ہمیں اللہ تعالیٰ اور وہ بہترین کارساز ہے۔ (ضیاء القرآن)

تفسیر از سبحان الہندؒ:

جہاں نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں مسلمانوں کو جمع کر کے ایک تقریر کی اور ابوسفیان کا چیلنج یاد دلایا اور تقریر میں آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم لوگ میرے ساتھ چلنے پر آمادہ نہ ہوگے تو میں تنہا تلوار لے کر چلا جاؤں گا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مدد کرے گا اور میں اکیلا ہی کامیاب ہو کر لوٹوں گا مسلمانوں پر ایک طرف احد کے زخموں کا اثر تھا بعض کے زخم اچھے نہ ہوئے تھے ادھر نعیم ابن مسعود کی باتوں کا چرچا تھا اب کہ ابوسفیان بڑی تیاری کے ساتھ آرہا ہے لیکن مسلمانوں نے کہا حسبنا الله ونعم الوكيل (ہمیں اللہ ہی کافی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہے اور وہ خوب کارساز ہے) اور مسلمانوں کا کمال ایمانی اور بڑھ گیا اور اس میں مزید قوت پیدا ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے بخاری نے نقل کیا ہے کہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل (ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ خوب کارساز ہے) حضرت ابراہیمؑ کا وہ آخری جملہ ہے جو انھوں نے آگ میں ڈالے جانے کے وقت کہا تھا۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی سخت مشکل میں گرفتار ہو جاؤ تو حسبنا اللہ ونعم الوکیل (کافی ہے ہمیں اللہ تعالیٰ اور وہ خوب کارساز ہے) پڑھا کرو، ابن مردویہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے، حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے دو آدمیوں کے مابین فیصلہ کیا جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل، حضور ﷺ نے فرمایا اس کو لوٹا کر لاؤ، جب وہ حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے کیا کہا تھا؟ اس نے کہا میں نے حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ عجز اور بے چارگی پر ملامت کرتا ہے، ہاں تجھ کو ہوشیار رہنا چاہیے کہ جب کوئی کام تجھ پر غالب آجائے تو اس وقت یہ جملہ کہا کرو۔ حضرت عائشہؓ جب صفوان بن معطلؓ کی سواری پر سوار ہوئی تھیں تو انھوں نے بھی حسبنا اللہ ونعم الوکیل (ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ خوب کارساز ہے) کہا تھا۔ جس کی برکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انکی برات نازل فرمائی تھی، شداد بن اوس سے ابو نعیم نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ یہ کلمہ پڑھنے والے کے لئے موجب امان ہے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ سخت غمگین ہوتے تو اپنے چہرہ مبارک اور سر پر ہاتھ پھیرتے اور حسبنا اللہ ونعم الوکیل (کافی ہے مجھے اللہ اور وہ خوب کام بنانے والا ہے) پڑھتے۔ اس روایت کو ابن ابی الدنیا نے نقل کیا ہے وکیل اس کو کہتے ہیں کہ جس کے کام سپرد کیا جائے۔ الخ (تفسیر کشف الرحمٰن)

شاهد(۴) فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

العرش العظیم (پ: ۱۱، س: التوبہ، آیت: ۱۲۹)

ترجمہ: تو کہہ دے کہ کافی ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ کسی کی بندگی نہیں سوائے اس کے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا۔

تفسیر از علامہ عثمانیؒ: اگر آپ کی عظیم الشان شفقت، خیر خواہی اور دل سوزی کی لوگ قدر نہ کریں تو کچھ پرواہ نہیں، اگر فرض کیجئے ساری دنیا آپ ﷺ سے منہ پھیر لے تو "تنہا خدا آپ کو کافی ہے" جس کے سوا نہ کسی کی بندگی ہے نہ کسی پر بھروسہ ہو سکتا ہے، کیونکہ زمین و آسمان کی سلطنت اور عرش عظیم تخت شہنشائی کا مالک وہی ہے، سب نفع اور ضرر، ہدایت اور ضلالت اسی کے ہاتھ میں ہے،

فائدہ: ابوداؤد میں ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ جو شخص صبح شام سات سات مرتبہ حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم پڑھا کرے تو خدا اس کے تمام ہموم و غموم کو کافی ہو جائے گا (تفسیر عثمانی: ص ۲۷۳)

شاھد(۵) یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین

(پ:۱۰، س: الانفال، آیت: ۶۴)

ترجمہ از سبحان البندؒ: اے نبی! آپ کو اور ان مسلمانوں کو جو آپ کے متبع ہیں اللہ ہی کافی ہے۔ (کشف)

تفسیر سبحان البندؒ: اے نبی! آپ کو اور مسلمانوں کو جو آپ ﷺ کے تابع ہیں اللہ تعالیٰ کافی اور بس ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس آپ ﷺ کے لئے بھی کافی اور جو مسلمان آپ ﷺ کے پیرو ہیں ان کی مدد کو بھی اللہ کافی ہے، بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی حمایت کے لئے کافی ہے اور ظاہری اسباب کے طور پر وہ مسلمان جو آپ کے مقلد ہیں وہ آپ کی مدد کو کافی ہیں (تفسیر کشف الرحمٰن: ص ۱۳۲، ج ۲)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تفسیر از شیخ القرآنؒ:

حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو اللہ کافی ہے۔ اللہ آپ کا حامی اور ناصر اور کارساز ہے، آپ ﷺ ایمان والوں کو جہاد کی ترغیب دیں کہ اللہ پر بھروسہ رکھیں، اگر تم تعداد میں کم ہو گے تو بھی تمہیں دشمن پر فتح اور غلبہ عطا کروں گا، من اتبعك من المؤمنين، یہ حسبک میں کاف ضمیر پر معطوف ہے یا بقول امام زجاج یہ مفعول معہ ہے یا یہ مبتداء ہے اور اس کی خبر محذوف ہے ای من اتبعك من المؤمنين كذالك حسبهم الله تعالى، حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ کو اور ایمان والوں کو تمام مہمات میں اللہ کافی ہے (روح، بحر، کبیر، مدارک) لفظ اللہ پر اس کو معطوف ماننا غلط ہے کیونکہ کفایت کرنے والا صرف اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں، علامہ ابن القیم نے زاد المعاد جلد اول میں اس پر تفصیلی گفتگو کی ہے اور اس کا لفظ اللہ پر عطف بالکل غلط ثابت کیا ہے۔ (جواہر القرآن: ص ۳۲۰، ج ۱)

شاهد(٦) وان يريدوا ان يخدعوك فان حسبك الله هو الذى ايدك بنصره وبالمؤمنين (س:الانفال ،پ:١٠، آيت:٦٢)

ترجمہ سبحان السبحانؒ: اور اگر وہ آپ کو دھوکہ دینے کا قصد کریں گے تو یقین رکھئے اللہ آپ کو کافی ہے وہ خدا وہ ہے جس نے آپ کو اپنی امداد سے اور مسلمانوں کی جماعت سے قوت عطا فرمائی۔

تفسیر از شیخ القرآنؒ:

وان يريدوا صلح کی صورت میں مشرکین کی طرف سے دھوکے اور فریب کا اندیشہ ہو سکتا تھا کہ بظاہر وہ صلح کا ارادہ ظاہر کریں اور اس سے ان کا مقصد آپ ﷺ کو جنگی تدبیروں سے غافل اور انکے خطرے سے مطمئن کرنا ہو تو اس کا جواب بھی ارشاد فرما دیا کہ آپ اس کی فکر نہ کریں آپ ﷺ کو اللہ کافی ہے۔ اگر ان کا ارادہ فریب دینے کا ہو گا تو اللہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

آپ ﷺ کا ان کے فریب سے محفوظ رکھے گا جس اللہ نے اپنی مدد اور مہاجرین وانصار کے ذریعہ آپ ﷺ کی تائید فرمائی جبکہ سارا عرب آپ ﷺ کا دشمن تھا وہ اب بھی آپ ﷺ کی مدد کرے گا۔ (تفسیر جواہر القرآن: ص ۴۲۰، ج ۱:)

﴿عنوان پنجم﴾

مسلك الانبياء في مسئلة الدعاء

تمام انبیاء کرامؑ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ دعا و پکار کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس لئے ہر نبیؑ و رسولؑ نے قولاً و عملاً اسی عقیدہ کی دعوت دی ہے اور اپنی ہر مشکل و مصیبت میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارا ہے۔

شاهد(۱) انهم كانوا يسارعون في الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خشعين (پ:۱۷، س: الانبیاء، آیت: ۹۰)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: وہ دوڑتے تھے بھلائیوں پر اور پکارتے تھے ہم کو توقع سے اور ڈر سے اور تھے ہمارے آگے عاجز۔

﴿فوائد﴾

فائدہ نمبر۱: انهم كانوا سے تمام مذکور انبیاءؑ مراد ہیں۔

فائدہ نمبر۲: ويدعوننا سے معلوم ہوا کہ تمام انبیائے کرامؑ اپنے حاجات و مہمات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے رہے۔

فائدہ نمبر۳: رغبا ورهبا سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

فائدہ نمبر۴: آیت مذکورہ نص قطعی ہے کہ انبیائے کرامؑ خود اپنی مشکلات و حاجات کو حل نہیں کر سکتے تھے بلکہ حاجت روائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے فریادیں کرتے تھے۔ اس سے

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا مخلوق کی کوئی ہستی مختار کل، حاجت روا، مشکل کشا، فریادرس، نافع وضار ذاتاً یا عطاءً نہیں ہے۔

(۱) حضرت ایوبؑ نے اپنے کرب ومصیبت میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارا

شا هد (۴) وايوب اذنادى ربه انى مسنى الضر وانت ارحم الراحمين فاستجبنا له فكشفنا ما به من ضر واتيناه اهله ومثلهم معهم رحمة من عندنا وذكرى للعابدين (الا نبياء، آيت: ۸۳)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور یاد کرو ایوبؑ کو جب پکارا انھوں نے اپنے رب کو کہ مجھے پہنچی ہے سخت تکلیف اور تو ارحم الراحمین ہے (میرے حال زار پر بھی رحم فرما) تو ہم نے قبول فرمالی اس کی فریاد اور ہم نے دور فرمادی جو تکلیف انہیں پہنچ رہی تھی اور ہم نے عطاء کیے اسے اس کے گھر والے تیز اتنے اور ان کے ساتھ اپنی رحمت خاص سے اور یہ نصیحت ہے عبادت گزاروں کے لئے۔

﴿فوائد﴾

فائدہ نمبر۱: وایوب اذ نادی ربہ، سے واضح ہوا کہ حضرت ایوبؑ نے اپنی بیماری اور مصیبت میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارا، اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ شافی الامراض ہونا اور بیماریاں ٹالنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے۔

فائدہ نمبر۲: ربہ، توحید فی الدعاء کی طرف لطیف اشارہ ہے کہ حضرت ایوبؑ نے اللہ تعالیٰ کو اس لئے پکارا کہ وہ جانتے تھے کہ تمام ضرورتیں پوری کرنے والا اور مرادیں بر لانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس لئے پکار کے لائق بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

فائدہ نمبر۳: حضرت ایوبؑ جلیل القدر پیغمبر سخت بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقربین خود حاجت مند ہیں اور جو خود حاجت مند ہو وہ مختار کل اور کسی کا حاجت

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

روا نہیں ہوتا۔

فائدہ نمبر۴: فا ستجبنا فکشفنا وغیرہ کے الفاظ سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ فریادوں کو پہنچنا اور کاشف الہمات ہونا، بیماریاں ٹالنا، مصیبت سے نکالنا اور مشکل کشائی کرنا اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے۔

فائدہ نمبر۵: رحمۃ من عندنا وذکری للعابدین، یہ مفعول لہ ہے یعنی ہم نے یہ سب کچھ حضرت ایوبؑ پر رحمت اور شفقت کے لئے کیا تا کہ دوسرے موحدین کو اس سے نصیحت اور عبرت حاصل ہو اور وہ مصائب ومشکلات میں صبر کریں اور صرف اللہ تعالیٰ ہی سے استعانۃ واستغاثہ کریں۔

فائدہ نمبر۶: ہر بیمار کے لئے اسوہ ایوبی بہترین نمونہ ہے۔ کاش قبر پرستوں کا کچھ تعلق حقیقی محبت انبیاء سے ہو جاتا تو اپنی بیماریوں کی شفایابیوں کے لئے قبروں، مزاروں اور آستانوں پر پھرنے اور ان کی خاک چاٹ کر اپنی آخرت برباد نہ کرتے۔

﴿پیر بریلوی کی غلط بیانی﴾

حضرت ایوبؑ کی نسل، قوم اور زمانہ کے متعلق بہت کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔۔۔۔ مشیت الٰہی نے جب آزمانا چاہا کھیتیاں جل کر راکھ ہو گئیں مال مویشی میں ایسی وبا پھوٹی کہ ایک بھی نہ رہا، آپ کے سب بیٹے بیٹیاں اپنے بڑے بھائی کے ہاں مدعو تھے مکان گرا اور سب لقمہ اجل بن گئے آپ کے جسم میں آبلے نمودار ہوتے گئے خارش کی وجہ سے انہیں کھجلایا تو انھوں نے ناسوروں کی شکل اختیار کر لی ان میں چھوٹے چھوٹے کیڑے رینگنے لگے جسم سے پیپ بہنے لگی سب نیاز مند اپنا سلسلہ نیاز وعقیدت توڑ کر الگ ہو گئے سب دوستوں نے نفرت سے آنکھیں پھیر لیں شہر والوں نے بستی سے نکال دیا کہ اس سے لوگوں میں بیماری پھیلنے کا خطرہ ہے آزمائش کی ہوش ربا گھڑیوں میں نہ زبان پر

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حرف شکایت اور نہ دل میں اپنے مالک کا شکوہ کیا۔ کافی عرصہ اس حالت میں گزر گیا بعض نے سات سال اور بعض نے اس سے بھی زیادہ لکھیں ہیں، زبان پھر بھی اپنے خالق و مالک کی حمد وثناء میں مصروف رہی اور آخر یہ التجاء زبان پر آ ہی گئی، انی مسنی الضر، الٰہی مجھے مصیبتوں اور بیماریوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے اس کے بعد یہ عرض نہیں کی کہ میری تکلیفوں اور بیماریوں کو دور فرما دے اور مجھے ان مصیبتوں سے رہائی بخش صرف اتنا ہی عرض کیا انت ارحم الراحمین تو بڑا رحم کرنے والا ہے گویا یہ کہہ کر سب کچھ ہی کہہ دیا ۔۔الخ (ضیاء القرآن: ص ۱۸۰، ج: ۳)

شیخ سعیدی کا پیر صاحب پر رد

حضرت ایوبؑ کے جسم میں کیڑے پڑنے کا واقعہ حافظ ابن عساکر اور حافظ ابن کثیر دونوں نے بنی اسرائیل کے علماء سے نقل کیا ہے اور ان کی اتباع میں مفسرین نے بھی ذکر کیا ہے لیکن ہمارے نزدیک یہ واقعہ صحیح نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ انبیاءؑ کو ایسے حال میں مبتلا نہیں کرتا جس سے لوگوں کو نفرت ہو اور وہ ان سے گھن کھائیں اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ کے متعلق فرمایا، انہم عندنا لمن المصطفین الاخیار، یہ سب ہمارے پسندیدہ اور نیک لوگ ہیں، حضرت ایوبؑ پر کوئی سخت بیماری نقل کی گئی تھی لیکن وہ بیماری ایسی نہیں تھی کہ جس سے لوگ گھن کھائیں حدیث مرفوع میں بھی اس قسم کی کسی چیز کا ذکر نہیں۔ صرف ان کی اولاد اور ان کے مال مویشی مر جانے اور ان کے بیمار ہونے پر صبر کا ذکر ہے، علماء اور واعظین کو چاہیے کہ وہ حضرت ایوبؑ کی طرف ایسے احوال منسوب نہ کریں کہ جن سے لوگوں کو گھن آئے۔

فائدہ: شیخ سعیدی صاحب نے جو تحقیق ذکر کی ہے، دراصل یہ تحقیق اکابرین اشاعۃ التوحید والسنۃ کی ہے، شیخ سعیدی صاحب نے تدلیس سے کام لیا ہے یا پھر تائید فرمائی ہے، بہرحال پیر کرم شاہ صاحب نے جس انداز میں واقعہ بیان کیا ہے اس کا علاج

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یہی تھا جو شیخ سعیدی صاحب نے کر دیا ہے، ھداہ اللہ

(۲) حضرت یونسؑ نے اپنے کرب و بلا میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارا

شا ھد (۳) وذاالنون اذ ذھب مغا ضبا فظن ان لن نقدر علیه فنادی فی الظلمٰت ان لا اله الا انت سبحٰنك انی کنت من الظٰلمین فاستجبنا له ونجینا ہ من الغم وکذالك ننجی المؤمنین

(پ:۱۷، س: الا نبیا ء، ۸۷،۸۸)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور یاد کرو ذوالنون کو جب وہ چل دیا غضب ناک ہو کر اور یہ خیال کیا کہ ہم اس پر کوئی گرفت نہیں کریں گے پھر اس نے پکارا (تہہ در تہہ) اندھیروں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے پاک ہے تو بے شک میں ہی قصور واروں سے ہوں پس ہم نے ان کی پکار کو قبول فرمایا اور نجات بخش دی انہیں غم (واندوہ) سے اور یوں ہی ہم نجات دیا کرتے ہیں مومنوں کو۔

﴿فوائد﴾

فائدہ نمبر۱: "فظن ان لن نقدز" حضرت یونسؑ نے سمجھا کہ ان پر گرفت نہیں ہوگی لیکن حضرت یونس کے اس ظن کے خلاف ہوا۔ جس سے معلوم ہوا کہ حضرت یونس عالم الغیب نہیں تھے اور مستقبل میں اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعات کو بھی نہیں جانتے تھے اگر حضرت یونس کو پتہ ہوتا تو کبھی بھی بغیر اجازت کے قوم کو چھوڑ کر ہجرت نہ فرماتے۔

فائدہ نمبر۲: "فنادی فی الظلمٰت"، الظلمات سے انقطاع اسباب کی طرف اشارہ ہے۔ سلسلہ اسباب کے ٹوٹنے کی کامل ترین صورت وہ ہے جو حضرت یونسؑ کو پیش آئی۔ ایک اندھیرا ذرائع کو آنکھوں سے اوجھل کرنے کے لئے کافی تھا اور یہاں تو کئی اندھیرے ہیں، سمندر کے پانیوں کے اندھیرے اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے اور غالباً

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

رات کی تاریکیوں کے اندھیرے ۔ پھر زمین کے اوپر کسی سبب کی امید کی جا سکتی ہے اور حضرت یونسؑ سمندر کے پانیوں کی تہہ میں اور صرف پانیوں کی تہہ میں بھی نہیں تھے ساتھ مچھلی کے پیٹ کے حجابات بھی تھے ۔ اسباب و ذرائع کے ٹوٹ جانے کا اس سے بڑا منظر کیا ہو سکتا ہے ۔ اسی لئے حضرت یونسؑ نے اپنی دعا میں لا الہ الا انت ، کے الفاظ ذکر کیے اور الہ کا معنی یہاں فریادرس ہے اور مطلب یہ ہے کہ میرے پروردگار میرے سب اسباب ختم ہو چکے ہیں اور مافوق الاسباب فریادوں کو سننے والا اور پہنچنے والا تیرے سوا کوئی نہیں اس لئے تو مہربانی فرما کر میری فریادرسی فرما ۔

فائدہ نمبر۳: "فاستجبنا و نجیناہ" توحید بھرے الفاظ سے معلوم ہوا کہ مافوق الاسباب مشکلات میں مشکل کشائی کرنا اور نجات دینا اللہ تعالیٰ کی شان ہے ۔

فائدہ نمبر۴: "کذالك" سے معلوم ہوا کہ یہ حضرت یونسؑ کی خصوصیت نہیں تھی بلکہ جو آدمی بھی حضرت یونسؑ کی طرح عقیدہ رکھ کر جس مصیبت میں بھی اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرما دیتے ہیں ۔

فائدہ نمبر۵: یہ آیت اپنے اس مدلول پر صریح طور پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت یونسؑ نے اپنی مصیبت میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارا اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضرت یونسؑ خود مختار و متصرف نہیں تھے ۔ جو خود مختار و متصرف ہو نہ تو وہ کبھی ایسے مصائب میں پھنستا ہے اور نہ ہی کسی کے سامنے فریادیں کرتا ہے ۔

تفسیر از شیخ عثمانیؒ: مچھلی والا فرمایا حضرت یونس کو، ان کا مختصر قصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شہر نینویٰ کی طرف (جو موصل کے مضافات میں سے ہے) مبعوث فرمایا تھا حضرت یونسؑ نے ان کو بت پرستی سے روکا اور حق کی طرف بلایا وہ ماننے والے کہاں تھے روز بروز انکا عناد تمرد ترقی کرتا رہا آخر بددعا کی اور قوم کی حرکات سے خفا ہو کر غصہ میں بھرے ہوئے شہر سے نکل گئے حکم الٰہی کا انتظار نہ کیا اور وعدہ کر گئے کہ تین دن کے بعد تم پر

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عذاب آئے گا۔ ان کے نکل جانے کے بعد قوم کو یقین ہوا کہ نبی کی بددعا خالی نہیں جائے گی کچھ آثار بھی عذاب کے دیکھے ہونگے، گھبرا کر سب لوگ بچوں اور جانوروں سمیت باہر جنگل میں چلے گئے اور ماؤں کو بچوں سے جدا کر دیا میدان میں پہنچ کر سب نے رونا چلانا شروع کر دیا بچے اور مائیں، آدمی اور جانور سب شور مچا رہے تھے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی تمام بستی والوں نے سچے دل سے توبہ کی، بت توڑ ڈالے خدا تعالیٰ کی اطاعت کا عہد باندھا اور حضرت یونسؑ کو تلاش کرنے لگے کہ ملیں تو ان کے ارشاد پر کاربند ہوں حق تعالیٰ نے آنے والا عذاب ان پر سے اٹھا لیا فلو لا کانت قریة امنت فنفعها ایمانها الاقوم یونس لما امنوا کشفنا عنهم عذاب الخزی فی الحیوٰة الدنیا ومتعنٰهم الی حین (یونس: ع ۱۰) ادھر یونسؑ بستی سے نکل کر ایک جماعت کے ساتھ کشتی پر سوار ہوئے وہ کشتی غرق ہونے لگی کشتی والوں نے بوجھ ہلکا کرنے کے لئے ارادہ کیا کہ ایک آدمی کو نیچے پھینک دیا جائے (یا اپنے مفروضات کے موافق یہ سمجھے کہ کشتی میں کوئی غلام مولیٰ سے بھاگا ہوا ہے) بہرحال اس آدمی کی تعیین کے لئے قرعہ ڈالا وہ حضرت یونسؑ کے نام پر نکلا دو تین مرتبہ قرعہ اندازی کی ہر دفعہ حضرت یونسؑ کے نام پر نکلتا رہا یہ دیکھ کر یونسؑ دریا میں کود پڑے فوراً ایک مچھلی آ کر نگل گئی اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو حکم دیا کہ یونسؑ کو اپنے پیٹ میں رکھ اس کا ایک بال بیکا نہ ہو یہ تیری روزی نہیں بلکہ تیرا پیٹ ہم نے اس کا قید خانہ بنایا ہے اس کو اپنے اندر حفاظت سے رکھنا اس وقت حضرت یونسؑ نے اللہ کو پکارا، لا الٰه الا انت سبحنك انی كنت من الظلمین، اپنی خطاء کا اعتراف کیا کہ بے شک میں نے جلدی کی کہ تیرے حکم کا انتظار کیے بدون بستی والوں کو چھوڑ کر نکل کھڑا ہوا گو یونسؑ کی یہ غلطی اجتہادی تھی جو امت کے حق میں معاف ہے مگر انبیاءؑ کی تربیت و تہذیب دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوتی ہے جس معاملے میں وحی آنے کی امید ہو بدون انتظار کیے قوم کو چھوڑ کر چلا جانا ایک نبیؑ کی شان کے لائق نہ تھا اسی نامناسب بات پر داروگیر شروع

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہوگئی آخر توبہ کے بعد نجات ملی مچھلی نے کنارے پر آ کر اگل دیا اور اسی بستی کی طرف صحیح سالم واپس کیے گئے (تفسیر عثمانی: ص ۴۳۹)

(۳) حضرت آدمؑ کی زاریاں

شاهد(۴) : قا ل ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخٰسرین (س: الاعراف ،پ:۲۳)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: دونوں نے عرض کی اے ہمارے پروردگار ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر اور اگر نہ بخشش فرمائے تو ہمارے لئے اور نہ رحم فرمائے ہم پر تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں سے ہو جائیں گے۔

تنبیہ: بعض لوگ اس مقام پر ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدمؑ کی توبہ قبول نہیں ہوتی تھی اور حضرت آدمؑ نے آسمان کی طرف دیکھا تو آپ کا نام لکھا ہوا تھا پس حضرت آدمؑ نے آپ ﷺ کے نام کے وسیلہ سے دعا کی تب قبول ہوئی، اس کی تفصیلی بحث تو ہم اپنے علیحدہ مضمون وسیلہ کی بحث میں کریں گے مختصر یہ ہے کہ یہ روایت سنداً متناً موضوع اور من گھڑت ہے جس کی کوئی اصل نہیں، قرآن پاک نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ حضرت آدمؑ نے قال ربنا ظلمنا ۔۔۔ الخ کے الفاظ سے دعا کی ہے۔

﴿شیخ سعیدی کا اعتراف حق﴾

شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی لکھتے ہیں، ضحاک نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو جن کلمات کی تلقین کی تھی وہ یہی تھے، ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخٰسرین (جامع البیان :جز ۸، ص ۱۱۹، تبیان القرآن : ۸۵، ج ۴)

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿حضرت نوحؑ کی زاریاں﴾

شاھد(۵): فدعا ربه انی مغلو ب فا نتصر ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر وفجرنا الا رض عیونا فلتقی الما ء علی امر قد قدر

(س: القمر، پ:۲۷، آیت:۱۰،۱۱،۱۲)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: آخر کار آپؑ نے دعا مانگی اپنے رب سے کہ میں عاجز آ گیا ہوں پس تو (ان سے) بدلہ لے لے پھر ہم نے کھول دیے آسمان کے دروازے موسلا دھار بارش کے ساتھ اور جاری کر دیا ہم نے زمین سے چشموں کو پھر دونوں پانی مل گئے ایک مقصد کے لئے جو پہلے مقرر ہو چکا تھا۔

تفسیر از پیر کرم شاہ بریلوی: نو سو سال سے زیادہ عرصہ آپ انکو وعظ و نصیحت کرتے رہے لیکن ان کی حالت اور بگڑتی گئی اور ان کی سرشت بد اور زیادہ بری ہوتی گئی تو آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی: "الٰہی میں مغلوب اور بے بس ہوں تو میری مدد فرما" یا تو میرا انتقام لے (ضیاء القرآن: ص ۵۶، ج:۵)

پیر بریلوی کا حضرت نوحؑ کے بارے میں بے بس ہونے کا اعتراف

پیر کرم شاہ صاحب کے ترجمہ اور تفسیر سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ حضرت نوحؑ جیسے جلیل القدر پیغمبر دشمنوں کے مقابلہ میں مغلوب اور بے بس ہو گئے تھے۔ جس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مختار کل نہیں ہے۔ اب یہ آیت اپنے مضمون میں صریح الدلالۃ ہے ہم نے اتمام حجت کے لئے پیر بریلوی کا ترجمہ اور تفسیر ذکر کر دی ہے۔ اب ہم متقدمین بریلویہ کے نظریے کی ایک جھلک پیش کر دینا بھی مناسب سمجھتے ہیں تا کہ قارئین پر واضح ہو جائے کہ عشق اولیاء کا بورڈ لگا کر کس طرح توہین انبیاء اور شرک باللہ کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نظریہ علمائے بریلویہ

حکیم امت بریلویہ مفتی احمد یار گجراتی روح البیان سے ایک مثال ذکر کرتے ہوئے یوں موقف بگھیرتے ہیں، "شیخ صلاح الدین فرماتے ہیں مجھ کو رب نے قدرت دی ہے کہ میں آسمان کو زمین پر گرادوں اگر میں چاہوں میں تو تمام دنیا والوں کو ہلاک کر دوں"

(جاء الحق: ص: ۱۹۷)

نیز لکھتے ہیں، "اولیاء کو اللہ سے یہ قدرت ملی ہے کہ چھوٹا ہوا تیر واپس کر لیں"

(جاء الحق: ص: ۱۹۷)

قارئین! قرآن پاک کی آیت اور پیر بریلوی کا ترجمہ و تفسیر ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت نوح جیسے جلیل القدر پیغمبر کو اپنے دشمنوں کو ہلاک کرنے کی قدرت حاصل نہیں اور یہاں مفتی احمد یار گجراتی حکیم امت بریلویہ کے صوفی صلاح الدین ہیں کہ آسمانوں کو زمین پر اور زمین کو آسمان پر مار دینے کی قدرت رکھنے کا دعوی کرتے ہیں، سبحان اللہ وتعالی عما یشرکون۔

ایک موقع پر یوں فریاد کی

شاهد (٦) ولقد نا دانا نوح فلنعم المجيبون ونجيناه واهله من الكرب العظيم وجعلنا ذريته هم الباقين (الصافات، ۷۵، ۷۶، ۷۷)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور (فریاد کرتے ہوئے) پکارا ہمیں نوح نے پس ہم بہترین فریادرس ہیں اور ہم نے نجات دے دی انہیں اور ان کے گھرانے کو ایسی مصیبت سے جو بڑی زبردست تھی اور ہم نے بنا دیا فقط ان کی نسل کو باقی رہنے والا (ضیاء القرآن)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: اور ہم کو پکارا تھا نوحؑ نے سو کیا خوب پہنچنے والے ہیں ہم پکار

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پر اور بچا دیا اس کو اور اس کے گھر کو اس بڑی گھبراہٹ سے اور رکھا اسی کی اولاد کو وہی باقی رہنے والے۔

شاھد (۷) ایک مقام پر یوں عرض کی ، قال رب انصرنی بما کذبون (س: المؤمنون ،پ:۱۸، آیت: ۳۹)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اس پیغمبر نے کہا میرے رب اب تو میری مدد فرما کیونکہ انھوں نے تو مجھے جھٹلا دیا ہے۔

شاہد(۸) ایک مقام پر یوں زاریاں کیں:

قال رب ان قومی کذبون فافتح بینی وبینھم فتحا ونجنی ومن معی من المؤمنین فانجیناہ ومن معہ فی الفلک المشحون ثم اغرقنا بعد الباقین (س: الشعراء، پ: ۱۹، آیت:۱۱۷،۱۱۸،۱۱۹)

ترجمہ شیخ سعیدی بریلوی: نوحؑ نے عرض کیا اے میرے رب میری قوم نے میری تکذیب کر دی پس تو میرے اور ان کے درمیان آخری فیصلہ کر دے اور مجھے اور ان لوگوں کو نجات دے دے جو میرے ساتھ ایمان لانے والے ہیں۔ پس ہم نے انکو نجات دے دی اور ان لوگوں کو جو بھری ہوئی کشتی میں ان کے ساتھ تھے بعد ازاں باقی تمام لوگوں کو ہم نے غرق کر دیا (تبیان القرآن)

﴿حضرت لوطؑ کی پکار﴾

شاھد(۹) قال رب انصرنی علی القوم المفسدین (س: العنکبوت ، پ: ۲۰ ، آیت: ۳۰)

ترجمہ: آپ نے عرض کی اے میرے پروردگار تو میری امداد کر ان فسادی لوگوں کے مقابلہ میں۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شیخ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں، جب حضرت لوط نے انکو ان برے کاموں سے منع کیا تو انھوں نے کہا کہ آپ ہم پر اللہ کا عذاب لے آئیں اور یہ انھوں نے اس لئے کہا تھا کہ ان کو حضرت لوط کے دعوی رسالت کے جھوٹے ہونے کا یقین تھا پھر حضرت لوط نے اللہ تعالی سے مدد طلب کی تو اللہ تعالی نے ان کے پاس عذاب کے فرشتے بھیج دیے۔

(تبیان القرآن: ص ۱۷۱، ج ۹)

اور ایک موقع پر یوں عرض کی،

شاهد (۱۰) رب نجنی واهلی مما یعملو ن ونجیناه واهله اجمعین الاعجوزا فی الغابرین (س: الشعراء، پ:۱۹، آیت:۱۷۰،۱۷۱)

ترجمہ از پیر کرم بریلوی: میرے مالک نجات دے مجھے اور میرے اہل وعیال کو اس (کی شامت) سے جو وہ کرتے ہیں سو ہم نے نجات دے دی اسے اور اس کے سب اہل کو سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں تھی۔

﴿خلیل اللہ کی زاریاں﴾

شاهد (۱۱) الذی خلقنی فهو یهدین والذی یطعمنی ویسقین واذا مرضت فهو یشفین والذی یمیتنی ثم یحیین والذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی یوم الدین ، رب هب لی حکمًا والحقنی بالصلحین واجعل لی لسا ن صدق فی الاخرین واجعلنی من ورثة جنة النعیم (پ:۱۹،س:الشعراء، آیت: ۷۸--تا--۸۵)

ترجمہ از کرم شاہ بریلوی: جس نے مجھے پیدا فرمایا پھر (ہر قدم پر) وہ میری رہنمائی کرتا ہے اور وہ جو مجھے کھلاتا ہے اور مجھے پلاتا بھی ہے اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے صحت بخشتا ہے اور وہ جو مجھے مارے گا، پھر مجھے زندہ کرے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM = مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بخش دیگا میرے لئے میری خطا کو روز جزا کو، اے میرے رب! عطا فرما مجھے علم و عمل (میں کمال) اور ملا دے مجھے نیک بندوں کے ساتھ اور بنا دے میرے لئے سچی ناموری آئندہ آنے والوں میں۔ اور بنا دے مجھے ان لوگوں سے جو نعمت والی جنت کے وارث ہیں۔

فائدہ: حضرت خلیلؑ کی دعا کا مختصر ترین خلاصہ یہ ہے کہ روزی رساں، شفا دینے والا، حی ممیت، گناہ بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، معطی مانع ہونا صفات الوہیت سے ہے اور یہ صفات جب غیر اللہ میں نہیں پائی جاتیں تو غیر اللہ الٰہ کیسے بن سکتا ہے۔

تفسیر از دریا آبادیؒ: یعنی اس خدائے واحد کی ذات تمام صفات کمال کی جامع ہے۔ وہی خالق ہے اور وہی ھادی اور مدبر بھی، یہ نہیں کہ خلق کا کام کوئی اور دیوتا کرے اور انتظام وہدایت کا دیوتا کوئی اور ہو، کھانا اور پانی دونوں وہی خدائے واحد دیتا ہے یہ نہیں کہ ایک دیوتا زراعت ونباتات کا ہو اور کوئی اور دیوتا بارش کا۔۔۔۔ صحت وشفاء بھی وہی خدا واحد دیتا ہے یہ نہیں کہ بیماری سے صحت بخشنے کے لئے کوئی الگ دیوی یا دیوتا ہو۔۔۔ مشرک جہلی قوموں نے انہی صفات کے لئے برابر الگ الگ دیویوں، دیوتاؤں کے وجود کو تسلیم کیا ہے،۔۔۔۔۔۔۔ وہی الٰہ المعاد بھی، وہی الٰہ المعاش بھی، وہی موت وفنا طاری کرنے والا بھی اور وہی جزاء سزا کے لئے دوبارہ جلانے والا بھی یہ نہیں کہ افناء وابلاک کا دیوتا کوئی الگ ہو اور حشر میں داوری کے وقت سامنا کسی اور کا کرنا پڑے جیسا کہ عموماً مشرک ونیم مشرک قوموں نے فرض کیا ہے اور پھر مغفرت کی امیدیں بھی تمام تر اسی خدائے واحد کی ذات سے نہ کہ کسی اور سے مشرک اور جہلی قوموں کو شرک کی ٹھوکریں جب جب لگی ہیں انہی صفات ہی سے متعلق لگی ہیں۔ اطمع الدین۔۔۔ الخ، ان الفاظ آیت کے اندر رعایت ادب کس طرح موجود ہے۔ اول تو پیمبر صاف صاف اپنے لئے خطیئۃ کا وجود تسلیم کرتے ہیں محض اجتہادی غلطی کہہ کر نہیں گزر جاتے اور پھر اپنی مغفوریت کو بھی جزم

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کے ساتھ نہیں بیان کرتے اس کی صرف امید یا آس لگاتے ہیں۔۔۔۔۔کہاں پیغمبر جلیل حضرت خلیل کا یہ ادب و درجہ تواضع اور کہاں بعض صوفیہ خامکار کے یہ دعوے کہ ہم اپنے مریدوں میں سے جس کو چاہیں گے چھڑا لیں گے،" اور میرا ذکر آئندہ آنے والوں میں جاری رکھ" تاکہ وہ لوگ میرے طریق پر چلیں اور میرے لئے اضافہ ثواب و حسنات کا باعث ہوں۔ بالصالحین، صالحین سے یہاں مراد ان کی اعلیٰ فرد یعنی انبیاء عالی شان ہیں، ھب لی حکما، نفس حکمت تو حضرت کو دعا کے وقت بھی حاصل تھی دعا سے مقصود جامعیت علم و عقل میں مزید حصول کمال معلوم ہوتا ہے، رب ھب لی، ابراہیم خلیل ابھی تک برابر صیغہ غائب استعمال کر رہے تھے، ھو یھدین، ھو یطعمنی وغیرہ صفات کمال بیان کرتے کرتے غلبہ حضور سے براہ راست مناجات شروع کر دیتے ہیں۔ واجعل لی لسان صدق فی الاخرین، فقہاء محققین نے یہی سے یہ نکالا ہے کہ انسان کا اپنے ذکر خیر کو محبوب رکھنا اور اس کی تمنا کرنا مطلق صورت میں معیوب و مذموم نہیں بلکہ یہ تو عین محل ترغیب پر ہے۔۔الخ (تفسیر ماجدی: ص ۷۵۰، ۷۵۱)

﴿حضرت یعقوبؑ نے اپنی مصیبت میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارا﴾

شاھد (۱۲) قال انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ

(س: یوسف، پ: ۱۳، آیت: ۸۶)

ترجمہ از شیخ سعیدی بریلوی: یعقوبؑ نے کہا میں اپنی پریشانی اور غم کی شکایت صرف اللہ سے کرتا ہوں (تبیان القرآن)

﴿حضرت یوسفؑ نے اپنی مہمات میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارا﴾

شاھد (۱۳) قال رب السجن احب الی مما یدعونی الیہ والا تصرف عنی کیدھن اصب الیھن واکن من الجھلین،

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فاستجاب له ربه فصرف عنه كيدهن انه هو السميع العليم

(پ:۱۲، س: یوسف، آیت: ۳۳،۳۴)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: یوسف نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار قیدخانہ کی صعوبتیں مجھے زیادہ پسند ہیں اس (گناہ) سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اور اگر تو اپنی عنایت سے نہ دور کرے مجھ سے ان کے مکر کو تو میں مائل ہو جاؤں گا ان کی طرف اور بن جاؤں گا ناداںوں سے، پس قبول فرمالی اس کی دعا اس کے رب نے اور دور کر دیا اس سے ان عورتوں کے مکر و فریب کو بے شک وہ (اپنے بندوں کی فریادیں) سننے والا اور (انکے حالات) خوب جاننے والا ہے۔

شاهد(۱۴)رب قد اتيتنى من الملك وعلمتنى من تاويل الاحاديث فاطر السموات والارض انت ولى فى الدنيا والاخرة توفنى مسلما والحقنى بالصلحين (س: یوسف، آیت: ۱۰۱)

ترجمہ: اے میرے رب! عطا فرمائی تو نے مجھے کچھ حکومت اور تو نے سکھایا مجھے کچھ پیمبرانہ باتوں کا اے بنانے والے آسمانوں اور زمین کے! تو ہی میرا کارساز ہے دنیا میں اور آخرت میں مجھے موت دے درآنحالیکہ میں مسلمان ہوں اور ملا دے مجھے نیک بندوں کے ساتھ۔

﴿حضرت موسیٰ نے اپنے رب کے سامنے یوں زاریاں کیں﴾

شاهد (۱۵) فقال رب انى لما انزلت الى من خير فقير (پ:۲۰، س: القصص، آیت: ۲۴)

ترجمہ: (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کی اے میرے پروردگار! تو جو چیز

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اتارے میری طرف اچھی میں اس کا محتاج ہوں۔

شاهد (۱۶) رب اشرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدة من لسانی یفقهوا قولی واجعل لی وزیرا من اهلی هارون اخی اشددبه ازری واشرکه فی امری کی نسبحك کثیرا ونذکرك کثیرا انك کنت بنا بصیرا (طه ، آیت: ۲۷،۲۸، ۲۹، ۳۰)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: آپ نے دعا مانگی اے میرے پروردگار! کشادہ فرمادے میرے لئے میرا سینہ اور آسان فرمادے میرے لئے میرا یہ (کٹھن) کام اور کھول دے گرہ میری زبان کی تا کہ اچھی طرح سمجھ سکیں وہ لوگ میری بات اور مقرر فرما میرا وزیر میرے خاندان سے یعنی ہارون کو جو میرا بھائی ہے مضبوط فرمادے اس سے میری کمر اور شریک کردے اسے میری (اس) مہم میں تا کہ ہم دونوں کثرت سے تیری پاکی بیان کریں اور ہم کثرت سے تیرا ذکر کریں بے شک تو ہمارے (ظاہر و باطن) کو خوب دیکھنے والا ہے۔

شاهد (۱۷) وقال موسی ربنا انك اتیت فرعون وملاه زینة واموالا فی الحیوة الدنیا ربنا لیضلوا عن سبیلك ربنا اطمس علی اموالهم واشدد علی قلوبهم فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم (پ:۱۱،س: یونس: ۸۸)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور عرض کی موسیٰ نے، اے ہمارے پروردگار! تو نے بخشا ہے فرعون اور اس کے سرداروں کو سامان آرائش اور مال و دولت دنیوی زندگی میں، اے ہمارے مولیٰ! کیا اس لئے کہ وہ گمراہ کرتے پھریں (لوگوں کو) تیری راہ سے، اے ہمارے رب! برباد کردے ان کے مالوں کو اور سخت کردے ان کے دلوں کو تا کہ وہ نہ ایمان لے آئیں جب تک نہ دیکھ لیں

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

دردناک عذاب کو۔

﴿حضرت زکریاؑ کی پکار﴾

شاهد(۱۸)هنا لك دعا زكريا ربه قال رب هب لي من لدنك ذرية طيبة انك سميع الدعاء (س: ال عمران، آیت: ۳۸)

ترجمہ از سبحان الہندؒ: اس موقع پر زکریاؑ نے اپنے رب سے دعا کی، عرض کیا اے میرے پروردگار مجھ کو اپنی بارگاہ سے نیک اولاد عطا فرما بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔

﴿تفسیر از سبحان الہندؒ﴾

جب حضرت زکریاؑ نے مریم کے پاس بار بار بے فصل اور بے موسم کے پھل دیکھے تو خیال کیا کہ میرے ہاں بھی خلاف عادت اور بے فصل اولاد ہو جائے تو کچھ بعید نہیں۔ گو حضرت حق کی قدرت پر پہلے سے ہی اعتقاد تھا لیکن ہمت نہ پڑتی تھی۔ اب بے فصل کے میووں کا آنا دیکھ کر جرأت ہوئی کیونکہ یہ خواہش پرانی تھی کہ کوئی ایسا جانشین ہو جائے جو آل یعقوب کی دینی امانتوں کا وارث ہو اس لئے اسی وقت یا اسی جگہ جناب باری میں یہ درخواست کی۔ الخ (تفسیر کشف الرحمٰن، ص: ۴۳۶، ج ۱)

﴿حکیم الامت بریلویہ کی تحریف﴾

مفتی احمد یار اپنے شرکیہ عقیدے کو پانی دینے کے لئے هنا لك کے لفظ کا معنی بگاڑتے ہوئے یوں نکتہ سنجی کرتے ہیں، "اس سے معلوم ہوا کہ ولی کے پاس دعا مانگنا سنت نبی اور وہاں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے خواہ زندہ ولی کے پاس دعا کرے یا قبروں کے پاس۔ رب فرماتا ہے ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة، اسی سے یہ بھی مسئلہ واضح ہوتا ہے کہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جس شہر میں قبور صالحین ہوں اس شہر کا احترام کریں'' (نور العرفان: ص ۸۶)

قارئین! مفتی احمد یار گجراتی صاحب فن تحریف میں اپنی مثال آپ ہیں، ان کی تفسیر نور العرفان انکے صدری نکات اور خالص تحریفات وتلبیسات سے پر نظر آتی ہے۔ اس کا انکشاف ہم مستقل مضمون میں کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سردست مفتی صاحب کا جو ملفوظ ذکر کیا گیا ہے اسی کو دیکھ کر اندازہ فرمائیں کہ مفتی صاحب پر ذوق تحریف کتنا غالب ہے کہ ایک ہی سانس میں دو آیتوں میں تحریف کر ڈالی۔ کہاں ادخلوا الباب سجدا کا بنی اسرائیل کو حکم اور کہاں تعظیم قبور صالحین، اس مقام پر چونکہ تفصیل مقصود نہیں اور ہمیں یہ بھی لحاظ ہے کہ کوئی بریلوی بھائی ہماری باتوں سے غصے میں نہ آجائے اسلئے ہم اپنے دعوی کا ثبوت ایک بریلوی محقق ہی سے پیش کیے دیتے ہیں۔

﴿بریلوی حکیم الامت شیخ سعیدی کے فتوے کی زد میں﴾

''بعض علماء اس آیت میں یہ نکتہ آفرینی کرتے ہیں کہ حضرت زکریا نے حضرت مریم کے پاس جا کر دعا کی تو ان کی دعا قبول ہوئی اور ان کے ہاں اولاد ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ دعا کی قبولیت کے لئے ولی کی بارگاہ میں جانا پڑتا ہے اور جب نبی کے لئے بھی ولی کے پاس جائے بغیر چارہ نہیں تو عام آدمیوں کا کیا ذکر ہے اور اس آیت سے وہ نبی پر ولی کی فضیلت ثابت کرتے ہیں اور یہ فکر محض گمراہی ہے۔ حضرت زکریا کا دعا کرنا محض اس وجہ سے تھا کہ انھوں نے حضرت مریم کے پاس بے موسم کے پھل دیکھے اور تب ان کا ذہن اس بات کی طرف متوجہ ہوا کہ میرا رب جب بے موسم پھل دے سکتا ہے تو بے موسم کی اولاد بھی دے سکتا ہے''۔ (تبیان القرآن: ص ۱۴۶، ج ۲)

﴿فتوی سعیدی کا خلاصہ﴾

(۱) حضرت زکریا کا دعا کرنا محض اس وجہ سے تھا کہ انھوں نے حضرت مریم کے پاس

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بے موسم پھل دیکھے تب ان کا ذہن اس بات کی طرف متوجہ ہوا کہ میرا رب جب بے موسم کے پھل دے سکتا ہے تو بے موسم کی اولاد بھی دے سکتا ہے۔

(۲) یہ کہنا کہ حضرت زکریاؑ حضرت مریم کے پاس قبولیت دعا کے لئے گئے تھے ایک ولی کو نبی پر فضیلت دینا ہے جو سراسر گمراہی ہے۔ سبحان اللہ شیخ سعیدی صاحب کا تحقیقی فتوی نشانے پر لگا اور حکیم امت بریلویہ کے مزعومہ ایمان کے پرخچے اڑا دیے، وللہ الحمد

شاهد(۱۹)ذكر رحمت ربك عبده زكريا اذ نا دى ربه ندآءً خفيا قا ل رب انى وهن العظم منى واشتعل الراس شيبا ولم اكن بدعائك رب شقيا وانى خفت الموالى من ورا ء ى وكانت امراتى عا قرا فهب لى من لد نك وليا يرثنى ويرث من ال يعقوب واجعله رب رضيا (پ:۱۶، س: مریم ،آیت:۲،۳،۴،۵،۶)

ترجمہ از سبحان الہندؒ: اے پیغمبر یہ آپ کے رب کی اس مہربانی کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی جب اس نے اپنے رب کو پست اور خفیہ آواز سے پکارا، زکریا نے عرض کی اے میرے رب میری ہڈیاں بڑھاپے سے ضعیف ہو گئیں اور سر بڑھاپے کی سفیدی سے چمک اٹھا اور میرے رب تجھ سے دعا کر کے میں کبھی محروم نہیں رہا اور میں اپنے بعد اپنے رشتہ داروں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے سو تو مجھ کو اپنے پاس سے ایک ایسا وارث عطا کر جو میرا بھی وارث ہو اور اولاد یعقوب کا بھی وارث ہو اور تو اس وارث کو اے میرے رب اپنا پسندیدہ اور مقبول بنائیو۔ (تفسیر کشف)

الحاصل

حاصل یہ ہے کہ تمام انبیائے کرام کا اجماعی عقیدہ یہی تھا کہ پکار و دعا کے لائق و

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اسی لئے تمام انبیائے کرامؑ اپنی حاجات ومشکلات میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے رہے اور پورے قرآن وذخیرہ احادیث میں ایک بھی ایسی نص موجود نہیں ہے کہ جس میں یہ مذکور ہو کہ اللہ تعالیٰ کے کسی نبی ورسول نے اپنی مشکلات و حاجات میں کسی زندہ یا مردہ کو پکارا ہو اور مافوق الاسباب امور میں اس سے استعانت کی ہو

﴿عنوان ششم﴾

ہر نبی کے صحابہؓ اور ہر دور کے مؤمنین کا عقیدہ یہی رہا ہے کہ مشکل کشا، حاجت روا، نافع، ضار، معطی، مانع، داتا، شافع الامراض، قاضی الحاجات اور فریادرس یعنی ہمہ دان وہمہ کن غیب دان ومتصرف صرف اللہ ہی ہے اس لئے دعا وپکار کے لائق ومستحق بھی وہی ہے ۔اسی لئے یہ خاصان خدا اپنی ہر مصیبت اور مشکل میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے رہے۔

شاهد (۱) اذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم انى ممدكم بالف من الملئكة مردفين (پ:۹، س: الانفال ، آیت: ۹)

ترجمہ از سبحان الہندؒ: اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے پھر اللہ نے تمہاری دعا کو قبول کر لیا کہ میں تمہاری ایک ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا جن کے پیچھے دوسرے فرشتے ہونگے۔

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: یاد کرو جب تم فریاد کر رہے تھے اپنے رب سے تو کن لی اس نے تمہاری فریاد (اور فرمایا) یقیناً میں مدد کرنے والا ہوں تمہاری ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ جو پے در پے آنے والے ہیں۔ (ضیاء)

تفسیر از شیخ القرآنؒ: جب مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ اب مشرک فوج سے ناگزیر ہو گیا ہے تو اب اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر امداد ونصرت کے لئے دعائیں کرنے لگے حضور ﷺ نے انتہائی تضرع اور زاری سے دعا کی آپ ﷺ قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ہاتھ اٹھا کر عرض

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کی بارے خدایا اپنا وعدہ فتح اور نصرت پورا فرما، اللہ اگر آج یہ مٹھی بھر جماعت ہلاک ہوگئی تو زمین پر تیری خالص عبادت کرنے والا کوئی نہیں ہوگا آپ ﷺ نے اس قدر طویل دعا مانگی کہ آپ ﷺ کی چادر کندھوں سے گر پڑی، حضرت ابوبکر صدیقؓ چادر آپ ﷺ کے کندھوں پر ڈالتے اور کہتے یا رسول اللہ دعا کافی ہوگئی، اللہ اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا (قرطبی وغیرہ)

فائدہ: آیت مذکورہ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ تمام انبیاءؑ کے امام حضرت خاتم الانبیاء ﷺ اور تمام اولیاءؒ کے سرداران حضرات صحابہ کرامؓ نے اپنے مصائب و مہمات میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارا۔ اذ تستغیثون ربکم، سے معلوم ہوا کہ امام الانبیاء ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰؓ و دیگر مقربین اصحاب رسول کا عقیدہ یہی تھا کہ فریاد رس صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

شاهد(۲) ولما برزوا لجالوت وجنوده قالوا ربنا افرغ علينا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكفرين (پ: ۲، س: البقرہ، آیت: ۲۵۰)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: اور جب سامنے ہوئے جالوت کے اور اس کی فوجوں کے تو بولے اے رب ہمارے ڈال دے ہمارے دلوں میں صبر اور جمائے رکھ ہمارے پاؤں اور (تو) مدد کر ہماری اس کافر قوم پر۔

شاهد(۳) ربنا لاتؤاخذنا ان نسينا او اخطانا ربنا لا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا على القوم الكفرين (پ: ۳، س: البقرہ، آیت: ۲۸۶)

ترجمہ از سحبان الہندؒ: اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم سے اس پر مواخذہ نہ کر، اے ہمارے پروردگار ہم پر کسی ایسے سخت حکم کا

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بار نہ ڈال جیسے ہم سے پہلوں پر تو نے ڈالا تھا۔ اے ہمارے پروردگار ہم سے وہ بار گراں نہ اٹھوا جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہمارا آقا ہے لہذا ان لوگوں کے مقابلہ میں جو کافر ہیں ہماری مدد فرما۔ (کشف)

شاهد(۴) وکا ین من نبی قتل معه ربیو ن کثیر فما وهنوا لما اصا بهم فی سبیل اللهوما ضعفوا وما استکا نوا واللہ یحب الصٰبرین وما کا ن قو لهم الا ان قا لوا ربنا اغفرلنا ذنوبنا واسرافنا فی امر نا وثبت اقدامنا وانصر نا علی القو م الکفرین

(پ: ۴، س: ال عمرا ن ، آیت: ۱۴۶، ۱۴۷)

ترجمہ از سحبان الہندؒ: اور بہت نبی ایسے ہو چکے ہیں جن کی معیت میں بکثرت باخدا لوگوں نے جہاد کیا ہے پھر اللہ کی راہ میں جو تکالیف بھی ان مجاہدین کو پہنچیں ان کی وجہ سے نہ تو انھوں نے ہمت ہاری اور نہ ہی وہ سست پڑے اور نہ وہ دشمن کے آگے جھکے اور اللہ ایسے ہی ثابت قدم رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ اور ان مجاہدین سوائے اتنی بات کے اور کچھ نہیں کہا کہ اے ہمارے پروردگار! ہماری خطاؤں کو اور اس زیادتی کو جو ہمارے کاموں میں ہم سے واقع ہوئی ہیں بخش دے اور ہمارے قدم جمادے اور ان کافروں کے مقابلے ہماری مدد فرما۔

﴿اصحاب موسیٰ کی پکار﴾

شا هد (۵)ربنا افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین (س: الاعراف، پ:۹، آیت: ۱۲۶)

ترجمہ از سحبان الہندؒ: اے ہمارے رب! ہم پر بکثرت صبر کا فیضان فرما اسی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حالت میں ہماری روح قبض کر کہ ہم مسلمان ہوں۔

﴿بی بی آسیہ ولیہ کی پکار﴾

شاهد (۲)اذ قالت رب ابن لی عندك بیتا فی الجنة ونجنی من فرعون وعمله ونجنی من القوم الظلمین (التحریم' آیت: ۱۱)

ترجمہ: جب کہ اس کی بیوی نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! میرے لئے جنت میں اپنے نزدیک ایک مکان بنا دے اور مجھے کو فرعون اور اس کے عمل بد سے محفوظ رکھ اور مجھ کو ان تمام ظالم لوگوں سے خلاصی عنایت فرما۔

﴿اصحاب کہف کی پکار﴾

شاهد (۷) اذ اوی الفتیة الی الکهف فقالوا ربنا اتنا من لدنك رحمة وهیء لنا من امر نا رشدا فضربنا علی اذانهم فی الکهف سنین عددا (پ:۱۵، س: الکهف، آیت: ۱۰،۱۱)

ترجمہ از سحبان الہند: وہ وقت قابل ذکر ہے جب ان نوجوانوں نے پہاڑ کی کھوہ میں پناہ لی اور اپنے رب سے یوں کہا اے ہمارے رب! تو اپنے پاس سے ہم کو رحمت عطا کر اور ہمارے لئے ہمارے کام میں صحیح راہنمائی کا سامان مہیا کر دے، پھر ہم نے اس پہاڑ کی کھوہ میں ان کے کانوں پر کتنے ہی برسوں کے لئے نیند کا پردہ ڈال دیا۔

﴿مکہ کے مظلوم صحابہؓ کی پکار﴾

شاهد (۸)وما لکم لا تقاتلون فی سبیل الله والمستضعفین من الرجا ل والنسا ء والولدان الذین یقولو ن ربنا اخرجنا من هذه

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

القریۃالظالم اھلھا واجعل لنا من لدنك ولیا واجعل لنا من لدنك نصیرا (س: النساء ،پ:۵، آیت: ۷۵)

ترجمہ از سحبان الہندؒ: اور اے مسلمانو! آخر تم کو کیا عذر ہے کہ تم خدا کی راہ میں اور ان کمزور و بے بس لوگوں کی خاطر جنگ نہیں کرتے جن میں کچھ مرد ہیں اور کچھ عورتیں ہیں اور کچھ بچے ہیں یہ سب کے سب خدا سے دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہے اور اپنی طرف سے ہمارے لئے کوئی حمایتی پیدا کر اور اپنی طرف سے ہمارے لئے کوئی مددگار مقرر فرما۔

﴿تمام خاصان الٰہی کا عقیدہ﴾

شاھد (۹) ربنا اصرف عنا عذاب جھنم ان عذابھا کان غراما انھا ساءت مستقرا و مقاما (س: الفرقان ،پ:۱۹، آیت: ۶۶)

ترجمہ از سحبان الہندؒ: اور وہ (رحمان کے مخصوص بندے جو یوں دعائیں کیا کرتے ہیں) اے ہمارے پروردگار! ہم سے جہنم کے عذاب کو دور رکھیو کیونکہ دوزخ کا عذاب ہمیشہ کی تباہی ہے بے شک وہ جہنم باعتبار ٹھہرنے کے بھی بری اور باعتبار رہنے کے بھی بری ہے۔

شاھد (۱۰) ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما (س: الفرقان ،پ:۱۹، آیت: ۷۴)

ترجمہ از سحبان الہندؒ: (نیز وہ ایسے ہوں جو یوں دعا کرتے ہوں) اے ہمارے پروردگار! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد (۱۱) ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ربنا انك جامع الناس ليوم لا ريب فيه ان الله لا يخلف الميعاد (س: ال عمران ،پ:۳، آیت: ۸،۹)

ترجمہ از سبحان الہندؒ: اے ہمارے رب! جب تو ہم کو ہدایت دے چکا تو اب ہدایت کے بعد ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر اور اپنے پاس سے ہم کو رحمت عطا فرما بے شک تو بڑا ہی دینے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! یقیناً تو سب لوگوں کو اس دن جمع کرنے والا ہے جس دن کے واقع ہونے میں ذرا شک و شبہ نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔

﴿عنوان ہفتم﴾

جس طرح اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب دان و متصرف نہیں ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے دربار میں کوئی شفیع قہری بھی نہیں ہے کہ جس کی بات ضرور مانی جائے تو جب اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی مشکلات حل کر سکتا ہے اور نہ ہی مشکلات حل کروا سکتا ہے۔ تو پھر دعا و پکار کے لائق کیسے ہو سکتا ہے۔

شاهد (۱) ونادى نوح ربه فقال رب ان ابنى من اهلى وان وعدك الحق وانت احكم الحكمين قال يٰنوح انه ليس من اهلك انه عمل غير صالح فلا تسئلن ما ليس لك به علم انى اعظك ان تكون من الجهلين قال رب انى اعوذبك ان اسئلك ما ليس لى به علم والا تغفر لى وترحمنى اكن من الخسرين (پ:۱۲، س: هود، آیت: ۴۶)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور پکارا نوحؑ نے اپنے رب کو اور عرض کی میرے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پروردگار! میرا بیٹا بھی تو میری اہل سے ہے اور یقیناً تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب حاکموں سے بہتر حکم کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح! وہ تیرے گھر والوں سے نہیں کیونکہ اس کے عمل اچھے نہیں، پس نہ سوال کیا کرو مجھ سے جس کا تجھے علم نہ ہو میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ نہ ہو جا نادانوں سے عرض کرنے لگے میرے پروردگار! میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے کہ میں سوال کروں تجھ سے ایسی چیز کا جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں ہو جاؤں گا زیاں کاروں سے۔

فائدہ: یہ آیات اس حقیقت پر صریح دلالت کرتی ہیں کہ

(۱) حضرت نوحؑ کی دلی چاہت تھی کہ میرا بیٹا بچ جائے لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ بات منظور نہیں تھی۔ تو مرضی اللہ تعالیٰ کی پوری ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نوحؑ مختار کل نہیں تھے۔

(۲) حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کی نجات کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ تنبیہ فرما کر دعا سے بھی روک دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی برگزیدہ ہستی اللہ تعالیٰ کے ہاں شفیع قہری نہیں کہ جس کی محبت میں اللہ تعالیٰ کی ذات مجبور ہو کر اس کی بات ٹال نہ سکے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ذات ہے وہ کسی سے کسی طرح ہرگز مجبور نہیں۔

﴿شیخ سعیدی بریلوی کی تحقیق﴾

شیخ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں: متقدمین و متاخرین تمام مفسرین کی تصریحات سے یہ واضح ہو گیا کہ حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کنعان کی نجات کے لئے جو دعا کی تھی کہ وہ اس وجہ سے نہ تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے کفر پر مطلع ہونے کے باوجود شفقت پدری سے مغلوب ہو گئے تھے ---------- بلکہ انھوں نے یہ دعا اس لئے کی تھی کہ وہ ان کے گمان

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

میں مومن تھا اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ وہ مومن نہیں کافر ہے اور یہ تنبیہ فرمائی کہ جس چیز کا آپ کو مکمل علم نہ ہو اس کے متعلق آپ سوال نہ کریں (تبیان القرآن: ص ۵۵۷، ج ۵)

نیز شیخ سعیدی صاحب مزید لکھتے ہیں: عصمت انبیاءؑ کے منکرین نے اس آیت کی بناء پر حضرت نوحؑ پر یہ طعن کیا ہے کہ حضرت نوحؑ کا بیٹا کنعان کافر تھا اور کافر کے لئے مغفرت کی دعا کرنا گناہ ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ حضرت نوحؑ سے گناہ سرزد ہوا تھا۔ امام رازی اور علامہ قرطبیؒ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ کنعان منافق تھا، اور وہ حضرت نوحؑ کے سامنے ایمان کا اظہار کرتا تھا اسی بناء پر حضرت نوحؑ نے اس کے لئے مغفرت کی دعا کی اور کشتی میں سوار ہونے کی درخواست کی تھی اگر ان کو یہ علم ہوتا کہ وہ کافر ہے تو وہ اس کی مغفرت کی کبھی دعا نہ کرتے اور رہا یہ کہ اس پر کیا دلیل ہے کہ حضرت نوحؑ کو اپنے بیٹے کے کفر کا علم نہیں تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت نوحؑ نے خود اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ وقال نوح رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا، اور نوحؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔ تو جب حضرت نوحؑ نے خود تمام کافروں کی ہلاکت کی دعا کی تھی تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ ایک کافر کی مغفرت کی دعا کرتے؟ اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہے اسکو کنعان کے کفر کا علم تھا اس لئے فرمایا وہ آپ کے اہل سے نہیں ہے اس کے کام نیک نہیں ہیں تو آپ مجھ سے اس چیز کا سوال نہ کریں جس کا آپ کو علم نہیں ہے، یہ اس آیت کا واضح معنی ہے کیونکہ حضرت نوحؑ کا تو یقیناً علم تھا کہ کافر اور مشرک کی مغفرت نہیں ہو سکتی اور وہ خود بھی تمام کافروں کی ہلاکت کی دعا کر چکے تھے اس لئے اس آیت کی یہ تفسیر کرنا درست نہیں کہ حضرت نوحؑ نے یہ جاننے کے باوجود کہ ان کا بیٹا کافر ہے، محبت پدری سے مغلوب ہو کر اللہ تعالیٰ کے قانون کے خلاف بلکہ خود اپنی دعا کے بھی خلاف کنعان کی مغفرت کی دعا کی، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ بلا علم اور بلا تحقیق اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا ایک خلاف اولیٰ کام تھا یا ان کی اجتہادی خطا تھی اور یہ ان کا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کمال تواضع ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ ادب اور عبدیت کا اظہار ہے کہ انھوں نے اجتہادی خطا پر بھی معافی مانگی اور کہا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (نوحؑ نے) عرض کیا، بے شک میں (اس سے) تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں تجھ سے اس چیز کا سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو میری مغفرت نہ فرمائے اور مجھ پر رحم نہ فرمائے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا (سورہ ھود: ۴۷) (تبیان القرآن: ص ۵۵۵، ج ۵)

الحاصل

غلام رسول سعیدی کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ

(۱) حضرت نوحؑ کو اپنے بیٹے کنعان کے نفاق کا علم نہیں تھا۔

(۲) جو شخص یہ کہے کہ حضرت نوحؑ کو کنعان کے باطن اور نفاق کا علم تھا تو وہ حضرت نوحؑ کی عصمت کا منکر ہے۔

تحقیق سعیدی کا نتیجہ

شیخ سعیدی صاحب کی تحقیق کو ہم داد دیتے ہیں، کہ شیخ سعیدی صاحب نے حضرت نوحؑ کے علم غیب کا انکار کر کے قدیم بریلویت کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی ہیں کیونکہ متقدمین بریلویہ کے نزدیک کسی نبی سے کسی وقت کسی چیز کے علم کی نفی کرنا اس نبی کی نبوت کا انکار ہے۔

شیر پنجاب کا ارشاد

چنانچہ مناظر اعظم بریلویت شیر پنجاب صاحب لکھتے ہیں، اگر کسی نے بالفرض نبی کو کچھ وقت کے لئے معاذ اللہ اس خبر سے بے علم سمجھا تو اس اعتقاد کی بنیاد پر منکر نبوت رہے گا یا اس کو یہ ماننا پڑے گا کہ نبی کی کچھ دیر کے لئے عدم علمی اس کے نبوت کے انعدام پر دال ہو گی اور نبوت کا نبی سے منعدم ہونا ایک آن کے لئے بھی اصول نبوت کیا اصول الٰہیہ کے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

خلاف ہے۔ ماننا پڑے گا کہ نبی اپنے علم غیب عطائی سے ایک آن کے لئے بھی بے خبر نہیں ہو سکتے۔ (مقیاس حنفیت: ص ۲۹۱)

اب شیخ سعیدی صاحب کے لئے اور دیگر علمائے بریلویہ کے لئے مسئلہ یہ ہے کہ حضرت نوحؑ کو کنعان کے ایمان ونفاق یا کفر کے عدم علم میں ذاتی عطائی کی بحث بھی نہیں چل سکتی، اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو متقدمین بریلویہ کو محرفین ٹھہرایا جائے یا شیخ سعیدی صاحب کو منکر نبوت سمجھ کر دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے۔

ناظرین! مذہب بریلویہ بھی ایک عجوبہ ہے کہ ایک طرف تو حضرت نوحؑ کے بارے میں یہ کہا جا رہا ہے کہ ان کو اپنے بیٹے کے ایمان وکفر کے بارے میں بھی علم نہیں تھا جبکہ دوسری طرف پیر ہر مرید کے ہر حال کو جانتا بھی ہے اور ستر تک سنبھالتا بھی ہے، چنانچہ بریلوی ابوالحسنات محمد اشرف صاحب سیالوی (بالقابہ) شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ذمہ لگاتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں، اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور اس کا ستر کھل جائے تو میں مغرب میں ہوتے ہوئے اس کا ستر ڈھانپ لوں گا (ازالۃ الریب: ص ۳۴)

شاهد (۲) فلما ذهب عن ابرا هيم الروع وجا ء ته البشرى يجادلنا فى قوم لو ط ان ابرا هيم لحليم اواه منيب يا ابراهيم اعرض عن هذا انه قد جا ء امر ربك وانهم اتيهم عذاب غير مردود (پ:۱۲، س: هود، آيت: ۷۶)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: پھر جب دور ہو گیا ابراہیم سے خوف اور مل گیا انہیں مژدہ تو وہ ہم سے جھگڑنے لگے قوم لوط کے بارے میں بے شک ابراہیم بڑے بردبار رحم دل (اور) ہر حال میں ہماری طرف رجوع کرنے والے تھے، اے ابراہیم! اس بات کو رہنے دیجئے بے شک آ گیا ہے تیرے رب کا حکم اور ان پر آ کر رہے گا عذاب جو پھیرا نہیں جا سکتا۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاهد (۳) استغفر لهم اولا تستغفرلهم ان تستغفرلهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم ذٰلك با نهم كفروا بالله ورسوله والله لايهدى القوم الفٰسقين (پ:۱۰، س: التوبه ، آیت: ۸۰)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: آپ بخشش طلب کریں انکے لئے یا نہ کریں، اگر آپ بخشش طلب کریں ان کے لئے ستر بار جب بھی نہ بخشے گا اللہ تعالیٰ انھیں یہ محض اس لئے کہ انھوں نے انکار کیا اللہ کا اور اسکے رسول (کریم ﷺ) کا اور اللہ تعالیٰ نہیں ہدایت دیتا نافرمان قوم کو۔

شاهد (۴) وما كان استغفار ابراهيم لابيه الا عن موعدة وعدها اياه فلما تبين له انه عدو لله تبرا منه ان ابراهيم لاواه حليم (پ:۱۱، س: التوبه ، آیت: ۱۱۴)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور نہ تھی استغفار ابراہیمؑ کی اپنے باپ کے لئے مگر ایک وعدہ (کو پورا کرنے) کی وجہ سے جو انھوں نے اس سے کیا تھا اور جب ظاہر ہوگئی آپ پر یہ بات کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو آپ بیزار ہو گئے اس سے بیشک ابراہیم بڑے ہی نرم دل (اور) بردبار تھے۔

الحاصل

یہ تمام آیات بینات اپنے اس مضمون میں صریح الدلالت کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں کوئی برگزیدہ سے برگزیدہ ہستی شفیع قہری ہرگز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔ مشرکین میں جو شرکیہ جملے مشہور ہیں کہ اللہ ہماری سنتا نہیں اور ان کی موزنا نہیں یہ اللہ تعالیٰ کے پہنچے ہوئے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی بات رد نہیں کر سکتا۔ تو یہ سب خرافات ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی مشکل حل کر سکتا ہے اور نہ زبردستی کرا سکتا ہے تو پھر پکار کے لائق

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کیسے ہو سکتا ہے؟ پکار کے لائق وہ ذات ہے جو ہر ایک کی پکار و فریاد کو سنتی بھی ہے اور ہر ایک حاجت روائی کر سکتی بھی ہے۔ تو ایسے داتا کا دروازہ چھوڑ کر در در ٹھوکریں کھانا جس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید سے بغاوت ہے اسی طرح اپنی جان پر بھی ظلم عظیم ہے۔

﴿عنوان ہشتم﴾

حقیقتاً حاجت روا و مستعان اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس لئے دعا و پکار کے لائق و مستحق بھی صرف اسی کی ذات ہے۔

ہر قسم کی نصرت و امداد کی کنجیاں صرف اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں اور حقیقی ناصر و مستعان صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ مخلوق کی کسی ہستی کی یہ شان ہرگز نہیں اس لئے مخلوق کی کوئی ہستی دعا و پکار کے لائق قطعاً نہیں ہو سکتی۔

شاهد (۱) ایاك نعبد و ایاك نستعین

ترجمہ: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

﴿فیصلہ مفسر مراغیؒ﴾

مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں:

قد امر نا الله فی هذه الآیة الا نعبد احدا سواه لا نه المتفرد بالسلطا ن ، فلا ینبغی ان یشا رکه فی العبادة سوا ه ، و لا ان یعظم تعظیم المعبود غیره ، کما امر نا الا نستعین بمن دو نه ، ولانطلب المعونة المتممة للعمل والموصلة الی الثمرة المرجوة الا منه فیما ورا ه الا سبا ب التی یمکننا کسبها وتحصیلها ۔ بیان هذا ان الا عما ل یتوقف نجا حها علی اسباب ربطتها الحکمة الا لهیة بمسبا تها وجعلتها موصلة الیها

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

، وعلى انتفاء موانع من شأنها ان تحول دونها ، وقد اوتي الا نسان بما فطره الله عليه من العلم والمعرفة كسب بعض الا سباب ، ودفع بعض الموانع بقدر استعداده الذى اوتيه ، وفى هذا القدر امرنا ان نتعاون ويساعد بعضنا بعضا كماقال تعالى (وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الا ثم والعدوان) فنحن نحضر الدواء مثلا لشفاء المرضى ، ونجلب السلاح الكرى ونكثر الجند لغلب العدو، ونضع فى الا رض الشماد ونروبها ونقتلع منها الحشائش الضارة للخصب وتكثير الغلة وفيما وراء ذا لك مما حجب عنا من الا سباب يجب ان نفوض امره الى الله تعالى ونستعين به وحده ونفزع اليه فى شفاء مريضنا و نصرنا على عدونا ورفع الجوائح السماوية والا رضية عن مزا رعنا اذلا يقدر على دفع ذالك سواه فهو قد وعدنا اذا نحن لجأنا اليه باجابة سؤلنا كما قال ادعونى استجب لكم وارشد الى انه قريب منا يسمع دعاء نا كما قال ونحن اقرب من حبل الوريدفحين يستعين بقبر نا سقى او ضريح عابد لقضاء حاجة له او تيسير امر تعسر عليه او شفاء مريض اوهلاك عدو فقد ضل سواء السبيل ، واعرض عما شرعه الله، وارتكب ضربا من ضروب الوثنية التى كانت فاشية قبل الا سلام وبعده ولا تزال الى الا ن كذالك ، وقد نهى عن مثلها الشا رع الحكيم، اذحصر طلب المعونة فيه دون سواه ، وجعلها مقصد كل مخبت اواه -وفى ذكر الا ستعا نة با لله ارشاد للانسان الى

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

انه يجب عليه ان يطلب المعونة منه على عمل له فيه كسب، فمن ترك الكسب فقد جانب الفطرة ، ونبذ هدى الشريعة، واصبح مذموما مدحورا ، لا متوكلا محمودا ۔۔۔الخ

(تفسیر المراغی: ص: ۳۴، جز: اول)

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اس لئے کہ تمام تصرفات میں اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اور کسی کو اس کی عبادت میں شریک نہ کریں اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی ایسی تعظیم کریں جیسی معبود کی تعظیم کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے مدد نہ طلب کریں اور کسی کام کو پورا کرنے کے لئے جو طاقت درکار ہوتی ہے وہ کسی اور سے نہ مانگیں ماسواء ان اسباب کے جن کا کسب کرنا اور جن کو حاصل کرنا ہمارے لئے عام اسباب میں مشروع اور میسر ہے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے اسباب کو مسببات کے ساتھ مربوط کیا ہے اسی طرح ارتفاع موانع پر بھی ان کو موقوف کیا ہے اور ان اسباب کے حصول کے لئے انسان کو علم اور معرفت سے نوازا ہے اور موانع اور رکاوٹوں کے دور کرنے پر انسان کو طاقت عطا کی ہے اور اسی اعتبار سے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم دوسرے کا تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وتعاونوا على البر والتقوى۔۔۔الخ ، اور تم نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور گناہ اور ظلم میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو، اسی اعتبار سے ہم بیماروں کی شفاء کے لئے اطباء سے دوائیں طلب کرتے ہیں اور دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے ہتھیاروں اور سپاہیوں سے مدد طلب کرتے ہیں اور اپنی فصلوں کی فراوانی کے لئے حشرات الارض اور مضر کیڑوں مکوڑوں کو دور کرتے ہیں اور ان

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کو ہلاک کرتے ہیں اور ان اسباب کے بغیر یعنی مافوق الاسباب اگر ہم بیماروں کے لئے شفاء اور دشمن پر غلبہ چاہتے ہوں تو اس کے لئے صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگی جائے اور زمین وآسمان کی تمام حاجات مافوق الاسباب کے لئے صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے دست سوال دراز کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان حاجات کو پورا کرنے والا اور کوئی نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو تو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا اور فرمایا کہ میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہوں سو جو شخص اپنی حاجات پوری کرانے کے لئے کسی بیمار کی شفا کے لئے دشمن پر غلبہ کے لئے یا اولاد کی طلب کے لئے اولیاء اللہؒ مزارات اور آستانوں پہ جا کر ان سے مدد مانگتا ہے وہ شخص صراط مستقیم سے گمراہ ہو چکا ہے اس نے اللہ تعالیٰ کی شریعت سے اعراض کر دیا ہے اور اس نے زمانہ جاہلیت کے بت پرستوں والا کام کیا ہے ۔۔الخ۔

﴿مفسر مراغیؒ کی عبارت کے اہم نکات﴾

(۱) تمام تصرفات واختیارات میں اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے۔

(۲) ایسی تعظیمیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں مخلوق کے کسی فرد کے لئے قطعاً جائز نہیں۔

(۳) امور کی دو قسمیں ہیں (۱) ماتحت الاسباب (۲) مافوق الاسباب، امور ماتحت الاسباب جیسے بیماری کے لئے دوا حاصل کرنا، دشمنوں کو ہلاک کرنے کے لئے ہتھیار اور سپاہی جمع کرنا اور فصلوں کی فراوانی کے لئے ادویات وغیرہ استعمال کرنا اور اس طرح کے دوسرے امور مافوق الاسباب جیسے بیماروں کو شفا دینا، اولاد دینا، فتح ونصرت عطا کرنا،

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عزت، ذلت وغیرہ دینا۔

(۴) تحت الاسباب امور میں ایک دوسرے سے تعاون اور ظاہری مدد لینا جائز ہے۔ کیونکہ یہ حقیقی استعانت ہی نہیں۔ وتعاونوا علی البر والتقوی، الایة ، ومن انصاری الی اللہ ، الا یة، اعینونی ،الایة وغیرہ آیات میں اسی قسم کے تعاون کا ذکر ہے۔

(۵) امور مافوق الاسباب میں مخلوق سے مدد مانگنا ہرگز جائز نہیں ہے مثلاً کسی سے شفاء مانگنا، اولاد مانگنا وغیرہ بلکہ ان امور میں ہر قسم کی مدد دینا صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے۔ اس لئے تمام حاجات مافوق الاسباب کے لئے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے دست سوال دراز کرنا چاہیے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین ، ادعونی استجب لکم ، انما ادعو ربی ، ومن اضل ممن یدعو وغیرہ آیات میں دعا، پکار سے مراد بھی دوسری قسم ہے۔

(۶) جو شخص بیمار کے شفاء کے لئے، دشمن پر غلبہ کے لئے یا اولاد کی طلب کے لئے یعنی امور مافوق الاسباب میں غیر اللہ کو پکارتا ہے اور اولیاء اللہ کی قبروں اور آستانوں پر جا کر مدد مانگتا ہے وہ صراط مستقیم سے گمراہ ہو کر مشرکین عرب والے شرک میں مبتلا ہے۔

شاهد (۲) انا لننصر رسلنا والذين امنوا فی الحيوة الدنيا ويوم يقوم الاشهاد (پ: ۲۴، س: المؤمن ، آیت : ۵۱)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: بیشک ہم (اب بھی) مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور مومنین کی اس دنیوی زندگی میں اور اس دن بھی (مدد کریں گے) جس دن گواہ (گواہی دینے کے لئے) کھڑے ہونگے۔

فائدہ: مذکورہ الصدر آیت اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ تمام انبیاء کرام دنیا، آخرت اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کی مدد و نصرت کے محتاج ہیں اور مستعان حقیقی صرف اللہ تعالیٰ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہی کی ذات ہے۔ تو جب انبیائے کرامؑ خود مدد کے محتاج ہیں تو پھر دوسرا کوئی کیسے اور کہاں سے مستعان ہو سکتا؟

شاھد(۳) ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون (پ: ۴، س: ال عمران، آیت: ۱۲۳)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: بے شک مدد کی تھی تمہاری اللہ تعالیٰ نے (میدان) بدر میں حالانکہ تم بالکل کمزور تھے پس ڈرتے رہا کرو اللہ سے تاکہ تم (اس بروقت امداد) کا شکر ادا کر سکو۔

فائدہ: یہ آیت بھی اپنے اس مدلول پر صریح ہے کہ مستعان حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ امام الانبیاء ﷺ اور حضرات صحابہ کرامؓ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی مدد و نصرت کے بروقت ہر حال میں محتاج ہیں۔ تو جب آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ بھی مستعان نہیں تو اور کوئی کیسے اور کہاں سے مستعان ہو سکتا ہے؟ تو جب اللہ تعالیٰ کے سوا مستعان کوئی نہیں تو دعا و پکار کے لائق اس کو سوا کوئی کیسے ہو سکتا ہے؟

شاھد(۴) واذکروا اذ انتم قلیل مستضعفون فی الارض تخافون ان یتخطفکم الناس فاٰوٰکم وایدکم بنصرہ ورزقکم من الطیبٰت لعلکم تشکرون (پ: ۹، س: الانفال، آیت: ۲۶)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے کمزور اور بے بس سمجھے جاتے تھے ملک میں (ہر وقت) ڈرتے رہتے تھے کہ کہیں اچک نہ لے جائیں تمہیں لوگ پھر اللہ نے پناہ دی تمہیں اور طاقت بخشی تمہیں اپنی نصرت سے اور عطا کیں تمہیں پاکیزہ چیزیں تاکہ تم شکر گزار بنو جاؤ۔

شاھد(۵) لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بما رحبت ثم ولیتم مدبرین ، ثم انز ل اللہ سکینته علی رسوله وعلی المؤمنین وانز ل جنودا لم تروها وعذب الذین کفروا وذلك جز اء الکافرین (پ:۱۰، س: التو به ، آیت: ۲۵)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: بے شک مدد فرمائی تمہاری اللہ نے بہت سے جنگی میدانوں میں اور حنین کے روز بھی جب کہ گھمنڈ میں ڈال دیا تھا تمہیں تمہاری کثرت نے بس نہ فائدہ دیا تمہیں (اس کثرت نے) کچھ بھی اور تنگ ہو گئی تم پر زمین باوجود اپنی وسعت کے پھر تم مڑے پیٹھ پھیرتے ہوئے پھر نازل فرمائی اللہ نے اپنی (خاص) تسکین اپنے رسول پر اور اہل ایمان پر اور اتارے وہ لشکر جنہیں تم نہ دیکھ سکے اور عذاب دیا کافروں کو اور یہی سزا ہے کافروں کی۔

فائدہ: اس آیت سے دو اہم مسئلے معلوم ہوئے۔ (۱) ولقد نصرکم سے معلوم ہوا کہ امام الانبیاء ﷺ اور تمام صحابہ کرامؓ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی امداد کے محتاج اور سوالی ہیں خود مختار کل نہیں ہیں۔ (۲) لم تروھا کے لفظ سے معلوم ہوا کہ اصحاب رسول ﷺ جو خیر الخلائق بعد الانبیاء ہیں، تمام اولیائے امتؒ سے افضل و برتر ہیں لیکن بایں ہمہ سامنے اترنے والے فرشتوں کو نہ دیکھ سکے اس سے قبر پرستوں کے اس عقیدہ باطلہ کا رد ہو گیا جو کہتے ہیں کہ ولی وہ ہوتا ہے کہ جس سے کوئی چیز مخفی نہ ہو۔

شاهد(٦) نعم المولی ونعم النصیر (الا نفال، آیت: ۴۰)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: وہ کیا ہی بہترین کارساز ہے اور کتنا بہترین مددگار ہے۔

شاهد(۷) وما النصر الا من عند الله ان الله عزیز حکیم (پ: ۹، س: الا نفال، آیت: ۱۰)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور نہیں ہے مدد مگر اللہ کی طرف سے بے شک اللہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بہت غالب ہے حکمت والا ہے۔

شاهد(۸) وما النصر الا من عند الله العزيز الحكيم (پ: ۴،س: ال عمران ، آیت: ۱۲۶)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور (حقیقت تو یہ ہے) کہ نہیں ہے فتح اور نصرت مگر اللہ کی طرف سے جو سب پر غالب (اور) حکمت والا ہے۔

شاهد(۹) ان ينصركم الله وان يخذلكم فمن ذا الذى ينصركم من بعده وعلى الله فليتوكل المؤمنون (ال عمران ، آیت: ۱۶۰)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اگر مدد فرمائے تمہاری اللہ تعالیٰ تو کوئی غالب نہیں آسکتا تم پر اور اگر وہ (ساتھ) چھوڑ دے تمہارا تو کون ہے جو مدد کرے گا تمہاری اس کے بعد اور صرف اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے ایمان والوں کو۔

شاهد(۱۰) واعتصموا بالله هو مولكم فنعم المولى ونعم النصير (پ: ۱۷ ، س: الحج ، آیت: ۷۸)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور مضبوط پکڑو اللہ تعالیٰ کے (دامن رحمت کو) وہی تمہارا کارساز ہے پس وہ بہترین کارساز ہے اور بہترین مدد کرنے والا ہے

شاهد(۱۱) والله المستعان على ما تصفون (یوسف ، آیت: ۱۸)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگوں گا اس پر جو تم بیان کرتے ہو۔

شاهد(۱۲) قال رب احكم بالحق وربنا الرحمن المستعان على ما تصفون (س: الانبیاء ، آیت: ۱۱۲)

ترجمہ از شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی: (نبی نے) کہا اے میرے رب حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے ہمارا رب رحمان ہے اسی سے ان باتوں پر مدد طلب کی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جاتی ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

الحاصل

مذکور الصدر تمام آیات بینات سے صراحت کے ساتھ معلوم ہو گیا کہ امداد و نصرت کی کنجیاں صرف اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں اور وہ اکیلا ہی مستعان و ناصر ہے۔ تمام مخلوق پیر، فقیر، امام، ولی، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، ہر وقت ہر حال میں اسی کی مدد و نصرت کے محتاج ہیں۔ تو دعا پکار کے لائق بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دعا پکار کے لائق و مستحق نہیں۔

عنوان نہم

اللہ تعالیٰ نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ اپنی حاجات و مشکلات میں صرف مجھ ہی کو پکارو میرے سوا کوئی پکار کے لائق نہیں۔

شاهد (۱) فادعوا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون (پ: ۲۴، س: المؤمن، آیت: ۱۴)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: سو پکارو اللہ کو خالص کر کر اس کے واسطے بندگی اور پڑا برا مانیں منکر۔

شاهد(۲) هو الحي لا اله الا هو فادعوه مخلصين له الدين الحمد لله رب العلمين (پ: ۲۴، س: المؤمن، آیت: ۶۵)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: وہی زندہ رہنے والا کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا سو اس کو پکارو خالص کر کر اس کی بندگی، سب خوبی اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا۔

شاهد(۳) قل امر ربي بالقسط واقيموا وجوهكم عند كل مسجد وادعوه مخلصين له الدين كما بدأكم تعودون (پ: ۸،

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

س: الاعراف، آیت: ۲۹)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: تو کہہ دے کہ میرے رب نے حکم کر دیا ہے انصاف کا اور سیدھے کرو اپنے منہ ہر نماز کے وقت اور پکارو اس کو خالص اس کے فرمانبردار ہو کر جیسا کہ تم کو پہلے پیدا کیا دوسری بار بھی پیدا ہو گے۔

شاهد (۴) ادعوا ربکم تضرعا وخفية انه لا يحب المعتدين ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها وادعوه خوفا وطمعا ان رحمة الله قريب من المحسنين (س: الاعراف، آیت: ۵۵،۵۶)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے اس کو خوش نہیں آتے حد سے بڑھنے والے مت خرابی ڈال زمین میں اس کی اصلاح کے بعد اور پکارو اسکو ڈر اور توقع سے بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نزدیک ہے نیک کام کرنے والوں سے۔

شاهد (۵) ولله اسماء الحسنى فادعوه بها وذروا الذين يلحدون فی اسمائه سيجزون ما كانوا يعملون (س: اعراف، آیت: ۱۸۰)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: اور اللہ کے لئے ہیں سب نام اچھے سو اس کو پکارو وہی نام کہہ کر اور چھوڑ دو انکو جو کج راہ چلتے ہیں اس کے ناموں میں وہ بدلہ پاویں گے اپنے کیے کا۔

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور اللہ ہی کے لئے ہیں نام اچھے اچھے سو پکارو اسے انہی ناموں سے اور چھوڑ دو انہیں جو کج روی کرتے ہیں اس کے ناموں میں انہیں سزا دی جائے گی جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

شاهد (۶) قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن ايا ما تدعوا فله الاسماء

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الحسنی (س: بنی اسرائیل : آیت : ۱۱۰)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: آپ فرمایئے "یا اللہ" کہہ کر پکارو "یا رحمٰن" کہہ کر پکارو جس نام سے اسے پکارو اس کے سارے نام (ہی) اچھے ہیں۔

نوٹ: آیات مذکورہ بالا سے کئی امور واضح ہوتے ہیں لیکن بخوف طوالت کسی مستقل مضمون کے لئے ترک کیا جاتا ہے۔

عنوان دہم

توحید فی الدعاء فطرتی مسئلہ ہے

اس لئے سخت شدائد و مصائب میں تو کُرے سے کُرمشرک بھی خالص اللہ تعالیٰ کی پکار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور غیر اللہ کی پکار کے شرک سے ہر قسم کا ناطہ توڑ لیتا ہے۔

شاهد(۱) واذا مس الناس ضر دعوا ربهم منيبين اليه ثم اذا اذاقهم منه رحمة اذا فريق منهم بربهم يشركون ليكفروا بما اتينهم فتمتعوا فسوف تعلمون (الروم ، آیت: ۳۳،۳۴)

ترجمہ از پیر کرم شاہ: اور جب پہنچتی ہے لوگوں کو کوئی تکلیف تو پکارتے ہیں اپنے رب کو رجوع کرتے ہوئے اسی کی طرف پھر جب ان کی فریاد کو قبول فرما کر اور چکھاتا ہے انہیں رحمت اپنی جناب سے تو یکایک ایک گروہ ان میں سے اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔ اچھا ناشکری کر لیں اس نعمت کی جو ہم نے دی ہے انہیں پس اے ناشکرو! لطف اٹھا لو تمہیں اس کا انجام معلوم ہو جائے گا۔

علامہ عثمانیؒ فرماتے ہیں، یعنی جیسے بچنے کا ہر انسان کی فطرت پہچانتی ہے، اللہ کا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

طرف رجوع ہوتا بھی ہر ایک کی فطرت جانتی ہے چنانچہ خوف اور سختی کے وقت اس کا اظہار ہو جاتا ہے بڑے سے بڑا سرکش مصیبت میں گھر کر خدائے واحد کو پکارنے لگتا ہے اس وقت جھوٹے سہارے سب ذہن سے نکل جاتے ہیں وہ ہی سچا مالک یاد رہ جاتا ہے جس کی طرف فطرت انسانی راہنمائی کرتی تھی مگر افسوس کہ انسان اس حالت پر دیر تک قائم نہیں رہتا جہاں خدا کی مہربانی سے مصیبت دور ہوئی پھر اس کو چھوڑ کر جھوٹے دیوتاؤں (مشکل کشاؤں) کے بھجن گانے لگا گویا اس کے پاس سب کچھ انہی کا دیا ہوا ہے خدا نے کچھ نہیں دیا۔ العیاذ باللہ، اچھا چند روز مزے اڑا لے آگے چل کر معلوم ہو جائے کہ اس کفر اور ناشکری کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ اگر آدمیت ہوتی تو سمجھتا کہ اس کا ضمیر جس خدا کو سختی اور مصیبت کے وقت پکار رہا تھا وہ ہی اس لائق ہے کہ ہر وقت یاد رکھا جائے (تفسیر عثمانی: ص ۵۴۳)

شاهد(۲) هو الذی یسیر کم فی البر والبحر حتی اذا کنتم فی الفلك وجرین بهم بریح طیبة وفرحوا بها جاء تها ریح عاصف وجاء هم الموج من کل مکان وظنوا انهم احیط بهم دعوا الله مخلصین له الدین لئن انجیتنا من هذه لنکونن من الشکرین

(پ:۱۱، س: یونس، آیت: ۲۲)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: وہی ہے جو سیر کراتا ہے تمہیں خشک زمین اور سمندر میں یہاں تک کہ جب تم سوار ہوتے ہو کشتیوں میں اور وہ چلنے لگتی ہیں مسافروں کو لیکر موافق ہوا کی وجہ سے اور وہ مسرور ہوتے ہیں اس سے (تو اچانک) آلیتی ہے انھیں تند و تیز ہوا اور آلیتی ہیں انھیں موجیں ہر جگہ (طرف) سے اور وہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ انھیں گھیر لیا گیا (تو اس وقت) پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کو خالص اسی کی عبادت کرتے ہوئے کہتے ہیں اے کریم! اگر تو نے بچا لیا ہمیں اس (طوفان) سے تو ہم یقیناً ہو جائیں گے (تیرے) شکر گزار

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(بندوں) سے۔

فوائد

فائدہ نمبر ۱: اللہ تعالیٰ کی پکار فطرتی مسئلہ ہے جس کے بارے میں وارد ہوا ہے کہ کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام ۔۔۔الخ ، اگر انسانی بچے کو مشرک مولوی اور پیر نہ ملیں اور اس کی فطرت کو مسخ نہ کر دیں تو ہر ایسا بچہ کٹر موحد ہو اور اللہ تعالیٰ ہی کو پکارا اور دعا کا مستحق جان کر اسی ہی کو خالص پکارنے والا ہو۔

فائدہ نمبر ۲: مشرکین عرب ان شدائد میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے کیونکہ ان کا عقیدہ تھا کہ ایسے سخت مشکلات میں ہمارے معبود ہمارے کام نہیں آسکتے اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ مشرکین عرب اپنے معبودوں کے اختیارات اللہ تعالیٰ کے برابر یا مقابل نہیں مانتے تھے بلکہ عطائی اور محدود مانتے تھے۔

فائدہ نمبر ۳: مشرکین عرب خالص اللہ تعالیٰ ہی کو یا رب! یا رب! کہہ کر پکارتے کما فی القرطبی اور اپنے معبودوں وغیرہ کا کوئی وسیلہ پیش نہیں کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ مشرک کی بھی بغیر کسی حیلے وسیلے کے سن کر قبول کرتا ہے۔ لیکن تعجب ہے ان کلمہ گو نام نہاد مسلمانوں پر کہ جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعا پکار کو ان مردوں کے وسیلہ کے بغیر نہیں سنتا۔

نعوذ باللہ من شرور علمائنا

شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی کا اعتراف حق

شیخ سعیدی صاحب لکھتے ہیں، مصائب اور شدائد میں صرف اللہ کو پکارنا: اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا: اور جب ہم مصیبت پہنچنے کے بعد لوگوں کو رحمت کی لذت چکھاتے ہیں تو وہ اسی وقت ہماری آیتوں (کی مخالفت) میں سازشیں کرنے لگتے ہیں۔ اب ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ ان کے اس مکر کی مثال بیان فرما رہا ہے کہ جب انسان سمندر

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

میں کسی کشتی میں بیٹھ کر سفر کرتا ہے، ہوائیں اس کے موافق ہوتی ہیں پھر اچانک تیز آندھیاں آتی ہیں ہر طرف سے طوفانی لہریں اٹھتی ہیں اور وہ گرداب میں پھنس جاتا ہے اس وقت اسکو اپنے ڈوبنے کا یقین ہو جاتا ہے اور نجات کی بالکل امید نہیں ہوتی، اس پر سخت خوف اور شدید مایوسی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، جن باطل معبودوں کی وہ اب تک پرستش کرتا آیا تھا، ان کی بے چارگی اس پر عیاں ہو جاتی ہے اور کٹر سے کٹر مشرک بھی اس وقت اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کو نہیں پکارتا اور اس کے علاوہ اور کسی سے دعا نہیں کرتا اور جب تمام مخلوق سے امیدیں منقطع ہو جاتی ہیں تو وہ اپنے جسم اور روح کے ساتھ صرف اللہ عزوجل کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور صرف اسی سے فریاد کرتا ہے۔

ام حکیم بنت الحارث عکرمہ بن ابی جہل کے عقد میں تھیں، فتح مکہ کے دن وہ اسلام لے آئیں اور ان کے خاوند عکرمہ سے بھاگ گئے۔ وہ ایک کشتی میں بیٹھے، وہ کشتی طوفان میں پھنس گئی۔ عکرمہ نے لات اور عزی کی دہائی دی، کشتی والوں نے کہا اس طوفان میں جب تک اخلاص کے ساتھ صرف اللہ کو نہیں پکارو گے کچھ فائدہ نہیں ہوگا، اللہ کے سوا اس طوفان سے کوئی نجات نہیں دے سکتا، تب عکرمہ کی آنکھیں کھل گئیں، انھوں نے دل میں سوچا اگر سمندر میں صرف اللہ فریاد کو سنتا ہے تو خشکی میں بھی اس کے سوا کوئی کام نہیں آسکتا۔ انھوں نے قسم کھائی کہ اگر اللہ نے مجھے اس طوفان سے بچالیا تو میں پھر سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اسلام قبول کرلوں گا، پھر انہوں نے ایسا ہی کیا۔ (تبیان القرآن، ص ۳۴۷، ج ۵)

اعتراف سعیدی کا خلاصہ

شیخ سعیدی کے اعتراف سے درج ذیل امور واضح ہو گئے۔

(۱) مشرکین عرب سخت مصائب میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی پکار کرتے تھے۔ اس سے

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

معلوم ہوا کہ جو ایسے شدائد میں کسی پیر، فقیر، نبی، ولی کی پکار کرتا ہے تو وہ مشرکین عرب سے بھی چار قدم آگے ہے۔

(۲) شیخ سعیدی صاحب کے نزدیک کٹر سے کٹر مشرک ایسے آڑے وقت میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں پکارتا لیکن شیخ سعیدی صاحب کو توجہ فرمانی چاہئے کہ ان کے ہم مسلک قبر پرست علماء اور عوام سخت مصیبتوں اور مشکلات میں غیر اللہ کو پکارنا اپنا دین و ایمان سمجھتے ہیں۔ اب شیخ صاحب ہی انصاف فرمائیں کہ ایسے مشرکوں کے لئے کون سے لفظ ارشاد فرمائیں گے کیونکہ کٹر سے کٹر کا لفظ تو مشرکین عرب کے لئے استعمال فرمادیا ہے حالانکہ مشرکین عرب آپ کی جماعت کے زعماء سے شرک میں بہت پیچھے تھے۔

﴿خاتم المفسرین کا فیصلہ﴾

خاتم المفسرین علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں،

قوله سبحانه مخلصين له الدين حال من ضمير (دعوا) و(له) متعلق بمخلصين و(الدين) مفعوله اى دعوه تعالى من غير اشراك لرجوعهم من شدة الخوف الى الفطرة التى جبل اليها كل احد من التوحيد وانه لا متصرف الا الله سبحانه المركوز فى طبائع العالم ـــــ فالاية دالة على ان المشركين لايدعون غيره تعالى فى تلك الحال وانت خبير بان الناس اليوم اذا اعتراهم امر خطير وخطب جسيم فى براوبحر دعوا من لايضر ولا ينفع ولا يرى ولا يسمع فمنهم من يدعوا الخضر والياس ومنهم من ينادى ابا الخميس والعباس ومنهم من يستغيث باحد الائمة ومنهم من يضرع الى شيخ من مشائخ الامة ولا ترى

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فيهم احداً يخص مولاه بتشرعه ودعاء ولا يكاد يمر له ببال انه لو دعا الله تعالى وحده ينجو من هاتيك الاحوال فبالله تعالى عليك قل لى اى الفريقين من هذه الحيثية اهدى سبيلا واى الدعيين قوم قيلا؟ والى الله تعالى المشتكى من زمان عصفت فيه ريح الجهالة وتلا طمت امواج الضلالة وغرقت سفينة الشريعة واتخذت الاستغاثة بغيرالله تعالى للنجاة ذريعة وتعذر على العارفين الامر بالمعروف وحالت دون النهى عن المنكر صنوف الحتوف الخ (روح المعانی:جز الحادی عشر ،ص: ۹۸)

ترجمہ: یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ ایسی صورت حال میں کفر سے کفر مشرک بھی صرف اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اسی کو پکارتا ہے لیکن تمہیں معلوم ہوگا کہ آجکل لوگ جب خشکی یا سمندر میں کسی مصیبت میں پھنس جاتے ہیں تو انکو پکارتے ہیں جو کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتے، وہ نہ ان کی حالت کو دیکھ سکتے ہیں اور نہ ان کی پکاروں کو سن سکتے ہیں ان (مشرکوں) میں سے بعض حضرت خضر اور الیاس کو پکارتے ہیں اور ان میں سے ابوالخمیس اور حضرت عباسؓ کو پکارتے ہیں اور امداد کے لئے فریادیں کرتے ہیں اور بعض ان میں سے ائمہ کرام (بارہ اماموں) کو پکارنے ہیں اور بعض ان میں سے مشائخ امت میں سے کسی شیخ کو پکارنے لگتے ہیں (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ وغیرہ) اور نہیں دیکھے گا تو کسی کو (ان مشرکوں میں سے) جو خاص کرے اپنے مولی کو اپنی زاریوں اور پکار کے ساتھ (یعنی خالص اللہ تعالی کے سامنے زاریاں کرنے والا اور پکارنے والا آپ کو ان مشرکین میں سے کوئی نہیں ملے گا) اور کسی کے دل میں خیال نہیں آتا کہ اس مصیبت اور

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مشکل میں صرف اللہ تعالیٰ ہی امداد کر سکتا ہے اور نجات دے سکتا ہے، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم خود سوچو کہ میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہو ں تم بتلاؤ مجھے ان دونوں فریقوں (مشرکین عرب اور کلمہ گو مشرکین) میں اس اعتبار سے کون سیدھی راہ پر ہے اور ان پکارنے والوں میں سے کون سچا ہے اس وقت کا اللہ تعالیٰ ہی سے شکایت ہے کہ جہالت کا طوفان بپا اور گمراہی کی مو جیں شریعت کی کشتی سے ٹکرا رہی ہیں اور غیر اللہ کی استعانت ذریعہ نجات بنالیا گیا ہے اور اہل معرفت (توحید) پر امر بالمعروف (غیر اللہ کی پکار سے منع کرنا) مشکل ہو گیا ہے اور برے کاموں سے روکنے کی راہ میں سخت مشکلات حائل ہو گئے ہیں (کہ علمائے سوء نے بھی ان جہلاء کی پشت پناہی شروع کر دی ہے)

علامہ شوکانیؒ اور علامہ نواب حسن کا فیصلہ

علامہ شیخ بن علی شوکانی متوفی ۱۲۵۰ھ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں، (عربی عبارت بخوف طوالت چھوڑ دی گئی ہے، شائقین اصل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں) اس آیت میں یہ دلیل ہے کہ مخلوق کی فطرت میں یہ بات رکھ دی گئی ہے کہ وہ مشکلات و شدائد اور بلیات میں صرف اللہ کی طرف رجوع کریں اور جو شخص مصیبت کے گرداب میں پھنسا ہوا ہو اور وہ اس وقت صرف اللہ کو پکارے تو اللہ تعالیٰ اس کی پکار کو پہنچتا ہے خواہ وہ مشرک اور کافر ہو اور یہ کہ ایسی صورت حال میں مشرکین بھی اپنے معبودوں کو نہیں پکارتے تھے صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے تو اس پر کس قدر تعجب ہوتا ہے کہ اب اسلام میں ایسی چیزیں پیدا ہو گئی ہیں کہ لوگ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بجائے مرے ہوئے بزرگوں کو پکارتے ہیں اور جس طرح مشرکین نے خالص اللہ تعالیٰ ہی کو پکارا تھا وہ ایسا نہیں کرتے غور کرو کہ ان شیطانی عقیدوں نے لوگوں کو کہاں تک پہنچا دیا ہے اور ان کے دل و دماغ پر

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کس طرح قبضہ کرلیا ہے کہ وہ ایسا عمل کررہے ہیں کہ جس کی مشرکین سے بھی توقع نہیں تھی؟ انا للہ وانا الیہ راجعون (فتح القدیر: ج ۲، ص ۲۱۱، فتح البیان: ج ۲، ص ۴۰)

شیخ سعیدی بریلوی کا فیصلہ

شیخ سعیدی آیت مذکورہ سے پریشان ہوکر اور انتہائی متذبذب ہوکر اس مقام پر کئی بالکل متضاد عبارتیں لکھ ماری ہیں۔ جن کی تفصیل کے لئے مستقل مضمون چاہیے لیکن ہم بقدر ضرورت شیخ موصوف کے چند اقتباسات ذکر کرتے ہیں۔ شائقین اصل کتاب میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) شیخ سعیدی صاحب لکھتے ہیں، ''ہر چند کہ قرآن مجید میں وفات شدہ بزرگوں کو پکارنے اور ان سے مدد طلب کرنے کی کہیں تصریح نہیں ہے''۔ (تبیان القرآن، ص: ۳۵۱، ج: ۵)

تبصرہ: سعیدی صاحب نے فیصلہ ہی کردیا ہے کہ قرآن مجید میں وفات شدہ بزرگوں کو پکارنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو بریلوی مردوں کے پکارنے پر قرآنی آیات پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کما یفعل الکفار وغیرہ تو وہ مخلوق خدا کو دھوکہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے ہیں اور قرآن پاک کی تحریف کرنے والے ہیں۔

(۲) سعیدی صاحب لکھتے ہیں، ''لیکن جو چیز قطعی اور یقینی ہے اور جس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے اور ہر حال میں سننے والا ہے اور ہر قسم کی بلا اور مصیبت کو دور کرنے والا ہے اسے سننے کے لئے کسی کے اذن کی ضرورت نہیں ہے اور مدد کرنے کے لئے کسی کی قوت آفرینی کی حاجت نہیں ہے۔ تو پھر کیوں نہ صرف اسی کو پکارا جائے اور اسی سے مدد طلب کی جائے۔ جب کہ پورے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اسی کی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

دعوت دی ہے کہ اسی کو پکارو، اسی سے دعا کرو اور اسی سے مدد طلب کرو اور جگہ جگہ بیان فرمایا کہ انبیاءؑ بھی شدائد، مشکلات اور اپنی حاجات میں اسی کی طرف رجوع کرتے تھے، اسی کو پکارتے تھے اور اسی سے دعا کرتے تھے۔ تو کیوں نہ ہم بھی اپنی مشکلات اور حاجات میں اس کارساز حقیقی کی طرف رجوع کریں اور انبیاء، صالحین کی اتباع کریں۔

(تبیان: ص ۳۵۲، ج: ۵)

شیخ سعیدی کے اعتراف کے اہم نکات

شیخ سعیدی کے اعتراف سے درج ذیل امور واضح ہوئے۔

(۱) ہر جگہ سے ہر حال میں سننے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

(۲) ہر قسم کی بلا اور مصیبت کو دور کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

(۳) پورے قرآن پاک نے اسی چیز کی دعوت دی ہے کہ اپنی مشکلات، حاجات میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارو۔

(۴) انبیائے کرام اور صالحین شدائد و مشکلات اور اپنی حاجات میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے۔

(۵) مصائب و مشکلات میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارنا انبیاء و صالحین کی اتباع ہے۔

خلاصہ: سعیدی صاحب کے اعتراف سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ جو شخص مصائب و مشکلات میں غیر اللہ کو پکارتا ہے قرآن پاک کا منکر ہے اور انبیاء و صالحین کی اتباع سے اعراض کرنے والا ہے۔ کاش! فرقہ قبوریہ کو اپنے مخلص کی بات سمجھ آ جاتی اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں غیر اللہ کی پکار اور ہر قسم کے شرک سے توبہ کر کے اپنی جانوں پر اور مخلوق خدا پر رحم کرتے۔

(۳) سعیدی صاحب لکھتے ہیں: "نیز اس پر غور کرنا چاہیے کہ مصائب اور شدائد میں

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تو بڑے سے بڑا مشرک بھی اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹ آتا ہے اور اگر ہم موحد اور مسلمان ہو کر ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کریں بلکہ مجازی سہاروں کو پکاریں جن کی امداد اور اعانت بہر حال قطعی نہیں ہے تو کیا ہمارا یہ عمل ان مشرکین سے کم تر نہیں ہے؟ ہم حقیقت کو چھوڑ کر مجاز کی طرف لپکیں اور قطعی امداد کو چھوڑ کر ظنی امداد کو طلب کریں تو کیا ہمارا یہ عمل مستحسن ہوگا؟ (تبیان: ص ۳۵۲، ج:۵)

خلاصہ: شیخ سعیدی صاحب کی عبارت مذکورہ کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

(۱) مصائب اور شدائد میں بڑے سے بڑا مشرک بھی غیر اللہ کی پکار چھوڑ کر خالص اللہ تعالیٰ کی پکار کی طرف پلٹ آتا ہے۔

(۲) جو شخص مسلمان کہلوا کر ایسے مصائب و شدائد میں غیر اللہ کی پکار کرتا ہے تو اس کا حال ایسے مشرک سے بھی گھٹیا ہے۔ یعنی ایسا ظالم شخص مشرکین عرب سے بڑھا ہوا ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی امداد قطعی ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ہستی پیر، فقیر، نبی، ولی، علی کی امداد کرنا قطعی نہیں۔

(۴) سعیدی صاحب لکھتے ہیں: "دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو مصائب اور شدائد میں اور اپنی حاجات میں اللہ عزوجل کو چھوڑ کر وفات شدہ بزرگوں کو پکارتے ہیں اور انہی کے نام دہائی دیتے ہیں اور ان کے نزدیک افضل و اولیٰ یہی ہے کہ وفات شدہ بزرگوں سے مدد طلب کی جائے اور اللہ کو پکارنے اور اس سے مدد طلب کرنے کو وہ وہابیت اور نجدیت قرار دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔الخ (تبیان: ص ۳۵۱، ج:۵)

شاهد(۳) حتى اذا كنتم فى الفلك و جرين بهم بريح طيبة وفرحوا بها جاءتها ريح عاصف وجاءهم الموج من كل مكان وظنوا انهم احيط بهم دعوا الله مخلصين له الدين لئن انجيتنا من هذه لنكونن من الشكرين فلما انجيهم اذا هم يبغون فى الارض

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بغیر الحق (پ:۱۱، س: یونس)

شاهد(۴) فاذا ركبوا في الفلك دعوا الله مخلصين له الدين فلما نجيهم الى البر اذا هم يشركون ليكفروا بما اتيناهم وليتمتعوا فسوف يعلمون (پ:۲۱، س: العنکبوت ، آیت: ۶۵،۶۶)

ترجمہ از شیخ سعدی بریلوی: سو جب وہ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو وہ اخلاص کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں پھر جب وہ انہیں (سمندر سے) بچا کر خشکی کی طرف لے آتا ہے تو وہ اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں تاکہ وہ ان تمام نعمتوں کی ناشکری کریں جو ہم نے انہیں دی ہیں (اس دنیا سے عارضی) فائدہ اٹھائیں پس وہ عنقریب جان لیں گے (تبیان القرآن: ص ۱۱۳، ج ۹)

شاهد(۵) الم تر ان الفلك تجرى في البحر بنعمة الله ليريكم من ايته ان في ذالك لايت لكل صبار شكور واذا غشيهم موج كالظلل دعوا الله مخلصين له الدين فلما نجيهم الى البر فمنهم مقتصد وما يجحد بايتنا الا كل ختار كفور (لقمن ، آیت: ۳۲)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: کیا تم غور نہیں کرتے کہ کشتی چلتی ہے سمندر میں محض اس کی مہربانی سے تاکہ وہ دکھائے تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لئے اور جب ڈھانپ لیتی ہیں انہیں پہاڑوں جیسی موجیں اس وقت پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کو خالص کرتے ہوئے اس کے لئے اپنے عقیدہ کو پھر جب بچا لاتا ہے انہیں ساحل تک تو ان میں سے چند ہی حق پر رہتے ہیں اور نہیں انکار کرتا ہماری آیتوں کا مگر ہر وہ شخص جو غدار اور ناشکرا ہے۔ (ضیاء القرآن)

شاهد(۶) واذا مسكم الضر في البحر ضل من تدعون الا اياه

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فلما نجٰکم الی البر اعرضتم و کان الانسان کفورا (پ:۱۵، س: بنی اسرائیل، آیت: ۶۷)

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور جب پہنچتی ہے تمہیں تکلیف سمندر میں تو گم ہو جاتے ہیں وہ (معبود) جن کو تم پکارا کرتے ہو سوائے اللہ تعالیٰ کے پس جب وہ خیر اور عافیت سے تمہیں ساحل پر پہنچا دیتا ہے تو تم روگردانی کرنے لگتے ہو اور انسان واقعی بڑا ناشکرا ہے۔

﴿عنوان یازدہم﴾

مشرکین اللہ تعالیٰ کے سوا جن ہستیوں کو پکارتے ہیں وہ ہستیاں بے اختیار اور بے بس ہیں جب کسی پکارنے والے کی حاجت روائی کر ہی نہیں سکتی تو پکارے کے لائق و مستحق کیسے ہو سکتی ہیں؟

شاهد (۱) یا ایها الناس ضرب مثل فاستمعوا له ان الذین تدعون من دون الله لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له وان یسلبهم الذباب شیئا لا یستنقذوه منه ضعف الطالب والمطلوب ما قدروا الله حق قدره ان الله لقوی عزیز (پ: ۱۷، س: الحج، آیت: ۷۳، ۷۴)

ترجمہ: اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے غور سے سنو بے شک خدا کے سوا جن کو پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے گو سب کے سب (کیوں نہ) جمع ہو جاویں (اور پیدا کرنا تو بڑی دور کی بات ہے) اگر ان سے مکھی کچھ چھین کر لے جائے تو اس کو اس سے چھڑا بھی نہیں سکتے ایسا مانگنے والا اور جس سے مانگتا ہے دونوں کمزور ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فوائد

فائدہ نمبر(۱): تدعون ، سے مراد دعائے عبادت ہے نہ کہ دعائے عادت یعنی امور مافوق الاسباب میں مشکلات وحاجات میں پکارنا مراد ہے نہ کہ تحت الاسباب ایک دوسرے کو بلانا۔

فائدہ نمبر(۲): من دون اللہ ، اپنے عموم کے اعتبار سے سب ماسوا اللہ کو شامل ہے خواہ پیر ہوں یا فقیر ہوں ، امام ہوں یا ولی ہوں ، اہل شہید ہوں یا عزی فقیر نی ہوں ، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہو ، یا امام غائبانی ہو۔

فائدہ نمبر(۳): لن یخلقوا ذبابا ، سے نفی اختیار مقصود ہے۔

فائدہ نمبر(۴): لا یستنقذوہ ، سے مزعومہ معبودوں کی بے بسی کا بیان ہے۔

فائدہ نمبر(۵) الطالب ، سے مراد غیر اللہ کو پکارنے والا ہے اور المطلوب سے مراد جس کی پکار کی گئی ہے۔

فائدہ نمبر(۶): ضعف ، میں غالبا یہ بتلانا مقصود ہے کہ غیر اللہ کو پکارنے والا تو عقل کے اعتبار سے ضعیف ہے اور جس کی پکار کی گئی ہے وہ مدد کرنے کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

اللہ رب العزت نے اپنے اس فرمان عالی شان سے مشرک کے ضمیر کو جھنجوڑا ہے اور کتنی عجیب اور مؤثر اور عبرت انگیز مثال دی ہے کہ اے مشرکو! دیکھ سکتے ہیں تم جنہیں اپنا مشکل کشا سمجھ کر پکارتے ہو ان کے عجز ان کی بے اختیاری کا یہ حال ہے کہ وہ سب مل ملا کر بھی ایک مکھی نہیں بنا سکتے بلکہ مکھی سے اپنی کوئی چھنی ہوئی چیز چھڑا نہیں سکتے جب ان کے اپنے زور قوت اور اختیار وقدرت کا یہ حال ہے تو تمہاری دعا پکار پر تمہاری کیا مدد کریں گے؟

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿علامہ آلوسیؒ کا عبرت انگیز فیصلہ﴾

علامہ سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں: فیه اشارة الی ذم المتصوفة الذین اذا سمعوا الا یات الرادة علیهم ظهر علیهم التجهم والسور وهم فی زماننا کثیرون فانا لله وانا الیه راجعون۔

وفی قوله تعالی: (ان الذین تدعون من دون الله لن یخلقوا ذبابا) الخ اشارة الی ذم الغالین فی اولیاء الله تعالی حیث یستغیثون بهم فی الشدة غافلین عن الله تعالی وینذرون لهم النذور والعقلاء منهم یقولون: انهم وسائلنا الی الله تعالی وانما ننذر لله عزوجل ونجعل ثوابه للولی، ولا یخفی انهم فی دعواهم الا ولی اشبه الناس بعبدة الاصنام الغالین انما نعبدهم لیقربونا الی الله زلفی، ودعواهم الثانیة لا بأس بها لو لم یطلبوا منهم بذالك شفاء مریضهم او رد غائبهم او نحو ذلك، والظاهر من حالهم الطلب، ویرشد الی ذالك انه لو قیل: انذروا لله تعالی وجعلوا ثوابه لوالدیکم فانهم احرج من اولئك الاولیاء لم یفعلوا، ورأیت کثیرا منهم یسجد علی اعتاب حجر قبور الاولیاء ومنهم من یثبت التصرف لهم جمیعا فی قبورهم لکنهم متفاوتون فیه حسب تفاوت مراتبهم والعلماء منهم یحصرون التصرف فی القبور فی اربعة او خمسة واذا طولبوا بالدلیل قالوا: ثبت ذالك بالکشف فاتلفهم الله تعالی ما اجهلهم واکثر افترائهم ومنهم من یزعم انهم یخرجون من القبور ویتشکلون

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

باشکا ل مختلفة وعلما ؤهم يقولو ن : انما تظهر ارواحهم متشكلة وتطوف حيث شا ء ت وربما تشكلت بصورة اسد او غزال اونحوه وكل ذا لك با طل لا اصل له في الكتاب والسنة وكلا م سلف الامة ، وقد افسد هؤلا ء على الناس دينهم وصاروا ضحكة لا هل الا ديا ن المنسوخة من اليهود والنصارى وكذا لا هل النحل والدهرية نسال الله تعالى العفو والعافية(روح المعانی :ص ۲۱۳، ج:۹)

ترجمہ: اللہ تعالی کے اس کلام ان الذین ۔۔۔الخ میں اولیاء اللہؒ کی شان غالیوں کی مذمت کی طرف اشارہ ہے جب کہ وہ مصیبت کے وقت اللہ تعالی کو چھوڑ کر اولیاء اللہ کو مدد کے لئے پکارتے ہیں اور ان کی نذریں مانتے ہیں اور ان غالیوں میں سے جو عقل مند ہیں کہتے ہیں یہ اولیاء اللہؒ اللہ تعالی تک پہنچانے کے لئے ہمارے وسیلے ہیں ہم منت تو صرف اللہ عزوجل کے لئے مانتے ہیں ولی کو تو صرف ثواب پہنچاتے ہیں اور یہ حقیقت مخفی نہیں کہ یہ اپنے پہلے دعوی (کہ اولیاء اللہؒ ہمارے وسیلے ہیں) میں بتوں کے ان پجاریوں کے سب سے زیادہ مشابہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم تو بتوں کی پوجا محض اسلئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کردیں اور ان کے دوسرے دعوی (کہ ہم اولیاء اللہ کی منت نہیں مانتے بلکہ ایصال ثواب کرتے ہیں) میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ یہ ان اولیاء اللہ سے منت مان کر اپنے مریض کی شفاء یا اپنے غائب ہو جانے والے کی واپسی وغیرہ کا مطالبہ نہ کریں اور ان کے حال سے یہ مطالبہ ظاہر ہے (یعنی غالی صاحبان ایصال ثواب کا بہانہ بناتے ہیں اصل مقصود طلب حاجات اور نذر ہوتی ہے، از ناقل) اور یہ حقیقت بھی اسی پر دلالت کرتی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہے کہ اگر انہیں کہا جائے کہ تم منت اللہ تعالیٰ کے لئے مان کر اپنے والدین کو بخشو جو ان اولیاء اللہ سے ثواب کے زیادہ محتاج ہیں تو وہ ہرگز ایسا نہیں کریں گے اور میں نے خود دیکھا ہے کہ ان میں سے اکثر اولیاء اللہؒ کی قبروں کی چوکھٹوں پر سجدہ کرتے ہیں اور ان میں سے بعض تو تمام اہل قبور (اولیاء اللہ) کے لئے علی فرق مراتب اختیار ثابت کرتے ہیں اور ان غالیوں کے جو علماء ہیں وہ ان قبروں کے تصرف کو صرف چار یا پانچ ولیوں میں بند مانتے ہیں اور جب ان سے اس بات پر دلیل مانگی جاتی ہے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ تصرف قبروں میں کشف سے ثابت ہے (نہ قرآن اور سنت سے) اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے کیسا جہل ہے ان کا اور کیسے بہت افتراء باندھنے والے دین پر۔ اور بعض ان غالیوں سے گمان کرتے ہیں کہ وہ اولیاء اللہؒ قبروں سے باہر نکل آتے ہیں اور مختلف شکلیں اختیار کر لیتے ہیں اور غالیوں کے علماء کہتے ہیں کہ بے شک ظاہر ہوتے ہیں ارواح ان کے مختلف شکلوں میں چلتے پھرتے ہیں جہاں چاہیں اور کبھی کبھی وہ (اولیاء اللہؒ) شکل اختیار کرتے ہیں شیر کی یا ہرنی کی یا مثل اس کے کسی جانور کی اور یہ تمام باتیں باطل ہیں، کتاب و سنت میں اور سلف امت کے اقوال میں اس کی کوئی دلیل نہیں اور ان غالیوں نے لوگوں کا دین خراب کر دیا ہے اور یہی ہیں جو یہود و نصاریٰ اور دوسرے اہل مذاہب اور دہریوں کے لئے ہنسی ٹھٹول بن کر رہ گئے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر اور اس بلا سے بچنے کی دعا کرتے ہیں۔

﴿علامہ آلوسیؒ کے فیصلہ کے چند اہم نکات﴾

فائدہ (۱) خاتم المفسرین مفسر بغداد سید محمود آلوسی نضر اللہ وجہہ کی عبارت مذکورہ سے

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

درج ذیل امور واضح ہوئے۔

(۱) یہ آیت صرف بتوں کے لئے نہیں ہے بلکہ تمام مخلوقات، پیر فقیر، نبی، ولی سب کو شامل ہے۔

(۲) یہ آیت رد ہے ان لوگوں پر جو لوگ اولیاء اللہؒ کی قبروں پر اپنی حاجت روائی چاہتے ہیں۔

(۳) جو لوگ اولیاء اللہؒ کو پکارتے ہیں اور یہ بہانہ بناتے ہیں کہ پکار سے ہمارا مقصد اولیاء اللہؒ کو وسیلہ بنانا ہے تو ان لوگوں کا یہ بہانہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے مشرکین عرب کہا کرتے تھے کہ ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ۔

(۴) اولیاء اللہؒ کی نذریں ماننا حرام ہے، ایصال ثواب جائز ہے لیکن جو نالی اولیاء اللہؒ کو پکارتے ہیں اور ان کے نام کی نذریں دیتے ہیں اور پھر تاویل کرتے ہیں کہ یہ نذر نہیں ہے ایصال ثواب ہے ان کی یہ تاویل بالکل باطل ہے کیونکہ اگر کوئی ان سے کہے کہ تمہارے اپنے والدین اور عزیز و اقارب اولیاء اللہؒ سے ایصال ثواب کے زیادہ مستحق ہیں اس لئے انہی کے لئے ایصال ثواب کرو تو یہ ہرگز تیار نہیں ہونگے۔ تو معلوم ہوا کہ یہ ایصال ثواب کا بہانہ کرتے ہیں اصل مقصود نذر ہوتی ہے۔

(۵) اولیاء اللہؒ کی قبروں سے شفاء طلب کرنا یا اس قسم کی دوسری حاجتیں طلب کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔

(۶) غیر اللہ کی پکار کرنے والے مشرک قبروں پر سجدہ کرتے ہیں اور دیواروں کو چومتے چاٹتے ہیں حالانکہ یہ یہود و نصاریٰ والا فعل ہے۔

(۷) بعض نالی تو تمام اولیاء اللہؒ کے لئے قبروں میں تصرف کے قائل ہیں اور نالیوں کے مولوی کہتے ہیں کہ صرف چار، پانچ اولیاء اللہ قبروں میں تصرف کر رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس اہل قبور کے تصرف پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہو کتنے جاہل ہیں اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے ہیں۔

(۸) جو لوگ مردوں کے تصرف کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ جاہل ہیں اور اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنے والے ہیں اور غالیوں میں بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اولیاء اللہؒ قبروں سے باہر بھی تشریف لاتے ہیں اور ہماری امداد کرتے ہیں حالانکہ اس بات کی کتاب وسنت اور سلف امت سے کوئی دلیل موجود نہیں ہے اور غالیوں کی ایسی باتیں کہ مردے قبروں سے نکل آتے ہیں غیر مسلموں کو دین اسلام سے متنفر کرنے اور دین اسلام پر ہنسی مزاح کرنے کی دعوت دینا ہے۔

شاهد(۲) مثل الذی اتخذوا من دو ن الله اولیا ء کمثل العنکبوت اتخذت بیتا وان اوهن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون (پ:۲۰،س: العنکبوت، آیت: ۴۱)

ترجمہ: ان مشرکوں کی مثال جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز تجویز کر رکھے ہیں مکڑی کی مانند ہے جس نے ایک گھر بنایا اور بلاشبہ سب گھروں میں زیادہ کمزور ترین مکڑی کا گھر ہے کاش وہ (مشرک) بھی اس حقیقت کو جانتے ہوتے۔

﴿مشرک اور مکڑی کے کردار میں مماثلت کی چند وجوہ﴾

نمبر۱: گھر بنایا جاتا ہے جان و مال کی حفاظت اور بچاؤ کے لئے مگر مکڑی کا جالا کیا حفاظت کرے گا جن لوگوں نے اللہ کے سوا کسی کو اپنا محافظ و مددگار اور کارساز سمجھ رکھا ہے ان کی مثال مکڑی اور مکڑی کے جالے کی ہے جیسے مکڑی کی پناہ گاہ مکڑی کو گرمی سردی سے نہیں بچا سکتی اسی طرح مشرک کو غیر اللہ کا سہارا آڑے وقت میں کام نہیں آ سکتا۔

نمبر۲: جس طرح جتنا عالی شان محل ہو مکڑی کو اس میں اطمینان نہیں آتا جب تک کہ اپنا گھر علیحدہ نہ بنا لے اسی طرح مشرک ہے کہ مشرک انسان کو بھی اللہ تعالیٰ کی بادشاہی پر اور

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حاجت روائی پر اعتماد نہیں آتا اس لئے مشرک بھی اپنا دربار الگ بناتا ہے۔

نمبر۳: جس طرح مکڑی اپنا جالا بنانے کے لئے سارا مواد اپنے پیٹ سے نکالتی ہے اسی طرح مشرک بھی اپنی درباری دلیلیں اپنے پیٹ سے نکالتا ہے۔ قرآن وسنت کی کوئی دلیل مشرک کے پاس نہیں ہوتی۔

فائدہ نمبر۴: جس طرح مکڑی جالا بناتی ہے مکھیوں کو پھنسانے کے لئے اسی طرح مشرک دربار لگاتا ہے جاہل مریدوں کو پھنسانے کے لئے۔

فائدہ نمبر۵: جس طرح مکڑی شکار کرتی ہے جب مکھیاں جالے کے قریب آتی ہیں تو مکڑی خفیہ سے اپنا جال بننا شروع کر دیتی ہے اسی طرح جب مرید دربار پہ آتے ہیں تو مشرک بھی جھوٹی کرامتوں اور صاحب قبر کی مشکل کشائی کی داستانوں کا جال بننا شروع کر دیتا ہے۔

فائدہ نمبر۶: جب مکھی پھنس جاتی ہے تو مکڑی مکھی کا خون چوس لیتی ہے اور باقی ڈھانچہ چھوڑ دیتی ہے اسی طرح جب دربار پر مرید پھنس جاتے ہیں تو مشرک بھی ایمان و مال چھین لیتا ہے اور باقی ڈھانچے واپس کر دیتا ہے۔

شاهد(۳) والذين تدعون من دونه لا يستطيعون نصركم ولا انفسهم ينصرون (پ:۹، س: الاعراف، آیت: ۱۹۷)

ترجمہ: اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے سوا وہ نہیں کر سکتے تمہاری مدد اور نہیں کر سکتے اپنی مدد۔

﴿فوائد﴾

فائدہ نمبر۱: تدعون سے مراد دعائے عبادت ہے دعائے عادت نہیں۔

فائدہ نمبر۲: من دونہ اپنے عموم کے اعتبار سے سب ماسوا اللہ پیر، فقیر، نوری، ناری کو

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شامل ہے۔خواہ ہابل شہید ہو یا عزی فقیرنی، حضرت عیسیٰ ہوں یا حضرت عزیر، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہو یا امام غائبانی کو شامل ہے۔

فائدہ نمبر۳: انفسھم، نفس کی جمع ہے اور لفظ نفس بے جان پتھروں کے لئے نہیں آتا بلکہ ذوی العقول مخلوق کے لئے آتا ہے اسی طرح لا یستطیعون اور ینصرون کے صیغے جمع کے ہیں اور جمع بھی واؤ، نون کے ساتھ ہے، جو اپنے حقیقی اور وضعی معنی کے اعتبار سے ذوی العقول مخلوق کے لئے آتی ہے پتھر کی بے جان مورتیوں کے لئے نہیں آتی جس طرح تمام اہل اصول کا اس پر اتفاق ہے۔ کما فی کتب النحو والمعانی وغیرھا

(۴)لا یستطیعون نصرکم ، کا جملہ نص صریح ہے کہ مشرکین جن ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا مدد کے لئے پکارتے ہیں وہ ہرگز ان مشرکین کی مدد نہیں کر سکتیں، ان مشرکین کی مدد کرنا تو کجا وہ تو اپنی جان کے نفع نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتیں۔

شاھد(۴) قل ارئیتم شرکاء کم الذین تدعو ن من دون اللہ ارونی ما ذا خلقوا من الا رض ام لھم شرك فی السموٰت ام اٰتینٰھم کتٰبا فھم علی بینة منه بل ان یعد الظٰلمون بعضھم بعضا الا غرورا (پ:۲۲، س: فاطر ، آیت: ۴۰)

ترجمہ: آپ فرما دیجئے بلا دیکھو تو اپنے شریکوں کو جن کو پکارتے ہو اللہ کے سوائے دکھلاؤ تو مجھ کو کیا بنایا انہوں نے زمین میں یا کچھ ان کا ساجا ہے آسمانوں میں یا ہم نے دی ان کو کوئی کتاب سو وہ سند رکھتے ہیں اس کی کوئی نہیں پر جو وعدہ بتلاتے ہیں گناہگار ایک دوسرے کو سب فریب ہیں۔

فوائد

(۱)قل ارء یتم شرکائکم اور من دون اللہ کا لفظ مشرکین کے تمام مزعومہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

معبودین کو شامل ہے خواہ فرشتے ہوں یا انبیاءؑ وغیرہ ہوں۔

(۲) ماذا خلقوا من الارض ، سے ان کی بے بسی کا بیان ہے۔

(۳) اس آیت میں مشرکین سے غیر اللہ کی پکار پر دلیل کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ اگر غیر اللہ کی پکار جائز ہے تو اس پر کوئی عقلی یا نقلی دلیل پیش کرو۔ لیکن چونکہ مشرک کے پاس غیر اللہ کی پکار پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے اس لئے خود ہی فرمادیا بل ان یعد الظلمون بعضهم بعضا الا غرورا ، خلاصہ یہ ہے کہ مشرکوں کے پاس غیر اللہ کی پکار پر کوئی عقلی یا نقلی دلیل قطعاً موجود نہیں ہے۔ یہ ظالم ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے ہیں یعنی ان کے بڑوں نے ان کو بے سند غلط بات بتلادی ہے کہ جن کو ہم پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو طاقتیں دی ہیں یہ ہمارے کام کردیتے ہیں یا اللہ تعالیٰ سے کروادیتے ہیں۔ای هولاء شفعاء ناعند الله (بیان القرآن) یشفعون لهم بالتقرب الیه (روح المعانی)

شاهد(۵) والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیئا وهم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون الٰهکم اله واحد (پ:۱۴، س: النحل ، آیت: ۲۰،۲۱،۲۲)

ترجمہ: اور جن کو پکارتے ہیں (مشرک) اللہ تعالیٰ کے سوائے کچھ پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں مردے ہیں جن میں جان نہیں اور نہیں جانتے کب زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟ معبود تمہارا معبود ہے اکیلا۔

﴿غیر اللہ کی پکار سے روکنے کی وجوہ﴾

اس آیت میں غیر اللہ کو پکارنے سے کئی وجوہ سے روکا گیا ہے۔

(۱) لا یخلقون ،کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے مطلب یہ ہے کہ بے اختیار ہیں اور تمہاری حاجتیں پوری کرنے کی قدرت اور طاقت نہیں رکھتے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۲)وھم یخلقون، وہ خود مخلوق ہیں اور جو مخلوق ہوتی ہے وہ اپنے وجود، بقاء موت ،حیات، ہر حرکت اور ہر سکون میں محتاج ہوتی ہے۔تو جو خود محتاج ہو وہ کسی کا حاجت روا یا مشکل کشا یا بگڑی بنانے والا کیسے بن سکتا ہے؟ اور جب حاجت روائی نہیں کر سکتے تو پکار کے لائق کیسے ہو سکتے ہیں؟

(۳)اموات، فی الحال یا فی المآل مردہ ہیں اور موت عجز خالص کا نام ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے مردہ نہ تو اپنے وجود کو حرکت دے سکتا ہے اور نہ ہی مردے کو پکارنے والے کی پکار کا علم ہوتا ہے۔تو جب ان کی اپنی یہ حالت ہے وہ تمہاری حاجت روائی کیسے کریں گے؟

(۴) وما یشعرون ایان یبعثون، انہیں تو یہ علم بھی نہیں کہ قبروں سے زندہ کر کے کب اٹھائے جائیں گے۔جن کو اپنے ٹھہرنے کی مدت کا علم نہیں تو انہیں تمہاری پکاروں اور حالات کا کیسے علم ہو سکتا ہے۔

فائدہ: اموات غیر احیاء اور وما یشعرون کے کلمات اس بات کا صریح قرینہ ہیں کہ یہ آیت اصل میں ہے ہی قبر پرستوں کے بارے میں۔اس لئے شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ فرماتے ہیں، کہ شاید یہ ان لوگوں کو فرمایا جو مرے ہوئے بزرگوں کو پکارتے ہیں (موضح القرآن)

فائدہ: اگر اس آیت کو زندوں (حضرت عیسیٰ ،فرشتوں وغیرہ) اور مردوں کے لئے عام رکھا جائے تو پھر اموات سے عموم مجاز مراد لیا جائے گا۔تو مطلب یہ ہوگا کہ جن پہ موت آچکی ہے وہ تو فی الحال مردہ ہیں اور جن پر ابھی تک نہیں جب آئے گی تو وہ بھی اموات غیر احیاء کا فرد بن جائیں گے۔(تفصیل کے لئے دیکھیں، بیان القرآن، روح المعانی اور تفسیر عثمانی وغیر)

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الحاصل

مذکور الصدر تمام آیات بینات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ مشرکین جن ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا اپنی مشکلات و حاجات میں پکارتے ہیں تو ان ہستیوں کو ذرہ بھر خدائی اختیارات حاصل نہیں ہیں اور وہ مشرکین کی حاجت پوری کرنے کی قدرت اور طاقت قطعاً نہیں رکھتیں۔ تو جب وہ مشرکین کی حاجتیں پوری کر بھی نہیں سکتیں تو پکار کے لائق کیسے ہو سکتی ہیں۔ پکار کے لائق تو وہ ذات ہے کہ جس کا یہ اعلان ہے، وربك يخلق مايشاء ويختار ما كان لهم الخيرة، اور جس کی یہ شان ہے، يسئله من في السموٰت ومن في الارض كل يوم هو في شان، سبحانه ما اعظم شانه۔

عنوان دوازدہم

جو پکاروں کو سن ہی نہ سکے وہ پکار کے لائق و مستحق کیسے ہو سکتا ہے؟

مشرکین جن ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا اپنی حاجات و مشکلات میں پکارتے ہیں وہ ہستیاں مشرکین کی پکاروں سے بالکل بے خبر ہیں اور قیامت کے دن ان کی پکاروں سے انکار کر دیں گی اور اپنے پکارنے والوں کے دشمن بن جائیں گے۔

شاهد(۱) يولج الليل في النهار ويولج النهار في الليل وسخر الشمس والقمر كل يجرى لاجل مسمى ذالكم الله ربكم له الملك والذين تدعون من دونه ما يملكون من قطمير ان تدعوهم لا يسمعوا دعائكم ولو سمعوا ما استجابوا لكم ويوم القيامة يكفرون بشرككم ولا ينبئك مثل خبير (پ: ۲۲، س: فاطر، آیت: ۱۳)

ترجمہ از بیان الہند: وہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

داخل کر دیا کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو تابع فرمان بنا رکھا ہے کہ ان میں سے ہر ایک مقررہ وقت تک چلتا رہے گا یہی اللہ تعالیٰ تمہارا پروردگار ہے اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کا بھی اختیار نہیں رکھتے اگر تم ان کو پکارو بھی تو وہ تمہاری پکار کو سن ہی نہیں سکتے اور اگر فرض کرو سن بھی لیں تو تمہاری پکار پر نہ پہنچ سکیں اور قیامت کے دن وہ تمہارے اس شرک کرنے کی مخالفت اور انکار کریں گے اور اے مخاطب! تجھ کو خدائے خبیر کی طرح کوئی دوسرا نہیں بتا سکے گا (کشف)

﴿فوائد﴾

فائدہ نمبر۱: یولج اللیل سے اختیارات باری تعالیٰ کا بیان ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ لیلی نظام، نہاری نظام، شمسی نظام، قمری نظام اور ذرہ ذرہ کائنات کی تدبیر کے تمام اختیارات، تصرفات صرف اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ مخلوقات کی کوئی ہستی اللہ تعالیٰ کے ان اختیارات میں کسی طرح ذاتاً یا عطاءً ہرگز شریک نہیں ہے۔

فائدہ نمبر۲: لہ الملک میں لہ کی تقدیم حصر کے لئے ہے اور معنی یہی ہے کہ سب راج، اختیارات و تصرفات اللہ ہی کے ساتھ خاص ہیں اور کسی کا کچھ دخل نہیں۔

فائدہ نمبر۳: والذین تدعون سے مراد صرف بت نہیں بلکہ تمام معبودان باطلہ مراد ہیں خواہ انبیاءؑ ہوں، خواہ اولیاءؒ اور پیر، فقیر، امام، امام زادے، نوری، ناری وغیرہ۔

فائدہ نمبر۴: یہ آیت دراصل آئی ہی ذوی العقول کے لئے ہے۔ کلمہ والذین "اسم موصول" لا یسمعوا، لا یملکون جمع بالواؤ مما استجابوا لمن استجابت، یکفرون جمع بالواؤ اور نسبت انکار وغیرہ سب قرائن صریحہ ہیں کہ آیت سے مراد ذوی العقول مزعومہ معبود ہیں جیسے حضرت عیسیٰؑ، حضرت عزیرؑ وغیرہ۔ جب ذوی العقول کے سماع و

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

استجابت کی نفی ہوگئی تو غیر ذوی العقول کی بطریق اولی نفی ہوگئی۔ لہٰذا عقل والی مخلوق یعنی انبیاءؑ، اولیاءؒ، ملائکہ، جنات، انسان سب سے پہلے آیت کا مصداق ہیں اور بت وغیرہ ذوی العقول ان کے تابع ہوکر۔ بہرحال آیت کو بتوں پر بند کرنا ہرگز جائز نہیں اور نہ ہی یہ مراد الٰہی ہے۔

فائدہ نمبر۵ : مقدمہ میں ہم نے بالتفصیل مع حوالہ جات کے ذکر کر دیا ہے کہ مشرکین بتوں کو بحیثیت پتھر نہیں پوجتے تھے بلکہ اصل پکار تو انبیاء کرامؑ واولیاء عظامؒ کی کرتے تھے اور بتوں کو بمنزلہ قبلہ کے سمجھتے تھے جیسے آج کل کے قبر پرست پکاریں تو اولیاء اللہؒ کی کرتے ہیں اور سامنے قبر کو رکھتے ہیں۔

﴿آیت کے عموم پر تصریحات مفسرین﴾

مفسرین نے آیت مذکورہ کو اپنے عموم پر رکھا ہے

(۱) چنانچہ سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں، استئناف مقرر لما قبله كاشف عن جلية حال ما يدعونه بانه جماد ليس من شانه السماع هذا اذا كان الكلام ما عبدة الاصنام و يحتمل ان يكون ما عبدتها وعبدتها الملائكة و عيسى وغيرهم من المقربين ۔الخ (تفسیر روح المعانی :ص ۱۸۲، ج :۱۳)

(۲) مفسر قرطبیؒ فرماتے ہیں، ثم يجوز ان يرجع هذا الى المعبودين ممن يعقل كالملائكة والجن والانبياء والشياطين (تفسیر قرطبی)

(۳) خطیب شربینیؒ فرماتے ہیں، من دونه اى غيره وهم الاصنام وغيرها وكل شيء دونه (شربینی :ص ۳۰۱، ج:۲)

(۴) حضرت حکیم الامت مرشد تھانویؒ فرماتے ہیں، اگر تم ان کو پکارو گے تو وہ تمہاری (اول تو) سنیں گے نہیں (جمادات بوجہ عدم قوت سامعہ کے اور ذوات الارواح بایں معنی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کے جیسے سماع کے کفار معتقد تھے کہ سماع لازم ودائم ہے وہ منفی ہے۔ (بیان القرآن)

شاهد(۲) ومن أضل ممن يدعوا من دون الله من لا يستجيب له الى يو م القيٰمة وهم عن دعا ء هم غٰفلون واذا حشر الناس كانوا لهم اعدآء وكانوا بعبادتهم كٰفرين (الاحقاف ، آیت: ۵،۶)

ترجمہ: اور کون بڑا گمراہ ہے اس سے جو پکارتا ہے اللہ کے سوا ایسی ہستیوں کو جو قیامت تک پہنچ نہیں سکتی اس کی فریاد کو اور وہ (ہستیاں) ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں اور جب جمع کیے جائیں گے لوگ (روز محشر) تو وہ (ہستیاں) ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت (پکار) کا صاف انکار کر دیں گے۔

﴿فوائد﴾

فائدہ نمبر۱: دعا سے پکارنا حاجات میں مدد اور ضرورت کے لئے بلانا مراد ہے نہ کوئی دوسری عبادت کرنا۔

فائدہ نمبر۲: دعا سے دعائے عبادت ہے مراد نہ کہ دعائے عادت یعنی مافوق الاسباب امور میں حاجات کے لئے پکارنا مراد ہے نہ کہ ماتحت الاسباب امور میں ایک دوسرے کو بلانا۔

فائدہ نمبر۳: دون اللہ کا کلمہ اپنے عموم کی وجہ سے ہر ماسوا اللہ کو شامل ہے نبی، ولی، جن، فرشتہ، نوری، ناری، خاکی، عاقل لا یعقل، ذی روح، غیر ذی روح، زندہ، مردہ سب اس میں داخل ہیں اور بت بھی کلمہ کے عموم کی بنا پر اس میں داخل ضرور ہیں لیکن آیت بتوں پر بند قطعاً نہیں اور آیت کو بتوں پر بند کرنا سخت جہالت ہے۔

فائدہ نمبر۴: آیت سے بالاصالۃ تو عقل والی مخلوق مراد ہے کلمہ "من" "نفی استجابت" "ضمیر هم" "اثبات غفلت" جمع بالواؤ والنون" "ضمیر کانوا" "اثبات عداوت" "ضمیر کانوا" "انکار عبادت" یہ سب قرائن صریح ہیں کہ آیت مذکورہ ذوی العقول

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

معبودان باطلہ کے لئے ہے اور بالتبع بت بھی اس میں داخل مانے جائیں تو درست ہے۔ بہر حال آیت کو بتوں پر بند کرنا تحریف قرآنی کے مترادف ہے۔

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱) امام البند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ جو اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں، بدانکہ آیۃ کریمہ دلالت واضح کردبر اینکہ ارواح مغیبہ و ابدان محجبہ کہ در عالم بر ستیدہ میشوند ودعائے حاجت روائی بسوئے آنہا کردہ می شود آں ہمہ کہ از دعا داعیان بیخبر محض اند خواہ انبیاءؑ باشند خواہ اولیاء وہر گاہے کہ درحشر از دعا داعیان ۔۔الخ

(البلاغ المبین، مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، ص:۳۳)

ترجمہ: یہ بات بخوبی جان لینی چاہیے کہ یہ آیت کریمہ صاف طور سے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جن غیب روحوں اور پوشیدہ جسموں کی اس دنیا میں عبادت کی جاتی ہے اور ان سے حاجت روائی کے لئے دعائیں مانگی جاتی ہیں وہ تمام ارواح اور اجسام ان دعا کرنے والوں کی دعاؤں سے بالکل بے خبر اور ناواقف ہیں خواہ انبیائے کرام ہوں یا اولیاءؒ۔

(۲) علامہ سید محمود آلوسیؒ فرماتے ہیں، اما ان کان من ذوی العقول فان کان من المقربین عند اللہ تعالی فلاشتغالہ عن ذالک بما ھو فیہ من الخیر او کونہ فی محل لیس من شانہ الذی فیہ یسمع الداعی للبدع کعیسیٰؑ الیوم او لان اللہ تعالی یصون سمعہ عن سماع ذالک لانہ لکونہ مما لا یرضی اللہ تعالی بعلمہ لو سمعہ ۔۔فان کان میتا فلاشتغالہ بما ھو فیہ من الشر وقیل لان المیت لیس من شانہ السماع ولا یتحقق منہ سماع الا

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

معجزۃ کسماع اھل القلب (تفسیر روح المعانی :ص ۷، جز:۱۳)

(۳) حضرت شیخ اختر آن نضر اللہ وجہہ فرماتے ہیں، دوسری اصل یہ سابقہ آیت میں مذکور مطالبہ پورا کرنے میں ناکامی کا ثمرہ اور نتیجہ ہے جب کسی عقلی یا نقلی دلیل سے یہ ثابت نہیں کہ جن کو مشرکین اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ پکارتے سنتے اور حاجات برآری کر سکتے ہیں تو اس کا واضح نتیجہ یہ ہے کہ وہ شخص سب سے بڑا گمراہ ہے جو ایسوں کو پکارے جو قیامت تک بھی اس کی حاجت برآری نہ کر سکیں بلکہ اس کی دعا اور پکار سے سراسر ہوں ہی بے خبر واذا حشر الناس ،پکارنے والوں کی پکار سے مزعومہ معبودوں کی بے خبری اور اس فعل پر ان کی ناراضی کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن میدان حشر میں جب سب لوگ جمع ہونگے تو جن مقبولان بارگاہ الٰہی کو دنیا میں پکارا گیا وہ پکارنے والوں کے سخت خلاف ہونگے اور پکارنے والوں کو جھٹلائیں گے اور ان کی عبادت سے بیزاری اور برات کا اعلان کریں گے۔

(تفسیر جواہر القرآن :ص ۱۱۳۱، ج:۳)

خلاصہ: یہ آیت بھی اپنے مضمون میں صریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن ہستیوں کو (خواہ انبیاء یا غیر انبیاء) مشرکین پکارتے ہیں وہ پکارنے والوں کی پکار سے بالکل بے خبر ہیں اور قیامت کے دن اپنے پکارنے والوں کی پکار کا انکار کر دیں گے اور ان کے دشمن بن جائیں گے۔

شاھد(۳) ویوم نحشرھم جمیعا ثم نقول للذین اشرکوا مکانکم انتم وشرکاؤکم فزیلنا بینھم وقال شرکاؤھم ما کنتم ایانا تعبدون فکفی باللہ شھیدا بیننا وبینکم ان کنا عن عبادتکم لغٰفلین (س:یونس، پ:۱۱، آیت:۲۸)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ از پیر کرم شاہ بریلوی: اور (ان کی پیشانی کا تصور کرو) جس روز ہم جمع کریں گے ان سب کو (میدان حشر میں) پھر ہم حکم دیں گے مشرکوں کو اپنی اپنی جگہ پر ٹھہر جاؤ تم اور تمہارے معبود پھر ہم منقطع کر دیں گے ان کے باہمی تعلقات اور کہیں گے ان کے معبود (اے مشرکو!) تم ہماری تو عبادت نہیں کیا کرتے تھے پس کافی ہے اللہ تعالیٰ گواہ ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان کہ ہم تمہاری پرستش سے بالکل بے خبر تھے (ضیاء)

﴿تصریحات اکابرؒ﴾

(۱) تفسیر از سحبان الہندؒ: اور جب وہ لوگ جو مشرک ہیں اور جن کا شیوہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا ہے اپنے شرکاء کو دیکھیں گے جن کو اپنے زعم میں شریک خدائی سمجھتے تھے وہ نظر پڑیں گے تو یہ مشرک ان کو دیکھ کر کہیں گے اے ہمارے پروردگار! جن کو ہم تیرے سوا اور تجھ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اور جن کی پوجا کیا کرتے تھے وہ ہمارے خود ساختہ شریک یہ ہیں یہ سن کر وہ شرکاء بات کو ان مشرکوں ہی کی طرف لوٹا دیں گے اور کہیں گے تم بالکل سراسر جھوٹے ہو یعنی وہ ان مشرکوں سے یہ کہیں گے کہ تمہارا ہمارا کوئی تعلق نہیں تم ہم کو نہیں پوجتے تھے بلکہ محض اپنی خواہشات فاسدہ اور خیالات باطلہ کی پرستش کیا کرتے تھے یا ہم کو تمہاری عبادت کی خبر ہی نہیں ---------- ان کنا عن عبادتکم لغفلین ، اگر یہ کہنے والے صلحاء و اتقیاء و ملائکہ وغیرہ ہوں تو ان کا کہنا سچ ہوگا اور اگر جواب دینے والے شیاطین اور جن وغیرہ ہوں تو ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں بھی جھوٹ بولیں ایسا کہنا قرآن کریم میں کئی جگہ مذکور ہے، بہر حال سب کا منشاء تبری اور برأت ہے۔

(۲) حضرت شاہ (عبدالقادر محدث دہلویؒ) صاحب فرماتے ہیں کہ جو لوگ پوجتے ہیں بزرگوں کو وہ بزرگ بے گناہ ہیں، ایک شیطان اپنا وہی نام رکھ کر پوجواتا ہے اس سے ا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ن کو کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو۔(تسہیل القرآن)

(۳)تفسیر از شیخ القرآنؒ: مذکورہ بالا دلائل سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ مشرکین جن معبودان باطلہ کی عبادت کرتے اور جن کو عند اللہ شفیع، غالب خیال کرتے ہیں وہ محض عاجز و درماندہ ہیں اور ان کے اختیار میں کسی کا نفع وضرر نہیں یہاں بطور نتیجہ اور ثمرہ آخرت کا منظر پیش کیا گیا کہ دیکھ لو جن کو تم متصرف وکارساز اور سفارشی سمجھتے ہو قیامت کے دن وہ تمہارے کام تو کیا آئیں گے یا تمہاری سفارش تو کیا کریں گے بلکہ وہ تو سرے سے تمہاری عبادت اور پکار ہی کا انکار کر دیں گے اور میدان حشر میں علی رؤس الاشہاد خدا کی قسم کھا کر اعلان کریں گے کہ وہ تمہاری عبادت اور پکار سے بالکل بے خبر تھے اور انہیں اس بات کا قطعاً کوئی علم نہیں کہ کون ان کی قبر پر آیا، کس نے ان کی قبروں پر سجدے کیے؟ کون ان کے نام کی نذریں منتیں دیتا رہا؟ اور کون انہیں حاجت روائی کے لئے پکارتا رہا؟ اس سے سماع موتی کی نفی مفہوم ہے، کمالا یخفی علی من لہ ادنی فہم وتدبر، شرکاء سے یہاں فرشتے ،پیغمبر اور اولیاء اللہؒ مراد ہیں جن کے مجسمے بنا کر مشرکین ان کی عبادت کرتے ہیں یا جن مردان حق کی قبروں پر جا کر ان کو پکارتے ہیں، قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب طلبی ہوگی کہ کیا یہ لوگ دنیا میں تمہیں پکارتے تھے اور کیا تم نے انہیں اس بات کی تعلیم دی تھی یا ان مشرکانہ افعال کا حکم دیا تھا؟ تو وہ صاف انکار کریں گے۔ بارے خدایا ہم نے ان کو شرک کی تعلیم ہرگز نہیں دی نہ اس پر راضی تھے بلکہ ہمیں تو ان کے مشرکانہ افعال کا علم بھی نہیں۔ قیل المراد بالشرکاء الملائکۃ والمسیحؑ وانہم ما امروابہا ولا رضوابہا (مظہری: ج۵،ص ۲۴) والمراد بالشرکاء قیل الملائکۃ وعزیر والمسیحؑ وغیرہم ممن عبدوہ من اولی العلم (ابو سعود: ج۴،ص ۸۲۲)

یہ مضمون قرآن مجید میں اور کئی جگہوں میں اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ موجود ہے۔ سورۃ الفرقان رکوع ۲ میں ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان نیک لوگوں سے فرمائے گا

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جن کی دنیا میں عبادت کی گئی انتم اضللتم عبادی هؤلاء ام هم ضلوا السبیل، کیا میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا تھا اور انہیں شرک کی تعلیم دی تھی یا وہ خود ہی گمراہ ہوئے تو نیک لوگ جواب دیں گے سبحانك ما کان ینبغی لنا ان نتخذ من دونك من اولیاء ،اے اللہ! تو ہر شرک سے پاک ہے ہم نے دنیا میں اپنی ذات کے لئے تیرے سوا کسی کو کارساز نہیں بنایا تو اوروں کو ہم کیوں کر شرک کی راہ پر ڈال سکتے تھے۔۔۔الخ

(جواہر القرآن: ص ۴۷۳، ج ۲)

شاهد(۴) واتخذوا من دو ن الله الهة لیکونوا لهم عزا کلا سیکفرون بعبادتهم ویکونون علیهم ضدا (مریم، آیت:۸۱)

ترجمہ شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی: اور انھوں نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھے ہیں تا کہ وہ ان کے مددگار رہوں ہرگز نہیں عنقریب وہ ان کی عبادتوں کا انکار کر دیں گے اور وہ ان کے خلاف ہو جائیں گے۔

شاهد(۵) واذا رای الذین اشرکوا شرکائهم قالوا ربنا هؤلاء شرکائنا الذین کنا ندعوا من دو نك فالقوا الیهم القول انکم لکذبون والقوا الی الله یومئذ السلم وضل عنهم ما کانوا یفترون (س: النحل: آیت ۸۶)

ترجمہ از سبحان البندؒ: اور جب مشرک لوگ اپنے شریکوں (جن کو پکارتے تھے) کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب! جن کو ہم تیرے سوا پکارتے تھے وہ ہمارے خود ساختہ شریک یہی ہیں اس پر وہ شریک ان مشرکوں کو جواب دیں گے کہ یقیناً تم جھوٹے ہو اور مشرک اس دن اللہ کی طرف اطاعت و فرمانبرداری کا پیغام ڈالیں گے اور جو افتراء پردازیاں وہ کیا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گی۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الحاصل

مذکورالصدر آیات بینات سے یہ حقیقت بیاض شمس کی طرح روشن ہوگئی کہ مشرکین جن ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ ہستیاں مشرکین کی دعاؤں پکاروں سے بالکل بے خبر ہیں اور قیامت کے دن وہ ان کی دعاؤں اور پکاروں سے بیزاری کا اعلان کر کے تمام مشرکین کی تکذیب کر دیں گے اور وہ بزرگ ہستیاں ان مشرکوں کے سب سے بڑے دشمن بن جائیں گے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ انبیاءؑ و اولیاءؒ کو اپنی حاجات و مشکلات میں پکارتے ہیں وہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید کے باغی ہیں اسی طرح انبیاء کرامؑ اور اولیاء کرامؒ کے بھی سب سے بڑے بے ادب اور گستاخ ہیں۔

عنوان سیزدہم

غیر اللہ کو غیب دان اور متصرف فی الامور سمجھ کر اپنی حاجات و مشکلات میں حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لئے پکارنے والا ملت اسلام سے خارج ہے

(۱) غیر اللہ کی پکار ارتداد ہے

شاهد (۱) قل اندعو من دو ن الله ما لا ينفعنا ولا يضر نا ونرد على اعقا بنا بعد اذ هدانا الله كالذى استهوته الشيطين فى الا رض حيرا ن له اصحب يدعونه الى الهدى ائتنا قل ان هدى الله هو الهدى وامرنا لنسلم لرب العالمين (س: الا نعام، آیت: ۷۱)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: تو کہدے کیا ہم پکاریں اللہ کے سوا انکو جو نہ نفع پہنچا سکیں ہم کو اور نہ نقصان اور کیا پھر جاویں ہم الٹے پاؤں اس کے بعد کہ اللہ سیدھی راہ دکھلا چکا ہے ہم کو مثل اس شخص کو کہ راستہ بھلا دیا ہو جنوں نے جنگل میں جب کہ

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وہ حیران ہے اس رفیق بلاتے ہیں اس کو راستہ کی طرف کہ چلا آ ہمارے پاس تو کہہ دے کہ اللہ نے جو راہ بتلائی وہی سیدھی راہ اور ہم کو حکم ہوا کہ تابع رہیں پروردگار عالم کے۔

﴿مقام استدلال، ندد علی اعقابنا﴾

ندد علی اعقابنا ، کی تعبیر سے ظاہر ہے کہ جو شخص قبول توحید کے بعد غیر اللہ کی پکار کرے تو وہ مرتد ہے۔

﴿فوائد﴾

فائدہ نمبر۱: آیت مذکورہ میں دعا سے مراد مافوق الاسباب امور میں حاجت روائی کے لئے پکارنا ہے۔

فائدہ نمبر۲: لفظ من دون اللہ تمام مخلوقات بت، پیر، فقیر، امام، ولی وغیرہ سب کو شامل ہے۔

فائدہ نمبر۳: حیران لہ سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کو پکارنے والا ہمیشہ حیران و سرگرداں ہی رہتا ہے۔

﴿غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے﴾

شاهد (۲) وان المسجد لله فلا تدعوا مع الله احدا وانه لما قام عبدالله يدعوه كادوا يكونون عليه لبدا قل انما ادعو ربي ولا اشرك به احدا (پ: جن ، آیت: ۲۵)

ترجمہ از شیخ البندؒ: اور یہ کہ مسجدیں اللہ کی یادداشتے ہیں سو مت پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو اور یہ کہ جب کھڑا ہوا اللہ کا بندہ کہ اسکو پکارے لوگوں کا بننے لگتا ہے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اس پر ختم ہوا۔ تو کہہ میں تو پکارتا ہوں بس اپنے رب کو اور شریک نہیں کرتا اس کا کسی کو۔

﴿مقام استدلال، لا اشرك به احدا﴾

ادعو ربی کے بعد بظاہر عبارت یوں ہونی چاہیے تھی ولا ادعو معه احدا لیکن اللہ جل جلالہ نے بجائے اس کے ولا اشرک فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کی پکار معمولی گناہ نہیں بلکہ تمام نیکیوں کو برباد کرنے والا شرک صریح ہے۔

﴿فوائد﴾

فائدہ نمبر۱: ان المساجد سے معلوم ہوا کہ تمام سجدے صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا سجدہ نہیں ہے۔

فائدہ نمبر۲: لا تدعوا مع اللہ ، سے ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو مافوق الاسباب امور میں پکارنا منع ہے۔ اس سے بحث شیاطین من الانس کے اس فریب کا بھی ازالہ ہو گیا کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کو بھی پکارتے ہیں اور انبیاء اولیاء کو بھی پکارتے ہیں۔ ہم کیسے مشرک ہو گئے مشرک تو وہ ہوتا ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کو بالکل چھوڑ کر غیر اللہ کو پکارے یعنی اللہ تعالیٰ کی پکار نہ کرے اور غیر اللہ کی پکار کرے۔ اس آیت نے اس دھوکہ پر ضرب کاری لگائی جیسا کہ لفظ مع اللہ سے ظاہر ہے۔

فائدہ نمبر۳: قل انما ادعو ربی سے سید المرسلین ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ مسئلہ دعا میں اپنا مذہب اور عقیدہ واضح فرما دیں تا کہ امت آپ ﷺ کی اقتداء کرے چنانچہ آپ ﷺ بحکم الٰہی اعلان فرماتے ہیں کہ بروز قیامت میں صرف اپنے پالنے والے کو پکارتا ہوں اور اس کی پکار وغیرہ میں کسی ایک کو بھی شریک نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔

فائدہ نمبر۴: انما کلمہ حصر ہے اور حصر میں نفی و اثبات دونوں موجود ہوتے ہیں یعنی اللہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تعالیٰ ہی کو پکارتا ہوں اور کسی کو نہیں پکارتا۔

فائدہ نمبر۵: آیت مذکورہ میں دعا سے دعائے عبادت مراد ہے نہ کہ دعائے عادت یعنی مافوق الاسباب امور میں اللہ تعالیٰ کو حاجات ومشکلات میں پکارنا مراد ہے نہ کہ ماتحت الاسباب امور میں ایک دوسرے کو بلانا مراد ہے جیسا کہ لا اشرک کا صریح قرینہ موجود ہے۔

فائدہ نمبر۶: لفظ دبی میں توحید فی الدعاء کی علت کی طرف اشارہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ جب میری تمام مرادوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ تو ایسے محسن رب کو چھوڑ کر میں کسی اور ہستی کو کیسے پکار سکتا ہوں؟

فائدہ نمبر۷: کلمہ احد مادہ کے اعتبار سے عام ہے پھر نکرہ تحت النفی ہے اس لئے اس کے اندر عموم در عموم ہے۔ لیکن یہ کلمہ چونکہ صرف عقل والی مخلوق کے لئے ہے اس لئے معنی ہوگا کہ عقل والی مخلوقات یعنی انبیاءؑ، اولیاءؒ اور ملائکہ وغیرہم میں سے کسی ہستی کو اپنی حاجات میں نہیں پکارتا۔ جب ذوالعقول کی پکار کی نفی ہوگئی تو غیر ذوالعقول کی بطریق اولیٰ نفی ہو گئی۔ دیکھیں السراج المنیر: ص ۴۰۷، ج ۴: ای الذی اوجد نی وربانی ولانعمة عندی الا منه وحده لا ادعو غیره حتی تعجبوا منی ولا اشرك به ای الان ولا مستقبل الزمان بوجه من الوجوه احدا من وثن وسواع ویغوث ویعوت ونسر وغیرها من السامت والناطق ۔۔۔الخ۔

تفسیر از علامہ عثمانیؒ: یوں تو خدا کی ساری زمین اس امت کے لئے مسجد بنادی گئی ہے لیکن خصوصیت سے وہ مکانات جو مسجدوں کے نام سے خاص عبادت الٰہی کے لئے بنائے جاتے ہیں ان کو اور زیادہ امتیاز حاصل ہے وہاں جا کر اللہ کے سوا کسی ہستی کو پکارنا ظلم عظیم اور شرک کی بدترین صورت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خالص خدائے واحد کی طرف آؤ اور اس کا شریک کر کے کسی کو کہیں بھی مت پکارو خصوصاً مساجد میں جو اللہ کے نام پر تنہا اسی کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہیں بعض مفسرین نے مساجد سے مراد وہ اعضاء لیے ہیں جو

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

سجدے کے وقت زمین پر رکھے جاتے ہیں اور اس وقت مطلب یہ ہوگا کہ یہ خدا کے دیے ہوئے اور اس کے بنائے ہوئے اعضاء ہیں۔ جائز نہیں کہ ان کو اس مالک و خالق کے سوا کسی دوسرے کے سامنے جھکاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قل انما ادعو ، یعنی کفار سے کہہ دیجئے کہ تم مخالفت کی راہ سے بھیڑ کیوں کرتے ہو کونسی بات ایسی ہے کہ جس پر تمہاری خفگی ہے میں کوئی بری اور نامعقول بات تو نہیں کہتا صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کا شریک کسی کو نہیں سمجھتا۔ تو اس میں لڑنے جھگڑنے کی کونسی بات ہے؟ اور اگر تم سب مل کر مجھ پر ہجوم کرنا چاہتے ہو تو یاد رکھو میرا بھروسا اکیلے اسی خدا پر ہے جو ہر قسم کی شرکت سے پاک اور بے نیاز ہے۔ (تفسیر عثمانی: ص ۷۶۰)

تفسیر از خاتم المحدثین شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ: (لما قام عبداللہ) شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ صرف اللہ ہی کو پکارتا ہے اور اس کی عبادت بجالاتا ہے تو لوگ کمال ذکر و عبادت کی وجہ سے اس بندہ خدا کو کارخانہ خدائی میں دخیل سمجھنے لگتے ہیں اور اپنی حاجات کے لئے اس پر ہجوم کر آتے ہیں کوئی اس سے بیٹا مانگتا ہے، کوئی روزی طلب کرتا ہے اور کوئی اس سے حاجت برآری اور مشکل کشائی کی درخواست کرتا ہے۔ اس میں جن وانس دونوں فریق شریک ہیں۔ آنحضرت ﷺ کیونکہ دونوں کی طرف رسول ہیں اس لئے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ اگر آپ کو ثقلین سے یہ اندیشہ ہے کہ وہ آپ ﷺ کو بھی خدا کا شریک بنائیں گے اور حاجات و مصائب میں آپ ﷺ کو پکاریں گے تو اپنے واشگاف الفاظ میں اعلان فرمادیں کہ میں تو خود صرف اللہ ہی کو پکارتا ہوں اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہیں کرتا اور میں تمہارے نفع و نقصان کا مالک و مختار نہیں ہوں۔ (تفسیر عزیزی: تحت آیت مذکورہ)

نوٹ: قارئین کرام آیت مذکورہ کی مکمل تفصیل تفسیر عزیزی میں ضرور ملاحظہ فرمائیں بخوف طوالت پوری عبارت کو یہاں ذکر کرنا ناممکن ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

﴿غیر اللہ کو پکارنے والا سب سے بڑا گمراہ ہے﴾

شاهد: يدعو من دو ن الله ما لا يضره وما لا ينفعه ذالك هو الضلال البعيد (س:الحج ،آيت: ۱۲)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: (مشرک ومنافق) پکارتا ہے اللہ کے سوائے ایسی چیزوں کو کہ نہ اس کا نقصان کرے اور نہ اس کا فائدہ کرے یہی ہے دور جا پڑنا گمراہ ہو کر۔

﴿غیر اللہ کی پکار کرنے والا ظالم ہے﴾

شاهد : ولا تدع من دو ن الله ما لا ينفعك ولا يضرك فان فعلت فانك اذا من الظالمين (س: يو نس ، آيت: ۱۰۶)

ترجمہ از شیخ الہندؒ: اور مت پکار اللہ کے سوا ایسے کو کہ نہ بھلا کرے تیرا اور نہ برا پھر اگر تو ایسا کرے تو تو بھی اس وقت ہو ظالموں میں۔

﴿فوائد﴾

فائدہ نمبر۱: اس آیت میں بظاہر خطاب حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن مراد ساری انسانیت ہے۔

فائدہ نمبر۲: دعا سے مراد مافوق الاسباب امور میں پکارنا ہے یعنی دعائے عبادت مراد ہے نہ کہ دعائے عادت۔ دیکھیں تفسیر ابن جریر: ص ۱۷۷، ج ۱۱۔

فا ن فعلت ۔۔۔الخ سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کی پکار کرنے والا ظالم ہے چنانچہ امام خازنؒ فرماتے ہیں، فا ن فعلت يعنى ما نهيتك عنه فعبدت غيرى او طلبت نفع ودفع الضر من غيرى فا نك اذا من الظلمين يعنى لنفسك لا نك

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وضعت العبادة فی غیر موضعها۔

ترجمہ: پس اگر کرلیا تو نے یعنی وہ کام جس سے میں نے تجھے منع کیا ہے (یعنی اگر غیر اللہ کو پکارا) پس عبادت کی تو نے میرے غیر کی یا طلب کیا تو نے نفع یا دفع ضرر میرے غیر سے تو پس بے شک تو ظالموں سے ہو جائے گا یعنی اپنی جان پر کیونکہ تو نے عبادت کو اس کی اصل جگہ کے علاوہ دوسری جگہ پر رکھ دیا۔

امام نسفیؒ فرماتے ہیں، وجعل من الظلمین لا نه لا ظلم اعظم من الشرك (مدارک) اور کر دیا اس آدمی کو ظالمین میں سے کیونکہ شرک سے بڑا ظلم اور کوئی نہیں ہے۔

فائدہ نمبر۳: من دون اللہ سے مراد صرف بت ہرگز نہیں بلکہ ہر نوری، ناری، خاکی وغیرہ تمام مخلوق بلا استثناء احد مراد ہیں البتہ بت بھی آیت کے عموم میں داخل ہیں لیکن آیت کو بتوں کے ساتھ خاص کرنا ہرگز درست نہیں کیونکہ (۱) بت من دون اللہ کا نہ تو لغوی معنی ہے اور نہ عرفی اور نہ ہی شرعی معنی ہے بلکہ لفظ من دون اللہ اپنے عموم کی وجہ سے تمام مخلوقات کو شامل ہے اور اصول حنفی کے مطابق عموم قرآنی کی تخصیص خبر واحد صحیح سے بھی نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ کسی غیر معصوم امتی کے غیر معصوم قول سے تخصیص کی جائے۔ (۲) کلمہ ما کا اصلی اور وضعی معنی عموم ہے کما فی کتب الاصول اس لئے مفسرین حضرات نے بھی اس آیت کو اپنے عموم پہ رکھا ہے۔ تفصیل دیکھیں روح المعانی: ص ۱۹۹، ج:۱۱، تفسیر ابو السعود: ص ۵۳۶، ج:۴۔

﴿مفسر مراغیؒ کا فیصلہ﴾

علامہ مفسر مراغیؒ فرماتے ہیں:

(ولا تدع من دون الله ما لا ينفعك ولا يضرك) اى ولا تدع ايها الرسول غيره تعالىٰ دعاء عبادة لا علىٰ سبيل الاستقلال ولا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

علیٰ سبیل الاشتراك بوساطة الشفعآء مالا ینفعك فی الدنیا ولا فی الآخرة ولا بشرك ان ترکت دعائه ولا ان دعوت غیره (فان فعلت فانك اذاً من الظّلمین) ای لانك فعلت هذا و دعوت غیره کنت فی هذا الحال من الّذین ظلموآ انفسهم ولا ظلم لها اکبر من الشرك باللهٗ تعالیٰ، فدعاؤها وحده اعظم العبادات، و دعاء غیره شرك و ظلم لنفس لا صافة التصرف الیٰ ما لا یقدر منه، فهو وضع للشیءٔ فی غیر موضعه۔۔۔۔ و قد جاء فی معنی الآیة ا یات کثیرة متفرقة فی السّور لا نتزاع هذا الشرك من قلوب السوا دالاعظم من النّاس، و قد انتزع من قلوب الّذین اخذوا دینهم من کتاب ربهم و کانت عبادتهم له دعائه بالغدوّ والآصال واللّیل والنّهار، و فیما نعی علی الّذین هجروا تدبر القرآن و تلقوا عقائد هم من الآباء والا مهات والمعاشرین الامّیین الجا هلین فحرّجوا الی الصّور فزیّنوها بالسّرج والمصابیح و دعوها من دون اللهٖ و تقربوا الیها بالهدایا والنذور لتکشف عنهم الضرّ و تعطیهم ما یرجون من النفع، و بناء و لون هذه الآیات الکثیرة فیزعمون انها خاصة بعبادة الاصنام والنذر للاوثان والتعظیم للصلبان کانّ الشرك باللهٖ جائز من بعض المخلوقین دون بعض:

ترجمہ:۔ اور نہ پکار اے رسول اللہ ﷺ اللہ کے غیر کو پکارنا عبادت کے طور پر نہ مستقلاً اور نہ اشتراکاً شفعاء کی وساطت سے ان ہستیوں کو جو نہیں نفع پہنچا سکتیں تجھے دنیا میں اور نہ آخرت میں اور نہ نقصان دے سکتی ہیں تجھے اگر چھوڑ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

دے تو ان کی پکار اور نہ اس صورت میں کہ پکارے تو کسی اور کو پس اگر کیا تو نے یہ کام تو پس بے شک تو اس وقت ظلم کرنے والوں سے ہو جائے گا۔ یعنی پس اگر تو نے کیا یہ کام اور پکارا تو نے کسی غیر اللہ کو تو ہوگا تو اس حال میں ان لوگوں سے جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور شرک باللہ سے بڑھ کر نفسوں پر اور کوئی ظلم نہیں پس اکیلے اللہ تعالیٰ کو پکارنا سب سے بڑی عبادت ہے اور اس کے غیر کو پکارنا شرک اور نفس پر ظلم ہے۔ کیونکہ اس صورت میں تصرف کی نسبت ان ہستیوں کی طرف کی جارہی ہے جن سے تصرف صادر ہی نہیں ہوتا۔ تو یہ شیء کو غیر محل میں رکھنا ہے جو ظلم ہے۔ اور اس آیت کے ہم معنیٰ اور بہت سی آیات آئی ہیں جو قرآنی سورتوں میں پھیلی ہوئی ہیں سواد اعظم کے دلوں سے شرک نکالنے کیلئے اور واقعی وہ شرک ان لوگوں کے دلوں سے نکل چکا ہے جنہوں نے اپنا مذہب اپنے رب کی کتاب سے لیا ہے اور جن کی صبح و شام، رات اور دن کی عبادت اللہ تعالیٰ کو پکارنا ہے۔ اور اس آیت میں ماتم ان لوگوں پر جنہوں نے قرآن میں غور و فکر کرنا چھوڑ دیا ہے، جنہوں نے اپنے عقیدے اپنے ان پڑھ جاہل ماں باپ اور برادری سے حاصل کیے ہیں جس کی وجہ سے وہ قبور (انبیاء و صلحاء وغیرہم) کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں چراغوں کے ساتھ مزین کیا اور انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا پکارا اور ہدایا اور منتوں کے ذریعہ ان کے قرب کے طلبگار ہوئے تا کہ وہ ان سے نقصان دفع کریں اور انہیں وہ نفع دیں جس کی وہ امید رکھتے ہیں اور ان آیات کثیرہ کی تاویلیں کرتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ آیات بتوں کی عبادت ان کی مثلوں اور صلیبوں کی تعظیم کے ساتھ خاص ہیں گویا شرک باللہ ان کے نزدیک بعض مخلوق سے جائز اور بعض سے ناجائز ہے۔

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نوٹ: علامہ مراغیؒ کی عبارت فوائد کثیرہ پر مشتمل ہے، قارئین غور وفکر کے ساتھ مطالعہ فرمائیں۔

تفسیر از علامہ عثمانیؒ:

جس طرح عبادت صرف اسی کی کریں، استعانت کے لئے بھی اسی کو پکاریں کیونکہ ہر قسم کا نفع نقصان اور بھلائی برائی تنہا اسی کے قبضہ میں ہے۔ مشرکین کی طرح ایسی چیزوں کو مدد کے لئے پکارنا جو کسی کے نفع ونقصان کے مالک نہ ہوں، سخت بے موقع بات بلکہ ظلم عظیم یعنی شرک کا ایک شعبہ ہے۔ اگر بالفرض محال نبی سے ایسی حرکت صادر ہو تو ان کی عظیم الشان شخصیت کو لحاظ کرتے ہوئے ظلم اعظم ہوگا۔ (تفسیر عثمانی: ص ۲۹۱)

مشرکین عرب کا آنحضرت ﷺ سے بڑا اختلاف اسی توحید فی الدعاء والے مسئلہ میں تھا

وفی روایة ابن سعد عن ابی ملکیة ان عکرمة لما رکب السفینة واخذتهم الریح فجعلوا یدعون الله تعالی (ویوحدونه) قال ما هذا فقالوا هذا مکان لا ینفع فیه الا الله تعالی قال فهذا له محمد ﷺ الذی یدعونا الیه فارجعوا بنا فرجع واسلم

(روح المعانی: ص ۸۷، ج ۱۱)

ترجمہ: ابن سعد کی روایت ہے ابی ملکیہ سے کہ جب حضرت عکرمہؓ کشتی پر سوار ہوئے اور پکڑا ان کو ہوا نے پس شروع ہوئے کشتی والے پکارتے تھے اللہ تعالیٰ کو لیکن اکیلا کر کے، صرف اسی کو پکارتے تھے تو حضرت عکرمہؓ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ پس لوگ کہنے لگے کہ یہ ایسا مقام ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہستی نفع نہیں پہنچا سکتی تو حضرت عکرمہؓ نے فرمایا کہ یہی اللہ تعالیٰ کی خالص پکار والا وہی مسئلہ ہے جس کی طرف ہمیں حضرت محمد پاک ﷺ دعوت دیتے تھے اس لئے ہمیں واپس لے چلو پھر واپس ہو کر مسلمان ہو گیا۔

﴿عکرمہؓ کو سمندر کی لہروں نے مسئلہ الٰہ سمجھا دیا﴾

علامہ سید محمود آلوسیؒ کے بیان کردہ اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عکرمہؓ جو ابوجہل کے بیٹے تھے جب مکہ فتح ہوا تو اپنا دین و مذہب بچانے کے لئے مکہ سے بھاگ نکلے اور کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی بھنور میں پھنس گئی تو جو لوگ کشتی میں موجود تھے وہ خالص اللہ تعالیٰ کو پکارنے لگے اور یارب! یارب! یا حی! یا قیوم! کے نعرے لگانے لگے۔ تو عکرمہؓ جوان تھا اور شرک میں پختہ تھا انہوں نے جب یہ دیکھا تو تعجب سے پوچھا کہ اس مقام پر صرف اللہ تعالیٰ کو کیوں پکارتے ہو، ہبل شہید اور عزی فقیرنی کی ساتھ پکار کیوں نہیں کرتے تو اس پر ان کشتی والوں نے بتلایا کہ ایسے مصائب و شدائد میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کام نہیں آ سکتا تو عکرمہؓ کے دل میں بات اتر گئی اور کہنے لگا کہ یہی تو وہ مسئلہ ہے کہ جس کی طرف رسول اللہ ﷺ ہمیں بلاتے ہیں کہ اپنی حاجات و مشکلات میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارو، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی فریاد رس اور بگڑی بنانے والا نہیں ہے۔ تو ہمارے معبود اگر سمندر میں ہماری مدد کو نہیں پہنچ سکتے تو پھر خشکی میں ہماری فریاد کو کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ عکرمہؓ نے وعدہ کیا کہ یا اللہ! اگر تو نے مجھے اس مصیبت سے نجات دے دی تو میں ایمان قبول کر لوں گا چنانچہ عکرمہؓ واپس آ کر مسلمان ہو گئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

﴿الحاصل﴾

حضرت عکرمہؓ کے الفاظ فھذا لہ محمد ﷺ الذی یدعونا الیہ فرجعوا صریح ہیں اس بات میں کہ مشرکین عرب اور آنحضرت ﷺ کا اصل اور بڑا اختلاف اسی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مسئلہ توحید فی الدعاء میں تھا۔ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے ،فا دعوا اللہ مخلصین له الدین ، اور مشرکین عرب کہتے تھے ،هولاء شفعا ئنا عند اللہ وما نعبدهم الا لیقربونا الی اللہ زلفٰی

﴿خاتمۃ الکتاب﴾

قارئین! ہم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے براہین قرآن وسنت سے بالتفصیل توحید و شرک کی حقیقت واضح کردی ہے۔ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آخر میں دربار گولڑہ کے سجادہ نشین اور خاندان مہر علی کے چشم وچراغ علامہ پیر سید نصیر الدین نصیر کے چند اقتباسات ہدیہ ناظرین کریں۔ پیر صاحب کی کتاب استعانت واعانت کی شرعی حیثیت ولطمۃ الغیب و رباعیات وغیرہ نے ایوان شرک وبدعت پر زلزلہ برپا کردیا ہے۔ جن کی تفصیلی بحث بندہ کی تصنیف تحقیق من دون اللہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں ہم صرف چند اقتباسات ذکر کرتے ہیں تاکہ پتہ چل سکے کہ ہمارے اکابرین خصوصا قافلہ حسین علی نصر اللہ وجہہ کی یہ کرامت ہے کہ آج توحید وسنت کی بازگشت شرک وبدعات کے مراکز سے بھی سنائی دینے لگی ہے، وللہ الحمد

علامہ سید پیر نصیر الدین شاہ صاحب نے جب مسئلہ توحید بیان کرنا شروع کیا تو علمائے بریلویہ میں کھلبلی مچ گئی چنانچہ سید صاحب کے بیان توحید کے خلاف آواز اٹھانے کی سب سے پہلے ہمت مناظر بریلویت مولوی اشرف سیالوی نے فرمائی اور انہوں نے پیر صاحب کی کتاب ازالۃ الریب کے جواب میں ایک کتابچہ لکھا جس کے ٹائٹل پر سرخی جمائی، شاہ نصیر الدین گولڑوی کی شاہ اسماعیل دہلوی سے سبقت۔ لیکن سید صاحب بھی آخر سید صاحب ہیں انہوں نے ازالۃ الریب کے جواب میں لطمۃ الغیب نام سے کتاب لکھی اور ٹائٹل سرخی جمائی، "کعب بن اشرف قرظی سے مولوی اشرف سیالوی تقریظی چار قدم

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

آگے ہیں" یاد رہے کعب بن اشرف قرظی یہ مشہور گستاخ رسول ﷺ یہودیوں کا سردار تھا۔ بہر حال یہ سب کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں اور احقر نے ان کا غیر جانبداری سے مطالعہ بھی کیا ہے۔ انصاف کی بات یہ ہے کہ سید پیر نصیر الدین شاہ صاحب کے دلائل کا اشرف سیالوی کیا کسی بریلوی مولوی کے پاس کوئی جواب نہیں۔ ہم دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پیر نصیر الدین صاحب کے سینے کو اپنی توحید کے انوارات سے بھر دے اور انہیں صحیح معنوں میں مسئلہ توحید کی سمجھ نصیب کر دے اور انہیں یہ جرأت نصیب کرے کہ حضرت ابراہیمؑ کی سنت پر چلتے ہوئے سب مشرکین سے برأت کا اعلان کر کے اہل توحید کی صفوں میں شامل ہو کر محبت رسول ﷺ کا ثبوت دیں (آمین ثم آمین)

اقتباسات علامہ سید پیر نصیر الدین صاحب گولڑوی

اقتباس نمبر ۱: میری توحید پرستی اور سیالوی صاحب کی برہمی: سیالوی صاحب نے اپنی متعدد تقاریر میں میرے متعلق مندرجہ ذیل ریمارکس دیے ہیں، "شاہ نصیر الدین گولڑوی آج کل نئی توحید اپنائے ہوئے ہیں اور وہ اس نئی توحید کے پھیلانے میں مصروف عمل نظر آتے ہیں"

قارئین کرام! مسئلہ توحید کچھ نیا نہیں بلکہ عقائد اسلامیہ کی اصل الاصول کی حیثیت رکھتا ہے تمام انبیاء و مرسلین اسی توحید کو منوانے کے لئے ہی تشریف لاتے رہے اور انہوں نے اپنی رسالت کا اعلان اسی توحید کے حوالہ سے کیا اپنی بعثت کا مقصد اسی مسئلہ کو قرار دیا بلکہ اپنی ذات اور اپنے منصب نبوت کا تعلق بھی توحید کے حوالے ہی سے کرایا اس بات پر تاریخ اسلام، قرآن و سنت اور کتب اسلاف صاف شہادت دے رہی ہیں مگر سیالوی صاحب ہیں کہ ماننے پر آتے ہی نہیں اور انہیں توحید کے نام سے ایسی چڑ ہے کہ جہاں کسی نے توحید کے موضوع پر گفتگو کی حضرت نے آگ بگولا ہو کر فتویٰ داغ دیا کہ یہ وہابی ہو گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اصل بات یہ ہے کہ مسئلہ توحید جہاں اصل الاصول ہے وہاں سرالاسرار بھی ہے اور ہر کس و ناکس کو اس مسئلہ اہم کے رموز سے آشنا نہیں کیا جاتا بلکہ موہب حقیقی جس پر اپنا خصوصی فضل فرمانا چاہے اسے ہی یہ ذوق مرحمت فرماتا ہے۔

محبت کے لئے کچھ خاص دل مخصوص ہوتے ہیں
یہ وہ نغمہ ہے جو ہر ساز پر گایا نہیں جاتا

(لطمۃ الغیب: ص: ۲۶۹، ۲۷۰)

اقتباس نمبر ۲: رہی یہ بات کیا وہ لوگ جو وفات پا چکے ہیں وہ من دون اللہ میں داخل ہیں یا خارج؟ اس بحث میں پڑنے سے پہلے صرف ایک بات ذہن نشین کر لینا چاہیے وہ یہ ہے کہ انسان کی حاجات پوری کرنا اور مشکل لمحات میں اس کی پکار کو سننا اور پھر اس کی مدد کرنا یہ صرف اور صرف خاصہ ذات باری تعالیٰ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے حاجت طلب کرنے اور اس سے مدد مانگنے میں کسی قسم کی کسر یا کمی کا اندیشہ لاحق ہوتو پھر کسی اور دروازے کی طرف رجوع کرنا سائل کو زیب دیتا ہے یا اس کے اس امر کے جواز یا عدم جواز کے بارے میں کچھ سوچا بھی جا سکتا ہے۔ مگر جب سب سے بڑا دروازہ ہی اس جگ داتا کا ہے اور پھر اس نے انسانوں سے برملا فرما بھی دیا ہے کہ تم سب میرے منگتے ہو لہذا مجھ ہی سے مانگا کرو۔ ساری مخلوق کی ہر حاجت پوری کرنے والا میں ہی ہوں، غم والم میں جب گھر جاؤ تو مجھ ہی سے مدد مانگا کرو جب میں تم سب کی فریادیں سنتا ہوں تو پھر کسی اور طرف جانے کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے چاہے وہ کسی بت کا در ہو یا کسی انسان کی چوکھٹ ہو۔

دوسری سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ بعد وفات کسی انسان سے حاجات طلب کرنا اور اسے مشکل میں پکارنا یا اس سے مدد مانگنا کسی نبی یا رسول کی سنت نہیں جناب آدم سے لیکر رسالت مآب ﷺ تک کسی نبی اور رسول کے کسی قول یا عمل سے ثابت نہیں کہ اس گروہ پاک کے کسی فرد نے اپنے کسی مقصد یا حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی زندہ یا وفات یافتہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اولوالعزم پیغمبر کو پکارا ہو۔ اگر ایسی کوئی بات حضور ختم مرتبت ﷺ سے ثابت ہو تو پھر کسی وفات یافتہ پیغمبر اور پیر سے حاجات طلب کرنے یا اسے مدد کے لئے پکارنے کا جواز نکل سکتا ہے مگر کم از کم ہماری نظر سے کسی نبی یا رسول کا کوئی ایسا عمل نہیں گزرا حتی کہ

جناب رسالت مآب ﷺ سے بھی کوئی ایسی روایت ثابت نہیں کہ جس کی بناء پر صالحین امت کو ان کی وفات کے بعد حاجات برآری یا مدد طلب کرنے کے لئے رخصت دی جائے بلکہ حضور ﷺ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا، اذا استعنت فاستعن با للہ واذا سالت فاسئل باللہ، ترجمہ: جب تو نے کسی مشکل میں مدد طلب کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے طلب کر اور جب کچھ مانگ تو اللہ تعالیٰ سے براہ راست مانگ۔ حدیث پاک کے الفاظ میں "فاستعن" صیغہ امر ہے اور یہاں بمعنی وجوب ہے کہ انسان پر اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنا واجب ہے، اب حضور ﷺ کے اس ارشاد کے بعد کون سی گنجائش باقی رہ جاتی ہے، حضور ﷺ نے یہ بھی کہیں نہیں فرمایا کہ چلو اللہ کے بعد کبھی کبھار مجھ سے مانگ لیا کرو یا مجھے بھی حاجت طلب کرنے کے لئے پکار لیا کرو جب یہ سلوک نبی اپنے لئے جائز قرار نہیں دیا بلکہ اس منصب کا مالک صرف اپنے مقتدر اعلیٰ اور اپنے رب ہی کو سمجھا تو امت میں سے کون شخص یہ جرات کر سکتا ہے کہ وہ حاجت برآری اور مدد دینے کا اہل کسی پیر، فقیر یا کسی اور انسان کو سمجھے یا اس کی تشہیر کرے۔

متذکرہ بالا دلائل اور شواہد کی روشنی میں جو شخص ایسا کرتا ہے اس کے عقائد میں جراثیم شرک کا غلبہ ہے، اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے۔ (اعانت واستعانت کی شرعی حیثیت: ص: ۱۱۲،۱۱۳)

اقتباس نمبر ۳: قرآن وسنت کے دلائل قطعیہ سے یہ امر آفتاب نیمروز کی طرح مبرہن ہو چکا ہے کہ مافوق الاسباب استعانت کے لائق صرف اور صرف ذات باری تعالیٰ ہے، ہاں تحت الاسباب امور میں استعانت کی نسبت مخلوق کی طرف کی جا سکتی ہے اور یہ شرعاً

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ممنوع نہیں چونکہ قرآن مجید آخری اور قطعی منشور ہے پس اس میں جن عقائد کا ذکر کیا گیا ہے وہ بھی قطعی ہونے کے سبب ہر مسلمان اور کلمہ گو کے لئے واجب التسلیم ہیں جن کا انکار صریح کفر ہے (استعانت واعانت کی شرعی حیثیت: ص:۱۱۳)

اقتباس نمبر۴: پیر صاحب ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ۔۔الخ ،(البقرہ، آیت:۲۱۴) سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں، اس آیت مبارکہ کے مضمون پر نظر ڈالیں تو یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ انبیاء ماسبق کے ادوار میں جب بھی ان کے اقوام پر کوئی آفت ناگہانی آتی تو وہ اپنی امت سمیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مافوق الاسباب مدد کے منتظر ہوتے تھے حالانکہ آج کے عقیدے کے مطابق ان کی امتوں کو اپنے اپنے انبیاء سے مدد مانگنا چاہیے تھی مگر قرآن پاک بتا رہا ہے کہ انبیاء ماسبق کی امت مشکل پڑنے پر انبیاء کے بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے مدد طلب کرتی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ اپنی اپنی امتوں کے لئے انبیاء ماسبق کا درس ہی یہ تھا کہ اللہ ہی سے مدد مانگا کریں اور اس کا عملی ثبوت وہ اس طرح دیا کرتے تھے کہ امت کے ساتھ مل کر اللہ کی مدد کے خود بھی منتظر رہا کرتے تھے تو نتیجتاً اللہ کی ذات کے ساتھ ان کی امتوں کا ایمان اور پختہ ہو جاتا، منشور انبیاء و مقصد بعثت مرسلین کے ساتھ ساتھ انسانی قلوب میں توحید کے اسی عقیدے کو راسخ کرنا ہی تمام انبیاء کی مساعی تبلیغ کا حاصل اور محور تھا (استعانت واعانت: ص:۱۱۴)

اقتباس نمبر۵: پیر صاحب آنحضرت ﷺ کی غزوہ بدر کی دعاؤں کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ جب تمام اسباب جواب دے جائیں تو مافوق الاسباب ایک ایسا عالم نصرت ہے جسے اہل ایمان نصرت غیبی سے تعبیر کرتے ہیں اور ایسی نصرت دینا صرف اسی قادر مطلق کے قبضہ قدرت میں ہے جو اپنے خلاق کمال ذاتیہ سے پوری کائنات کا نظام چلا رہا ہے۔ رسولوں کا منتظر نصرت رہنا اس بات کی ایک بہت بڑی ناقابل تردید اور منصوص دلیل ہے۔ (استعانت واعانت: ص:۱۱۵)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اقتباس نمبر ۶: پیر صاحب سورہ اعراف کی آیت: قال موسی لقومہ استعینوا باللہ، الایۃ ، سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں، تم اللہ ہی سے استعانت کرو، قرآن کی اس وضاحت سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا کہ آدم سے حضور سید عالم ﷺ تک مبعوث ہونے والے تمام انبیاء و رسل کا اپنا عقیدہ بھی یہی تھا اور اس کے ساتھ وہ اپنی قوموں کو بھی اسی عقیدہ پر سختی سے کاربند رہنے کے احکام صادر فرمایا کرتے تھے (کہ مافوق الاسباب امور میں مدد صرف اللہ سے مانگو) اب اگر کوئی اپنے کسی خود ساختہ نظریہ کو انبیاء و رسل پر ٹھونستا ہے تو یہ ایک بہت بڑا اتہام اور کفر کے مترادف عمل ہے (اعاذنا اللہ منہ)

(استعانت واغاثت: ص:۱۱۶)

اقتباس نمبر ۷: پیر صاحب حضرت نوح کی دعا، فدعا ربہ انی مغلوب فانتصر ، کی نفیس بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں، "دعا ربہ نے واضح کر دیا کہ جن ذوات کو آج کا مسلمان پکارتا اور ان سے مافوق الاسباب مدد طلب کرتا ہے ان کی اپنی سنت سنیہ ہمیشہ یہی رہی ہے کہ وہ خود ہر مشکل میں اپنے خالق و مالک ہی کو پکارا کرتے تھے اور یہی حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جیسے اکابر اہل سنت کا وطیرہ انداز تبلیغ اور طریقہ تعلیم تھا۔ ہم صرف نام کے اہل سنت ہے کام کے اہل سنت یہی لوگ تھے (استعانت واغاثت ص:۱۱۶)

اقتباس نمبر ۸: پیر صاحب نے لفظ من دون اللہ اور لفظ غیر اللہ کی تحقیق میں حق ادا کر دیا ہے کاش! دیگر علمائے بریلویہ کو بھی قبول حق کی توفیق ہو جاتی، پیر صاحب نے تقریباً صفحہ ۹۶ تا صفحہ ۱۱۲ تک دلائل سے ثابت کیا ہے کہ لفظ من دون اللہ اور لفظ غیر اللہ کا اطلاق تمام مخلوقات پیر، فقیر، نبی، ولی، قبر، بت سب پر ہوتا ہے اور انبیاء، اولیاء پر لفظ من دون اللہ اور لفظ غیر اللہ کا اطلاق قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی نصوص سے قطعی طور پر ثابت ہے اور انبیاء، اولیاء کو من دون اللہ قرار دینا انبیاء، اولیاء کی بے ادبی یا گستاخی ہرگز نہیں ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

چنانچہ سورۃ المائدہ کی آیت ،اذقال اللہ یا عیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الھین ،کی بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں، یہاں اللہ تعالی حضرت عیسیٰ اور مریم علیھما السلام پر لفظ من دون اللہ استعمال فرما رہا ہے معلوم ہوا کہ جب مسئلہ اثبات توحید اور نفی شرک میں کلام ہو تو ہر وہ چیز جس کی پوجا کی جاتی رہی ہو چاہے وہ پرستش شدہ چیز اس پر راضی ہو یا نہ ہو اس کو من دون اللہ کہا جائے گا۔ اگر وہ چیز یا وہ شخص اس پرستش پر راضی تھا تو صب جہنم کے بدنصیب گروہ سے ہوگا ورنہ اولئک عنھا مبعدون کے خوش نصیب زمرے میں ہوگا۔ جو لوگ ابھی تک بضد ہے کہ من دون اللہ کا لفظ معبودان خدا پر استعمال نہیں ہو سکتا کیا وہ بہ اعتبار مرتبہ پیروں فقیروں کو سیدنا عیسیٰ سے بڑھ کر سمجھتے ہیں؟ نعوذ باللہ من ذالک بلکہ لفظ دون کے معنے ہی اس چیز کا تقاضا کرتے ہیں کہ جب اس کا مضاف الیہ لفظ اللہ ہو تو پھر ساری مخلوق من دون اللہ میں آسکتی ہے۔ (امانت واستعانت: ص:۱۰۰)

اقتباس نمبر۹: واضح ہو گیا کہ دون بمعنی علاوہ یا بمعنی نیچے کرنے سے ساری مخلوق پر لفظ من دون اللہ کا اطلاق کیا جا سکتا ہے اور اس میں کوئی گستاخی کا پہلو نہیں نکلتا (امانت و استعانت: ص:۱۰۲)

اقتباس نمبر۱۰: پیر صاحب عبارات مفسرین ذکر کرنے کے بعد نتیجہ اخذ کرتے ہوئے فرماتے ہیں، اب بتائیے کہ من دون اللہ اور غیر اللہ کے الفاظ فقط بتوں کے لئے مخصوص رکھنے اور آیات رد شرک کو زمانہ اولی کے کفار و مشرکین پر ہی منطبق کرنے کی رٹ لگانے والے کہاں تک حقیقت پسند ہیں؟ (امانت واستعانت: ص:۱۱۱)

اقتباس نمبر۱۱: پیر صاحب مشہور حدیث ابن عباسؓ سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں، جب تم سوال کرو تو صرف اللہ سے سوال کرو کیونکہ تمام عطاؤں کے خزانے اسی کے پاس ہیں اور تمام داد و دہش کی کنجیاں اسی کے قبضہ میں ہیں اور دنیا اور آخرت کی ہر نعمت وہی بندوں تک پہنچاتا اور دنیا اور آخرت کی ہر بلا اور مصیبت اسی کے رحمت سے دور

Scanned by CamScanner

یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہوتی ہے اور اس کی عطا میں کسی غرض اور کسی سبب کا شائبہ نہیں ہے کیونکہ وہ جواد مطلق اور بے نہایت غنی ہے سو صرف اسی کی رحمت کا امیدوار ہونا چاہیے اور صرف اسی کے غضب سے ڈرنا چاہیے اور تمام مہمات اور مشکلات میں اسی کی پناہ حاصل کرنی چاہیے اور تمام حاجات میں اسی پر اعتماد کرنا چاہیے اور اس کے غیر سے سوال نہ کیا جائے، کیونکہ اس کا غیر دینے پر قادر ہے نہ روکنے پر، دفع ضرر پر قادر ہے نہ تحصیل نفع پر کیونکہ وہ خود اپنی جانوں کے لئے کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں، نہ موت اور حیات کے مالک ہیں نہ روز قیامت اٹھانے کے مالک ہیں اور زبان حال سے اور زبان قال سے کسی وقت بھی اللہ سے سوال کرنے کو ترک نہ کیا جائے۔۔۔۔الخ (اعانت واستعانت ص ۲۰۰)

اقتباس نمبر ۱۲: پیر صاحب روح المعانی، کبیر وغیرہ تفاسیر سے یہ بات ثابت کرنے کے بعد کہ مشرکین سابقین بزرگوں کے پجاری تھے اور مذہبی تقریبات اور روحانی بزرگوں کی تصاویر بنا کر پوجتے تھے حالانکہ مقصود بزرگوں ہی کی تعظیم تھی۔ فرماتے ہیں "بعد ازاں بتوں کی عبادت اور مشرکین اصنام کی مذمت میں آئی ہوئی آیات زبان حال سے ان نیاز مومنین و موحدین پر فٹ کی جائیں جن کی زبان پر لا الہ الا اللہ ہے مگر بجائے غنی و مستغنی، عزت و ذلت اور تنگی و آسانی اللہ کی بجائے اپنے پیروں فقیروں کی طرف منسوب کرتے اور ان کی رضا و ناراضگی کے سبب سمجھتے ہیں تو یہ بوجہ قیاس مع الفارق یا زید وقت نہیں بلکہ مزاج قرآنی کی عین توضیح و تشریح ہے۔ (اعانت واستعانت ص ۲۰۲)

اقتباس نمبر ۱۳: پیر صاحب اپنی ایک رباعی میں فرماتے ہیں ؎

رزاق جہاں رب تعالیٰ وہ ہے — جواد و غنی ہر تر و بالا وہ ہے
کیوں مانگ رہا ہے مانگنے والوں سے — اللہ سے مانگ دینے والا وہ ہے

(رنگ بخارا)

اقتباس نمبر ۱۴: پیر صاحب ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لہا

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الایۃ، اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے رحمت سے جو کچھ کھولے تو اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو روک لے تو اس کے روکنے کے بعد اس کو کوئی چھوڑنے والا نہیں۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جو قائل دخل غیر ہے بکتا ہے
شرک ہے جو غیر کی طرف تکتا ہے
دینا چاہے تو کون اسے روک سکے؟
دینا روکے تو کون دے سکتا ہے؟

(رنگ نظام: ص ۵۶، ۵۷)

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين
والحمد لله رب العلمين

تمت الکتاب بتوفیق الملک الوھاب بتاریخ ۲۵ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ بمطابق ۳ اپریل ۲۰۰۸ء بروز جمعرات بوقت ۱۲:۱۰ بجے دن بمقام جامعہ حسینیہ نعیم القرآن اٹک پنجاب پاکستان

خادم اہلسنت
خضر حیات بھکروی

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

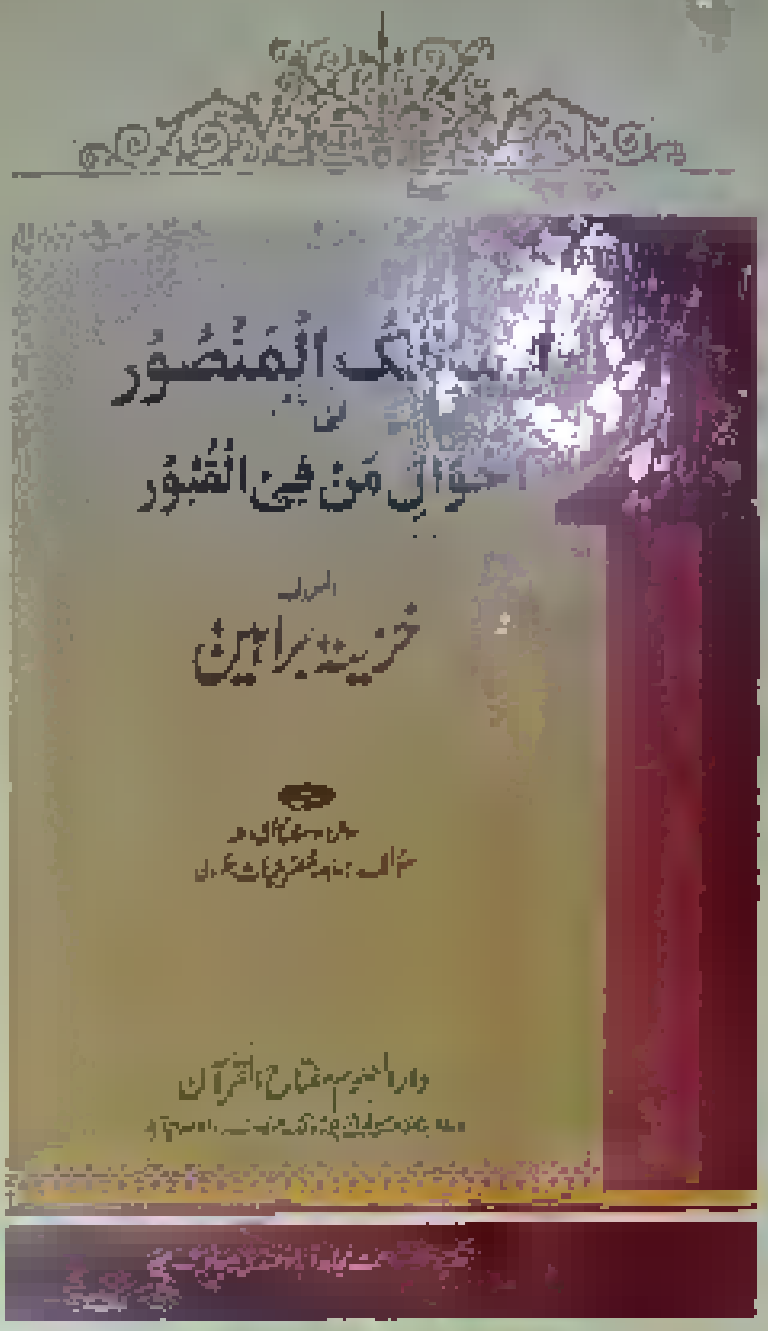

مکتبۃ الاشاعت مجاہد آباد مسند کی بہاء الدین

Scanned by CamScanner
یہ کتاب MAKTABA TUL ISHAAT .com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔